معارف النغمات

۱۹۱۳ء

(یعنی)

نغمات ہند کے اصول علمی و عملی کا مفصّل بیان

(مرتبہ)

عالیجناب محمد نواب علیخان صاحب تعلقدار اکبر پور ضلع سیتاپور

(باہتمام)

احقر الزمن سید نور الحسن مالک مطبع

نور المطابع تھوی ٹولہ لکھنؤ مین چھپا

رجسٹری شدہ

فنونِ لطیفہ مین سے بعض حسِّ بصر سے تعلق رکھتے ہین مثلاً بُت تراشی مصوری اور طراحی بعض کا تعلق تخیّل دماغی
سے ہی مثلاً فنون ادبیہ یعنی شاعری وغیرہ اور بعض کا تعلق حسِّ سمع سے ہی مثلاً موسیقی۔
بُت تراشی اور مصوری ہاتھ کا کام ہے جسکا رنگ روپ ناظر کے قبض و بسط کا موجب ہوتا ہی۔ شاعری
دماغی کھیل ہے جسکا اثر شعور و وجدان پر ہوتا ہے۔ لیکن موسیقی یعنی وہ فن جسپر یہ کتاب لکھی گئی ہی ایک
ایسا دشوار فن ہی کہ کاغذ اور قلم کے ذریعہ سے اُسکا سمجھانا بہت مشکل ہے۔ کیون؟۔ اِسلیے کہ وہ آواز سے
تعلق رکھتا ہے۔ آواز کوئی کثیف جرم یا شکل یا رنگ نہین رکھتی اور نہ مجرّد الفاظ و حروف سے ادا کیجا سکتی ہے
تمام کوائف وجدانیہ اپنے اثر مین وقوع کے محتاج ہین اور بغیر از وقوع محض نام لے لینے سے
ناواقف کی سمجھ مین نہین آسکتے۔ پس جسطرح "چنبیلی" لکھدینے سے اُسکی خوشبو دماغ مین نہین پہونچتی۔
ریشم کا نام لینے سے اُسکی چمک اور نرمی کا اندازہ نہین ہوتا اُسیطرح ساتون سُرون کے ابتدائی حرف کچھ
ہندسون کے ساتھ لکھدینے سے نہ تو کان متأثر ہوتے ہین نہ گلا اُنکے ادا کرنے پر قادر ہوجاتا ہی۔

سببِ تالیف کتاب

باوجود اِن دشواریون کے عقلا نے عوارض و کوائف کے بیان کرنے کی کوشش کی
تاکہ اُنکے عارض ہونے کی کیفیت و علامت یا اُنکے نام سے اِطلاع ہوجائے اور
ایک متوسط عقل کا آدمی شئے معلوم سے نامعلوم کو قیاس کرسکے یا جب کبھی وہ واقع ہون تو آثار و
علامات سے اُنھین پہچان جائے۔ دُنیا کے تمام علوم و فنون اپنے حادث و فانی موجدون کے معدوم
ہونے کے بعد اِسی صورت سے قائم اور باقی رہے۔ پس موسیقی کے لیے بھی محبانِ علم نے یہی کوشش
کی اور اب سے ہزارون برس پہلے اِس مبحث پر کتابین تحریر ہوئین۔
اِس بات کا فخر صرف ہندوستان کو ہی جہان تین ہزار برس سے باقاعدہ موسیقی جاری ہے
مگر جسقدر کتابین اور گرنتھ دست بُردِ زمانہ و کساد بازاری علوم سے بچکر رہ گئی ہین [illegible]

پس عام طور پر اُنسے فائدہ حاصل نہین ہوتا۔

بعض کتابین فارسی مین بھی ہین۔ اول تو اُنکا دستیاب ہونا دشوار ہے اور جو ملتی ہین اُنہن جزء عملی کو اسقدر وضاحت سے بیان نہین کیا ہے کہ طالب فن کے مفید مطلب ہو۔

جن لوگون کے ہاتھ مین اسوقت یہ فن ہے وہ علوم سے بے بہرہ ہونے کے علاوہ بخل اس درجہ رکھتے ہین کہ برسون تضیع اوقات کے بعد بھی طالب فن کو گر اور اُصول معلوم نہین ہوتے۔ دوسرے یہ لوگ کوئی عزت بھی نہین رکھتے کہ عالمونکی سوسائٹی مین دخل پائین اور اُنکی مدد سے اس فن کو علمی حیثیت مین لائین تاکہ زمانہ اور رواج کی تبدیلی سے جو طریقے موقوف اور متروک ہوتے جاتے ہین اُنکا نشان کتاب سے ملے اور فن روز بروز انحطاط پزیر ہوتا جائے۔

خصوصاً اُردو مین تو اس فن پر کوئی بھی کتاب ایسی نہین لکھی گئی جو اسکے جزء نظری کو جزء عملی کے مطابق کرکے دکھادے اور ناظر اپنے ذہن مین نغمات کی خیالی ترتیب قائم کرکے اگر کچھ نہین تو ظاہری اصوات مختلفہ کا مابہ الفرق ھی معلوم کرسکے۔

نظر براین یہ کتاب مرتب کی گئی ہے اور امید کیجاتی ہے کہ ان اغراض کو پورا کرے گی۔ مگر اسکا لحاظ رہے کہ فن کی مہارت مشق کی ہمیشہ محتاج ہے۔ مؤلف کتاب کو عیب جوئی و نکتہ چینی کی کچھ پروا نہین ہے بلکہ حضرت مرزا کی اس دعا پر آمین کہتا ہے

کہان دنیا مین اے مرزا بھلائی دیکھنے والے
خدا رکھے اُنھین کو جو بُرائی دیکھ لیتے ہین

وجہ ایجاد موسیقی از کلام قدماء

دنیا مین ہر ایجاد معلل باغراض ہے۔ فن موسیقی کو حکیمون نے اپنی حکمت سے نکالا اور مثل دوسری صنعتون کے اپنے اشغال و اعمال مین بحسب اغراض مختلفہ استعمال کرتے رہے منجملہ بہت سے اسباب کے ایک سبب اس صنعت کی ایجاد و اختراع کا کتب موسیقی مین یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ لوگ نجوم سماوی کو ذی روح مدرک اور اس عالم مین متصرف و موثر مانتے اور جو تغیرات و حوادث مثل سعادت و نحوست۔ وبا و طاعون و فتح و شکست و غلبۂ دشمن و اسیری و رہائی وغیرہ اُن پر وارد ہوتے ان سب کو ستارون کے غضب و رحم پر محمول کرتے تھے یہ اعتقاد جب اُنکے دلون مین راسخ ہوگیا تو اُنھین ایک حیلے کی ضرورت محسوس ہوئی جو بُرے وقت مین اُنکے نجات کا وسیلہ اور اچھے وقت مین فرحت و سُرور کا ذریعہ ہو۔ چنانچہ روزہ نماز۔ قربانی و دعا و مناجات کو اُنھون نے وسیلۂ نجات قرار دیا اور اُنھین اسمین کوئی شبہہ نہ تھا کہ جب کبھی وہ خدا کی جناب مین تضرع و زاری و بُکا و خضوع و خشوع و توجہ

واستغفار کے ساتھ اپنے سوال کو پیش کرتے ہین تو وہ اُسکو سُنتا قبول کرتا اور بلاد ضرر کو اُن سے دفع کر دیتا ہی اور ایسے موقع پر وہ ایک خاص لحن مین دعا مانگتے تھے جسکا نام "محزن" یعنی اندوہ فزا ہے۔ اِس لحن کی تاثیر سے دل نرم ہوتا اور رقت و ندامت طاری ہو جاتی تھی۔

رفتہ رفتہ جنگ مین قوت شجاعت کو ہیجان مین لانے کے لیے یہ فن کام مین لایا گیا اور ایک خاص قسم کا راگ جسکو "مشجع" کہتے ہین فوجی ضروریات مین گایا جانے لگا۔ پھر اِسکی تاثیر بیماریون کے خفیف کرنے مین دریافت ہوئی اور شفاخانون مین صبح کے وقت بعض قسم کے نغمے گائے جانے لگے۔ ایک راگ تھا جسکو وہ مصیبت اور ماتم کے اوقات مین صرف کرتے تھے اور وہ دافع الم و مقوی دل سمجھا جاتا تھا۔ ایک راگ شدید محنت یا بھاری بوجھ اُٹھانے کے وقت کام مین لایا جاتا تھا مثلاً چکّی پیسنے اور آرہ کھینچنے مین۔ ایک راگ خوشی اور شادی کے وقت گایا جاتا تھا۔

عبادات۔ جنگ۔ غم اور خوشی کی حالت کے ماسوا ہم دیکھتے ہین کہ یہ صنعت اور بھی بہت کامون مین دخل پا گئی اور انسان تو انسان حیوان غیر ناطق بھی اپنا اثر کیے بغیر نہ رہی مثلاً حُدی خوانی اونٹ کی تکان راہروی و باربرداری کو کم کرتی ہے۔ گھوڑے بکری اور بیل کو پانی پلانے کیوقت سیٹی بجانا اُنکو پانی کیجانب متوجہ کر دیتا ہے اور اِسطرح اُنکے سفر مین بھی آسانی پیدا کر دیتا ہے۔ اگلے گھوسی دودھ دُھتے وقت ایک خاص راگ کا اِستعمال کرتے تھے جس سے شریر سے شریر جانور رام ہو جاتا تھا اور خاموشی کے ساتھ دُودھ لینے دیتا تھا۔ پُرانے چڑیمار اور شکاری ہرن سے وحشی جانور لوا اور تیتر سی بیوقوف چڑیا کو تاریک شب مین گنگنا کر ایسا مست کر دیتے تھے کہ ہاتھ سے اُنکا گرفتار کر لینا آسان ہو جاتا تھا۔ بازی گر بندرون اور سانپون اور ریچھون کو موسیقی کے جال مین پھنسا لیتے تھے۔ دور کیون جاؤ عورتین روتے اور مچلتے ہوئے بچّے کو لوری دیکے سُلا دیتی ہین۔

غرض یہ صنعت یعنی موسیقی ایک ایسی چیز ہے جسکا اِستعمال تمام اُمتون مین کم و بیش ہوتا ہی اور تمام حیوانات جنکو خدا نے حاسہ سمع عنایت کیا ہے اِس سے لذّت یاب اور متاثر ہوتے ہین۔

تعریف موسیقی

علم موسیقی وہ علم ہے جسمین نغمہ اور ایقاع کے حالات اور آوازون کے مد و قصر رقت و غلظ شدت و خفت حدت و ثقل توافق و تنافر اور اُنکی تالیف و ترتیب اور اُنکے درمیان جو نسبت ہی اُس سے بحث کیجاتی ہے۔ موضوع اِس علم کا وہ آواز ہی جو باعتبار اپنے نظام کے نفس مین ایک تاثیر خاص پیدا کرے۔

اُن اصطلاحات کا حل

پس موسیقی وجود پر تمام ہوتی ہے [illegible]

جو تعریف مین بیان ہوئے

(خواہ وہ رقت رکھتے ہون یا غلط) تالیف پائے جسطرح لفظون سے حرف بنتا ہے
دوسرے ایقاع یعنی لَے جسکی ابتدا سے زمانہ آوازکے جاری ہونیکا اعتبار
کیا جاتا ہے اسکو نقرہ یا قرعہ بھی کہہ سکتے ہین یعنی کھٹکار - اِن نقرات کے ورود وحدوث کے مابین
جو فاصلہ زمانی پایا جاتا ہے چاہیے کہ وہ ایک محدود اور معین مقدار رکھتا ہو -

الفاظ موزون کو شعر اور صوت موزون کو الحان کہتے ہین - غنا مراد ہے اُس نغمہ سے جو الحان منتظم
بنظام معین سے ارادۃً تالیف و ترکیب پائے -

ایقاعات و نقرات کی اصل حرکت وسکون ہے جسطرح عروض کی اصل حرکات وسکون پر مبنی ہی اسلیے
کہ صلین عروض کی تین ہین - سبب - وتد - فاصلہ - سبب وہ ہے جسمین دو حرف ہون ایک متحرک
دوسرا ساکن جیسے سُر - وتد وہ ہے جسمین تین حرف ہون دو متحرک ایک ساکن جیسے کسُر - فاصلہ وہ ہے
جسمین چار حرف ہون تین متحرک اور ایک ساکن جیسے حرکت - یہی تین صلین ہین جنپر فن ایقاع کی بنیاد
قائم ہے - اگر حروف کی جگہ نقرات کہو تو سبب - وتد اور فاصلے کو اسمین بھی پاؤ گے - پس فن ایقاع
نغمات کے لیے بمنزلۂ فن عروض کے ہی شعر کے لیے -

توافق نغم مراد ہے اُن نغمات کے باہم صورت مجتمع ہونے سے کہ سامع اُنکے سُننے سے لذت پائے
اور اُسکی جانب مائل ہو - اور تنافر اسکے مقابل حالت کو کہتے ہین -

نسبتونکا مختصر بیان مع اصطلاحات

نسبت قیاس ایک مقدار کا ہے دوسری مقدار کیطرف - مقدار اعتبار کیجاتی
ہی کبھی تو اس حیثیت سے کہ اُسکی کمیت فی نفسہ کیا ہے اور کبھی اس حیثیت سے کہ اُسکی کمیت
بقیاس دوسری مقدار کے جو اُسکی جنس سے ہو کیا ہے -

نسبت کی کئی قسمین ہین - اُول نسبت بالکیفیت یعنی وہ نسبت جو تناسب مین کسر واحد کے ساتھ پے
در پے (متتالیہ) ہو - اِسکو ہندسیہ بھی کہتے ہین اور اِسکی دو قسمین ہین -

(۱) متصلہ مثلاً ۱ : ۲ : ۴ : ۸ : ۱۶ - یعنی نسبت ایک کی طرف دو کے طرف چار کے طرف آٹھ
کے طرف سولہ کے -

(۲) منفصلہ مثلاً ۱ : ۲ :: ۳ : ۶ - یعنی نسبت ایک کی طرف دو کے ویسی ہی ہے جیسے کہ تین کی
طرف چھ کے - اِس تناسب کے القاب ہین -

طرد - یعنی نسبت مقدم کی طرف تالی کے اور اِسی طرح نسبت ہر مقدم کی طرف تالی کے -
عکس - نسبت تالی کی طرف مقدم کے اور اِسی طرح نسبت ہر تالی کی طرف مقدم کے -

تبدیل۔ نسبت مقدم کی طرف مقدم کے اور تالی کی طرف تالی کے۔
ترکیب۔ نسبت مقدم و تالی کے مجموع کی ان دونون مین سے کسی کی جانب۔
تفضیل۔ نسبت فضل مقدم و تالی کی ان دونون مین سے کسی کی جانب۔
قلب۔ نسبت مقدم اور تالی کے مجموع کی طرف فضل مقدم و تالی کے۔
یہ ایک ہی مثال سے سمجھ مین آسکتے ہین مثلاً:۔

۲ : ۳ = ۴ : ۶

پس نسبت ۲ کی طرف ۳ کے اور نسبت ۴ کی طرف ۶ کے طرد ہے اور نسبت ۳ کی طرف ۲ کے نسبت ۶ کی طرف ۴ کے عکس ہے اور نسبت ۲ کی طرف ۴ کے اور نسبت ۳ کی طرف ۶ کے تبدیل ہے اور نسبت ۲ + ۳ کی طرف ۱ یا ۳ کے اور نسبت ۴ + ۶ کی طرف ۴ یا ۶ کے تفضیل ہے۔ اور نسبت ۲ : ۳ = ۵ طرف ۲-۳ کے ایسی ہے جیسے کہ ۶ : ۴ = ۱۰ طرف ۶ - ۴ = ۲ کے قلب ہے۔
دوسرے نسبت بالکمیت اور اسکو نسبت عددیہ بھی کہتے ہین اور انمین تفاضل ایک ہی شمار سے ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہین۔
(۱) طبعی اور اسکی تین قسمین ہین (الف) یا تو ایک سے لیکر نظم طبعی پر شمار کرین مثلاً ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ وغیرہ (ب) یا افراد متوالیہ لین مثلاً ا و ۳ و ۵ و ۷ و ۹ وغیرہ (ج) یا ازواج لین مثلاً ۲ و ۴ و ۶ و ۸ وغیرہ۔
(۲) غیر طبعی جنمین فاصلہ متساوی ہوتا چلا جاے اور ابتدا از واحد وغیرہ یا فرد یا زوج کی نہو مثلاً فاصلہ ۲ و ۳ کا سات سے شروع کرین یعنی سات اور نین اور تیرہ۔
نسبت کمیت کے خواص سے مطلقاً یہ ہے کہ مجموع طرفین کے نصف کا مساوی وسط کے ہوتا ہے
تیسری نسبت تالیفیہ اور اسی کو موسیقیہ بھی کہتے ہین یہ مرکب ہے ہندسیہ اور عددیہ سے اور اسمین تین حدین اور دو تفاضل ہوتے ہین (۱) فضل اکبر و اوسط (۲) فضل اوسط و اصغر
نسبت احد الطرفین کی طرف دوسرے کے مثل نسبت احد الفضلین کے طرف دوسرے کے ہوتی ہے مثلاً
۶ : ۳ : ۲ پس نسبت ۶ کی طرف ۲ کے ایسی ہے جیسے نسبت ۶-۳ طرف ۳-۲ کے۔
اور مکافی اُن اعداد کے جو نسبت عددیہ مین ہون نسبت تالیفیہ مین ہوتے ہین وبالعکس مثلاً ا و ۲ و ۳۔ اگر اسکے مکافی لیے جائین یعنی ا و $\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{3}$ تو یہ نسبت تالیفیہ مین ہونگے۔
مکافی سے مراد یہ ہے کہ اُس عدد کو منسوب الیہ بنائین اور واحد کو اسکی طرف نسبت دین مثلاً ۳ کا مکافی $\frac{1}{3}$ پس ظاہر ہے کہ نسبت عددیہ مین صرف تفاوت یعنی کمیت ملحوظ ہوتی ہے اور [illegible]

قدر یعنی کیفیت اور نسبت تالیفیہ مین تفاوت و قدر یعنی کیفیت وکمیت دونون کا ہونا ہوتی ہین اور انھین دونون نسبتون سے نغمات والحان تالیف پائے ہین۔

ترتیب نغمات کے متعلق نجومیونکا خیال

نجومی کہتے ہین کہ سعود کواکب و افلاک واجرام کی حرکت ارکان کیطرف نسبت سیقیہ رکھتی ہے اوراس حرکت سے نغمات لذیذہ پیدا ہوتے ہین بخلاف منحوس کواکب کے کہ نہ انمین نغمات لذیذہ پیدا ہوتے ہین نہ انمین یہ نسبت ہی اور فیثاغورس بھی اس امر کا قائل ہو گیا ہے کہ کرات فلکی مین صریر وصوت ہی جس سے نغمات موسیقی کے حدود قائم کیے گئے ہین یعنی سُرونکی تقسیم کی گئی ہے لیکن علامہ بہاءالدین عاملی علیہ الرحمہ نے اپنے کشکول مین اس امر سے انکار کیا ہی اور وہ کرات فلکی مین کسی صریر وصوت کے قائل نہین ہین۔ جدید تحقیقات سے یہ دونون قول جمع ہوسکتے ہین جسمین ثابت ہوا ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہین جو رنگین اشیا مین بجاے رنگ کے آواز سُنتے ہین۔ کرات فلکی مین اگر صوت نہین تو رنگ ضرور ہے پس ہوسکتا ہے کہ فیثاغورث کو بجاے رنگ کے آواز محسوس ہوئی ہو اور سات مشہور سیارونکی آواز سے سُرون کا تناسب قائم کیا گیا ہو۔

بعض علوم کے تناسب اور نسبت کے خواص

خلاصہ یہ کہ متضاد طبیعتون مختلف شکلون اور متفاوت قوتون سے ملکر جو مصنوعات وجود مین آتے ہین اُنمین محکم ومضبوط شئے وہ کہلاتی ہے جسکے اعضا کی تالیف اور اجزا کی ترکیب نسبت فضلی رکھتی ہو۔ نسبت کے عجیب خواص ہین سے ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ ناقص کو کامل کے برابر کردیتی ہے مثلاً ایک لکڑی کے ایک سرے پر آدھ پاؤ کا پتھر اور دوسرے پر آدھ سیر کا پتھر باندھ دو پھر لکڑی کے گرد عین وسط مین ایک ڈورا لپیٹ کے سرا ڈورے کا سنبھالے رہو اور ڈورے کو آہستہ آہستہ اُس سرے کیجانب بڑھاتے جاؤ جسمین آدھ سیر وزن کا پتھر بندھا ہے کسی نہ کسی مقام پر دونون کا وزن برابر ہو جائے گا۔

سایہ

اِسی طرح انسان کے قامت اور سائے مین جو تناسب ہے یعنی جب انسان سیدھا کھڑا ہو تو اُسکا سایہ زمین پر اُسی نسبت سے پڑے گا جو نسبت اُسوقت جیب ارتفاع شمس کو طرف جیب تمام ارتفاع کے ہو گی۔

تصویر

ایک شیر کی تصویر اگر اُسکے خط وخال کے ساتھ چھوٹے سے کاغذ پر بنائی جائے تو تصویر کے خط وخال کو تصویر کے ساتھ وہی نسبت ہونا چاہیے جو شیر کے قد کو شیر کے خط وخال وغیرہ سے ہی ورنہ تناسب نہ رہے گا اور وہ تصویر نقل کا لاصل نہین کہی جاسکتی بلکہ وہ تصویر تصویر ہی نہ رہے گی۔ علی ہذالقیاس رنگ وغیرہ اور اسیطرح حروف کتابت کا تناسب۔

اعضا و جوارح حیوانات اسی قبیل سے اعضا و مفاصل مین جو نسبت ہی کہ باوجود متباینۃ المقادیر مختلفۃ الاشکال ہونے کے جب مقدار بعض اعضا کی بعض کے ساتھ نسبت معین رکھتی ہوگی تو وہ دلپسند و مقبول ہونگے ورنہ بدنما و ناپسند۔

نبض یہی تناسب صانع حکیم جل شانہ نے بدو فطرت سے ہر ایک مخلوق مین ملحوظ رکھا ہے چنانچہ حرکات نبض کا تناسب و انتظام صحت کی دلیل اور عدم تناسب مرض کی دلیل ہے۔ جالینوس قائل ہے کہ نبض مین پانچ نسبتین محسوس ہوتی ہین دو بڑی یعنی ا و $\frac{3}{4}$ دو اوسط یعنی $\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{3}$ اور ایک صغیر یعنے $\frac{1}{4}$ اسکے علاوہ حس لمس سے محسوس نہین ہوتین۔ شیخ بوعلی سینا کا قول ہے کہ مین ان نسبتونکا ضبط بذریعہ حس بڑی بات سمجھتا ہون۔ انکا ضبط اُس شخص پر بہت آسان ہے جو طرق ایقاع و تناسب نغم کو عملاً جانتا ہو اور علم موسیقی کے جز نظری پر قادر ہوگیا ہو تاکہ مصنوع کو معلوم سے قیاس کر سکے۔ اسکے علاوہ قوت فکر اور ذکاے حس بھی رکھتا ہو۔ اس نسبت کو جو محسوس کر لیتا ہے اُسے تشخیص مین اُن امراض کی جو نبض سے تشخیص کیے جا سکتے ہین کوئی دقت واقع نہین ہوتی۔ نبض کی حرکات کی ترتیب نسبت موسیقی رکھتی ہے۔

ادویہ یہی تناسب عقاقیر و ادویہ طبیہ مین ملحوظ رکھنا ہوتا ہے کہ اگر اُنکی ترکیب مین تناسب کا لحاظ رکھا گیا تو مفید ورنہ بسا اوقات سم ہوجاتی ہین۔

طبّاخی طباخی کی صنعت بھی یعنی وہ صنعت جو حسّ ذوق کی باعث لذت ہوتی ہے اپنے فعل مین اِس تناسب کی محتاج ہے ورنہ اُس کھانے کا کوئی مزہ نہوگا جسمین ضرورت سے زیادہ نمک یا مصالحہ ڈالدیا گیا یا پکانے مین ضرورت سے کم یا زیادہ آنچ دیدی گئی ہو۔

میکانک علم میکانکت یعنے کلون کے بنانے کے علم مین بھی پُرزون مین ایک خاص تناسب کے لحاظ کی ضرورت ہی۔

جسم نباتی و حیوانی چودہ عناصر یعنی مفردات کیمیائیہ کی ترکیب سے اجسام نباتیہ و حیوانیہ کا وجود مرکب ہے کاربن۔ ہیڈروجن۔ اوکسیجن۔ نٹروجن۔ سلفر۔ فاسفورس۔ کلورائن۔ پٹاسیم۔ سوڈیم۔ کلسیم۔ مگنیشیم۔ آئرن۔ فلورائن۔ ایسڈ سلیکا۔ انکی صورت ترتیب و اجتماع کے اختلاف ہی مختلف قسم کے نباتات و حیوانات پیدا ہوتے ہین انکا تغذیہ و نمو بھی انھین اجزا کے بدل ما یتحلل کے طور پر پہونچتے رہنے پر موقوف ہی اور بدل ما یتحلل مین بھی وہی تناسب ملحوظ رکھا گیا ہے جو انکی اشکال طبعی کو قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

موسیقی مین عیب کا آسانی سے ظاہر ہو جانا

قدرتی اشیا مین حکیم علے الاطلاق نے اپنی حکمت بالغہ سے اِس تناسب کو صرف فرمایا ہو اور اِسی تناسب پر اُس کا نظام و قوام مبنی ہے اور اِسی سے ایک شیٔ دوسری سے امتیاز کیجاتی ہے۔ یا یون کہو کہ اگر یہ تناسب دو چیزون مین ایک ہی وزن و ترکیب و صورت سے واقع ہو تو وہ دونون متحد الماہیت ہونگی ورنہ مختلف ہونگی اور اُنکے نام جدا جدا رکھے جائینگے۔

مصنوعات مین بتاسّی صانع حقیقی انسان کو اِسی اُصول پر کاربند ہونا پڑا ہے اور جس شے مین یہ تناسب بوجہ اتم مدّنظر رکھا گیا ہے وہ ضرور مطبوع و دلپسند ہوگی لہذا معلوم ہوا کہ نسبتون کا علم نہایت ضروری ہے اور اِسکی ضرورت ہر ایک صناعت مین ہوتی ہے جو صناعت اِس سے خالی ہو مہمل اور ناقص ہے خصوصًا موسیقی کہ اِسمین آواز کا غیر متناسب ہونا نہایت آسانی سے واضح ہو جاتا ہے اِسلیے کہ حواس خمسہ مین سے حسِ بصر گو سب سے زیادہ لطیف ہے لیکن تناسب اشکال و الوان لازم کرنے کے لیے فی الجملہ ناظر کے غور کی محتاج ہیں بخلاف حِسِ سمع کے کہ یہ آواز کا تناسب و عدم تناسب بمجرد قرع صماخ محسوس کر لیتی ہے زیادہ غور کی حاجت نہین ہوتی۔ مثلًا ایک دودھ پیتا بچہ غصے کی نگاہ سے نہین ڈرا لیکن چیخنے سے سہم جاتا ہے اِسکی وجہ یہی ہے کہ نگاہ کی غضبناکی کا ادراک غور و فکر کا محتاج ہے جو اسمین بالفعل موجود نہین اور آواز نے اپنا اثر البتہ دکھا دیا۔

الغرض جب مبصرات مین ادراک تناسب کے لیے غور و فکر کی حاجت بہ نسبت مسموعات کے زیادہ ثابت ہوئی تو اُسیقدر مسموعات کی نزاکت بھی ثابت اور اُنمین احتیاط بھی لازم ہوئی۔

آواز کیا ہے؟

معروف سی معروف شئے کی حقیقت کا علم بھی ہمکو نہین ہے پس یہ سوال کہ آواز کیا ہے بغیر جواب کے رہا جاتا ہے خواہ کتنی ہی خاک بیزی کیجاے۔ اِسکے متعلق عقلاے زمانہ کے اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ آواز ایک ارتجاج ہے (خاص قسم جنبش جو لرزنے سے مشابہ ہے) ہواے محیط بالابدان کا جو بسبب تصادم (ٹکرانا) و اصطکاک (رگڑ) اجزاے لینہ یا صلبیہ (نرم و سخت) کے پیدا ہو۔ اِس تموج یا ارتجاج کو انگریزی مین وائبریشن کہتے ہین۔

تصادم و اصطکاک آواز کے پیدا ہونے کی علت ہین خواہ ارادۃً واقع ہون یا اضطرارًا۔ ذی روح سے یا غیر ذی روح سے مسلسل ہون یا منقطع۔ بہرحال اِنسے ایک خاص تحریک ہوا مین پیدا ہوگی جسے آواز کہین گے سبب اور مسبب ایک نہین ہوتے لہذا یہ نہین کہہ سکتے کہ اصطکاک یا تصادم کا نام آواز ہے اِسکو صرف حس سمع دریافت کر سکتی ہے یعنی اگر حسِ سمع نہو تو گویا آواز کا وجود ہی نہین ہے پس اِس [illegible] اگر ہم یہ کہین کہ ما یحس بہ السمع (جو کانون کو سُنائی دے) وہی آواز ہو تو کچھ بیجا نہین

حسِّ سمع حسّ سمع بھی ایک قوت ہے اور آوازون کا احساس اِسکی مقررہ خدمت ایک ہی قسم کا ارتجاج ہی جو ہوا اور کان کے پردے مین واقع ہوتا ہے۔ ایک کو آواز دوسرے کو سماعت سے تعبیر کرتے ہین یعنی جس قسم کے تموجات ہوا مین پیدا ہو کر کان کے غشا طبلی سے ٹکراتے ہین اُسی قسم کا تموج اُس غشا مین پیدا ہو کر چند چھوٹی چھوٹی نازک نازک ہڈیون اور گھونگھے سے گزرتا ہوا عصب سمع تک پہونچ جاتا ہے اور اُسکو حرکت دیتا ہے۔ یہ عصبہ باریک اور چھوٹے ریشون کا مجموعہ ہے جو اندرونی حصۂ گوش کے تجاویف مین رطوبت مائی کے اندر ڈوب کر دماغ مین اِسطرح پھیل گئے ہین کہ نگاہ سے دیکھے نہین جا سکتے۔ بسبب اِسی قوت کے نفوس کو الحان مطربہ سے مسرت اور ہیتناک وکریہ آوازون سے نفرت وکرب حاصل ہوتا ہے۔

موسیقی کو کن آوازون سے تعلق ہے لامتناہی آوازون مین سے موسیقی کو صرف چند مخصوص آوازون سے تعلق ہے جنھین اصطلاحاً سُر کہتے ہین اور ان سُرون سے جو نغمات تالیف ہوئے ہین قریباً سب مطبوع و دلپسند ہین اور جس محل کے لیے جو صنف وضع کی گئی ہے اگرچہ اُسکی معین تاثیر کی کوئی علت دریافت نہین ہوئی پھر بھی حسب موقع اثر پیدا کرتی ہے مگر جس طرح ہر ایک نوع شکل وطبیعت مین تناسب رکھتی ہے اُسیطرح اثر و تاثر مین دیگر انواع سے مغائر ہے۔ پھر یہ مغائرت نوع سے صنف اور صنف سے فرد تک مین موجود ہے اور افراد کا حال بھی یکسان اور مستقل نہین رہتا۔ پس جس نغمے سے کسی وقت خاطر کو انقباض ہوا تھا دوسرے وقت مین اُسکا موجب انبساط ہونا ممکن ہے وبالعکس۔

قوت صوت وحسِّ سمع کے خواص پروفیسر ریڈ لکھتے ہین کہ جس شخص کا حاسۂ سمع قوی ہو وہ قریباً پانچسو آوازون کے درمیان اختلاف کی تمیز کر سکتا ہے۔

بعض آوازین بعض آدمیون کو مطلقاً سُنائی نہین دیتین مگر وہی آوازین دوسرون کو سُنائی دیتی ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوت سمع ہر ایک شخص مین مساوی نہین ہوتی اور آواز بھی ہر ایک کی یکسان نہین ہوتی۔ ہر ایک قوت مین بذریعۂ اجتہاد زیادتی ممکن ہے لہذا حاسۂ سمع و درستی آواز مین بھی ممکن ہے سماعت مین اتنی ترقی دیکھی گئی ہے کہ جہت صوت اور مسافت درمیانی تک بعض لوگ معلوم کر لیتے ہین چنانچہ نپولین اوّل توپ کی آواز سنتے ہی مسافت اور سمت کو ٹھیک ٹھیک بتا دیتا تھا اور یہ امر اکتسابی ہے بعض لوگ ایسے دیکھے گئے ہین کہ ہر ایک بولنے والے کی آواز کا نقش اُنکی سماعت پر ایسا گہرا بیٹھ جاتا ہے کہ اُسکی نقل ہو بہو کرنے پر قادر ہو جاتے ہین اور پھر اُس آواز کو مدت العمر بھولتے نہین۔

متکلمین باطن اِس سے بھی زیادہ عجیب تر وہ فرقہ ہے جسے اہل یورپ ونٹریلوکوئسٹس یعنی متکلمین باطن

کہتے ہین مسٹر ڈکنس نے (اپنی کتاب مطبوعہ آکسفورڈ ۱۸۵۵ء مین) لوئس بارانٹ خادم فرانسیس اول شاہ فرانس کی ایک حکایت لکھی ہے کہ وہ ایک امیر کی لڑکی پر عاشق ہوا۔ لڑکی کے باپ نے درخواست عقد نامنظور کردی۔ تھوڑے دنون کے بعد یہ رئیس مرگیا اور لوئس اداے رسم تعزیت کے لیے لڑکی کی ماں کے پاس گیا کچھ دیر کے بعد مکان کی چھت سے اِس بیوہ کو آواز سُنائی دی کہ "مجھپر رحم کرو اور لوئس کے ساتھ لڑکی کا عقد کردو۔ لوئس کے محروم کردینے کے باعث مجھپر سخت عذاب ہی" یہ آواز بتکرار اُس بیوہ کے کانون مین آتی رہی آخر خوف وحیرت سے مجبور ہوکر اُسنے لوئس سے درخواست کی کہ گزشتہ باتون کو بھول جائیے اور اب لڑکی کو قبول کیجیے۔ لوئس ایک مفلس آدمی تھا اِس درخواست کو سنکر وہ سیدھا لیون پہونچا۔ وہان ایک بڑا مہاجن کورنو نامے رہتا تھا جسکا تمول اور بخل دونون مین نظیر نہ تھا۔ لوئس سے اور مہاجن سے ملاقات تھی جب وہ مہاجن سے ملا تو اُسنے کچھ ذکر روز قیامت و حساب و جزا و سزا کا چھیڑ دیا دفعتہً دیوار سے ایک آواز پیدا ہوئی کہ "ہ بیٹا مین نے لوئس کو اس غرض سے کہ وہ عیسائیون کو ترکون کی قید سے چھڑائے اپنے مال مین سے کچھ نہین دیا اور اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہایت شدید عذاب مین مبتلا ہون"۔ مہاجن متحیر ہوا اور ڈرا مگر بخل نے اجازت نہ دی کہ تعمیل کرتا۔ لوئس وہان سے اُس روز خالی ہاتھ واپس آیا دوسرے دن وہ پھر کورنو کے پاس گیا اور اُسکے بیٹھتے ہی در و دیوار و سقف مکان سے مختلف قسم کی آوازین فریاد و استغاثہ و سفارش کی آنے لگین اور یہ آوازین کورنو کے مردہ رشتہ دارون اور اُسکے باپ کی تھین۔ ہر ایک کا مطلب یہ تھا کہ کورنو لوئس کو ڈھائی ہزار پونڈ دیکر اس عذاب شدید سے آنجہانی مسٹر کورنو کو نجات دلوائے۔

ایکی مرتبہ کورنو پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ اُسنے ڈھائی ہزار پونڈ کی کثیر رقم لوئس کے حوالے کی اور لوئس نے اِس رقم سے اپنی محبوبہ کے ساتھ شادی کی۔ تھوڑے دنون کے بعد جب کورنو کو معلوم ہوا کہ یہ سب لوئس کی شیطنت تھی اور کچھ نہ تھا تو وہ اِسی غم و غصہ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

اِس قصے اور دیگر قصص مندرجہ بیل سے جو اِسکے مماثل ہین اور شہادت سے اُنکا صدق متحقق ہوگیا ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اکتساب سے انسان آواز پر اتنی قدرت حاصل کرسکتا ہے کہ اگر چاہے تو بغیر ہونٹ ہلائے ہوئے تموجات ہوا کو بخلاف اُس سمت کے جس سمت سے اِس آواز کو پہونچنا چاہیے سُننے والے کے کانون مین پہونچا دے اور جس کسی کی آواز اُسنے کبھی سُنی ہو اُسکی نقل ہو بہو کرلے۔

جو شخص موسیقی مین مہارت تام حاصل کرنا چاہے اُسکا پہلا فرض آواز کا قابو مین لانا اور ایک آواز کو دوسری آواز سے فرق کرنا ہے۔ آواز ایسی چیز ہے جس سے مرض۔ غم۔ غصہ۔ مہربانی۔ دشمنی کسل۔ تعب مصیبت وغیرہ مختلف کوائف کی تصویر سامع کے آئینہ خیال مین کھینچی جاسکتی ہے۔

مسٹر کارک ایک مرتبہ پادری ہوئیٹفیلڈ کی وعظ سُننے گئے تھے اُنکی فصاحت اور خوش الحانی سے ایسا متاثر ہوئے کہ اُنھون نے سو پونڈ اُس شخص کا انعام تجویز کیا جو صرف لفظ "آہ" کا ادا کرنا پادری صاحب کیطرح اُنکو سکھا دے۔ یہی قوت ہی جس سے زمانے کی مقرر ایک جماعت کو تابع فرمان کر لیتے ہین حکیم ڈیمستھینوس یونان کا ایک بڑا فصیح اللسان شخص تھا جب اُس سے کہا گیا کہ فصاحت کی تینون قسمین بیان کرے تو اُسنے جواب دیا کہ پہلی قسم تلفظ ہے دوسری قسم تلفظ ہے تیسری قسم تلفظ ہے۔ منشا اُسکا یہی ہے کہ جس مبحث پر تقریر کر رہا ہے اُس مبحث مین جتنے انفعالات مجلس پر طاری کرنا مقصود ہون چاہیے کہ ویسی ہی آواز اور ویسے ہی الفاظ اپنی تقریر مین لائے ورنہ سُننے والے بعض تنگ آکر سو رہین گے اور بعض ہنسین گے اور یہ سب کچھ ہر ایک بات کو توجہ سے سُننے اور ذہن مین اُسکی ترکیب کو دُہرانے سے حاصل ہوتا ہے پھر اگر اُسکی مشق بار بار کیجائے تو چند روز مین ذہن اُسکو کلیتہً قبول کر لیتا ہے۔

وجہ تاثر اصوات مختلفہ

اور بیان ہوا ہے کہ نسبت تالیفیہ سے نغمات کی تابعت کیجاتی ہے۔ نغمات بذریعہ ہوا کے متموج کانون مین پہونچکر عصبۂ سمع کو حرکت دیتے ہین اور یہ حرکت باعث انفعال نفس ہوتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جہان صوت کی حقیقت نامعلوم ہے وہان وجہ تاثر بھی مخفی نہین بلکہ اناٹومی کے مطالعہ سے انسانی آلات صوت اور اُنکے اجزا کی فزیالوجی زیادہ واضح طور پر دریافت ہوجاتی ہے بخلاف حاسۂ سمع کہ اسکے آلات کے خدمات بخوبی معلوم نہین ہین۔

مذکورۂ بالا وجہ کے علاوہ ایک راے اور بھی ہے مگر از بسکہ اُسکی بنا مقایسۂ محض پر ہے لہذا اُسکی صحت پر اصرار نہین کیا جاتا اور وہ یہ ہے کہ ہمنے آلات سماعت کی تشریح مین عصب سمع کو باریک باریک ریشون سے مرکب پایا ہے پس کیا عجب ہی کہ یہ ریشے یا تار مثل سارنگی کی طربون کے ہون یعنی ہر ایک کسی خاص وزن یا قوت کے ساتھ مختص ہو اور جسطرح ایک ہی قوت اور وزن کے تمام تار آپسمین ہمدردی رکھتے ہین کہ اگر ایک کو جنبش ہوتی ہے تو دوسرے خود بخود بجنے لگتے ہین اُسیطرح یہ ریشے ایک دوسرے سے مختلف قوت کے بنائے گئے ہون اور غلیظ سے غلیظ اور رقیق سے رقیق ارتجاج سے بحسب کیفیت رقت و غلظ متاثر ہوکر حس باطن کو منفعل کرتے ہون بدینوجہ کہ علم النفس مین یہ امر طے پاچکا ہے کہ انفعال حاسہ اور انفعال نفس بالحاسہ مین کوئی مشابہت نہین ہے لامحالہ یہ تار یا ریشہ نفس سے آواز کو متصل کرکے باعث انفعال ہوتے ہین۔ پس کان گویا خود ایک آلۂ موسیقی ہے۔

یہ خیال ہمکو ساز وغیرہ کی جھنکار بعد ختم نغمہ سرائی کان مین باقی رہنے سے پیدا ہوا۔ توپ کی صدا سنے کان مین دیر تک ایک سنسناہٹ کا پیدا ہوکر باقی رہنا یا اکثر گوتون کا بعد بہرے ہوجانے کے معض [illegible]

نغمہ دُہرانے سے لذت وطرب و وجد مین آجانا ہمارے اس خیال کو اور بھی پختہ کرتا ہے کیونکہ بہرا گویا سنن تموجات
باطنی سے اپنے کانون مین وہی تحریک پیدا کرلیتا ہے جس سے اُسکی لذت ہیجان مین آجاتی ہے اور صرف
حاسہ سمع مین یہ قوت بوجہ اتم دریافت ہوئی ہے بخلاف ذوق وشم ولمس کے۔

یہ بیان کسیقدر تفصیل کا محتاج ہے جسے بخیال طول ترک کرکے ہم مقصود کیطرف پھر متوجہ ہوتے ہین۔ تاثر خواہ
کسی وجہ سے حادث ہوتا ہو مگر اُسکے وقوع سے انکار نہین ہوسکتا البتہ تاثر کو وقت مناسب موسم مناسب
اور سامع کی خواہش سے بہت کچھ علاقہ ہے جس قسم کے انفعالات سے سماع کے وقت دماغ سامع اثر پذیر
ہورہا ہے اگر نغمہ اُنسے مناسبت نہین رکھتا تو کامل مزا نہ دے گا۔

ایک عجیب حکایت تاثر کے متعلق وفیات الاعیان ذیل ابن خلکان اور روضۃ الصفا وغیرہ مین نظر سے
گزری معلم ثانی ابونصر فارابی ایک جلیل الشان فلسفی اور موجد ساز قانون (باجا) زمانہ خلافت راضی باللہ
مین تھا جسکو موسیقی مین منجملہ اور علوم کے کمال دخل تھا ایک روز اسکا گزر سیف الدولہ علی ابن حمدان
کی مجلس مین ہوا۔ اُسوقت اکثر علوم کے عالم جمع تھے۔ فارابی کی عادت تھی کہ ترکی سپاہیونکی وضع مین رہتا تھا
اس وجہ سے اُسکو کسی نے پہچانا نہین اور یہ کھڑا رہا۔ سیف الدولہ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ اسنے فوراً سوال
کیا کہ اپنی جگہ یا تمہاری جگہ۔ سیف الدولہ نے جواب دیا کہ اپنی جگہ۔ یہ سنتے ہی حضرت لوگون کو نانگتے ہوے
مسند پر بیٹھ گئے اور بیٹھے بھی اس طریقے سے کہ سیف الدولہ ناچار اپنی جگہ سے سرک گیا۔ جسقدر وہ سرکتا گیا یہ
بڑھتے گئے یہانتک کہ وہ پایئن مسند جا بیٹھا۔ یہ حرکت سیف الدولہ کو بُری معلوم ہوئی اور اُسنے اپنے غلامون
کیجانب متوجہ ہوکر ایک خاص زبان مین جو مشہور نہ تھی کہا کہ یہ بڈھا بڑا بدتمیز ہے مین اس سے چند مسائل
علمی پوچھتا ہون اگر اسنے جواب ٹھیک دیا تو خیر ورنہ بارہستی سے اسکو سبکدوش کردینا۔ ابونصر نے اُسی زبان
مین جواب دیا کہ حضور عالی صبر کیجیے اور نتیجہ کے منتظر رہیے سیف الدولہ نے متعجب ہو کر کہا کیا تم اس زبان سے
بھی واقف ہو۔ اُنھون نے کہا ہان بلکہ ستر زبانون سے زیادہ جانتا ہون۔ اب سیف الدولہ کی نگاہ مین انکی
وقعت کسیقدر قائم ہوئی۔ پھر فارابی علماے حاضرین سے گفتگو مین مصروف ہوا۔ نوبت باینجا رسید کہ سب
مغلوب ہوکر خاموش ہوگئے اور صرف فارابی کلام کرتا رہا۔ آخر لوگون نے اسکی تحقیقات قلمبند کرنی شروع کی۔
صحبت کا یہ رنگ دیکھ کر سیف الدولہ نے سب علما کو رخصت کیا اور فارابی سے کھانے پینے کی صلاح کی
جواب نفی مین پاکر پوچھا کہ گانا سنوگے۔ کہا ہان۔ فوراً بڑے بڑے گویے حاضر ہوئے اور جی توڑ توڑ کے گائے
[illegible]نے سب کو نام رکھا تب تو سیف الدولہ نے جھنجلا کر کہا کہ پھر کچھ آپ ہی کمال دکھائیے۔ اُسنے اپنی کمر سے
[illegible]لی جسمین کچھ لکڑیون کے ٹکڑے تھے اُن ٹکڑیون کو جوڑ کے اُسنے بجانا شروع کیا۔ حاضرین اُسکی

بجانے کی تاثیر سے ہنسنے لگے بعد ازان دوسری ترکیب سے بجانا شروع کیا اُسکی مرتبہ لوگ از خود رفتہ ہو کے رونے لگے۔ آخر کچھ ایسی ترکیب سے بجایا کہ لوگون پر محویت طاری ہوئی سب کے سب سو گئے اور یہ وہان سے غائب ہو گیا

عرب کی موسیقی

یہ حال عرب کے ملک مین گزرا جہان کی موسیقی اس درجہ کامل نہین تھی جیسی کہ ہندوستان مین ہے۔ عرب مین بعض راگ صرف دف پر شادی بیاہ مین گائے جاتے تھے یا حدی خوانی کا رواج تھا مگر وہ اس انتظام و اصول سے نہ تھا جسے کسی فن کی حیثیت سے دیکھا جائے۔ جب فارس فتح ہوا اور وہان کے اُمرا عربونکی غلامی مین آئے تو اُنھون نے طرح طرح کی ترکیبون سے غزلین اور قصیدے پڑھے۔ عبد اللہ بن جعفر کے غلام سائب خاثر اور عبد نشیط فارسی کا عرب مین بہت شہرہ تھا ان لوگون سے معبد و ابن سریج وغیرہ نے اس فن کو حاصل کیا اور بتدریج اسکو ترقی دیتے رہے یہان تک کہ بنی عباس کے زمانے مین یہ فن ایک مستقل فن کی حالت مین آگیا اور ابراہیم بن مہدی و ابراہیم موصلی و اسحٰق ابن ابراہیم و حماد ابن اسحاق وغیرہ بڑے بڑے گویے ان لوگون مین پیدا ہوئے۔

عرب کا انوکھا ناچ

بعضون نے طباعی کو بھی دخل دیا اور ایجادین بھی کین چنانچہ ایک قسم کا ناچ جسکا نام کرج ہے ایجاد ہوا۔ یہ وہی ناچ ہے جسکو ہمارے ہندوستان مین للی گھوڑی والے ناچا کرتے ہین یعنی لکڑی کا گھوڑا بنا کے زین لگام سے آراستہ کیا پھر عورتون کو سوار کیا اور ادھر سے اُدھر گھمانے لگے۔ سلامتی سے ایجاد نہایت معقول ہوئی اور اسنے ممالک عرب مین خوب رواج پایا۔ اندلس مین گانا ناچنا زریاب موصلی کے ذریعہ سے جسے عرب کے لوگون نے ہم پیشگی کے رشک و حسد سے نکال دیا تھا حکم بن ہشام بن عبد الرحمن امیر اندلس کے وقت مین پھیلا (مقدمہ ابن خلدون)

باوجود عربون کے اس بے تکے پن کے اس فن نے علم کی حیثیت وہان بھی اختیار کر لی۔ عرب سوا طلاقت کے کسی چیز مین کمال نہین رکھتے تھے اور نہ انھین کسی صناعت کا موجد کہا جا سکتا ہے مگر یہ مقلد بہت اچھے تھے اور جس چیز کو انھون نے غیرون سے لیا اُسے باقی رکھا۔ اگر قدیم کتب خانۂ عجم جلا یا بہا نہ دیا جاتا تو سلاطین عباسیہ سے پیشتر ہی علوم کا رواج عربون مین ہو جاتا۔

عجمونکی موسیقی کی اصطلاحین اب سب قریباً عربی زبان کی ہین اسلیے کہ اُنکی سلطنت جب تباہ ہوئی تو وہ سب کچھ کھو بیٹھے کتب خانہ بھی جل چکا تھا۔ ان مین بڑے بڑے اُستاد ماہر اس فن کے تھے کیونکہ ہندوستان اور عجم سے قدیمی رسم و راہ تھی جسکا پتہ تاریخ سے ملتا ہے۔ الغرض ایک عالم موسیقی کا تابع فرمان رہا ہے خصوصاً حکما پر تو اسنے خوب ہی قبضہ کیا۔ چنانچہ ہم یہان بعض حکما کے اقوال متعلق بشرافت موسیقی ایک عربی رسالہ موسیقی سے جو حضرت بہاء الدین عاملی رحکی جانب منسوب ہے نقل کرتے

اقوال متعلق فضائل موسیقی

بعض حکما کا قول ہے کہ موسیقی کی فضیلت بیان کرنے سے نطق انسانی عاجز ہے اور اُسکا اظہار بذریعۂ عبارات و الفاظ ممکن نہین - یہ ایک لحن موزون ہے کہ اسکے سُننے کے ساتھ ہی طبیعت فرحت و سرور و لذت و حبور سے بھر جاتی ہے -

دوسرا حکیم کہتا ہے کہ موسیقی جب اپنی صناعت مین کامل ہو تو نفس انسانی فضائل کیجانب حرکت کرتا ہے اور رذائل اُس سے دور ہو جاتے ہین -

ایک کا قول ہے موسیقار (ایک آلۂ غنا) اگرچہ حیوان نہین لیکن اُس مین ایسا نطق موجود ہے جو نفوس کے اسرار اور قلوب کے ضمائر سے خبر دیتا ہے مگر اُسکی بات سمجھنے کے لیے ایک ترجمان درکار ہے -

ایک کہتا ہے کہ موسیقار خود موسیقی کا ترجمان ہے اگر اُسکی عبارت فصیح و بامعنی ہے (یعنی بجانے والا اپنے فن مین کامل و ماہر ہے) تو دلون کے بھید اور نفوس کے مخفی راز سمجھنے مین کوئی دقت نہین ہوتی -

ایک اور حکیم کا مقولہ ہے کہ موسیقار کی صدا اگرچہ بسیط ہے اور اُنہین حروف نہین ہین مگر پھر بھی نفوس کا میلان اُسکی جانب شدید ہے اور نفوس اُسکو بہت جلد قبول کر لیتے ہین اسلیے کہ نفوس اور نغمات مین مشاکلت ہی باینمعنی کہ نفوس نام ہے جواہر بسیطہ روحانیہ کا اور نغمات موسیقار کا بھی یہی حال ہے پس اشیاء کا اپنے مثل کیجانب مائل ہونا ایک نیچرل بات ہے -

ایک اور حکیم قائل ہے کہ نغمات موسیقار کے معانی اور اُسکی لطیف عبارت کے مطالب جو ایک سِرّ غیبی ہے کچھ وہی سمجھ سکتا ہے جسنے نفس شریف پاک از شوائب نفسانیہ و بری از شہوات بہیمیہ پایا ہو -

ایک صاحب فرماتے ہین کہ خدارسی اور للّٰہیّت کے لیے موسیقی سے بہتر کوئی چیز نہین - دوسرے صاحب فرماتے ہین کہ موسیقی جان ہے اور تمام عالم جسم اگر موسیقی کا تصرف جاتا رہے تو عالم جسد بے روح ہے

فن موسیقی اور شرع محمدی

انہین سے بعض حکماے متفلسفین کی ستایش مین مبالغہ کو بہت کچھ دخل ہے اور شاید موسیقی کی تعلیم و تعلم کیطرف اگلے لوگون کا رجحان خاطر ایسی ہی اعلیٰ اغراض کیلیے ہو اور یہی وجہ سے وہ اپنے بچّون کو عدم بلوغ کیحالت مین اسکی تعلیم دلاتے ہون لیکن ہم برسبیل استقراء آثار موسیقی کے بارے مین صرف اسقدر کہہ سکتے ہین کہ وہ قواے باطن یا سامع کی طبیعت کو اپنی جانب ایسا متوجہ کر لیتے ہین کہ محویت سی طاری ہو جاتی ہے - اِس اثر کو دیکھتے ہوئے شارع علیہ السلام کا اِسکے عمل کو باطل قرار دینا کوئی عجیب امر نہین -

جب کوئی نغمہ خواہ وہ حمد الٰہی ہین کیون نہو شروع کیا جاتا ہے تو مغنی کی حذاقت کیجانب طبیعت متوجہ ہو جاتی ہے یا اُسکی عرق ریزی اور جانکاہی کی داد دینے مین دل مصروف ہو جاتا ہے یا یون کہو کہ تارہاے موسیقی

مین دل اُلجھ کر رہجاتا ہے نہ رشتۂ تسبیح مین پس خلوص راگ کے ساتھ ہو نہ غنا کے ساتھ۔ خدا کی محبت کسی راگ کی پابند نہ ہونا چاہیے۔ شاعر کہتا ہے ؎

فریاد کی کوئی لَے نہین ہے
نالہ پابندِ نَے نہین ہے

یہ بعینہ ویسی ہی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ معاذ اللہ ہمین تو صراحی مَے کے دور مین نظارۂ جمال مقدس الٰہی نظر آتا ہے۔ یا بمبئی مین تاڑی کے قدحے چڑھا کے لوگ ماتم سید الشہدا کرتے ہین اور طرہ یہ کہ ثواب اُخروی کے امیدوار بھی رہتے ہین۔

اگر ہم اِس تاثیر کو تسلیم بھی کرین کہ موسیقی کا اُتار چڑھاؤ خدا تک پہونچنے کا زینہ ہے تو "سلب شئے عن نفسہ" لازم آئے گا جو عقلا کے نزدیک محال ہے اِسلیے کہ نغمات اور حدی خوانی وغیرہ سے غم کا دور ہونا یا بُعدِ مسافت کا نہ محسوس ہونا یا بوجھ کا ہلکا معلوم ہونا یہ سب کچھ دھیان بٹ جانے پر موقوف ہے طبیعت نغمہ کیجانب کُلیۃً متوجہ ہوجاتی ہے اور نغمہ ہے درحقیقت ایسی ہی دلکش چیز۔ اِس خدا کی عبادت مین اپنی طرف متوجہ نہ کرے بلکہ تھوڑی دیر کے لیے کسی عابد کی خاطر سے دوسری جانب متوجہ کردے اور اپنے ذاتی اثر سے دست بردار ہوجائے اِک خلافِ عادت بات ہے۔ ایک قسم کی بیخودی اور محویت کا طاری ہوجانا نغمہ کے باعث سے ہوتا ہے اور احسان اُسکا خدا پر! کسی قاری کی تلاوتِ قرآن جوگیے کی دُھن مین مثلاً قرآن کی ستایش کا موجب نہین ہوتی۔ قرآن ایک ضمنی شے ہوجاتا ہے اور دُھن اصلی شے۔ پس عبادت مین غنا کا اثر جو کہ ایک مجازی شے تھا حقیقی سمجھا جانے لگا۔ اِسکے علاوہ عبادات کو تصنع سے پاک کرنا عین منشاے شارع ہے۔ نغمہ کے ساتھ تصنع ہے۔ تصنع آیا اور خلوص رخصت ہوا

علت حرمت غنا ازروے اخلاق

قطع نظر ازین شرع اور حکمت اخلاق مثل مرادف ہین اور اخلاق نے چند قباحتین غنا کی قرار دی ہین۔

(۱) غنا مین مشغول ہونے والا اعتدال پر قائم نہین رہتا یعنی بے قابو ہوجاتا ہے اُسکی مصروفیت بڑھتی جاتی ہے۔ بلا کسی سبب خارجی کے مختلف کوائف اُسپر طاری ہوتے رہتے ہین انفعالی قوے کو ترقی اور فعلی کو انحطاط ہوتا جاتا ہے۔ آخر یہی کا ہو رہتا ہے چنانچہ خود اقوال حکما اِسکے شاہد عادل ہین۔

(۲) جو نتائج کہ اہل فن اِس سے نکالتے ہین اُنکی بنیاد وہم پر قائم ہے دلیل اِسکی ایک ہی نغمہ سے دو مختلف آثار کا ایک ہی شخص پر مختلف اوقات مین مترتب ہونا یا چند شخصون پر ایک ہی وقت مین ایک

قسم کے نغمہ مختلف آثار کا ظاہر ہونا۔

(۳) کسی حالت مین اسکے عمل کیجانب رجوع کرنے پر انسان مضطر نہین ہے اور اگر اضطرار ثابت ہو جائے تو مثل دیگر ممنوعات کے اسکی اباحت بھی ہو جائیگی ؎ این ہم اندر عاشقی بالاے غمہاے دگر۔

(۴) اسکی مداومت کا مورث حزن ہونا۔ غالب سا تجربہ کار شخص فرماتا ہے ؎

اگلے وقتون کے ہین یہ لوگ انھین کچھ نہ کہو

جو مے و نغمہ کو اندوہ رُبا کہتے ہین

اس شعر مین قصد شاعر یہ ہے کہ نغمہ اندوہ رُبا نہین بلکہ اندوہ فزا ہے۔ الغرض ؎ کجا بودم اکنون فتادم کجا۔
غنا کے جواز و عدم جواز سے ہماری کتاب پر کوئی اثر نہین پڑتا اسلیے کہ شرعاً "علم موسیقی" کا تعلم ممنوع نہین ہان شریعت مطہرہ نے اسکے عمل کو منع کیا ہے۔ کتاب مفید تصور نغمات ہوسکتی ہے نہ مفید اخذ (صفحہ ۱۹۰ کشکول بہائی) اسلیے کہ اخذ صرف گلے یا مصنوعی آلات سے ممکن ہے نہ اوراق و الفاظ سے۔ بڑے بڑے علماے اسلام نے موسیقی پر کتابین لکھی ہین۔

اسکی مثال بعینہٖ نجوم کی سی ہے جسکا علم (یعنی ہیئت بضرورت معرفت سمت قبلہ وغیرہ) تو ضروری اور عمل (یعنی آثار سعادت و نحوست وغیرہ پر یقین کرنا) حرام ہے۔

جن فنون لطیفہ کو ہمنے تمہید مین بیان کیا اُنمین بھی عدم جواز کی صورتین نکلتی ہین جنکا بیان یہان خارج از بحث ہے رہی یہ بات کہ کیون الحان اور آواز خوش یا چڑیون کا چہچہانا غنا مین داخل نہین اور سماع اُسکا جائز ہے؟ پس معلوم رہنا چاہیے کہ غنا مین قصد و نیت اُسی طرح مشروط ہے جسطرح شعر کی تعریف مین کوئی شخص اگر بالحان خوش قرآن یا دعا پڑھے اور یقین اس امر کا رکھتا ہو کہ یہ غنا نہین ہے تو وہ قطعاً مباح ہے (ذخیرۃ المعاد صفحہ ۳۰۲)

ضرورت علم موسیقی کی قطع و یقین کے ساتھ ثابت ہے جسے ہم نسبتون کے بیان مین درج کر چکے ہین مزید بران اسکو خدا تک پہونچنے کا وسیلہ قرار دینا زائد از ضرورت ہے۔

ہمارا فرض تھا کہ خوبیان کرنے کے ساتھ ہی اسکے عیوب بھی بیان کر دیتے اور انصاف بھی اسیکا مقتضی ہے لہذا ہم اپنے فرض سے ادا ہو گئے۔

ہندوستان کی موسیقی

جیسا کہ ہم ابتدا مین لکھ چکے ہین ہندوستان مین تین ہزار برس سے باقاعدہ موسیقی رائج ہے۔ تمام ہندوون کی چار مقدس کتابین جن مین سے ایک [illegible] کا [illegible] انقلاب [illegible] جہان [illegible]

گفتار و مذاق پر اپنا اثر کیا وہان قدیم نظام موسیقی پر بھی۔ پس یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ شام وید کا نظام موسیقی آجتک اپنی حالت پر باقی ہے۔ ہمین تو اتنی تبدیلی ہوئی ہے کہ جو سات سُر آجکل مروج ہین وہ بھی قدیم نہین ہین۔

ہندوستانی موسیقی کی کتابین

مختلف اوقات مین باکمال پنڈتون نے اِس فن لطیف پر عمدہ عمدہ کتابین تالیف کین اور زمانے کے انقلاب نے اُنکو باقی نہ رہنے دیا۔ جو کتابین بچ رہین اُنمین سب سے زیادہ مستند اور قدیم کتاب "رتناکر" ہے جسے بارھوین صدی عیسوی مین یعنی آج سے سات سو برس پیشتر سارنگ دیو پنڈت نے تصنیف کیا تھا۔ افسوس ہے کہ اِس وقت ہندوستان مین ایک شخص بھی ایسا موجود نہین جو اِس کتاب کو سمجھ سکتا یا ادا کر سکتا ہو۔ یہان تک کہ اِس کتاب کے بعد جو گرنتھ لکھے گئے اُنکے مصنفین نے بھی "رتناکر" کے مضمون کو بخوبی نہین سمجھا اور سرادھیائے مین اُسکی عبارت کو بعینہٖ یا بہ تبدیل بعض الفاظ نقل کر دیا۔

ان گرنتھون کا نظام بھی یکسان نہین ہے ایک نے کسی راگ کے جو سُر قائم کیے ہین دوسرے نے اُس سے اختلاف کیا ہے۔ علی ہذا القیاس نام مین بھی اختلاف ہی اور اصول موضوعہ مین بھی۔ اِسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہر زمانے کے رواج اور مذاق نے ایک ترکیب طرز کو متروک قرار دیا اور دوسرے کو مطبوع پس جو حد ایک راگ کی ایک وقت مین مقرر ہوئی تھی دوسرے اوقات مین مسلّم نہ رہی۔

عجمی اور ہندوستانی موسیقی

ہندو گرنتھ کار (مصنفین) اِسکے معترف ہین کہ ہندوستانی سنگیت مین عجم کی موسیقی سے چند راگ نقل کیے گئے ہین مثلاً ایمن کلیان عجمی راگ "یمن" کا بگڑا ہوا نام ہے اسی طرح نوروزا اور نوروچکا یا "زنگولہ" "جواب" "جنگلہ" کہلاتا ہے یا "حجاز" جو حجیج کے نام سے مشہور ہے۔ ممکن ہے کہ کسرے کے زمانے مین جبکہ اُسکی حکومت بعض حدود ہندوستان پر ہو گئی تھی یہ نام مشہور ہوئے اور اختیار کیے گئے ہون۔

سلاطین اِسلام اور موسیقی ہند

غزنی اور غوری سلاطین کے زمانے مین مسلمانونکو ہندوستانی علوم و فنون سے بوجہ تازہ وارد ہونے کے فی الجملہ اجنبیت رہی اور اسکا موقع نہین ملا کہ وہ اس جانب متوجہ ہوتے مگر سنہ ۱۲۹۴ء مین جب علاء الدین خلجی نے ڈھاکہ پر فوج کشی کی اور جب سنہ ۱۳۱۰ء مین ملک کافور نے جنوبی ہند فتح کیا تو اُسوقت وہان موسیقی اعلےٰ پیمانے پر مروج تھا۔ اور اکثر ماہرین فن وہان سے لاکر شمالی ہند مین آباد کیے گئے تھے۔

سلاطین تغلق کے عہد مین امیر خسرو مشہور باکمال شاعر کی توجہ موسیقی ہند کیجانب مائل ہوئی طبعی مناسبت

اور خداداد ذہانت کے باعث اِس فن مین اُسنے ایسی مہارت حاصل کی کہ نائک گوپال جو کہ سرآمدِ روزگار تھا
اِنکے کمال کا ثناخوان ہوا۔ اِس نائک نے تغلق کے دربار کے تمام گویّون کو عاجز کردیا تھا خسروؔ نے بادشاہ کے
اصرار سے اِسکے گانے کا طرز فارسی ترانے مین اُسی کے سامنے ادا کر کے دکھا دیا۔ امیر خسروؔ نے عجمی و ہندوستانی
موسیقی کے ملا دینے کی کوشش کی اور بہت سے راگ ایجاد کیے جو آجتک مروج ہین۔ غارا۔ سُرپردا۔ ظریفت
وغیرہ اُسکی طبّاعی کا نتیجہ ہین۔ اِس زمانے مین پربندھ اور چھند برج بھاشا اور سنسکرت مین گائے
جاتے تھے اور مسلمانون کو اُسکے تلفظ مین تکلف ہوتا تھا اِسلیے خسروؔ نے عجمی موسیقی کے انداز پر ہندوستانی
راگون مین ترانہ۔ قول۔ نقش و گل وغیرہ اختراع کیے۔ اِس انداز کا گانا ابتک قوالون مین مروج ہے
(قوّال سے مراد ہے "قول" گانے والا)

گوالیار کا فرمانروا راجہ مان تنوار بہت بڑا ماہر موسیقی تھا (زمانۂ حکومت سنہ ۱۴۸۶ء سے سنہ ۱۵۱۶ء تک) دہرپد
اُسی کا اختراع کیا ہوا ہے اُسکے دربار مین نائک بیجو مشہور اور بےنظیر ماہر موسیقی تھا۔ راجہ مان کے مرجانے
کے بعد نائک بیجو کی آخر عمر سلطان بہادر والی گجرات (زمانۂ حکومت سنہ ۱۵۲۶ء سے سنہ ۱۵۳۶ء تک) کے
دربار مین کٹی اور اِسی زمانے مین نائک بیجو نے ایک نئی قسم ٹوڑی کی ایجاد کی جسکا نام سلطان بہادر کے
نام پر "بہادری ٹوڑی" رکھا جو آجتک مروج ہے۔

سلطان حسین شرقی جونپوری (پندرہوین صدی عیسوی) سلاطین شرقیہ کا آخری بادشاہ علم موسیقی کا
اُستاد اور "خیال" کا موجد تھا (خیال کو محمد شاہ بادشاہ دہلی کے عہد مین شاہ سدارنگ نے ترقی کے
درجۂ کمال پر پہونچا دیا) بہت سے راگ اِس بادشاہ نے ایجاد کیے جنمین سے جونپوری حسینی کانہرہ حسینی ٹوڑی
ابتک مروج ہین اور بہت سے مفقود ہوگئے۔ اِسی طرح ہر مسلمان شاہی دربار مین ماہرین فن موسیقی کی قدر
افزائی ہوتی رہی۔

سلاطین مغلیہ سے بابر اور ہمایون کو جھگڑون بکھیڑون سے مہلت نہین ملی (ہر چند کہ انکا عہد بھی کسی نہ کسی
مشہور گویے سے یقیناً خالی نہ ہوگا) لیکن اکبر کے زمانے مین یعنی وہ زمانہ جسکی نظیر تاریخ سلطنت مغلیہ مین ایک
بھی نہین ہے اور جس عہد مین ہر علم و فن کے کاملین جمع تھے باز بہادر حاکم مالوہ موسیقی کا بےنظیر عالم
اور عامل تھا۔ اِسکے گانے کا خاص طرز تھا جسے بازخانی کہتے ہین۔ اکبر کے عہد مین ودّیاوتی کی چیزونکی
بہت قدر تھی (یہ شخص چودہوین صدی عیسوی مین گزرا ہے شیو سنگھ راجہ ترہٹ کے دربار مین ملازم تھا)
اِسی کے عہد مین رانا اودے پور کی بیوی میرابائی موسیقی اور ہندی شاعری مین کمال رکھتی تھی۔ اِسکی
ایک ملار "میرابائی کی ملار" مشہور ہے۔

تان سین اکبر کا خاص گویا تھا جسکے بارے مین علامہ ابوالفضل آئین اکبری مین لکھتے ہین کہ ایسا گویا اس ہزار سال کے اندر پیدا نہین ہوا۔ خود اکبر کو موسیقی کا مذاق تھا اور بعض راگ اُسکو ایسے پسند تھے کہ اُسنے اُن راگون کے نام اپنی پسند کے موافق تبدیل کر دیے۔ چنانچہ تان سین کے قبضے کا راگ کا نہرہ تھا جسے سنسکرت مین کرناٹکی کہتے تھے یہ راگ اکبر کو اسقدر پسند تھا کہ اسکا نام بدل کر درباری رکھا اور اب تک راگ اس نام سے زبان زد ہے۔ اسیطرح کرائی کا نام سگھرائی رکھا اور سُہانا کا شاہانا۔ کئی راگ نئے اس زمانے مین ایجاد ہوئے۔ تانسین نے جو اقسام ٹوڑی اور سارنگ کے ایجاد کیے وہ میان کی ٹوری اور میان کے سارنگ کے نام سے مشہور ہین۔ لیکن سب سے زیادہ اقسام ملار کے اس زمانے مین اختراع ہوئے اور معلوم ہوتا ہے کہ دربار شاہی کے ماہرین فن موسیقی مین سے ہر ایک نے ملار پر طبع آزمائی کی۔ میان (تانسین) کی ملار۔ بابا رام داس کی ملار۔ سورداسی ملار۔ نائک جرجو کی ملار۔

آئین اکبری مین اُن نامی گرامی گویون کی فہرست دی ہوئی ہے جو دربار شاہی سے فیضیاب ہوتے تھے تانسین قوم کا برہمن تھا۔ اسکے باپ کا نام مکرند پانڈے تھا بعد کو مسلمان ہو گیا۔ تان سین نے ہرداس سوامی سے تعلیم حاصل کی۔

جہانگیر کے عہد سلطنت مین جہانگیر داد۔ چھتر خان۔ پرویز داد۔ خورم داد۔ ماکھو اور ہمزان موسیقی کے کاملین گزرے ہین۔ اسی بادشاہ کے عہد سلطنت مین تلسی داس کا انتقال ہوا جو بے مثل ہندی کبت اور رامائن کا مصنف تھا۔

شاہجہان کے عہد مین جگناتھ۔ درنگ خان۔ لعل خان جسکا لقب گن سمندر اور بلاس خان پسر تانسین کا داماد تھا جسکی نکالی ہوئی ٹوڑی بلاس خانی ٹوڑی کے نام سے آجتک مشہور ہے۔ البتہ اورنگ زیب کے دربار مین موسیقی کا چرچا نہ تھا اسنے اپنے دربار سے تمام گویون کو نکال دیا۔ ایک دلچسپ حکایت اسکے متعلق مشہور ہے کہ جب شاہی حکم سے گویّے برخاست کردیے گئے تو اُنھون نے ایک نقلی جنازہ تیار کیا اور روتے پیٹتے شاہی نشستگاہ کے سامنے سے نکلے۔ بادشاہ نے دریافت کیا کہ کون مر گیا ہے۔ اِن لوگون نے جواب دیا کہ "راگ" اب ہم اِسے دفن کرنے قبرستان لیے جاتے ہین۔ بادشاہ نے مسکرا کر کہا کہ قبر گہری کھودنا۔

اورنگ زیب کے بعد طوائف الملوکی شروع ہوئی پھر بھی ہر ایک شاہزادہ اور امیرزادہ کے یہان موسیقی کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور تھا۔

محمد شاہ کے عہد تک ہوری۔ دھرپد اور سادرے کا رواج تھا لیکن محمد شاہ کے عہد سلطنت

شاہ سدارنگ نے سلطان حسین شرقی کی ایجاد خیال کو اس درجہ ترقی دی کہ دُھرپد کا رنگ پھیکا پڑ گیا
جب سلطنت مغلیہ نوابون کے حصے مین آئی تو اودھ کے نواب آصف الدولہ کے دربار مین مشہور زمانہ گویّے باریاب ہوئے اور اسی زمانے مین شوری نامے گویے نے ٹپہ ایجاد کیا۔ یہ طرز پہلے بھی پنجاب مین مروج تھا لیکن اسکو اتنی وقعت حاصل نہ تھی کہ گانے کے اقسام مین شمار کیا جاتا۔ شوری کی بدولت تمام ہندوستان مین یہ طرز پھیل گیا۔ اب بھی جو مرتبہ خیال اور دُھرپد کو حاصل ہے وہ ٹپّے کو نہین ہے ٹپّہ ایک مزید ار طرز کا گانا ہے اور اسکا شمار دھن (ادنی درجہ کی موسیقی) مین کیا جاتا ہے۔
ایک کتاب اصول النغمات فارسی زبان مین تصنیف ہوئی جو ایک عمدہ اور علمی کتاب ضرور ہے مگر اب نہین ملتی۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانون کے عہد مین اس فن نے ایسی ترقی کی کہ کسی زمانے مین نہ کی ہوگی یہانتک کہ فی زمانناً اعلی درجے کا عمل موسیقی سوائے مسلمانون کے جنھون نے پیشے کے طور پر اس فن کو حاصل کیا ہے اور کسی گروہ مین پایا نہ جائے گا۔ ماسوائے سلاطین و امرا ارباب صوفیہ مین اسکا رواج بہت ہو گیا تھا اور ابتک ہو۔
مسلمانون نے اسکو کسی عبادت مین شامل نہین کیا مگر پھر بھی مجالس عزا مین اسکا رواج ہو ہی گیا البتہ افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمانون نے علمی حیثیت سے اسکی جانب توجہ نہ کی۔ آخر کار مسلمان پیشہ ورون مین علمی استعداد روز بروز کم ہوتی گئی اور اسکے ساتھ ہی اصول فراموش ہونا شروع ہوئے۔ راگون کی تعداد کم ہونے لگی اور اب معمولی گویا بمشکل پچاس راگون سے واقف ہوتا ہے جنمین سے پچیس کے قریب ایسے ہوتے ہین جنکو وہ برت سکتا ہے۔ پھر انکی صحت کے متعلق گانے والون مین ہمیشہ تکرار رہتی ہے ایک شخص ایک راگ کسی طریقے سے صحیح بتاتا ہے تو دوسرا کسی طریقے سے۔ اگر صحت و سقم کے متعلق وجہ دریافت کیجائے تو یہی جواب ملتا ہے کہ ہمنے اپنے استاد سے اسکو اسی طرح سُنا ہی۔

علمائے موسیقی کے القاب

ہندو مصنفین نے موسیقی جاننے والون کی تفصیل حسب ذیل لکھی ہے۔
نائک۔ اُس شخص کو کہتے ہین جو زمانۂ ماضی اور حال کی موسیقی کا عالم باعمل علم سنگیت کا واقفکار اور راگون کے بنانے کا قاعدہ جانتا ہو۔
گندھرپ۔ وہ ہے جو زمانہ ماضی کے راگ (یعنی مارگ) اور مروجہ راگون (یعنی دیسی) کو بخوبی گا بجا سکتا ہو۔
گنی۔ وہ ہے جو مروجہ راگون سے بخوبی واقف ہو اور اُن کو گا بجا سکتا ہو۔
پنڈت۔ وہ شخص ہے جو اصول موسیقی کا عالم ہو لیکن اُسپر عمل نہ رکھتا ہو۔

زمانۂ حال کا طرز موسیقی

فی زمانا گانے کا طرز حسب ذیل ہے۔

الاپ - اِس طریقے مین چند بے معنی الفاظ مثلاً آ - نا - تے - رے - ری - نوم - تنوم وغیرہ مستعمل ہوتے ہین مقصود اِس سے راگ کی شکل دکھانا ہے - اِسکے ساتھ کوئی تال نہین بجائی جاتی -

دُھرپد - گانے کا سب سے اعلےٰ طریقہ ہے - اِسکا طرز نہایت سادہ اور مردانہ ہے - اِسمین عموماً حقانی چیزین یا تاریخی واقعات یا بہادرون کے کارنامے بیان کیے جاتے ہین - زمزمہ یا مُرکی یا گٹکری کی اجازت اِسمین نہین ہے نہایت سیدھے طریق پر بلپیت یا مدہ لَے مین گاتے ہین - اِسکے چار حصے ہوتے ہین جنکو اصطلاحاً تُک کہتے ہین - استھائی - انترہ - سنچاری - ابھوگ -

سادرہ - یہ بھی دھرپد کی ایک قسم ہے فرق اتنا ہے کہ یہ ایک مخصوص تال مین جسے جھپ تال کہتے ہین گایا جاتا ہے - اِسمین عموماً رزمیہ یا مدحیہ مضامین گائے جاتے ہین - اِسکی لَے دُھرپد کی لَے سے کسی قدر تیز ہوتی ہے -

ہوری - دھرپد کے مانند ہے اِسکی مخصوص تال دھمال ہے - کرشن جی کے واقعات اور برج کے سین اِسمین بیان کیے جاتے ہین -

خیال - یہ نہایت دلپسند طریقہ ہے - خوبصورت تانون اور ترکیبون سے اِسکی دل آویزی اور بھی ترقی کرتی جاتی ہے - مضامین عموماً عاشقانہ ہوتے ہین لیکن سنجیدگی کے ساتھ - دُھرپد اِس قسم کے مضامین کے لیے موزون نہ تھا - اِس طرز کو ٹپہ اور دُھرپد کے درمیان سمجھنا چاہیے -

ٹپہ - اولاً پنجابی ساربان اور خچر والے اِس طرز مین ہیر رانجھے کا قصہ گایا کرتے تھے لیکن جیسا کہ ہم بیان کر چکے شوری نے اِسمین ایک نئی روح پھونک دی اور اب تمام ہندوستان مین گایا جاتا ہے

ترانہ - یہ طرز امیر خسرو دہلوی کا اختراع کیا ہوا ہے عجمی انداز پر چند مخصوص الفاظ مثلاً یلا - یلل توم تانا - تادانی وغیرہ اِسمین استعمال کیے جاتے ہین اور برخلاف الاپ کے اِسے تال کے ساتھ گاتے ہین -

تروٹ - پکھاوج کے پرن کو گانے کا نام ہے عموماً تروٹ کو ترانے مین شامل کر دیتے ہین -

سرگم - ساتون سُرون کے ابتدائی حرفون کے گانے کا نام ہے - ہر راگ اور ہر تال مین گاتے ہین

چترنگ - ایسے گانے کو کہتے ہین جسمین کچھ حصہ بامعنی الفاظ کا شامل ہو اور کچھ حصے مین ترانے کے بول ہون کچھ حصے مین تروٹ اور ترانہ اور سرگم کے بول - یہ طریقہ کم رائج ہے لیکن بالکل معدوم نہین ہے چترنگ کے لفظی معنے چار رنگ کے ہین -

قوّال۔ اسمین فارسی الفاظ اور صوفیانہ مضامین ہوتے ہین کبھی ترانے کے بول بھی اسمین شامل ہوتے ہین۔ قلبانہ نقش و گل یہ سب اسی کے اقسام اور امیر خسرو کی ایجاد ہین۔ اسکی تال ہمیشہ مخصوص ہوتی ہے جسے قوالی کہتے ہین۔

ٹھمری۔ اسکے گانے کی لے زیادہ شوخ اور عام پسند ہوتی ہے اور تال عموماً تیتالہ۔ آجکل اسے دُھن کہتے ہین۔ ساون کجلی۔ ہولی جو موسمی یا مقامی چیزین ہین یا اڈّھے۔ دادرے وغیرہ سب دُھن مین شامل ہین اور اسمین عاشقانہ مضامین عموماً ہوتے ہین۔

غزل۔ یہ طرز مسلمانون کے زمانے سے ہندوستانی موسیقی مین مروّج ہوا اور اپنی شہرت کے باعث محتاج بیان نہین ہے

گانون کے مضامین

ہوری۔ خیال اور دُھن مین عموماً حسب ذیل مضامین عاشقانہ ہوتے ہین۔

(۱) برسات کی رُت مین بادل اُمنڈ اُمنڈ آتے ہین۔ بجلی چمکتی ہے۔ مور اور دادر شور کرتے ہین۔ چاہنے والا پردیس مین ہے دیکھیے کب واپس آئے۔ برہ کی آگ بیچین کرتی ہے سکھیان ڈھارس دیتی ہین کہ تو گھبرا نہین جلد پردیس سے واپس آئیگا۔

(۲) ہولی کی فصل ہے۔ دلون مین اُمنگ بھری ہے۔ عاشق کی واپسی سے مایوسی ہے۔ رہ رہ کر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کہین پردیس مین کسی اور جگہ تو دل نہین اٹکا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ کوئی سندیسا یا پاتی نہین آئی۔ دلی خیالات کی کشمکش کیا کم تھی اسپر پپیہے نے اور بھی قیامت جوت رکھی ہے۔ اسنے تو سچ مچ بیر باندھ رکھا ہے۔ ہر وقت پی پی کی آواز سے ٹہوکے دیا کرتا ہے۔ ساس اور نند نے غضب کی دشمنی باندھ رکھی ہے۔ بات بات پر طعنہ دیا کرتی ہین۔ سارے گھر کا کام سر پر ڈال رکھا ہے اور اسپر پانی بھرنے کی مصیبت اور بھی قیامت ہی۔ صرف کنوئین کی جگت پر سکھیون سے رازِ دل کہنے کا موقع ملتا ہے اور انکی باتون سے کسیقدر تسکین ہو جاتی ہے۔

(۳) ساس اور نند سخت نگرانی کرتی ہین۔ اتنا بھی موقع نہین ملتا کہ کسی سے دو باتین کی جائین۔ اندھیاری رات مین پانی ٹوٹ ٹوٹ کر برس رہا ہی۔ بادل گرجتا ہے بجلی چمکتی ہے۔ کسی وعدے کے ایفا کا خیال ہے لیکن سخت مجبوریون کا سامنا ہے۔ ساس اور نند پٹی سے پٹی ملائے سو رہی ہین۔ ذرا سی جنبش سے پائل کے گھنگرو بجتے ہین جس سے خوف ہی کہ یہ دونون دشمن جان نہ جاگ اٹھین اور راز کھل جائے۔

(۴) برج مین تو راستہ چلنا دشوار ہے۔ اڈکی مٹکی یا پانی کی گاگر کرشن جی کے سامنے سے بچکر نکل ہی سکتی۔ زبردستی چھین کر توڑ ڈالتے ہین۔ اسی چھینا جھپٹی مین چولی بھی مسک جاتی ہے اسرم ھٹائیگی

کوئی انتہا ہے۔ انکو یہ بھی خیال نہین کہ روز روز کوئی گھر مین جا کر کیا بہانہ کیا کرے۔ ان حرکتون پر بھی چاہتا ہے کہ کبھی کرشن جی کی صورت نہ دیکھے لیکن سکھیون کے اصرار سے نیم راضی ہونا پڑتا ہے۔ اتنے مین مُرلی کی بھنک کان مین آتی ہے۔ نہین معلوم اسمین کیا تاثیر ہے کہ تن مَن کی سُدھ نہین رہتی اور دیوانہ وار سکھیون کے ساتھ کرشن جی کے پاس جا کر مُرلی سُننے مین محو ہو جاتی ہے اور پھر انھین مصیبتون کا سامنا ہوتا ہے اور وہی پشیمانیان اُٹھانا پڑتی ہین۔

غزل۔ اسمین عاشقانہ اور حقانی بلکہ ہر رنگ کے مضامین کی کھپت ہے۔ اِسکے ساتھ کوئی قید کسی خاص قسم کے مضمون کی نہین۔ فارسی اور اُردو دونون زبانون مین عام طور پر غزلین گائی جاتی ہین اور قوال بھی تصوف کے مضامین کی غزلین مخصوص تال مین جسے قوالی کہتے ہین گاتے ہین۔

حال کی موسیقی اور سابق کے گرنتھ

جس شکل اور جس طریقے مین آجکل راگ برتے جاتے ہین اُسکی صحت و تصدیق کسی گرنتھ سے نہین ہوتی باوجود اسکے ہم لوگ بجائے خود یہی سمجھ رہے ہین کہ گرنتھون کی ہدایت کی پوری تعمیل ہوتی ہے۔ حال کی تصانیف موسیقی مین آپکو معمولاً نظر آئیگا کہ آجکل کا گانا ہنونت مت کے مطابق مروج ہے اور یہ بھی کہ ہندوستانی موسیقی مین چھ راگ ہین اور اُنکی تیس راگنیان ہین اور اِن راگنیون سے بے شمار پتر اور بھارجا نکلتے ہین۔

اب ملاحظہ کیجیے کہ سنسکرت کی ایک کتاب سنگیت درپن مین جو ہنونت مت کے مطابق لکھی گئی ہے بھیرون راگ اوڈو ہے یعنی صرف پانچ سُر کا راگ ہے۔ رکھب اور پنچم کے سُر اسمین متروک ہین۔ مگر آجکل بھیرون سمپورن یعنی ساتون سُر کا راگ مانا جاتا ہے۔ مالکوس سنگیت درپن کے مطابق سمپورن ہے اور آجکل اوڈو مانا جاتا ہے یعنی رکھب اور پنچم اسمین متروک ہے۔ اور اِسی طرح ہنڈول کو رکھب اور دھیوت چھوڑ کے گانا چاہیے لیکن فی زمانہ بجائے دھیوت کے پنچم کا سُر متروک ہے۔ اگر کوئی شخص سنگیت درپن کے مطابق اِن راگون کو گائے تو ٹکسال باہر کر دیا جائے۔ بیشمار مثالون مین سے یہ چند مثالین بطور نمونہ لکھی گئی ہین جس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ شہرت غلط ہے۔ رہی دوسری بات یعنی چھ راگ اور تیس راگنیون کی حکایت اسکے متعلق غور فرمائیے۔

بھیرون راگ کی پانچ راگنیان بیان کی جاتی ہین جنکی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بھیرون سے استخراج کی گئی ہین۔ اِنکے نام حسب ذیل ہین۔

۱ بیرآری ۔ ۲ مدھ مادھوی ۔ ۳ بھیروی ۔ ۴ سیندھوی ۔ ۵ بنگال

ذیل مین بھیرونکی ایک راگنی کے سُر لکھے جاتے ہین جو قابل لحاظ ہین۔

نام راگ راگنی	کھرج	رکھب	گندہار	مدھم	پنچم	دھیوت	نکھاد
بھیرون	سُدھ	کومل	تیور	سُدھ	سُدھ	کومل	تیور
براری	سُدہ	کومل	تیور	سُدھ	سُدھ	کومل	تیور
سندہوی یا بنددار	سُدھ	تیور	کومل	سُدھ	سُدھ	تیور	کومل
مدھ مادہوی یا مدھ ماڈھ	سُدھ	تیور	کومل	سُدھ	سُدھ	تیور	تیور
بنگال	سُدھ	تیور	کومل	سُدھ	سُدھ	تیور	کومل
بھیرون	سُدھ	کومل	کومل	سُدھ	سُدھ	کومل	کومل

غور کرنے کا مقام ہے کہ سات سُرون کے راگ سے چھ یا پانچ سُرون کے راگ کا استخراج قابل قیاس ہوسکتا ہے لیکن یہ سمجھ مین نہین آتا کہ پانچ سُر کے راگ سے سمپورن راگنیون کا استخراج کس قاعدے سے ممکن ہوا۔ بالفرض اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ راگنیان کسی باقاعدہ طریقے پر پانچ سُرون سے نکالی گئین تو ان راگنیون مین وہی سُر ہونا چاہیے تھے جو بھیرون راگ مین تھے یا اگر کوئی کومل یا تیور سُر علاوہ ان سات سُرون کے بطور زائد سُرون کے راگنی مین شامل ہوتے تب بھی کوئی قباحت نہ تھی لیکن یہ کیونکر ممکن ہے کہ خود بھیرون کی رکھب تو کومل ہو سیندہوی مدھ مادہ اور بنگال جو اس سے نکالی گئی ہین انمین رکھب تیور رہے۔

یا بھیرون کی گندھار تو تیور ہو اور سندھوی۔ مدمادہ۔ بنگال اور بھیروین کی گندھارین کومل ہوجائین۔ مین نہایت شکرگزار ہونگا اگر کوئی صاحب جو ہنومنت مت کے پیرو ہون مجھے اس قاعدے یا اصُول سے آگاہ فرمائین گے جسکے ذریعے سے ایک اوڈو راگ سے مختلف سُرونکی سمپورن راگنیون کا استخراج ممکن ہوسکا۔ اس دعوے سے کیا حاصل ہے کہ مروجہ موسیقی ہنومنت مت کا پابند ہے جبکہ ایک راگ بھی اس مت کے مطابق آجکل نہین گایا جاتا۔

مقام افسوس ہے کہ رتناکر سات سو برس پہلے ان تمام قصص اور حکایات سے قطع نظر کرکے علمی اصُول پر راگون کے استخراج کی کوشش کرے اور ہمارے یہان ابھی تک انھین پرانے قصون پر نظام موسیقی کا دارومدار سمجھا جائے۔ رتناکر کے بعد بہت سے گرنتھ سنسکرت زبان مین مختلف اوقات مین لکھے گئے ہین راگ وبیودھ (राग विबोध) چترڈنڈی پرکاش۔ سُرمیل کلانیدھو۔ راگ ترنگنی۔ سارامرت یہ تمام گرنتھ رتناکر کے بعد تصنیف کیے گئے ہین اور انہین سے بعض صرف تین سو چار سو برس کے پرانے ہین لیکن انہین سے ایک گرنتھ نے بھی چھ راگ اور تیس راگنیون کا قصہ نہین لکھا بلکہ انہین سے ہر ایک نے

باقاعدہ طریقے پر راگون کے استخراج کی کوشش کی ہو۔

بعض قابل حل سوالات

ہمارے ذہن مین گرنتھون کے مطالعہ سے حسب ذیل سوالات پیدا ہوتے ہین جنکا اسوقت تک کسی نے جواب نہین دیا اور نہ کوئی ایسی معقول وجہ بیان کی جس سے اطمینان خاطر ہو۔

(۱) رتناکر مین بائیس ۲۲ سرتیون کا مصرف کیا ہے اور کن کن مقامات پر انکے استعمال کی ہدایت ہے اور کیا قاعدہ انکا مقرر ہے۔؟

(۲) مروجہ ٹھاٹھون مین سے کس ٹھاٹھ کو رتناکر کا مدھم گرام کہہ سکتے ہین اور کیون۔؟

(۳) کیا آجکل رتناکر کے مدھم گرام کا کوئی راگ ہمارے برتاوے مین آتا ہے اور کیا ہمارے کسی راگ کو رتناکر کے کسی راگ سے مطابقت ہو۔ اگر ہے تو وہ کونسا راگ ہو اور مطابقت کی کیا وجہ ہے۔؟

(۴) رتناکر کے گرنتھ کا ایک باب سادھارنڑ پرکارن (साधारण प्रकरण) کے نام سے مشہور ہے یہ پرکارن رتناکر کے مصنف نے اپنے راگون مین کس جگہ اور کیونکر استعمال کیا ہے۔؟

(۵) رتناکر مین وہ کون سے راگ ہین جنمین کومل گندھار اور کومل نکھاد مستعمل ہے اور نہین وہ کونسے راگ ہین جنمین تیور مدھم لگائی جاتی ہے۔؟

(۶) رتناکر نے تیئس ۲۳ گرام راگ مانے ہین جنسے مابقی راگون کا استخراج کیا ہے۔ یہ گرام راگ خود کس ٹھاٹھ مین شمار کیے جائین گے۔ اگر کسی ٹھاٹھ مین لکھے جاسکتے ہین تو وجہ معلوم ہونا چاہیے۔؟

(۷) کالی ناتھ نے رتناکر کی ایک شرح لکھی ہے۔ اسمین مورچھنا پر بھی کچھ بحث کی گئی ہے۔ کیا کالی ناتھ کی راے مورچھنا کے متعلق صحیح ہے۔ اگر صحیح ہے تو رتناکر کے کھرج گرام کے ساتون مورچھنا کے مطابق آجکل کون کون ٹھاٹھ ہوئے۔؟

(۸) رتناکر نے ہر ایک گرام راگ کے لیے ایک خاص النکار مقرر کیا ہے اسکی کیا وجہ ہے۔؟

(۹) اگلے نظام موسیقی مین سُدھ تان کا کیا مصرف تھا۔؟

(۱۰) اگر سُدھ تان مختلف راگونکی شکلین پہچاننے مین مدد دیتی تھی تو اس ضروری چیز کو رتناکر کے مصنف نے اپنی راگ ادھیاے مین (جو موزون ترین مقام اسکے لیے ہوسکتا تھا) کیون نہ بیان کیا

(۱۱) بعض سُدھ تانون مین کھرج کا سُر چھوٹ گیا ہے اسکی کیا وجہ ہے؟۔

(۱۲) بعض مصنفین ہندوستانی موسیقی کو چھ راگ اور انکی راگنیون اور پتر اور بھاریاؤن پر تقسیم کرتے ہین یہ تقسیم کس اصول پر مبنی ہے۔؟

(۱۳) بعض گرنتھون مین و نیز اُردو کی جدید تصانیف مین تحریر ہے کہ فلان راگ اِتنے راگون سے مرکب ہے مثلاً کھٹ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ چھ راگون سے مل کر بنا ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ کس مقدار سے اور کس طریقے پر راگون کو ملانا چاہیے اور کونسا معیار راگون کی آمیزش کے لیے مقرر کیا گیا ہے؟۔

(۱۴) آخر زمانے کے گرنتھ جو صرف تین چار سو برس کے پُرانے ہین برابر کہتے آئے ہین کہ آجکل صرف ایک گرام یعنی کھرج گرام باقی رہ گیا ہے۔ رتناکر کے زمانے مین دو گرام تھے یعنی کھرج گرام اور مدھم گرام۔ امر دریافت طلب یہ ہے کہ رتناکر کے زمانے تک مدھم گرام کیون ضروری تھا اور اب کیون غیر ضروری ہے۔؟

(۱۵) کیا مدھم گرام کے راگ آجکل کھرج گرام مین شامل ہین۔ اگر شامل ہین تو کیونکر۔ کیا مدھم گرام کے راگون سے رتناکر کا مقصد ان راگون سے تھا جن مین تیور مدھم مستعمل ہے۔

موجودہ نظام موسیقی کی تہذیب کی ضرورت

حالتِ موجودہ مین موسیقی کو گرنتھون کے مطابق بنانا گویا تمام ہندوستان کو سرے سے الف بے شروع کرانا ہے جو غیر ممکن ہے۔ کچھ ہنومنت مت یا رتناکر پر موقوف نہین مروجہ نظام موسیقی کسی گرنتھ کے مطابق نہین ہے۔ ظاہر ہے کہ جب نظام موسیقی بدل گیا تو اِسکے لیے نئے اصُول اور قواعد کی ضرورت بھی لازمی ہے۔ خود سنسکرت گرنتھون کو دیکھو۔ ایک گرنتھ دوسرے سے مطابقت نہین رکھتا۔ کیون۔ اِسلیے کہ مختلف زمانون مین یہ گرنتھ لکھے گئے ہین اور ہر مصنف نے اپنے زمانے مین جو نظام موسیقی مروج پایا اسی کو اپنی کتاب مین بیان کیا پس یہ دستور قدیم سے جاری ہے کہ جب کبھی نظام موسیقی مین تغیر و تبدل واقع ہو جاتا ہے تو اُس زمانہ کا پنڈت جو علم سنگیت سے کماحقہ وقفیت رکھتا ہو اُس وقت کی مروجہ موسیقی پر ایک گرنتھ لکھ دیتا ہے اور تمام قواعد اسوقت کی موسیقی کے لیے منضبط کر دیتا ہے۔ قواعد کے منضبط کرنے سے میرا مقصد یہ نہین کہ اپنی طرف سے راگون کے سُر مقرر کر دیتا ہے بلکہ اسکا یہ فرض ہے کہ ہر ایک راگ کے گانے کے مختلف مت یعنی طریقون کو جمع کر کے انکی جانچ پرتال کرے اور جو مت سنگیت کے اصُول کے موافق باقاعدہ اور صحیح پائے اُسکو گرنتھ مین درج کرے تاکہ اُس زمانے کے لوگ اسکی ہدایتون کے موافق عمل کرین۔ اسی اعتبار سے مروجہ نظام موسیقی کے لیے (جسکی موجودہ حالت جس حد تک پہونچگئی ہے پیشتر بیان کیجا چکی ہے) بھی ایک گرنتھ کی ضرورت تھی۔ اِس ضرورت کو چتر پنڈت نے پورا کیا جو علم سنگیت کے بے نظیر عالم ہین۔ انھون نے جو گرنتھ لکھا ہے اسکا نام لکش سنگیت ([illegible] संगीत) ہے اور فی زمانا یہی ایک ایسا گرنتھ ہے جو موجودہ موسیقی کی ضرورتون کو پورا کرتا ہے۔

لکشن سنگیت کی زبان سنسکرت ہی جسکے سمجھنے والے ہمارے حصۂ ملک مین بہت کم ہین اِسلیے حسب ارشاد اپنے اُستاد اور معزز دوست پنڈت وشنو نرائن بھات کھنڈے صاحب بی-اے- ایل ایل بی-وکیل ہائی کورٹ بمبئی مین نے اِس کتاب کو اُردو مین لکشن سنگیت کے اصُول پر تحریر کیا- پنڈت صاحب موصوف کی اعلی تحقیق اور بے نظیر قابلیت کا نتیجہ تھا جو یہ کتاب تکمیل کو پہونچی- اگر قدم قدم پر وہ مدد نہ کرتے تو مجھسے اِس کام کا انجام پانا غیر ممکن تھا-

اِس کتاب مین جو مضامین لکھے گئے ہین وہ غالباً تمام ماہرین فن کے تجربے مین آچکے ہونگے- اگر کوئی بات آپکو غیر معمولی معلوم ہو تو پہلے اُسپر غور کریے اگر عقل سلیم کے نزدیک قابل پذیرائی ہو تو مانیے ورنہ جانے دیجیے- موجودہ حالت کو دیکھکر اسکی امید بھی فضول ہے کہ تمام ہندوستان ایک طرز عمل اختیار کرے گا- اِس کتاب کے لکھنے سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ شائقین فن کو سہولت ہو اور ایک آسان اور باقاعدہ طریقہ اُنکے پیش نظر رہے جیسا کہ ابتداءً گزارش کیا گیا- جو صاحب اِس کتاب کو اِس غرض سے ملاحظہ فرمائین کہ وہ موسیقی مین کامل ہوجائین گے تو اُنکی خدمت مین مکرراً گزارش ہے کہ وہ غلطی پر ہین کیونکہ موسیقی بغیر عمل کے بیکار ہے اور عمل بغیر مشق ناممکن ہے البتہ جسقدر موسیقی کو علم سے تعلق ہے اُس قدر حتی الامکان وضاحت کے ساتھ اِس کتاب مین بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ ہندوستان مین تعلیم یافتہ گروہ اُسوقت تک اسکی طرف متوجہ نہین ہوسکتا جبتک موسیقی علم کی حیثیت مین اُنکے سامنے پیش نہ کیا جائے- یہ خیال تعلیم یافتہ گروہ کا کسیطرح قابل اعتراض نہین ہوسکتا کہ اگر فی الواقع موسیقی ایک علم ہے تو کوئی وجہ نہین کہ دیگر علوم متعارفہ کیطرح اِسکے اصُول موضوعہ بدلائل نہ ثابت کیے جائین- اگر موسیقی فی الحقیقت علم ہے تو اِسکی ہر ایک بات کسی خاص اصُول یا قاعدے کے اندر ہونا چاہیے- اگر فی الحقیقت موسیقی علم ہندسہ کی ایک شاخ ہے تو جو اصُول موسیقیہ علم ہندسہ پر قائم ہین ان کی تصریح ہونا چاہیے-

یون تو دنیا مین کوئی قوم ایسی نہ پائی جائے گی جسمین کسی نہ کسی طرح کا گانا موجود نہ ہو لیکن جو قومین مدّت دراز سے شائستہ ہین اُن مین موسیقی علم کے درجے پر پہونچ گیا ہے۔ ہندوستان مین بھی جو موسیقی مروج ہی وہ باقاعدہ ہی اور اسے سنسکرت زبان مین ناد (नाद) کہتے ہین اور نظام موسیقی کو سنگیت (संगीत) کہتے ہین۔ پنڈتون نے سنگیت کی تین قسمین مانی ہین۔ (۱) گرنتھ سنگیت (ग्रंथसंगीत) (۲) لکش سنگیت (लक्ष्मसंगीत) (۳) بھاوی سنگیت (भावीसंगीत) گرنتھ سنگیت سے مطلب اُس نظام موسیقی سے ہی جو ہمارے زمانے سے پیشتر مروج تھا اور پرانی سنسکرت کتابون مین جنھین گرنتھ (ग्रंथ) کہتے ہین پایا جاتا ہی۔ یہ سنگیت زمانے کے ساتھ بدلتا گیا اور آجکل متروک ہی لکش (लक्ष्म) کے معنی سنسکرت مین مروجہ کے ہین اور اس سے مراد اس نظام موسیقی سے ہی جو آجکل مروج ہے۔ ہماری کتاب کو اِسی سنگیت سے تعلق ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ لکش سنگیت گرنتھ سنگیتون کے تغیر و تبدل کا نتیجہ ہے اِسلیے جہان کہین ہم ضرورت دیکھین گے گرنتھ سنگیتون سے مدد لین گے۔ بھاوی کے معنی سنسکرت مین آیندہ کے ہین اور اس سے مراد اُس نظام موسیقی سے ہی جو آیندہ کسی زمانے مین رواج پائے۔ ظاہر ہی کہ جسطرح گرنتھ سنگیت زمانے کے ساتھ بدل گئے اسیطرح ایک دن یہ نظام موسیقی بھی جو ہمارے زمانے مین مروج ہے بدل جائے گا اور دوسرا سنگیت زمانے کی ضرورتون کے موافق رواج پائے گا۔

علم موسیقی کا موضوع آواز ہے۔ آواز کیونکر پیدا ہوتی ہے؟ یہ سائنس کا ایک مسئلہ ہے جسے حتی الامکان مختصر طور پر بیان کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔

اگر کسی شے کو جس سے آواز پیدا ہوتی ہو غور سے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ اُس شے مین آواز پیدا ہونے کی حالت مین ایک قسم کی لرزش ہوتی ہے۔ یہی لرزش آواز کا سبب ہی۔ یہ کیفیت بعض مرتبہ آنکھ سے صاف دکھائی دیتی ہے اور بعض مرتبہ نہین دکھائی دیتی مثلاً جسوقت گھڑیال پر موگری لگائی جاتی ہو تو آواز پیدا ہونے کے ساتھ ہی اسمین ایک کیفیت لرزش کی بھی پیدا ہوتی ہے لیکن ممکن ہی کہ کیفیت

بخوبی نہ دکھائی دے برخلاف اِسکے اگر ستار کے تار کو چھیڑو تو آواز کے ساتھ ہی جو کیفیت لرزش کی تار مین پیدا ہوتی ہے وہ صاف دکھائی دیتی ہے۔ اگر تار کو اُنگلی سے چھو لو تو لرزش موقوف ہو جائیگی اور لرزش کے موقوف ہوتے ہی آواز بھی موقوف ہو جائیگی پس ظاہر ہے کہ آواز صرف ایسے اجسام سے پیدا ہونا ممکن ہی جنمین لرزش کی قابلیت ہو یعنی اُن تمام ذرّون مین جنسے ملکر جسم بنا ہو ایک کیفیت لرزش کی پیدا ہو جائے۔ اب دیکھو کہ جسم سے آواز پیدا ہو کر کان کے پردون تک کیونکر پہونچتی ہی اور وہ کون شے ہی جسکے ذریعہ سے آواز کانون تک پہونچتی ہی؟ یہ شے ہوا ہے۔ ہوا چونکہ لطیف ترین جسم ہے اِسلیے ہر جگہ موجود رہنے کے علاوہ نہایت آسانی کے ساتھ سمٹ جاتی ہے اور اتنی ہی تیزی کے ساتھ پھیلتی بھی ہے۔ یہ ہوا کی خاصیت ہی۔ جسوقت کسی جسم سے آواز پیدا ہوتی ہے تو اُس جسم کے تمام ذرّے لرزش مین آتے ہین اور اس وجہ سے اُس جسم کے گرد کی ہوا مین بھی ایک کیفیت تموج کی پیدا ہوتی ہے اور یہ کیفیت تموج کی بڑھتے بڑھتے اس مقام کی ہوا کو بھی جنبش دیتی ہے جو کانون کے پردون سے ملی ہوتی ہی۔ ذیل کی تصویر مین یہ سلسلہ دکھایا جاتا ہے۔
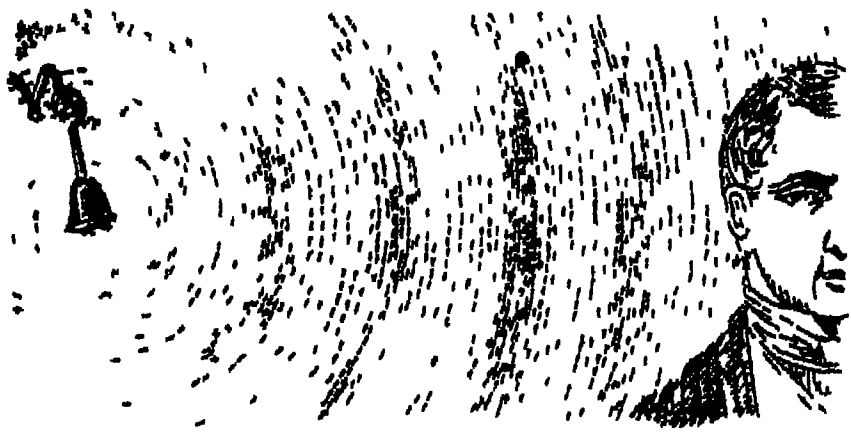
آواز دو قسم کی مانی جاتی ہے۔ صدائے محض اور صدائے موسیقی۔

صدائے محض ایسی آواز کا نام ہے جو متناسب نہو اور نہ جسکی تموجات کی تعداد شمار کیجا سکے مثلاً بندوق کی آواز یا بادل کے گرجنے کی صدا وغیرہ۔

صدائے موسیقی ایسی آواز کو کہتے ہین جو متناسب اور متواتر اثر پیدا کرے اور جسکے تموجات کی تعداد شمار کیجا سکے۔ صدائے موسیقی کے لیے صرف اِسی قدر شرط ہے خواہ اِسکے پیدا ہونے کا ذریعہ کچھ ہی ہو صدائے موسیقی کیلیے متناسب ہونے کی شرط اِسلیے ضروری ہے کہ تموجات کے درمیان مین جو فصل ہوتا ہی وہ ایک تناسب خاص سے ہوا کرتا ہے اور صدائے محض مین یہ تناسب نہین ہوتا لیکن اگر کسی وجہ سے یہ تناسب پیدا ہو جائے تو پھر صدائے محض صدائے موسیقی ہو جائے گی۔ صدائے موسیقی کو نغمہ بھی کہتے ہین اور سنسکرت سنگیتون مین اِسی کو سُر (स्वर) کہتے ہین۔

صدائے موسیقی مین چند مخصوص صفات پائے جاتے ہین (۱) مقام (۲) عرض (۳) کیف۔

مقام صوت - اس سے مراد آواز کے درجے سے ہی۔ ہرآواز کسی نہ کسی حدتک بلند ضرور ہوگی۔ صدائی موسیقی کی بلندی کی حد دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ جس جسم سے آواز پیدا ہوتی ہو اسکو دیکھتے ہین کہ ایک سکنڈ مین کتنی تموجات اِس سے پیدا ہوئین جسقدر لرزشون کی تعداد زائد ہوگی اُسیقدر آواز اونچی ہوگی۔ مقام صوت کا دوسرا نام درجہ ہے۔

عرض صوت - صدائے موسیقی خواہ وہ ایک ہی مقام کی ہون لیکن ممکن ہے کہ ایک موٹی ہو اور ایک مہین یا ایک دھیمی ہو اور ایک تیز۔ عرض سے مراد تیزی ہے جو تموج کی قوت پر منحصر ہے جس زور سے لرزش ہوگی اُتنی ہی آواز بھی تیز ہوگی۔

کیفت - یہ ایک مخصوص صفت ہی جس سے صدائے موسیقی خواہ وہ ایک ہی مقام اور عرض کی کیون نہ ہون ایک دوسرے سے صاف علیحدہ معلوم ہونگی اور بآسانی شناخت کیجا سکین گی مثلاً شہنائی اور ستار اور ہارمونیم کی آوازین ہمیشہ ایک دوسرے سے الگ معلوم ہونگی باوجودیکہ ان سب سازون سے ایک ہی قسم کی آواز پیدا کیجا رہی ہو۔

صدائے موسیقی کی لرزشون کی تعداد کے شمار کے لیے مختلف طریقے ایجاد کیے گئے ہین جنسے بآسانی ہرآواز کے تموجات کی تعداد معلوم ہوجاتی ہے۔ ایک عالم جسکا نام سیوارٹ ہی اسکی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہو کہ نیچی سے نیچی صدائے موسیقی جسکا پیدا ہونا ممکن ہے اسکے تموجات کی تعداد سولہ فی سکنڈ ہوگی اور اونچی سے اونچی آواز جو ممکن ہوسکتی ہے اُسکی تعداد اڑتالیس ہزار فی سکنڈ ہوگی۔

ظاہر ہے کہ ان دو انتہائی اونچی اور نیچی آوازون کے درمیان مین بے شمار آوازین پیدا ہوسکتی ہین لیکن اسقدر آوازین موسیقی کے مصرف مین نہین آتین۔ انسان کے گلے سے جسقدر اونچی یا نیچی آوازین پیدا ہوسکتی ہین وہ سائنس نے بتا دی ہین۔ مَرد کے گلے سے نیچی سے نیچی آواز جو پیدا ہوسکتی ہی اسکے تموجات کی تعداد ایک سو نوّے فی سکنڈ ہے اور اونچی سے اونچی آواز کے تموجات کی تعداد چھ سو اٹھتر فی سکنڈ ہے۔ عورت کے گلے سے نیچی سے نیچی آواز جو پیدا ہوسکتی ہے اسکے تموجات کی تعداد پانسو بہتر فی سکنڈ ہے اور اونچی سے اونچی تعداد آواز کی ایک ہزار چھ سو فی سکنڈ ہی۔

پیشتر بیان کیا گیا ہے کہ ہرآواز موسیقی کسی نہ کسی حدتک بلند ضرور ہوگی پس اگر "الف" کو ہم ایک صدائے موسیقی یعنی سُر فرض کرین اور "بے" کو ایک دوسرا سُر ایسا مانین جو "الف" سے باعتبار بلندی دونا ہو تو "بے" کو اصطلاحاً دون کا سُر یا ٹیپ کا سُر کہین گے۔ اگر "الف" کو ہم ایک گوشے پر قائم کرین اور "بے" کو دوسرے گوشے پر جیسا کہ ذیل کے نقشے مین بتایا جاتا ہی

”الف“ سے لیکر ”بے“ تک جو فاصلہ ہے اسکو آجکل کی بول چال مین سبتک کہین گے اور گرنتھونکی اصطلاح مین اِسے **استھان** (स्थान) کہین گے۔ استھان کے معنی جگہ یا مقام کے ہین۔

استھان تین قسم کے ہوتے ہین (۱) مندر (मंद्र) (۲) مدھ (मध्य) (۳) تار (तार)

مندر استھان۔ اگر ایک سُر ”جیم“ ایسا فرض کیا جائے جو باعتبار بلندی آواز ”الف“ کا نصف ہو تو ”جیم“ سے لیکر ”الف“ تک جو فاصلہ یعنی سپتک یا استھان ہوگا اسکو مندر استھان کہین گے آجکل کی بول چال مین اِسے کھرج کی سبتک کہتے ہین۔ مندر کے معنی سنسکرت مین نیچے کے ہین

مدھ استھان۔ مدھ کے معنی درمیان یا وسط کے ہین اور مراد اس سے اُس استھان یا سبتک سے ہے جو درمیانی ہو یعنی ”الف“ سے لیکر ”بے“ تک جیسا کہ پیشتر بیان کیا جا چکا ہے آجکل اِسکو بیچ کی سبتک بھی کہتے ہین۔

تار استھان۔ تار کے معنی سنسکرت زبان مین ”اونچے“ کے ہین۔ بالفرض اگر کوئی سُر ایسا فرض کیا جائے جو باعتبار بلندی آواز ”بے“ کی آواز سے دونا ہو مثلاً ”دال“ تو اس فاصلے کو تار استھان کہین گے اور آجکل اِسے ”دون کی سبتک“ بھی کہتے ہین۔ ذیل کے نقشے مین ہر سہ استھان دکھائے جاتے ہین لیکن یہ امر بخوبی ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ مندر۔ مدھ اور تار استھان فی نفسہ کوئی شے نہین ہین بلکہ محض نسبتی الفاظ ہین یعنی صرف مدھ استھان اور تار استھان کے اعتبار سے درمیانی سبتک مدھ استھان کہی جائے گی اسیطرح مندر استھان صرف مدھ اور تار استھان کے اعتبار سے نامزد کیا جائیگا جیسا کہ ذیل کے نقشے سے معلوم ہوگا۔

مندر استھان — مدھ استھان — تار استھان

جیم ———— الف ———— بے ———— دال

×

یہان پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ کیا اِس سے زیادہ سبتکین ممکن نہین ہین جو استھان کی صرف تین ہی قسمین مانی گئین ؟ جواب یہ ہے کہ متعدد سبتکین ہونا ممکن ہین لیکن یہ تقسیم استھان کی آدمی کی آواز کے اعتبار سے کی گئی ہے۔ عموماً اس سے زائد آواز نہین جاتی اور زیادہ تر انھین تین سبتکون کی ضرورت پڑتی ہے۔

سبتک مین سے بہت سی آوازین ایک دوسرے سے مختلف پیدا کیجا سکتی ہین لیکن اگلے پنڈتون نے صرف بائیس(۲۲) آوازون کو سبتک مین مانا ہے یا یون کہنا مناسب ہوگا کہ سبتک یا استھان کو بائیس(۲۲) حصّون پر تقسیم کیا ہے۔ اِن حصّون یا آوازون کو گرنتھون کی اصطلاح مین سُرتی کہتے ہین۔ دراصل صحیح تلفظ اِسکا شروتی (श्रुती) ہے اور اسکے لفظی معنی چھوٹے سُر کے ہین۔ پنڈتون کی اس تقسیم پر یہ اعتراض

ممکن ہو کہ کیا بائیس سُرتیون سے زیادہ آوازین ایک سپتک سے نہین پیدا ہوسکتین اور کیا وہ سُرتی نہین کہی جاسکتین ؟ بیشک بائیس سے زائد آوازین پیدا ہوسکتی ہین لیکن اگلے پنڈتون نے سُرتی کی تعریف مین صرف یہی نہین کہا ہو کہ سُرتی آواز کو کہتے ہین بلکہ لکش سنگیت جو ایک گرنتھ ہے اُسمین سُرتیون کے متعلق اِسطرح لکھتے ہین

नित्यंगीतोपयोगित्वम भिज्ञेय त्व मुत्तमम्
लक्ष्यमार्गौ समादिष्टं पंडितैश्रुतिलक्षणम् ॥

اِس شلوک کا مطلب یہ ہے کہ "سُرتی ایسی آواز کا نام ہے جو موسیقی کی ضرورتون کے لیے مفید ثابت ہو اور بآسانی شناخت بھی کیجا سکے" ظاہر ہے کہ جب آسانی سے پہچانے جانے کی شرط سُرتیون کے لیے مقرر کردی جائیگی تو انکی تعداد بہت زیادہ نہ رہے گی کیونکہ ایک آواز دوسرے سے اسقدر مشابہ ہوگی کہ آسانی سے نہ پہچانی جاسکے گی اور اسلیے سُرتی نہ کہی جائیگی۔ اسپر بھی یہ اعتراض ممکن ہو کہ کیا بائیس آوازون سے زیادہ آوازین سپتک مین نہین پہچانی جاسکتی ہین ؟ اسکا صرف یہی قدر جواب دیا جاسکتا ہو کہ بائیس سُرتیون کی تعداد اگلے پنڈتون نے اپنی سنگیت کی ضرورتون کے لیے کافی سمجھی۔ اسی پر اکتفا کی۔ اِن بائیس سُرتیون کے یہ نام ہین۔

تیبرا	तीव्रा	کمودوتی	कुमुद्वती	مندا	मंदा	چھندووتی	छंदोवती
دیاوتی	दयावती	رنجنی	रंजनी	رکتیکا	रक्तिका	رووری	रौद्री
کرودھی	क्रोधी	وجریکا	वज्रिका	پرسارنی	प्रसारिणी	پریتی	प्रीती
مارجنی	मार्जनी	شریتی	क्षिति	رکتکا	रक्ता	سندیپنی	संदीपिनी
آلاپنی	आलापिनी	مدنتی	मदंती	روہنی	रोहिणी	رمیا	रम्या
اُگرا	उग्रा	شروبھنی	क्षोभिणी				

اب ان سُرتیون مین جنکے نام اوپر بیان کیے گئے بعض ایسی ہین جنکی آوازین ایک دوسرے سے بہت مختلف ہین۔ ایسی سُرتیون کے پنڈتون نے علٰحدہ نام رکھ دیے ہین۔ چنانچہ اِس قسم کی سُرتی کا پہلا نام کھرج ہے اِسکو اگلے گرنتھ کارون نے چوتھی سُرتی پر جسکا نام چھندووتی ہے قائم کیا ہے دراصل سنسکرت مین اسکا نام شڈج (सड्ज) ہے اور سرگم کے لیے اسکا دوسرا نام سا (सा) ہے۔ دوسرا سُر یا یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ دوسری سُرتی جسکو پنڈتون نے علٰحدہ نام رکھنے کے لیے پسند کیا وہ ساتوین سُرتی ہے جسکا نام رکتیکا ہے۔ اِسکا دوسرا نام پنڈتون نے رکھب کہا ہے

درصل صحیح نام اسکا سنسکرت مین ریشبھ (रिशभ) ہی اور سرگم کی ضرورتون کے لیے اِسکو رے (रे) کہتے ہین
نوین شُرتی جسکا نام کرودھی (क्रोधी) ہی اسکا دوسرا نام پنڈتون نے گاندھار (गांधार) رکھا
اِسکو سرگم مین گا (गा) کہتے ہین - تیرہوین شُرتی جسکا نام مارجنی (मार्जनी) ہی اسکا دوسرا نام
پنڈتون نے مدھیم (मध्यम) رکھا اور سرگم کے لیے اِسکو ما (मा) کہتے ہین - اسیطرح سترہوین
شُرتی جسکا نام الاپنی (आलापिनी) ہی اسکا دوسرا نام پنچم (पंचम) رکھا اور سرگم کے لیے
اِسے پا (पा) کہتے ہین - اور بیسوین شُرتی جسے رمیا (रम्या) کہتے ہین اسکا دھیوت (धैवत)
نام رکھا اور اِسے سرگم مین دھا (धा) کہتے ہین - اور بائیسوین شُرتی یعنی شروبھنی (क्षोभिनी) کا
نام نکھاد رکھا - اسکا صحیح نام نشاد (निशाद) ہی اور سرگم مین اِسے نی (नी) کہتے ہین - انھین
سُرون کو سرگم کہتے ہین اور اِن سُرون کا نام لیکر گانے کو سرگم کرنا کہتے ہین - سرگم محض سا رے گا ما کا
مخفف ہی۔

اِن سات سُرون کو اگلے پنڈتون نے اور آجکل کے عالمون نے شُدھ سُر مانا ہے - شُدھ (शुद्ध)
کے معنی سنسکرت مین پاک یا خالص کے ہین لیکن شُرتیون پر اِن شُدھ سُرون کو قائم کرتے وقت گرنتھ
سنگیت اور آجکل کی سنگیت مین بڑا فرق واقع ہوگیا ہے جسکا بیان مناسب موقع پر کیا جائیگا - اِس وقت
یہ بتانے کی ضرورت ہی کہ علاوہ سات شُدھ سرون کے پانچ سُر اور بھی سب گرنتھون مین مانے جاتے ہین
یہ گرنتھون مین وِکرت سُر (विकृतस्वर) کہے جاتے ہین جو حسب ذیل ہین -
(١) وکرت رکھب (٢) وکرت گندھار (٣) وکرت مدھم (۴) وکرت دھیوت (۵) وکرت نکھاد - وکرت کے
لفظی معنی ہین اپنی جگہ سے ہٹا ہوا - اور اِن سُرون کو وکرت اسی لیے کہا ہے کہ جن شُرتیون پر یہ بحیثیت شُدھ
سُرون کے قائم تھے اُنسے ہٹے ہوئے ہین - اِن مین سے چار سُر وکرت حالت مین اپنی اصلی جگہ سے گرے
ہوئے ہین یعنی وکرت رکھب - وکرت گندھار - وکرت دھیوت اور وکرت نکھاد - اِن چار سرون کو آجکل
کومل سُر (कोमलस्वर) کہتے ہین - کومل کے لفظی معنی ملائم یا دھیمے کے ہین -
اب ایک وکرت سُر باقی رہا یعنی وکرت مدھم - یہ وکرت ہونے پر اور وکرت سُرون کیطرح اپنی جگہ سے گرتا
نہین ہے بلکہ چند شُرتیان چڑھ جاتا ہے اِسی لیے اِسکو تیور مدھم (तीव्र मध्यम) کہتے ہین - صحیح لفظ
تیبر ہے اور اِسکے لفظی معنے تیز کے ہین -
کومل سُرون کے اعتبار سے چند شُدھ سُرون کو بھی تیور کہتے ہین اور یہ حسب ذیل ہین (١) تیور یا شُدھ رکھب
(٢) تیور یا شُدھ گندھار (٣) تیور یا شُدھ دھیوت (۴) تیور یا شُدھ نکھاد - یہ وکرت سُر شُدھ

سُرون کے درمیان مین پائے جاتے ہین اِسطرح پر کہ وکرت رکھب کھرج اور سُدھ رکھب کے درمیان مین ہے اور وکرت گندھار سدھ رکھب اور سُدھ گندھار کے درمیان مین وغیرہ

کھرج اور پنچم کو اَچلؔ (अचल) کہتے ہین۔ اچل کے معنی ہین اپنی جگہ سے نہ ہلنے والا اور انکو اچل سُر اسلیے کہتے ہین کہ انکے وکرت سُر نہین ہوتے۔ یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ انکے وکرت سُر ہونا غیر ممکن ہین۔ بلکہ انکی مروجہ سنگیت مین ضرورت نہین ہے۔

اب ناظرین کی سہولت کے لیے سبتک کے تمام سُدھ اور وکرت سُر ذیل مین لکھ کر دکھائے جاتے ہین۔

(۱) اچل یا سُدھ رکھب (۲) وکرت یا کومل رکھب (۳) سُدھ یا تیور رکھب (۴) وکرت یا کومل گندھار (۵) سُدھ یا تیور گندھار (۶) سدھ مدھم (۷) وکرت یا تیور مدھم ہکو اچکل کرڑی مدھم بھی کہتے ہین (۸) اچل یا سدھ پنچم (۹) وکرت یا کومل دھیوت (۱۰) سُدھ یا تیور دھیوت (۱۱) وکرت یا کومل نکھاد (۱۲) سُدھ یا تیور نکھاد۔

یہ بارہ سُر یعنی سات سُدھ اور پانچ وکرت مروجہ سنگیت مین مانے گئے ہین اور انھین پر مروجہ موسیقی کا دار و مدار ہے

اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہین کہ ماتقی سُرتیونکی تقسیم سُدھ سُرون پر کیونکر سنگیت کے عالمون نے کی ہے۔ رتناکر جو سب سے پُرانا گرنتھ اسوقت موجود ہے سُرتیون کی تقسیم کے متعلق یون لکھتا ہے۔

चत स्रत् स्रत् श्चैव षडजम ध्यम पंचमा:
द्वे द्वे निशाद गांधारो त्रिस्त्री रिशभ धैवतो॥

اِس شلوک کا مطلب یہ ہے کہ چار چار سُرتیان کھرج۔ مدھم اور پنچم پر تقسیم کی گئی ہین۔ دو دو نکھاد اور گندھار پر اور تین تین سُرتیان رکھب اور دھیوت پر۔ اِس تقسیم کو مروجہ موسیقی کے عالمون نے بھی مان لیا ہے لیکن ایک بہت بڑا فرق گرنتھ سنگیت اور لکشن سنگیت مین سُدھ سرون پر سُرتیون کی تقسیم کے متعلق یہ واقع ہوگیا ہے کہ مروجہ موسیقی کے عالمون نے کھرج کو پہلی سُرتی پر قائم کیا ہے اور اِسطرح تمام بقیہ سرونکو پہلی سُرتی پر قائم کرتے چلے گئے ہین لیکن اگلے گرنتھون مین سے ایک بھی ایسا گرنتھ نہین ہے جسنے کھرج کو پہلی سُرتی پر تسلیم کیا ہو بلکہ تمام گرنتھ کار کھرج کو آخری یعنی چوتھی سُرتی پر قائم کرتے ہین اور اسیطرح بقیہ سُرون کو بھی ہر ایک سُر کی آخری یعنی چوتھی سُرتی پر قائم کرتے ہین۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گرنتھ کے سُدھ سُرون اور مروجہ سُدھ سُرون مین زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ذیل کے نقشے مین ہشیتر جس طریق پر اگلے گرنتھ کارون نے سُرتیون پر سُدھ سُر مقرر کیے ہین اُن کو لکھ کر دکھاتے ہین۔

سُرتیان

				گرنتھ کے شدھ سُر
۱	تیبرا	۱		
۲	کمودوتی	۲		
۳	مندا	۳		
۴	چھنڈوتی	۴	○	شُدھ کھرج
۵	دیاوتی	۱		
۶	رنجنی	۲		
۷	رکتیکا	۳	○	شُدھ رکھب
۸	رودری	۱		
۹	کرودھی	۲	○	شُدھ گندھار
۱۰	وجریکا	۱		
۱۱	پرسارنی	۲		
۱۲	پریتی	۳		
۱۳	مارجنی	۴	○	شُدھ مدھم
۱۴	شرہتی	۱		
۱۵	رکتا	۲		
۱۶	سندیپنی	۳		
۱۷	الاپنی	۴	○	شُدھ پنچم
۱۸	مدنتی	۱		
۱۹	روہنی	۲		
۲۰	رمیا	۳	○	شُدھ دھیوت
۲۱	اُگرا	۱		
۲۲	شروبھنی	۲	○	شُدھ نکھاد
۱	تیبرا	۱		
۲	کمودوتی	۲		
۳	مندا	۳		
۴	چھنڈوتی	۴	○	شُدھ کھرج

سُرتیان

اِس نقشے مین جس طریق پر مروجہ سُدھ سُر سُرتیون پہ قائم کیے گئے ہین اُن کو دکھاتے ہین

	سُرتی			سُر
۱	تیبرا	۱	○	سُدھ کھرج
۲	کمودوتی	۲		
۳	مندا	۳		
۴	چھندوتی	۴		
۵	دیاوتی	۱	○	سدھ رکھب
۶	رنجنی	۲		
۷	رکتیکا	۳		
۸	رودری	۱	○	سدھ گندھار
۹	کرودھی	۲		
۱۰	وجریکا	۱	○	سدھ مدھم
۱۱	پرسارنڑی	۲		
۱۲	پریتی	۳		
۱۳	مارجنی	۴		
۱۴	کشتی	۱	○	سدھ پنچم
۱۵	رکتا	۲		
۱۶	سندیپنی	۳		
۱۷	الاپنی	۴		
۱۸	مدنتی	۱	○	سدھ دھیوت
۱۹	روہنی	۲		
۲۰	رمیا	۳		
۲۱	اگرا	۱	○	سدھ نکھاد
۲۲	کشوبھنی	۲		
۱	تیبرا	۱	○	سدھ کھرج
۲	کمودوتی	۲		
۳	مندا	۳		
۴	چھندوتی	۴		

اِس دوسرے نقشے مین سُرتیون کے نمبر دیکر مروجہ اور گرنتھ کے سُدھ سُرون مین فرق دکھایا جاتا ہے۔

مروجہ سُدھ سُر			گرنتھ کے سُدھ سُر
		۱ تیبرا	
		۲ کمودوتی	
		۳ مندا	
سُدھ کھرج	۱ تیبرا	۴ چھندوتی	سُدھ کھرج
	۲ کمودوتی	۱ دیاوتی	
	۳ مندا	۲ رنجنی	
	۴ چھندوتی	۳ رکتیکا	سُدھ رکھب
سُدھ رکھب	۱ دیاوتی	۱ رودری	
	۲ رنجنی	۲ کرودھی	سُدھ گندھار
	۳ رکتیکا	۱ وجریکا	
سُدھ گندھار	۱ رودری	۲ پرسارنڑی	
	۲ کرودھی	۳ پریتی	
سُدھ مدھم	۱ وجریکا	۴ مارجنی	سُدھ مدھم
	۲ پرسارنڑی	۱ شریتی	
	۳ پریتی	۲ رتکا	
	۴ مارجنی	۳ سندیپنی	
سُدھ پنچم	۱ شریتی	۴ الاپنی	سُدھ پنچم
	۲ رتکا	۱ مدنتی	
	۳ سندیپنی	۲ روہنی	
	۴ الاپنی	۳ رمیا	سُدھ دھیوت
سُدھ دھیوت	۱ مدنتی	۱ اگرا	
	۲ روہنی	۲ شروبھنی	سُدھ نکھاد
	۳ رمیا	۱ تیبرا	
سُدھ نکھاد	۱ اگرا	۲ کمودوتی	
	۲ شروبھنی	۳ مندا	
سُدھ کھرج	۱ تیبرا	۴ چھندوتی	سُدھ کھرج
	۲ کمودوتی		
	۳ مندا		
	۴ چھندوتی		

اوپر کے نقشے پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کھرج کو پہلی سُرتی پر قائم کرنے سے مروجہ سُدھ سُر گرنتھ کے سُدھ سُرون سے بہت کچھ بدل گئے ہین۔ انکی سُدھ رکھب ہماری رکھب سے ایک سُرتی اُتری ہوئی ہے اور انکی سُدھ گندھار قریب قریب ہماری کومل گندھار کے مانند ہے مدھم اور پنچم۔ دونون گرنتھ کی مدھم اور پنچم سے ملتی ہین لیکن انکی سُدھ دھیوت پھر ہماری سُدھ دھیوت سے ایک سُرتی اُتری ہے اور انکی سُدھ نکھاد ہمارے مروجہ سُرون کی کومل نکھاد کے مانند ہے

یہ سارے اختلاف اسلیے ہوگئے کہ متقدمین نے کھرج کو آخری سُرتی پر قائم کیا

اور متاخرین نے کھرج کو پہلی سُرتی پر مانا ہے

لیکن چونکہ ہمکو صرف مروجہ موسیقی سے تعلق ہے اور اسی کو ہم اس کتاب مین بیان کرتے ہین لہذا جو تقسیم کہ مروجہ موسیقی کے عالمون نے سُر تیونکی کی ہے اسی کو صحیح مانتے ہین۔ اگر ایسا نہ کیا جاۓ تو سارا انتظام موسیقی جو اسوقت مروج ہے بدل جاۓ گا۔

مدراس کیطرف عجیب وغریب سُدھ سُرون کا رواج ہے یعنی ہماری کومل رکھب کو وہ سُدھ رکھب مانتے ہین اور ہماری سدھ رکھب کو سُدھ گندھار کہتے ہین۔ اسیطرح ہماری کومل دھیوت انکی سُدھ دھیوت ہے اور ہماری سُدھ دھیوت اُنکی سُدھ نکھاد ہے۔ انھین سُدھ سُرون پر آج بھی اُنکے یہان عملدرآمد ہے۔ بادی النظر مین ہمین مدراس کیطرف جن متذکرۂ بالا سُدھ سُرونکا رواج ہی بالکل مہمل اور غلط معلوم ہوتے ہین لیکن گرنتھون کے اعتبار سے مدراسی صحیح ہین اور ہم غلطی پر ہین۔ مدراسیون کے مروج سُدھ سُر بہت سے گرنتھون کے مسلمہ سُدھ سُر ہین اور رتناکر جو سب سے پُرانا گرنتھ اسوقت موجود ہے انھین سُرون کو سُدھ سُر مانتا ہے۔ لیکن ایک بھی گرنتھ ایسا نہین ہے جو ہمارے سُدھ سُرون کو مانتا ہو۔

اب ہم ذیل کے نقشے مین مروجہ سُدھ اور وکرت سُرون کا فرق رتناکر کے سُدھ اور وکرت سُرون سے دکھاتے ہین۔ اور اسکے بعد چند اور سنسکرت گرنتھون کے سُدھ اور وکرت سُر مروجہ سُدھ اور وکرت سُرون کے مقابل لکھ کر دکھاۓ جائینگے جسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مختلف اوقات مین کیا کیا تبدیلیان سُرون مین واقع ہوتی گئین۔ ہماری مروجہ سپتک کے سُر صدہا برس کے تغیر و تبدل کا نتیجہ ہین۔ یوروپ کی موسیقی مین بھی فی زماننا یہی بارہ سُر سپتک مین مانے جاتے ہین نقشۂ مذکورہ ملاحظہ ہو۔

	رتناکر کے سُدھ اور وکرت سُر		مروجہ شُدھ اور وکرت سُر
شُدھ کھرج یا	اُچیُت کھرج	उच्युतषड्ज	شُدھ کھرج
شُدھ رکھب یا	وِکرت رکھب	विकृतरिषभ	کومل رکھب
	شُدھ گندھار		شُدھ رکھب
	سادھارنٹر گندھار	साधारणगंधार	کومل گندھار
	اَنتر گندھار	अंतरगंधार	سدھ گندھار
سدھ مدھم یا	چیُت مدھم	च्युतमध्यम	
وکرت پنچم یا	اچیُت مدھم	उच्युतमध्यम	شُدھ مدھم
	کیشک پنچم	कैशिकपंचम	تیور مدھم
	شُدھ پنچم		شُدھ پنچم
	وکرت دھیوت یا شُدھ دھیوت		کومل دھیوت
	شُدھ نکھاد		شُدھ دھیوت
	کیشک نکھاد		کومل نکھاد
	کاکلی نکھاد	काकली नी०	شُدھ نکھاد
	چیُت کھرج		
	سدھ کھرج یا اچیُت کھرج		شُدھ کھرج

اِس نقشے پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ مروجہ کومل رکھب رتناکر کی شُدھ رکھب ہے اور مروّجہ شُدھ رکھب رتناکر مین شُدھ گندھار مانی گئی ہے۔ یہی حال کومل اور شُدھ دھیوت کا بھی ہے۔ علاوہ برین شدّ مدھم سے گری ہوئی ایک مدھم اور ہے جسکا نام چیُت مدھم رتناکر نے رکھا ہے۔ ایسا کوئی سُر ہمارے مروجہ موسیقی مین نہین ہے۔ ہماری تیور مدھم کو وکرت پنچم مانا ہے یعنی پنچم کا کومل تیور بھی کردیا اور جتنے کہ سُر کا بھی کومل تیور رتناکر نے مانا ہے جسکو وہ اپنے وقت کی اصطلاح مین چیُت اور اچیُت کھرج کہتا ہے۔

ظاہر ہے کہ رتناکر کے شُدھ اور وکرت سُر فی زمانا منسوخ ہین لیکن انکو مروجہ شُدھ اور وکرت سُرون کے مقابل دکھانے سے زیادہ تر مقصود یہ ہے کہ طالب علم خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلے کہ موجودہ موسیقی مین جیساکہ بیشتر بیان کیا جاچکا ہے صرف سات شُدھ اور پانچ وکرت سُرون پر عمل ہے اور اِسکے علاوہ کسی سُر یا سُرتی سے سروکار نہین ہے۔ شُدھ سُر بھی راگون کیطرح بدلتے گئے ہین۔ ہم منسوخ شدہ راگون کو نہین گاتے پھر ہمکو منسوخ شدہ سُرون کو استعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ذیل مین ہم ایک دوسرے گرنتھ کے شُدھ اور وکرت سُر مروجہ سُرون کے مقابل لکھ کر دکھاتے ہین اس گرنتھ کا نام راگ ویبودھ گرنتھ ہے۔ زیادہ تر اِس گرنتھ کے سُرون کو آجکل گوّیے اپنے راگون مین شامل کرنے کی کوشش کرتے ہین حالانکہ یہ سخت غلطی ہے۔ اِس بات کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ سُرتی ہمارے نظام موسیقی سے خارج ہے یعنی مینڈ اور سوت مین تو سُرتیان آجاتی ہین مگر اِسکے علاوہ کوئی بھی راگ یا راگنی آجکل ایسی نہین ہے جو ایک بھی سُرتی پر بندھی ہو اور نہ کوئی گرنتھ ایسا موجود ہے جسکے راگ یا راگنی سُرتی پر بندھے پائے جائین۔ آجکل بعض لوگ چند راگنیون مین سرتی کی رکھب دیتے ہین لیکن یہ محض غلط ہے کیونکہ کوئی مروجہ راگ یا راگنی سُرتی پر نہین بندھی ہوئی ہے پس یہ ایک قاعدۂ کُلیہ مان لینا چاہیے کہ مروجہ سنگیت مین صرف بارہ سُرون یعنی سات شُدھ اور پانچ وکرت سُرون پر عمل ہے اور اِنکے علاوہ کوئی سُرتی راگ کی صحت کے لیے ضروری نہین ہے بالفرض اگر کوئی سُرتی کسی راگ یا راگنی مین لگائی جائے گی تو وہ زائد تصور کیجائے گی اور اُس کا شمار راگ کے سُرون مین نہ ہوگا۔ اب ذیل کے نقشے مین راگ ویبودھ کے سُر مروجہ سُرون کے مقابل دکھائے جاتے ہین۔
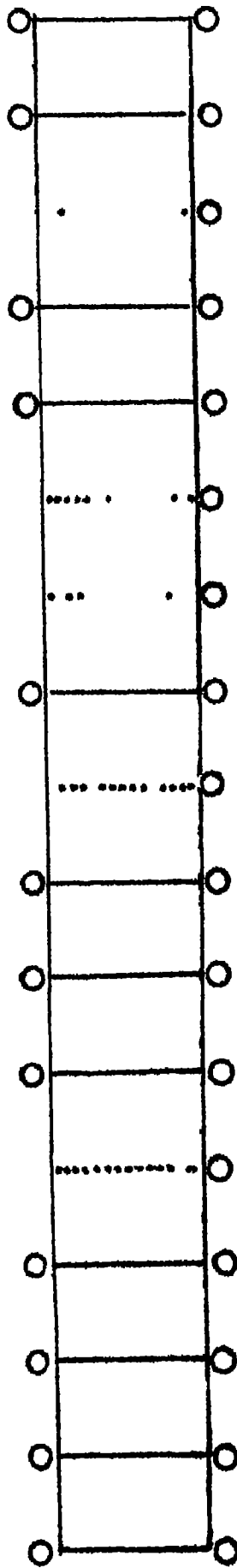
راگ وِبودھ کے شُدھ اور وِکرت سُر	مُروّجہ شُدھ اور وِکرت سُر
شُدھ کھرج	سدھ کھرج
شُدھ رکھب	کومل رکھب
تیور رکھب	
تیورتر رکھب	شُدھ رکھب
تیورتم رکھب	کومل گندھار
انتر گندھار अंतरगंधार	
مردو مدھم मृदुमध्यम	
تیورتم گندھار۔ شُدھ مدھم۔	شُدھ مدھم
تیورتم مدھم	
مردو پنچم	تیور مدھم
شُدھ پنچم	شُدھ پنچم
شُدھ دھیوت	کومل دھیوت
تیور دھیوت	
شُدھ نکھاد۔ تیورتر دھیوت	تیور دھیوت
کیشک نکھاد۔ تیورتم دھیوت कैशिकनीशाद	کومل نکھاد
کاکلی نکھاد काकलीनिशाद	تیور نکھاد
شُدھ کھرج	شُدھ کھرج

ایک اور گرنتھ جسکا نام کلانیدھی ہے اِسکے سُر بھی مروّجہ سُدھ اور وکرت سروں کے مقابل لکھے جاتے ہیں۔

کلانیدھی کے سُدھ اور وکرت سُر	مروّجہ سُدھ اور وکرت سُر
سُدھ کھرج	سُدھ کھرج
سُدھ رکھب	کومل رکھب
سُدھ گندھار پنچ شُروتی رکھب	سُدھ رکھب
شٹ شُروتی رکھب۔ سادھارن گندھار	کومل گندھار
انتر گندھار	سُد گندھار
چیُت مدھم گندھار	
سُدھ مدھم	سُدھ مدھم
چیُت پنچم مدھم	تیور مدھم
سُدھ پنچم	سُدھ پنچم
سُدھ دھیوت	کومل دھیوت
سُدھ نکھاد۔ پنچ شروتی دھیوت	تیور دھیوت
کیشک نکھاد شٹ شروتی دھیوت कौशिक नीशाद	کومل نکھاد
کاکلی نکھاد	تیور نکھاد
چیُت شڈج نکھاد	
سُدھ کھرج	سُدھ کھرج

اِس نقشے مین سارامرت گرنتھ کے سُدھ اور وکرت سُر مروّجہ سُروں کے مقابل دکھائے جاتے ہین۔

سارامرت گرنتھ کے سُدھ اور وکرت سُر	مروّجہ سُدھ اور وکرت سُر
سُدھ کھرج	سُدھ کھرج
سُدھ رکھب	کومل رکھب
پنچ سُرتی رکھب۔ سدھ گندھار	سُدھ یا تیور رکھب
شٹ سُرتی رکھب۔ سادھارن گندھار	کومل گندھار
انتر گندھار	سُدھ یا تیور گندھار
سُدھ مدھم	سُدھ مدھم
برائی مدھم वरालीमध्यम	تیور یا کڑی مدھم
سُدھ پنچم	سُدھ پنچم
سُدھ دھیوت	کومل دھیوت
پنچ سُرتی دھیوت۔ سدھ نکھاد	سُدھ یا تیور دھیوت
شٹ سُرتی دھیوت۔ کیشک نکھاد	کومل نکھاد
کاکلی نکھاد	سُدھ یا تیور نکھاد
سدھ کھرج	سُدھ کھرج

ذیل کے نقشے مین پاریجات گرنتھ کے سُدھ اور وکرت سُر مروجہ سُرون کے مقابل دکھائے جاتے ہین۔
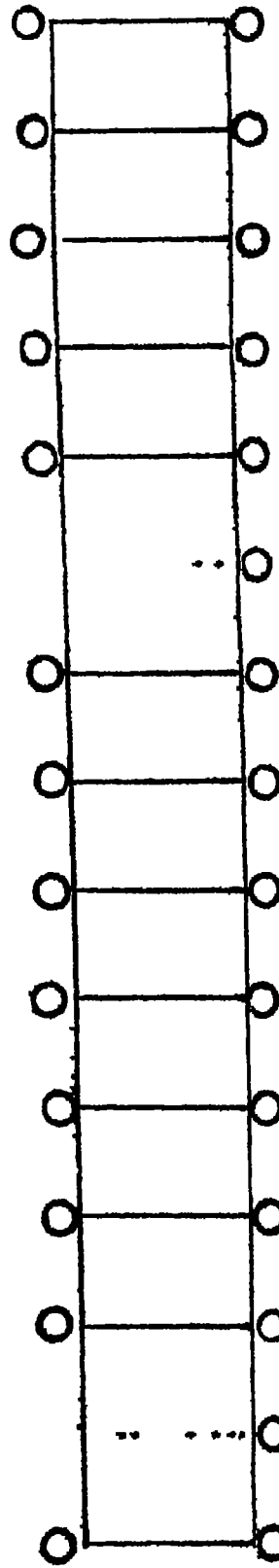
پاریجات کے سُدھ اور وکرت سُر	مروّجہ سُدھ اور وکرت سُر
سُدھ کھرج	سُدھ کھرج
پوروَرکھب पूर्वरिशभ	
کومل رکھب	کومل رکھب
پوروگندہار۔سُدھ رکھب पूर्वगांधार	تیور یا سدھ رکھب
کومل گندہار۔تیور رکھب	
تیورتر رکھب۔سُدھ گندہار	کومل گندھار
تیور گندھار	تیور یا سُدھ گندھار
تیورتر گندھار	
تیورتم گندہار	
ات تیورتم گندھار۔سُدھ مدھم	سُدھ مدھم
تیور مدھم	
تیورتر مدھم	تیور مدھم
تیورتم مدھم	
سُدھ پنچم	سُدھ پنچم
پورو دھیوت	
کومل دھیوت	کومل دھیوت
پورو نکھاد۔سُدھ دھیوت	سُدھ دھیوت
تیور دھیوت۔کومل نکھاد	
تیورتر دھیوت۔سُدھ نکھاد	کومل نکھاد
تیور نکھاد	تیور نکھاد
تیورتر نکھاد	
تیورتم نکھاد	
سُدھ کھرج	سدھ کھرج

اِن تمام نقشون کے دیکھنے سے ثابت ہی کہ شروع سے ابتک تمام گرنتھ کارون نے سپتک مین بغیر کسی دلیل و حجت کے بائیس سُرتیان مان لین لیکن سُدھ سُرون کو سُرتیون پر قائم کرتے وقت ایک دوسرے سے بہت اختلاف واقع ہوا ہے کسی نے کوئی سُر کسی سُرتی پر قائم کیا اور کسی نے وہی سُر دوسری سُرتی پر مانا لیکن ہر زمانے کے گرنتھ کارون نے کھرج کو ہمیشہ چوتھی سُرتی پر قائم کیا ہے اور مروجہ سُدھ سُرون کی کھرج پہلی سُرتی پر قائم کی گئی ہے۔ یہ گرنتھ سنگیت اور لکش سنگیت مین بہت بڑا فرق ہی۔ ایک بات قابلِ غور یہ ہی کہ گرنتھ کی سُرتیان بھی اِس طریقے سے ہماری سُرتیون سے بدل گئی ہین۔ جس نقشے مین گرنتھ کے سُدھ سُر اور مروجہ سُدھ سُر ایک ساتھ لکھ کر دکھائے گئے ہین اُنکو پھر ایک مرتبہ غور سے دیکھو۔ گرنتھ کی کھرج اور مروّجہ کھرج دونون ایک جگہ سے شروع ہین لیکن گرنتھون کے نزدیک یہ مقام جہان پر کھرج ہے چوتھی سُرتی یعنی چھندووتی ہے اور کھرج کی آواز گویا چھندووتی سُرتی کی آواز ہے لیکن اِسی آواز کو ہم پہلی سُرتی کی آواز مانتے ہین کیونکہ ہماری کھرج پہلی سُرتی سے شروع ہے (دیکھو نقشہ) لہذا گرنتھونکی چوتھی سُرتی جس کا نام چھندووتی ہے ہماری پہلی سُرتی تیورا ہے اور گرنتھ کی پانچوین سُرتی دیاوتی جو اُنکے یہان رکھب کی سُرتی ہے اسکو ہم کھرج کی دوسری سُرتی کمودوتی مانتے ہین علی ہذالقیاس گرنتھ کی رنجنی سُرتی ہماری مروجہ مَندا سُرتی ہے اور گرنتھ کی رکتیکا مروجہ چھندووتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

اِسی طور پر اور بھی کئی گرنتھ ہین جنھون نے اپنے اپنے زمانے مین رواج کے موافق سُدھ اور وکرت سُرونکے نام بتائے ہین لیکن جسقدر گرنتھ ہین ایک نے بھی کھرج کو پہلی سُرتیون پر نہین مانا ہے۔

سُرتیون کا مصرف

سُرتیون کا مصرف جیسا کہ پیشتر بیان کیا جا چکا ہے موجودہ راگ ادھیا مین نہین ہے اور نہ کسی گرنتھ کے راگ سُرتیون پر بندھے ہوئے ہین سوائے راگ دیبودھ کے جسنے چند راگ ایسے لکھے ہین جو سُرتیون پر بندھے ہوئے ہین لیکن یہ راگ فی زمانا منسوخ ہین سُرتیان زیادہ تر اِسی مصرف مین اگلے زمانے سے آئین کہ پنڈتون نے اِنکی مدد سے سُر اور وکرت سُرون کو قائم کیا چنانچہ رتناکر کہتا ہے۔

श्रुतिभ्यः स्युः स्वराः षड्जर्षभगांधार मध्यमः पंचमो धैवतश्चाथ निषादइतिसप्त ते ॥

اِس شلوک کا مطلب یہ ہے کہ "ایک سپتک مین بائیس سُرتیان ہوتی ہین اور کھرج رکھب گندھار مدھم پنچم دھیوت نکھاد اِنسے نکلتے ہین" سُرتی اور سُدھ سُرون کا بیان ہم یہان ختم کرتے ہین طالبعلم کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ مروجہ موسیقی جاننے کے لیے صرف اِنھین بارہ سُرون کو سمجھنے کی ضرورت ہی سُرتیون کا مروجہ موسیقی کے راگون مین کہین مصرف نہین ہی صرف سوت اور بینڈ مین

مستعمل ہین۔

آروہی اب ہمین اپنی سپتک کے متعلق دو ضروری چیزون پر خیال کرنا چاہیے۔ سارے گا ما پا دھی نی۔ ہماری مسلمہ سپتک ہے۔ جسوقت ہم "سارے گا" بقاعدہ موسیقی کہتے ہوئے (جسکو موسیقی کی روزمرّہ مین سُر بھرنا کہتے ہین) ٹیپ کے سُر تک جاتے ہین تو اصطلاحاً اِس عمل موسیقی کو آروہی کہین گے۔ آروہ (आरोह) کے لفظی معنی سنسکرت مین چڑھاؤ یا چڑھنے کے ہین۔

امروہی علی ہذا القیاس جب ہم بقاعدہ موسیقی ٹیپ کی کھرج سے پہلی کھرج تک واپس آتے ہین تو اِسے اصطلاحاً امروہی کہتے ہین۔ درصل صحیح لفظ سنسکرت مین اوروہ (अवरोह) ہے اور اسکے لفظی معنی اُتار یا اُترنے کے ہین۔ آروہی امروہی کے عمل کو سمجھ لینا بہت ضروری بات ہے کیونکہ موجودہ موسیقی مین تمام دار و مدار آروہی امروہی پر ہے اور یہی سے تمام راگ اور راگنیان ایک دوسرے سے علٰحدہ ہوتی ہین اور پہچانی جاتی ہین۔

عام طور پر آروہی امروہی کے متعلق لوگون کا یہ خیال ہے کہ کھرج سے کھرج تک برابر جانا چاہیے اور اسیطرح برابر واپس آنا چاہیے اور درمیان مین جسقدر سُر ہون وہ سلسلہ وار ضرور بولین۔ اِسی غلط خیال کی وجہ سے مشہور ہے کہ درباری جو ایک راگنی ہے اِسکی آروہی امروہی نہین ہوسکتی لیکن آروہی امروہی سے یہ ہرگز مراد نہین ہے۔ درصل درباری کی آروہی امروہی اِسیقدر آسان ہے جسقدر کسی دوسرے راگ کی اگر صحیح منشا آروہی امروہی کے موجدون کا سمجھ لیا جاوے۔

آروہی امروہی کے اقسام جاننا چاہیے کہ آروہی امروہی راگ کی اور ہے اور تان کی اور۔ راگ کی آروہی امروہی کے لیے کھرج سے ٹیپ کی کھرج تک جانا ضروری ہے اور اِسی طرح سے واپس آنا ضروری ہے لیکن راگ کی آروہی امروہی کی دو خاص قسمین ہوسکتی ہین ایک سُدھ اور دوسری وکر (वक्र) وکر کے لفظی معنی سنسکرت مین ٹیڑھے کے ہین۔

سُدھ آروہی امروہی سے یہ مطلب ہوا کہ جسقدر سُر راگ یا راگنی مین ہون سلسلہ وار لگائے جائین اور ویسی ہی سلسلہ وار واپسی ہو۔ مثلاً سا رے گا ما پا دھا نی سا۔ سا نی دھا پا ما گا رے سا۔ یہ سُدھ آروہی امروہی کی مثال ہوئی اور سا گا ما دھا نی سا۔ سا دھا ما گا سا۔ یہ بھی سُدھ آروہی امروہی کی مثال ہوئی حالانکہ اِسمین دو سُر کم ہین لیکن جسقدر سُر ہین سب اپنے سلسلے مین بولتے ہین۔

سا رے سا۔ گا رے۔ ما گا۔ پا ما۔ نی دھا۔ سا۔ سا دھا۔ نی پا۔ دھا ما۔ پا گا۔ ما رے۔ سا۔

یہ بھی صحیح آروہی امروہی ہوئی لیکن وکر ہے یعنی سُر اپنے سلسلے مین نہین بستے - یہ مثال اِس قسم کی بھی کہ آروہی امروہی دونون وکر تھین لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ صرف آروہی وکر ہو اور امروہی سُدھ ہو مثلاً سا رے سا - گا رے ما گا - پا ما - دھا پا - نی دھا - سا نی دھا پا ما گا رے سا - یا آروہی سُدھ ہو اور امروہی وکر ہو - یہان ایک امر بتا دینے کی ضرورت ہے - وہ یہ کہ وکر آروہی یا امروہی کے لیے یہ ضرورت ہرگز نہین کہ سب سُر اُسکے وکر ہون بلکہ ایک سُر کا وکر ہونا بھی ممکن ہو سکتا ہے - مثلاً سا رے گا رے گا ما پا دھا نی سا - سا نی دھا پا ما گا رے سا - اِسمین صرف ایک گندھار کا سُر وکر ہے طالب علم کو یہ تمام اقسام آروہی امروہی کے خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لینے کی ضرورت ہی اور یہ خیال رکھنا چاہیے کہ راگ کی آروہی امروہی اُسکے رُوپ پر منحصر ہے جس روپ کا راگ ہوگا اُسی روپ کی اُسکی آروہی امروہی بھی ہوگی - مثلاً ایمن کلیان سُدھ روپ کا راگ ہے اِسکی آروہی امروہی بھی سُدھ روپ کی ہوگی اور گونڈ سارنگ بالکل وکر روپ کا راگ ہی اِسکی آروہی امروہی شروع سے آخر تک وکر ہوگی - سورٹھ ایسی راگنی ہے جو آروہی مین وکر ہے اور امروہی مین سُدھ - اِسکے برخلاف کاموو ایسا راگ ہی جو آروہی مین سُدھ ہی اور امروہی مین وکر ہے -

تان کی آروہی امروہی کے اقسام

اب ہم تان کی آروہی امروہی بیان کرتے ہین اِس سے اور راگ کی آروہی امروہی سے کوئی مطلب نہین ہے - یہ چار قسم کی ہوتی ہین جنکو گرنتھ کی اصطلاح مین وَرن (वर्ण) کہتے ہین اور غلط العام اسکا "برن" ہے - یہ برن حسب ذیل ہین -

آستائی برن - آروہی برن - امروہی برن - سنچائی برن (خیال رکھنا چاہیے یہ آستائی اور سنچائی وہ نہین ہین جو عموماً دُھرپد وغیرہ مین پائی جاتی ہین - یہ ایک نام کے دو الفاظ ہین لیکن معنون مین فرق ہے) جسوقت کسی راگ مین ٹرھنا شروع کیا جائے گا تو ان چار برن مین سے کسی نہ کسی کی صورت مین بڑھا جائے گا اور گانے والا اِنسے باہر کسی حالت مین نہین جا سکتا - مثلاً اگر کوئی اِسطرح بڑھے - نی رے گا ما پا - تو یہ آروہی برن کہا جائے گا اور اگر یہ تان لیگا - پا ما گا رے سا - تو یہ امروہی برن ہوگی - بالفرض اگر کوئی گانے والا اس ترکیب کی تان لے - گا ما پا دھا ما پا گا ما پا تو اِسکو سنچائی برن کہین گے یعنی آروہی امروہی دونون شامل ہین لیکن اگر کوئی شخص ایک ہی سُر کو مسلسل لگاتے یا چند سُر اِسطرح لگائے کہ ہر سُر پر ایک زمانے تک ٹھہرتا ہوا جائے جس سے تان کی قطع نہ پیدا ہو تو اِسے آستائی برن کہین گے مثلا سا ... رے ... وغیرہ - اب ایک بات اور آروہی امروہی کے متعلق بیان کیجاتی ہے جسے خوب سمجھ لینے کی ضرورت ہی - سا رے گا ما پا دھا نی سا نی دھا پا پا گا

رے سا۔ یہ ایک تان ہے۔سوال یہ ہے کہ اِسمین آروہی کتنی ہوئی اورامروہی کتنی ہوئی ؟ بادی النظر
مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ کھرج سے ٹیپ کی کھرج تک آروہی ہوئی اور واپسی پر نکھاد سے کھرج تک امروہی ہوئی
لیکن ایسا نہین ہے۔درصل ٹیپ کی کھرج امروہی مین شامل سمجھی جائے گی۔یہان پر یہ سوال پیدا ہوتا ہی
کہ ٹیپ کی کھرج تک چڑھاؤ قائم رہتا ہے پھر یہ سُر امروہی مین کیون شامل کیا گیا ؟ پس یاد رکھنا چاہیے
کہ گرنتھون کا یہ قاعدہ مقرر کیا ہوا ہے کہ **جب کوئی سُر لگا کر اسکے مابعد کے سُر پر واپس
جائے تو وہ سُر جو پیشتر لگایا گیا ہے امروہی مین شامل سمجھا جائے گا۔**

گرام

اب ایک دوسری اِصطلاح موسیقی سے بھی طالب علم کو واقف ہونے کی ضرورت ہو۔یہ اِصطلاح
گرام ہے۔فی زمانا جس شخص کو ذرا بھی موسیقی سے دلچسپی ہے اُسنے گرام کا نام ضرور سُنا ہوگا لیکن
شاید دو فیصدی موسیقی کے جاننے والے بھی اِسکے معنون سے واقف نہ نکلین گے۔زیادہ تر اِسکی وجہ یہ ہے
کہ سُرتیونکی طرح گرام بھی مروجہ نظام موسیقی سے خارج ہین لیکن جو شخص ہندوستانی موسیقی کو باقاعدہ حاصل
کرنے کی خواہش رکھتا ہو اُسکے لیے گرام کا جاننا ضروری ہے۔گرام (ग्राम) کے لفظی معنی سنسکرت
مین گاون کے ہین لیکن موسیقی مین **گرام سات سُدھ سُرون کو بائیس سُرتیون پر قائم کرنیکا
نام ہے**۔گرام تین قسم کے گرنتھ سنگیت مین مانے جاتے تھے۔

گرام کے اقسام

کھرج گرام ۔ مدھم گرام۔گندھار گرام۔ گندھار گرام کے متعلق یہ بیان کیا جاتا
ہو کہ وہ کسی نہ کسی طرح موسیقی سے غائب ہوگیا یعنی کوئی شخص یہ نہین بتا سکتا ہے کہ
گندھار گرام کونسا تھا۔رتنا کرنے صرف دو گرام مانے ہین ایک کھرج گرام اور دوسرا مدھم گرام۔
کھرج گرام بھی سات سُدھ سُر ہین جو بائیس سُرتیون پر خاص طور سے قائم کیے گئے اور جو پیشتر بیان کیے
جا چکے ہین۔ مدھم گرام مین بھی سب سُر یہی ہین جو کھرج گرام مین ہین صرف اسمین اسقدر فرق ہے کہ پنچم
امین ایک سُرتی نیچی قائم کیجاتی تھی یعنی "سولھوین سُرتی پر جسکا نام نقشے مین سندیپنی" ہے۔نتیجہ یہ ہوتا تھا
کہ پنچم ایک سُرتی اُترنے سے تیور مدھم ہوجاتی تھی اور جسقدر گرنتھ کے راگون مین تیور مدھم آتی تھی وہ سب
مدھم گرام سے گائے جاتے تھے اور سُدھ مدھم کے راگ اور راگنی کھرج گرام سے گائے جاتے تھے
مدراس مین اب بھی یہی قاعدہ ہے کہ وہان راگ دو حصون پر تقسیم ہین۔ایک سدھ مدھم کے راگ مشہور
ہین اور دوسرے تیور مدھم کے راگ ہین۔اگر غور کیا جائے تو ہمارے یہان بھی راگون کا دارومدار مدھمون
پر ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ متاخرین مین سے کسی عالم نے کھرج گرام اور مدھم گرام ملا دیے ہین کیونکہ
فی زمانا صرف کھرج گرام مروج ہے اور یہی مین سُدھ مدھم اور تیور مدھم دونون کے راگ گائے جاتے ہین۔

متاخرین مین سے چند عالمون نے یہ بھی کہا ہے کہ کھرج اور مدھم اور گندھار گرام سے ہماری مروجہ سپتک کے بارہ سُر نکلے ہین اِسطرح کہ سارے گا ما پا دھا نی۔ ہمارے مسلمہ سُدھ سُر ہین یہ ہمارا کھرج گرام ہوا۔ اب اگر ہم اِس گرام کی مدھم کو کھرج مان کر سُر بھرنا شروع کرین اِسطرح پر کہ کھرج گرام کی پنچم پر ہماری رکھب بولے اور دھیوت پر گندھار بولے اور نکھاد پر مدھم تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اِس گرام مین جسکو اصطلاحاً مدھم گرام کہتے ہین مدھم سُدھ نہ رہے گی بلکہ تیور ہو جائے گی اِسلیے کہ تیور نکھاد پر بولی تھی۔ پس اِسطرح ہمکو دو گرام یعنی کھرج اور مدھم گرام سے آٹھ سُر ملے یعنی سات سُدھ سُر اور آٹھوین کڑی مدھم۔ اب اگر پھر ہم کھرج گرام کی گندھار کو کھرج مان کر اِسی طرح سُر بھرین جیسے مدھم گرام مین بیان کیا جا چکا ہے تو بھیرین کا ٹھاٹھ پیدا ہو جائے گا پس اس طریق سے چارون کومل سر بھی مل گئے اور مروجہ سپتک کے بارہ سُر پورے ہو گئے۔ گرامون کے یہ معنی مروجہ موسیقی کے لیے ضرور موزون ہین اور اس ترکیب سے سپتک کے بارہ سُر ضرور نکل آتے ہین لیکن گرنتھون کا جو گرام سے مطلب تھا وہ یہ نہ تھا۔ گرام کو سمجھ لینے کے بعد

مورچھنا — اب ہمین دیکھنا ہے کہ مورچھنا کسے کہتے ہین۔ اِس لفظ کے معنون سے بھی گرام کیطرح زیادہ تر لوگ ناواقف ہین۔ گرنتھ کارون نے مورچھنا کی یون تعریف کی ہے۔

क्रमात्स्वराणां सप्तनामारोहश्चावरोहणम् मूर्छनेत्युच्यते लक्ष्ये सर्वेस्याद्रागजनमभु

اِس اشلوک کا مطلب یہ ہوا کہ ساتون سُرون کے سلسلہ وار اُتار چڑھاؤ یعنی آرو ہی امروہی کو مورچھنا کہتے ہین اور اِسی سے تمام راگ پیدا ہوتے ہین۔ پس مورچھنا دوسرا نام ہوا ٹھاٹھ کا جو آجکل مستعمل ہے۔ ٹھاٹھ کا دوسرا نام گرنتھون مین "میل" (मेल) ہے۔ اگلے زمانے مین تین گرام تھے جیسا کہ پیشتر بیان کیا جا چکا ہے یعنی کھرج گرام۔ مدھم گرام اور گندھار گرام اور ہر گرام کے سات سات مورچھنا تھے اِسطرح گرامون کے اعتبار سے مورچھنون کی تعداد اکیس ہوئی لیکن گندھار گرام کے مفقود ہو جانے کے بعد اِسکے مورچھنے بھی مفقود ہو گئے لیکن اکیس مورچھنے بطور یادگار ابھی تک مشہور ہین۔

مورچھنا کا مصرف — اب ہم مورچھنون کا مصرف بیان کرتے ہین۔ یاد رکھنا چاہیے کہ جسطرح آجکل ہمین کسی راگ یا راگنی کے سُر دریافت کرنا ہون تو ہم اُسکا ٹھاٹھ پہلے دریافت کرتے ہین اِسطرح اگلے زمانے مین راگ اور راگنی کے سُرون کے لیے اُسکا مورچھنا بتا دینا کافی تھا۔ اِسکی مثال ہم ذیل مین بیان کرتے ہین۔

سُدھ ٹھاٹھ — سات سُدھ سُر ہمارے سارے گا ما پا دھا نی ہین۔ آجکل کی بول چال کے موافق ہم اُنھین سُدھ ٹھاٹھ کہین گے یہ سُدھ ٹھاٹھ بلاول کا ٹھاٹھ مانا

جاتا ہے۔ کیونکہ سواے بلاول کے ٹھاٹھ کے اور کسی ٹھاٹھ مین سب سُدھ سُر سلسلہ وار نہین لگائے
جاتے۔ بہر حال آجکل کی روزمرہ مین یہ سُدھ ٹھاٹھ کہا جائیگا لیکن اگلے زمانے مین ٹھاٹھ نہ تھے
لہذا گرنتھون کی زبان مین یہ سُدھ ٹھاٹھ ہمارا کھرج گرام ہوا۔ اب اگر اس ٹھاٹھ کی آروہی
امروہی کیجائے اِسطرح۔ سارے گاماپادھانی سا۔ سانی دھاپاماگارے سا تو یہ گرنتھ مین کھرج کا
مورچھنا کہلائیگا۔ پس اگر گرنتھون کو کسی ایسے راگ کے سُرون کا حال بیان کرنا منظور ہوتا تھا جسمین
ساتون سُدھ سُر لگائے جاتے ہون تو وہ صرف یہ کہہ دیتے تھے کہ "فلان راگ کا مورچھنا کھرج ہے"
اِسکی ایک اور مثال بیان کیجاتی ہے تاکہ ناظرین اِسکو خوب اچھی طرح سمجھ لین۔ مثلاً ایک راگنی گن کلی
نامے ہو اِسکے سُر ہمکو دریافت کرنا مقصود ہون تو عموماً یون بیان کیا جائیگا کہ کھرج۔ رکھب سُدھ۔
گندھار سُدھ۔ مدھم سُدھ۔ پنچم۔ دھیوت سُدھ۔ نکھاد سُدھ۔ یا یون بیان کیا جائیگا کہ بلاول ٹھاٹھ
کی راگنی ہے جس سے وہی مطلب ہوگا کہ اسمین سب سُر سُدھ ہین لیکن گرنتھ کار یون بیان کرین گے
کہ گن کلی مین کھرج مورچھنا ہے۔

اب دوسرا مورچھنا بیان کیا جاتا ہے۔ کھرج مورچھنا ہمارا کیا ہے؟ یہی بلاول ٹھاٹھ۔ یعنی سُدھ ٹھاٹھ
جسکی آروہی امروہی سارے گاماپادھانی سا۔ سانی دھاپاماگارے سا۔ ہے۔ اب اگر رکھب
پر ہم کھرج قائم کرکے آروہی امروہی کا عمل کرین تو رکھب ہماری پہلے مورچھنا کی گندھار پر بولے گی
اور گندھار سُدھ مدھم پر پہلے مورچھنا کے بولے گی اور مدھم پہلی مورچھنا کی پنچم پر بولے گی اور پنچم پہلے
مورچھنا کی دھیوت پر بولے گی۔ علی ہذالقیاس۔ اِسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ گندھار اور نکھاد اِس دوسرے مورچھنے مین
کومل ہو جائے گی اور باقی سب سُر سُدھ رہین گے۔ گندھار کومل اِسلیے ہوگی کہ سُدھ مدھم پر بولیگی
پس آروہی امروہی کافی کا ٹھاٹھ ہو جائے گی۔ اِسکو گرنتھ کی اِصطلاح مین رکھب کا مورچھنا کہین گے
اور اگر کسی ایسی راگنی کے سُر بتانے کی ضرورت ہوگی جسکے سُر کافی کے ایسے ہونگے مثلاً باگیسری تو
اسکے لیے گرنتھ کار صرف اسقدر لکھین گے باگیسری کا مورچھنا رکھب ہے جس سے مطلب یہ ہوا کہ
باگیسری مین کھرج ہے رکھب سدھ ہے گندھار کومل ہے وغیرہ وغیرہ۔ رکھب کا مورچھنا اِسلیے
کہا کہ پہلے مورچھنے یعنی کھرج کے مورچھنے کی رکھب پر اس مورچھنے کی کھرج قائم کی گئی تھی اسیطرح
اگر کھرج کے مورچھنے کی گندھار پر سُر قائم کرکے آروہی امروہی کیجائے گی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ سب بھیروین
کے سُر ہو جائین گے یعنی سب کومل ہو جائین گے۔ اِسکو گرنتھ کار گندھار کا مورچھنا کہین گے
اور جب کسی ایسے راگ کے سُر بیان کرنا ہونگے جسکے سب سُر کومل ہون مثلاً مالکوس تو کہین گے کہ

مالکوس کا مورچھنا گندھارہے۔

اِسی طرح اگر ہم اپنے سُدھ ٹھاٹھ کی مدھم پر کھرج قائم کرین تو آروہی امروہی مین سب سُر تیور ہو جائین گے یعنی ایمن کلیان کا ٹھاٹھ ہو جائے گا۔ پس یہ گرنتھون مین مدھم کا مورچھنا کہا جائے گا۔

علی ہذالقیاس پنچم کو کھرج مان کر آروہی امروہی کے عمل سے کھماچ کے سُر پیدا ہو جائین گے اور یہ سُر پنچم کا مورچھنا کہلائین گے۔ اسیطرح دھیوت کا مورچھنا اساوری کا ٹھاٹھ ہوا۔ اور نکھاد کا مورچھنا ٹوڈی کا ٹھاٹھ ہوا۔

لیکن واضح رہے کہ یہ سات مورچھنے مروجہ سُدھ ٹھاٹھ کے ہین جو آجکل بلاول ٹھاٹھ مانا جاتا ہے لیکن گرنتھون مین جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہمارے مروجہ سُدھ سُرون کو گرنتھون نے سُدھ سُر نہین مانا ہے اور اسلیے بلاول ٹھاٹھ کو اُنھون نے سُدھ ٹھاٹھ بھی نہین مانا۔ بعض گرنتھون نے کافی کے ٹھاٹھ کو سُدھ ٹھاٹھ مانا ہے اور اسکے سُرون کو سُدھ سُر مانا ہے پس اگر کافی کو سُدھ ٹھاٹھ مان کر یہی عمل مورچھنونکا اسکے سُرون پر کیا جائے گا تو اسکے سُرون کے مورچھنے مروجہ سُرون کے مورچھنون سے علحٰدہ ہونگے لیکن جب مورچھنون کے عمل کا طریقہ بلاول ٹھاٹھ پر بتا دیا گیا ہے تو ناظرین کافی کے ٹھاٹھ کے یا اور کسی ٹھاٹھ کے مورچھنے خود نکال سکتے ہین۔ آجکل چونکہ ہر راگ اور راگنی کا ٹھاٹھ علحٰدہ علحٰدہ مقرر کر دیا گیا ہے لہذا مورچھنا لکھنے کی کوئی ضرورت نہین رہی۔

مورچھنا کن صورتون مین پایا جاتا ہے

پنڈتون کا قول ہے کہ مورچھنا تین صورتون مین پایا جاتا ہے سمپورن (सम्पूर्ण) شاڈو (षाडव) یا کھاڑو اور اوڈو (औडव) سمپورن اُسے کہین جسمین ساتون سُر موجود ہون۔ کھاڑو جسمین چھ سُر ہون۔ اور اوڈو جسمین پانچ سُر ہون

پس چونکہ تمام راگ مورچھنون سے پیدا ہوتے ہین لہذا اِسی اعتبار سے راگ بھی چار قسم کے ہونگے۔ یعنی یا تو سمپورن ہونگے یا کھاڑو ہونگے یا اوڈو ہونگے اِس بات پر تمام گرنتھ کار متفق ہین کہ پانچ سُر سے کم کا راگ قابل تسلیم نہین ہے۔ سارے گا ما پا دھانی سا یہ ایک سپتک ہوئی اِسکے متعلق جاننا چاہیے کہ سپتک ہمیشہ دو حصون پر منقسم ہوتی ہے۔ سارے گا ما کو پُوروانگ (पूर्वांग) کہتے ہین اور پا دھانی سا کو اُترانگ کہتے ہین پُوروانگ کے لفظی معنی ہین بدن کا پہلا حصہ اور اترانگ کے معنے ہین بدن کا آخری حصہ پس پوروانگ مین کھرج اور مدھم اچل سُر مانے جاتے ہین اور اسی طرح اترانگ مین پنچم اور ٹیپ کی کھرج اچل سُر مانے جاتے ہین

سپتک کے حصون کے متعلق یہ بتا دینا ضروری تھا اسلیے کہ یہ جنک ٹھاٹھ بنانے مین بہت کارآمد ہین۔

پیشتر بیان کیا جا چکا ہے کہ راگ باعتبار مورچھنا کے تین قسم کے ہوتے ہین لیکن ہر ایک راگ کا علٰحدہ علٰحدہ ٹھاٹھ یاد رکھنا سخت دقت تھی اِسلیے پنڈتون نے جنک ٹھاٹھ ایجاد کیے تاکہ تمام راگ انہین سے نکل سکین اور راگون کے سُر یاد رکھنے مین سہولت ہو۔ جنک کے (जनक) کے لفظی معنی ہین پیدا کرنے والا۔ یہ جنک ٹھاٹھ شمار مین ۷۲ بہتر ہین اور تمام راگ انھین سے پیدا ہوتے ہین ذیل مین ہم جنک ٹھاٹھون کے بنانے کا طریقہ بیان کرتے ہین۔ طالب علم کو چاہیے کہ اِنھین خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلے کیونکہ یہ ٹھاٹھ تمام راگون کی جڑ ہین۔ لیکن پیشتر چند ضروری قواعد انکے بنانیکے متعلق بیان کیے جاتے ہین۔

اول۔ چونکہ یہ تمام ٹھاٹھ جنک ہونگے یعنی انسے تمام راگ استخراج کیے جائین گے لہٰذا اِنکے لیے لازمی ہے کہ یہ سمپورن ہون یعنی انمین ساتون سُر ہونا ضروری ہین

دوم۔ ایک ٹھاٹھ کو دوسرے سے الگ ہونا ضروری ہے۔

سوم۔ سُرون کا اپنے سلسلے مین ہونا ضروری ہے۔ یعنی کھرج کے بعد رکھب ہوگی اور رکھب کے بعد گندھار اور گندھار کے بعد مدھم اور اسیطرح یہ سلسلہ قائم رہے گا۔ یہ ممکن نہین ہے کہ کھرج کے بعد گندھار ہو اور اسکے بعد رکھب اور اسکے بعد کوئی دوسرا سُر ہو جس سے ترتیب سُرون کی اصلی حالت پر قائم نہ رہے۔

یہ قواعد نہایت ضروری ہین اور کسی حالت مین قطع نظر نہین کیے جاسکتے۔ اِنکو سمجھ لینے کے بعد اب ہندسہ کا ایک سہل سا حساب باقی رہ گیا جسکو سنسکرت مین پرستار کریا اور اُردو مین سلسلۂ ترتیب واجتماع کہتے ہین۔ ذیل کے سُر ہمارے مسلمہ شُدہ سُر ہین۔ سا رے گا ما پا دھا نی سا۔ ٹیپ کی کھرج اِسلیے شامل کردی گئی کہ سپتک پوری ہو جائے۔ اب اِسکے پوروانگ کو پہلے دیکھو یہ حسب ذیل ہوا۔ سا رے گا ما۔ پوروانگ کی تعریف پیشتر بیان کی جا چکی ہے۔ پوروانگ مین وکرت سُر بھی شامل سمجھے جائین گے لہٰذا اب حسب ذیل سُر ہوئے۔ سا۔ رے کومل رے تیور۔ گا کومل۔ گا تیور۔ ما۔ پوروانگ کے اول و آخر سُر کو یعنی سا اور ما کو پرستار کی ضرورت سے تھوڑی دیر کے لیے اچل مان لو۔ اب حسب ذیل شکل سُرون کی پیدا ہوئی۔

کھرج (اچل) رکھب کومل۔ رکھب تیور۔ گندھار کومل۔ گندھار تیور۔ مدھم (اچل) یعنے جملہ سُرون کی تعداد پوروانگ مین چھ ہے جسمین سے کھرج اور مدھم تو اچل ہوگئے لیکن رکھب اور

گندھار کے تیور اور کومل سُر موجود ہین جنکی آواز پہچاننے کے لیے اور نیز پرستار کی ضرورتون کے لیے پنڈتون نے رکھب اور گندھار کے تین تین مختلف الآواز فرضی نام مقرر کیے ہین - یہ نام محض عارضی ہین اور صرف حساب کی ضرورتون کے لیے بنائے گئے ہین جو ذیل مین لکھے جاتے ہین -

فرضی نام رکھب کے   را   ری   رُو

پوروانگ   سا (اچل) -   رے کومل - رے تیور گا کومل - گا تیور - ما (اچل)

فرضی نام گندھار کے   گا   گی   گو

مرقومۂ بالا نقشے کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کومل رکھب کا صرف ایک نام ہے یعنی "را" لیکن تیور رکھب کے دو نام فرضی مقرر کیے گئے ہین یعنی ری اور گا اور کومل گندھار کے بھی دو نام ہین رو اور گی لیکن تیور گندھار کا پھر ایک ہی نام ہے یعنی گو - سا اور ما اچل ہین - اِسطرح پر دراصل سُر تو صرف چھہ ہین لیکن نام آٹھ ہین - اِن آٹھ نامون سے بپابندی قواعد متذکرۂ بالا پرستار شروع کیا جاتا ہے - پیشتر سا کے بعد پہلی قسم کی رکھب یعنی را کو قائم کرکے ہرسہ اقسام گندھار کے ساتھ ترتیب دینے سے حسب ذیل پوروانگ نکلتے ہین -

(۱)   سا   را   گا   ما

(۲)   سا   را   گی   ما

(۳)   سا   را   گو   ما

را سے اب اور ترتیبین ممکن نہین ہین لہذا اِسکو چھوڑکر اب دوسری قسم کی رکھب یعنی ری کو سا کے بعد قائم کرکے ہرسہ اقسام کی گندھارون سے ترتیب دو - پہلی قسم یہ ہوئی - سا ری گا ما - لیکن یہ پوروانگ غلط ہے اسوجہ سے کہ رے اور گا دونون ایک ہی سُر یعنی تیور رکھب کے نام ہین اور بپابندی قاعدۂ اول ٹھاٹھ کا سمپورن ہونا لازمی ہے لہذا یہ غلط ہوا - اب صرف دو بقیہ گندھارون سے حسب ذیل ترتیب ممکن ہے -   (۴)   سا   ری   گی   ما

(۵)   سا   ری   گو   ما

یہ دونون صحیح ہین کیونکہ رے اور گی یہ دونون مختلف سُر ہین اور اِسی طرح ری اور گو بھی دو مختلف سُر ہین - اب ری سے اور کوئی ترتیب ممکن نہین ہو اِسلیے رکھب کی تیسری قسم یعنی رُو کو سا کے بعد قائم کرکے ہرسہ گندھارون کے ساتھ ترتیب دو - پہلی ترتیب یہ ہوگی - سا رو گا ما - لیکن یہ پوروانگ غلط ہے کیونکہ بقاعدۂ سوم سُرون کا اپنے سلسلے مین بولنا لازمی ہے اور اس ترتیب مین رُو جو

درحصل کومل گندھار ہے گا یعنی تیور رکھب سے پیشتر آگیا لہذا غلط ہوا۔ دوسری ترتیب یہ ممکن ہی سا روگی ما۔ لیکن بقاعدۂ اول یہ پوروانگ بھی غلط ہی کیونکہ رُو اور گی ایک ہی سُر کا نام ہی تیسری ترتیب ممکن ہے سا رو گو ما۔ یہ صحیح ہے کیونکہ رُو اور گو دو مختلف سُر ہین اور اپنے سلسلے مین ہین پس اسطرح بپابندی قواعد مندرجۂ چھ سُرون سے صرف چھ مختلف پوروانگ یعنی ٹھاٹھ کے پہلے حصہ نکل سکتے ہین جو بنظر سہولت ایک جگہ لکھکر دکھائے جاتے ہین

(۱) سا را گا ما — یہ پہلا حصہ کن کانگی ٹھاٹھ کا ہوا

(۲) سا را گی ما — یہ پہلا حصہ بھیروین ٹھاٹھ کا ہوا

(۳) سا را گو ما — یہ پہلا حصہ بھیرون ٹھاٹھ کا ہوا

(۴) سا ری گی ما — یہ پہلا حصہ کافی ٹھاٹھ کا ہوا

(۵) سا ری گو ما — یہ پہلا حصہ بلاول ٹھاٹھ کا ہوا

(۶) سا رو گو ما — یہ پہلا حصہ تان رُوپی ٹھاٹھ کا ہوا

اب سُدھ ٹھاٹھ کے اترانگ کو دیکھو یہ حسب ذیل ہے۔ پا دھا نی سا۔ اسمین بھی اول و آخر کے سُر اچل مانے جائینگے اور دھیوت اور نکھاد کے وکرت سُر بھی پوروانگ کیطرح اسمین شامل سمجھے جائینگے۔ اب اگر پوروانگ کیطرح سُرون کے فرضی نام قائم کرکے انپر بھی اگر وہی عمل کیا جائیگا جو پوروانگ کے سُرون پر دکھایا جاچکا ہے تو حسب ذیل چھ اترانگ پیدا ہونگے۔

(۱) پا دھا نا سا — یہ دوسرا حصہ کن کانگی ٹھاٹھ کا ہوا

(۲) پا دھا نی سا — یہ دوسرا حصہ بھیروین ٹھاٹھ کا ہوا

(۳) پا دھا نو سا — یہ دوسرا حصہ بھیرون ٹھاٹھ کا ہوا

(۴) پا دھی نی سا — یہ دوسرا حصہ کافی ٹھاٹھ کا ہوا

(۵) پا دھی نو سا — یہ دوسرا حصہ بلاول ٹھاٹھ کا ہوا

(۶) پا دھو نو سا — یہ دوسرا حصہ تان رُوپی ٹھاٹھ کا ہوا

اب یہان سے صرف معمولی جمع کا حساب رہ گیا یعنی ہر ایک پوروانگ کو ہر ایک اترانگ مین جوڑو

نمبر ۱ پوروانگ + نمبر ۱ و ۶ - اترانگ = (۱) سا را گا ما پا دھا نا سا

(۲) سا را گا ما پا دھا نی سا

(۳) سا را گا ما پا دھا نو سا

(۴) سا را گا ما پا دھی نی سا

	(۵) سا را گا ما پا دھی نو سا
	(۶) سا را گا ما پا دھو نو سا
نمبر۲ پوروانگ + نمبرا و۶ اترانگ =	(۷) سا را گی ما پا دھا نا سا
	(۸) سا را گی ما پا دھا نی سا
	(۹) سا را گی ما پا دھا نو سا
	(۱۰) سا را گی ما پا دھی نی سا
	(۱۱) سا را گی ما پا دھی نو سا
	(۱۲) سا را گی ما پا دھو نو سا
نمبر۳ پوروانگ + نمبرا و۶ اترانگ =	(۱۳) سا را گو ما پا دھا نا سا
	(۱۴) سا را گو ما پا دھا نی سا
	(۱۵) سا را گو ما پا دھا نو سا
	(۱۶) سا را گو ما پا دھی نی سا
	(۱۷) سا را گو ما پا دھی نو سا
	(۱۸) سا را گو ما پا دھو نو سا
نمبر۴ پوروانگ + نمبرا و۶ اترانگ =	(۱۹) سا ری گی ما پا دھا نا سا
	(۲۰) سا ری گی ما پا دھا نی سا
	(۲۱) سا ری گی ما پا دھا نو سا
	(۲۲) سا ری گی ما پا دھی نی سا
	(۲۳) سا ری گی ما پا دھی نو سا
	(۲۴) سا ری گی ما پا دھو نو سا
نمبر۵ پوروانگ + نمبرا و۶ اترانگ -	(۲۵) سا ری گو ما پا دھا نا سا
	(۲۶) سا ری گو ما پا دھا نی سا
	(۲۷) سا ری گو ما پا دھا نو سا
	(۲۸) سا ری گو ما پا دھی نی سا
	(۲۹) سا ری گو ما پا دھی نو سا

(۳۰) سا رِی گو ما پا دِھی نو ستا

نمبر۶ پوروانگ + نمبر۱ و ۶ - اترانگ

(۳۱) سا رُو گو ما پا دھا نا ستا

(۳۲) سا رُو گو ما پا دھا نی ستا

(۳۳) سا رُو گو ما پا دھا نو ستا

(۳۴) سا رُو گو ما پا دھی نی ستا

(۳۵) سا رُو گو ما پا دھی نو ستا

(۳۶) سا رُو گو ما پا دھو نو ستا

یہ چھتیس ۳۶ جنک ٹھاٹھ اس حساب سے پیدا ہوئے لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ اِن تمام ٹھاٹھون مین مدھم سُدھ ہے پس اگر انھین ٹھاٹھون مین تیور مدھم جسکو آواز پہچاننے کے لیے می کہتے ہین بجاے سدّ مدھم کے لگا دی جائے تو چھتیس ۳۶ ٹھاٹھ اور حسب ذیل پیدا ہونگے۔

(۳۷) سا را گا می پا دھا نا ستا

(۳۸) سا را گا می پا دھا نی ستا

(۳۹) سا را گا می پا دھا نو ستا

(۴۰) سا را گا می پا دھی نی ستا

(۴۱) سا را گا می پا دھی نو ستا

(۴۲) سا را گا می پا دھو نو ستا

(۴۳) سا را گی می پا دھا نا ستا

(۴۴) سا را گی می پا دھا نی ستا

(۴۵) سا را گی می پا دھا نو ستا

(۴۶) سا را گی می پا دھی نی ستا

(۴۷) سا را گی می پا دھی نو ستا

(۴۸) سا را گی می پا دھو نو ستا

(۴۹) سا را گو می پا دھا نا ستا

(۵۰) سا را گو می پا دھا نی ستا

(۵۱) سا را گو می پا دھا نو ستا

(۵۲) سا را گو می پا دھی نی سا

(۵۳) سا را گو می پا دھی نو سا

(۵۴) سا را گو می پا دھو نو سا

(۵۵) سا ری گی می پا دھا نا سا

(۵۶) سا ری گی می پا دھا نی سا

(۵۷) سا ری گی می پا دھا نو سا

(۵۸) سا ری گی می پا دھی نی سا

(۵۹) سا ری گی می پا دھی نو سا

(۶۰) سا ری گی می پا دھو نو سا

(۶۱) سا ری گو می پا دھا نا سا

(۶۲) سا ری گو می پا دھا نی سا

(۶۳) سا ری گو می پا دھا نو سا

(۶۴) سا ری گو می پا دھی نی سا

(۶۵) سا ری گو می پا دھی نو سا

(۶۶) سا ری گو می پا دھو نو سا

(۶۷) سا رُو گو می پا دھا نا سا

(۶۸) سا رُو گو می پا دھا نی سا

(۶۹) سا رُو گو می پا دھا نو سا

(۷۰) سا رُو گو می پا دھی نی سا

(۷۱) سا رُو گو می پا دھی نو سا

(۷۲) سا رُو گو می پا دھو نو سا

مرقومۂ بالا بہتّر ٹھاٹھ ہین جو اصطلاحاً جنک میل کہے جاتے ہین اور تمام راگ اِنھین سے پیدا ہوتے ہین

مورچھنا کی قسمین

یہ جنک ٹھاٹھ سب سے پہلے وِنکٹیشور نامے ایک پنڈت نے ایجاد کیے اِن بہتّر ٹھاٹھون مین آروہی امروہی ہر ایک ٹھاٹھ مین چند قسمونکی ہوسکتی ہے جو ذیل مین بیان کیجاتی ہین۔

سمپورن سمپورن (١) آروہی سمپورن ہو اور امروہی بھی سمپورن ہو اور یہ صرف ایک طرح پر ممکن ہے۔١

سمپورن کھاڈو (٢) آروہی سمپورن ہو اور امروہی کھاڈو یعنی چھ سُر کی ہو اور یہ چھ٦ طرح پر ممکن ہے

سمپورن اُوڈو (٣) آروہی سمپورن ہو اور امروہی اوڈو یعنی پانچ سُر کی ہو اور یہ پندرہ طرح ممکن ہے

کھاڈو سمپورن (٤) آروہی کھاڈو ہو اور امروہی سمپورن ہو اور یہ بھی چھ طرح پر ممکن ہے۔

کھاڈو کھاڈو (٥) آروہی اور امروہی دونون کھاڈو ہون اور یہ چھتیس٣٦ طرح پر ممکن ہے۔

کھاڈو اوڈو (٦) آروہی کھاڈو ہو اور امروہی اُوڈو ہو اور یہ نوّے٩٠ طرح پر ممکن ہے۔

اُوڈو سمپورن (٧) آروہی اوڈو ہو اور امروہی سمپورن ہو اور یہ بھی پندرہ طرح پر ممکن ہے۔

اُوڈو کھاڈو (٨) آروہی اوڈو ہو اور امروہی کھاڈو اور یہ بھی نوّے٩٠ طرح پر ممکن ہے۔

اُوڈو اُوڈو (٩) آروہی اور امروہی دونون اوڈو ہون اور یہ دوسو پچیس طرح پر ممکن ہے۔

ہر ایک آروہی اور امروہی ایک دوسرے سے الگ ہوگی۔ ذیل مین بطور مشتے نمونہ از خروارے چند مثالین ہر ایک مورچھنے کی لکھی جاتی ہین۔ ہر ایک آروہی امروہی کو لکھنے مین طوالت کا خوف ہے۔

مورچھنا کی پہلی قسم۔ سمپورن سمپورن=١×١=١

	آروہی	امروہی
(١)	سا رے گا ما پا دھا نی	نی دھا پا ما گا رے سا

مورچھنا کی دوسری قسم سمپورن کھاڈو=١×٦=٦

	آروہی	امروہی
(١)	سا رے گا ما پا دھا نی	— دھا پا ما گا رے سا
(٢)	״ ״ ״ ״ ״ ״ ״	نی — پا ما گا رے سا
(٣)	״ ״ ״ ״ ״ ״ ״	نی دھا — ما گا رے سا
(٤)	״ ״ ״ ״ ״ ״ ״	نی دھا پا — گا رے سا
(٥)	״ ״ ״ ״ ״ ״ ״	نی دھا پا ما — رے سا
(٦)	״ ״ ״ ״ ״ ״ ״	نی دھا پا ما گا — سا

مورچھنا کی تیسری قسم۔ سمپورن اوڈو=١×١٥=١٥

آروہی	امروہی
(۱) سا رے گا ما پا دھا نی	سا رے گا ما پا — —
(۲) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ما — دھا —
(۳) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا — پا دھا —
(۴) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے — ما پا دھا —
(۵) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا — گا ما پا دھا —
(۶) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ما — — نی
(۷) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا — پا — نی
(۸) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے — ما پا — نی
(۹) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا — گا ما پا — نی
(۱۰) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا — — دھا نی
(۱۱) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے — ما — دھا نی
(۱۲) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا — گا ما — دھا نی
(۱۳) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے — — پا دھا نی
(۱۴) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا — گا پا دھا نی
(۱۵) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا — — ما پا دھا نی

مورچھنا کی چوتھی قسم۔ کھاڈو سمپورن۔ ۶×۱=۶

آروہی	امروہی
(۱) سا رے گا ما پا دھا —	سا رے گا ما پا دھا نی
(۲) سا رے گا ما پا — نی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
(۳) سا رے گا ما — دھا نی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
(۴) سا رے گا — پا دھا نی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
(۵) سا رے — ما پا دھا نی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
(۶) سا — گا ما پا دھا نی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

مورچھنا کی پانچوین قسم کھاڈو کھاڈو = ۶×۶ = ۳۶

صرف چند مثالین دکھائی جاتی ہین کُل مورچھنے لکھنے مین بہت طول ہوتا۔ ناظرین اِس طریقے سے اور مورچھنے نکال سکتے ہین

	آروہی	امروہی
(۱)	سا رے گا ما پا دھا ـ	سا رے گا ما پا دھا ـ
(۲)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ما پا ـ نی
(۳)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ما ـ دھا نی
(۴)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ـ پا دھا نی
(۵)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے ـ ما پا دھا نی
(۶)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا ـ گا ما پا دھا نی
(۷)	سا رے گا ما پا ـ نی	سا رے گا ما پا دھا ـ
(۸)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ما پا ـ نی
(۹)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ما ـ دھا نی
(۱۰)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ـ پا دھا نی
(۱۱)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے ـ ما پا دھا نی
(۱۲)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا ـ گا ما پا دھا نی

وغیرہ

مورچھنا کی چھٹی قسم۔ کھاڈو اوڈو = ۶×۱۵ = ۹۰

نوٹ ۹۰ اقسام لکھنے سے کتاب طولانی ہوجاتی اِسلیے صرف چند مورچھنے بطور نمونہ تحریر کیے جاتے ہین۔

	آروہی	امروہی
(۱)	سا رے گا ما پا دھا ـ	سا رے گا ما پا ـ ـ

	آروہی	امروہی
(٢)	سا رے گا ما پا دھا ـ	سا رے گا ما ـ دھا ـ
(٣)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ـ پا دھا ـ
(٤)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے ـ ما پا دھا ـ
(٥)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا ـ گا ما پا دھا ـ
(٦)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ما ـ ـ نی

وغیرہ

مورچھنا کی ساتوین قسم۔اوڈو سمپورن=١٥×١=١٥

یہ بھی پندرہ طرح پر ہوسکتا ہے جسطرح سمپورن اوڈو بھی دکھایا گیا۔فرق یہ ہوگا کہ سمپورن اوڈو مین آروہی سمپورن تھی امروہی اوڈو تھی اوراس مین آروہی اوڈو ہو گی اور امروہی سمپورن۔

مورچھنا کی آٹھوین قسم۔اوڈو کھاڈو=١٥×٦=٩٠

یہ بھی مثل کھاڈو اوڈو کے ہے اُسکی امروہی اوڈو تھی اِسکی آروہی اوڈو ہوگی اور کوئی فرق نہین ہے۔

مورچھنا کی نوین قسم۔اوڈو اوڈو=١٥×١٥-٢٢٥

اِسکے بھی چند اقسام بطور نمونہ لکھے جاتے ہین

	آروہی	امروہی
(١)	سا رے گا ما پا ـ ـ	سا رے گا ما پا ـ ـ
(٢)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ما ـ دھا ـ
(٣)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ـ پا دھا ـ
(٤)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے ـ ما پا دھا ـ
(٥)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا ـ گا ما پا دھا ـ
(٦)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سا رے گا ما ـ ـ نی

وغیرہ

یاد رکھنا چاہیے کہ جسقدر مورچھنا اوپر بیان کیے گئے ہین سب ایک دوسرے سے الگ ہین یعنی ہر ایک

آروہی امروہی علیحدہ ہے لہذا ہر ایک مورچھنا ایک راگ کی شکل پیدا کرسکتا ہے۔ ذیل مین ان مورچھنونکو ہم لکھ کر دکھاتے ہین کہ کسقدر راگ حساب سے صرف سات سُدھ سُرون مین ہوسکتے ہین۔

(۱)	سمپورن سمپورن۔	۱
(۲)	سمپورن کھاڈو	۶
(۳)	سمپورن اوڈو	۱۵
(۴)	کھاڈو سمپورن	۶
(۵)	کھاڈو کھاڈو	۳۶
(۶)	کھاڈو اوڈو	۹۰
(۷)	اُوڈو سمپورن	۱۵
(۸)	اُوڈو کھاڈو	۹۰
(۹)	اُوڈو اوڈو	۲۲۵
	میزان	۴۸۴

پس چارسو چوراسی راگ صرف ایک ٹھاٹھ یعنی سات سُدھ سُرون کے ٹھاٹھ سے نکلتے ہین۔ لیکن سنگیت مین بارہ سُر ہوتے ہین جنہین پیشتر دکھایا جاچکا ہے کہ بہتر "جنک میل" یا پیدا کرنیوالے سمپورن ٹھاٹھ نکلتے ہین لہذا بہتر کو اگر چارسو چوراسی سے ضرب دین اسطرح (۷۲ × ۴۸۴ = ۳۴۸۴۸) تو چونتیس ہزار آٹھ سو اڑتالیس (۳۴۸۴۸) حاصل ہوئے۔ پس یاد رکھنا چاہیے کہ صرف مروجہ بارہ سُرون سے چونتیس ہزار آٹھ سو اڑتالیس (۳۴۸۴۸) راگ پیدا ہوتے ہین۔

جو لوگ راگون مین سُرتیان لگاتے ہین اُنکو غور کرنا چاہیے کہ بارہ سُرون کے راگون کو برتنا تو درکنار نام بھی تو نہین یاد رہ سکتے۔ یہی کیا کم ہین جو اسپر سُرتیان زیادہ کرکے راگون کی تعداد اور بڑھائی جائے۔ فی زمانتا دوسو سے زائد راگ مروج نہین ہین اور حقیقت یہ ہے کہ بہت کافی ہین اسلیے لکشن سنگیت کے مصنف نے جنک ٹھاٹھون مین دس ٹھاٹھ منتخب کر لیے ہین اور جنکی نسبت انکا بیان ہے کہ تمام مروجہ راگ انھین ٹھاٹھون مین پائے جاتے ہین۔ یہ دسون ٹھاٹھ حسب ذیل ہین۔

(۱) **کلیان ٹھاٹھ** - یہ ٹھاٹھ جنک میلون کی فہرست مین نمبر ۶۵ (میشیکلیان) پر درج ہے اور

اسکے سُر حسب ذیل ہین ؛ سا ری گو می پا دھی نو ستا ؛ یعنی سب سُر تیور ہین۔

(۲) **بلاول ٹھاٹھ**۔ یہ وہ ٹھاٹھ ہے جو مروجہ سُدھ سُرون سے نکلا ہے۔ گرنتھون مین دوسرا نام شنکرہ بھرن میل (शङ्काभरणा मेल) ہے اور سُر اسکے ؛ سا ری گو ما پا دھی نو ستا ؛ ہین یعنی سب سُر سُدھ ہین۔ فہرست مین اسکا نمبر ۲۹ (اُنتیس) ہے۔

(۳) **کھماچ ٹھاٹھ**۔ گرنتھون مین اسکا نام کام بھوجی میل (काम भोजी मेल) ہے اور فہرست مین نمبر ۲۸ (اٹھائیس) پر درج ہے۔ سُر حسب ذیل ہین ؛ سا ری گو ما پا دھی نی ستا ؛ یعنی کھرج سُدھ رکھب۔ سُدھ گندھار۔ سُدھ مدھم۔ پنچم۔ سُدھ دھیوت۔ کومل نکھاد۔

(۴) **بھیرون ٹھاٹھ**۔ اسکا دوسرا نام گرنتھون مین گونڈ مالو میل (गौड़मालव मेल) ہے اور فہرست مین نمبر ۱۵ (پندرہ) پر درج ہے۔ سُر یہ ہین ؛ سا را گو ما پا دھا نو ستا ؛ یعنی کھرج۔ کومل رکھب تیور گندھار۔ سُدھ مدھم۔ پنچم۔ کومل دھیوت۔ تیور نکھاد۔

(۵) **بھیروین ٹھاٹھ**۔ یہ ٹھاٹھ فہرست مین نمبر ۸ (آٹھ) پر درج ہے اور سُر حسب ذیل ہین ؛ سا را گی ما پا دھا نی ستا ؛ یعنی سب سُر اسکے کومل ہین۔

(۶) **اساوری ٹھاٹھ**۔ گرنتھون مین اسکا نام ؛ نٹ بھیروین میل (नटभैरवी मेल) ہے اور فہرست مین اسکا نمبر ۲۰ (بیسوان) ہے۔ سُر یہ ہین۔ سا رے گی ما پا دھا نی ستا ؛ یعنی کھرج۔ تیور رکھب۔ کومل گندھار۔ سُدھ مدھم۔ پنچم۔ کومل دھیوت۔ کومل نکھاد۔

(۷) **ٹوڈی ٹھاٹھ**۔ دوسرا نام اسکا گرنتھون مین برالی میل (वराली मेल) ہے اور سُر حسب ذیل ہین۔ سا رے گی می پا دھا نو ستا۔ یعنی کھرج۔ کومل رکھب۔ کومل گندھار۔ تیور مدھم۔ پنچم۔ کومل دھیوت۔ تیور نکھاد۔ فہرست مین یہ ٹھاٹھ نمبر ۴۵ (پینتالیس) پر درج ہے۔

(۸) **پوربی ٹھاٹھ**۔ اِسکا نام گرنتھون مین کام وردھنی میل (कामवर्धनी मेल) ہے اور یہ ٹھاٹھ بھیرون کے ٹھاٹھ مین سُدھ مدھم کی جگہ تیور مدھم شامل کر دینے سے پیدا ہو جاتا ہے فہرست مین نمبر ۵۱ (اکاون) پر درج ہے اور سُر حسب ذیل ہین ؛ سا را گو می پا دھا نو ستا۔ یعنی کھرج۔ کومل رکھب۔ تیور گندھار۔ تیور مدھم۔ پنچم۔ کومل دھیوت۔ تیور نکھاد۔

(۹) **مارو ٹھاٹھ**۔ گرنتھون مین اسکا نام گمن شرم میل (गमनश्रम मेल) ہے اور فہرست مین نمبر ۵۳ (ترپن) پر درج ہے۔ سُر یہ ہین۔ سا را گی می پا دھی نو ستا۔ یعنی کھرج۔ کومل رکھب۔ تیور گندھار۔ تیور مدھم۔ پنچم۔ تیور دھیوت۔ تیور نکھاد۔

(۱۰) کافی ٹھاٹھ۔ گرنتھون مین اسکا نام کرہرپریا میل (करहरप्रियामेल) ہے۔ فہرست مین نمبر ۲۲ (بائیس) پر درج ہے۔ سُر حسب ذیل ہین۔ سارے گی ما پا دھی نی سا۔ یعنی کھرج۔ سدہ رکھب کومل گندھار۔ سُدھ مدھم۔ پنچم۔ تیور دھیوت۔ کومل نکھاد۔

انکے متعلق ایک ضروری امر یہ یاد رکھنا چاہیے مرقومہ بالا نام ٹھاٹھون کے ہین نہ کہ راگون کے یہ ضرور ہے کہ راگون کی مناسبت سے ٹھاٹھون کے یہ نام رکھے گئے ہین لیکن راگون سے انسے کوئی تعلق نہین اب یہان ہر ایک ٹھاٹھ سے جسقدر راگ پیدا ہوتے ہین انکو ٹھاٹھ کے نیچے لکھ کر دکھاتے ہین۔

کلیان ٹھاٹھ ۱۵

ایمن۔ سُدھ کلیان۔ بھوپ کلیان یا بھوپالی۔ ہمیر۔ کیدارا۔ چھایانٹ۔ کامود۔ شام کلیان ہنڈول۔ گونڈ سارنگ۔ مالسری۔ ایمنی بلاول۔ چندر کانت۔ ساونی کلیان۔ جیت کلیان۔

بلاول ٹھاٹھ ۲۵

بلاول۔ بھاگ۔ بھاگرا۔ دلیسکار۔ پہاڑی۔ ککبہ۔ شنکرد۔ نٹ۔ مانڈ۔ سرپردا۔ الیا۔ گن کلی۔ شکل۔ نٹ بلاولی ہنس دہن۔ لچھاساکھ۔ ہیم۔ دُرگا۔ جلدھر۔ نوروچکا۔ ملوہا کیدارا۔ دیوگری جلدھر کیدارا۔ بنگال۔ پٹ منجری۔

کھماچ ٹھاٹھ ۱۷

کھماچ۔ جنجھوٹی۔ سورٹھ۔ دیس۔ کھمباوتی۔ تلنگ۔ دُرگا۔ راگیسری جیج ونتی۔ گونڈ ملار۔ نٹ ملار تلک کامود۔ بڈہنس۔ غارا۔ نارائنی۔ پرتاب ورالی۔ ناگ سُراولی۔

بھیرون ٹھاٹھ ۱۹

بھیرون۔ کالنگڑا۔ میگھ رنجنی۔ سوراشتر۔ جوگیا۔ رام کلی۔ پربھاوتی۔ ببھاس۔ گوری۔ للت پنچم ساویری۔ بنگال۔ شیومت بھیرون۔ انند بھیرون۔ گن کلی۔ ہیجیج۔ اہیر بھیرون۔ زیلف دیس گونڈ

بھیروین ٹھاٹھ ۹

بھیروین۔مالکوس۔اساوری۔دھناسری۔بھوپال۔زنگولہ۔موٹکی۔سدھ ساونت۔بسنت کھاری

اساوری ٹھاٹھ ۱۰

اساوری۔جونپوری۔دیوگندھار۔سدھ۔اڈانہ۔کوسی۔درباری۔دیسی۔کھٹ۔ابھیری۔

ٹوڈی ٹھاٹھ

ٹوڈی۔گوجری۔میانکی ٹوڈی۔درباری توڈی۔ملتانی۔بہادری ٹوڈی۔بلاس خانی ٹوڈی

پوربی ٹھاٹھ ۱۵

پوربی۔گوری۔ریوا۔بہاس۔دیپک۔تربینی۔مالوی۔ٹنکیکا۔سری راگ۔جیت سری۔بسنت۔پرج۔دھناسری۔پوریا دھناسری۔ہنس نارائن۔

مارواٹھاٹھ ۱۲

مارو۔پوریا۔للت۔سوہنی۔برازی۔جیت۔بھکار۔بھٹیار۔بہاس۔ساج گری۔مالی گورا۔پنچم۔پوریا کلیان۔

کافی ٹھاٹھ ۳۱

دھناسری۔سیندھوی یا سیندورا۔کافی۔دھانی۔بھیم پلاسی۔بہار۔مدھ ماد۔باگیسری۔حسینی کانہرا۔میگھ ملار۔ امداسی ملار۔میان کی ملار۔سوہا۔نلامبری۔سور ملار۔پٹ منجری۔پردیپکی۔شہانا۔دیوساکھ۔ہنس کنکنی۔بندرابنی پیلو۔کوسی کانہرا۔نائیکی کانہرا۔میانکا سارنگ۔سگھرائی۔سُدھ سارنگ۔بروا۔ساونت سارنگ۔سیری رنجنی۔لنکدھن۔

مرقومۂ بالا راگون کا بیان راگ ادھیا مین کیا جائے گا بالفعل طالب علم کو چند ضروری اصطلاحون سے واقف ہونے کی اور ضرورت ہی۔ یہ اصطلاحین چند سُرون کے لیے ہین جنکا تعلق راگ سے ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ راگ کسے کہتے ہین؟ پس جاننا چاہیے کہ راگ کی تعریف مین پنڈت لوگ متفق ہین کہ "راگ ایسے چند سُرون کے مجموعہ کا نام ہے جو دل کو اچھے معلوم ہون" راگ کی

پہچان کے لیے دسؔ باتون کو اگلے پنڈتوں نے ضروری مانا ہے جنکو صطلاحاً لچھن (लक्षण) کہتے ہین
یہ دسؔ لچھن حسب ذیل ہین۔

(۱)	گرہ	ग्रह	(۶)	اپنیاس	अपन्यास
(۲)	انش	अंश	(۷)	سنیاس	संन्यास
(۳)	نیاس	नियास	(۸)	ونیاس	विन्यास
(۴)	تار	तार	(۹)	بَہُتُ	बहुत्व
(۵)	مندر	मंद्र	(۱۰)	اَلپَت	अल्पत्व

اب ہم ہرایک کو علٰحدہ علٰحدہ بیان کرتے ہین۔

گرہ اُس سُر کا نام ہی جس سے کوئی راگ شروع ہو۔

انش اُس سُر کا نام ہی جو بار بار راگ مین مستعمل ہو۔ اسکا دوسرا نام جیوسُر ہے۔
- جیو (जिव) کے معنی جان کے ہین اِسلیے انش کا سُر راگ کی جان ہوا۔

تار یہ سُر بتاتا ہے کہ ٹیپ کے سُرون مین کہانتک راگ کو جانا چاہیے۔

مندر اُس سُر کا نام ہے جو نیچے کی سپتک مین لگایا جائے اور گویا یہ سرایک حد قائم کرتا ہی
کہ مندر کی سپتک مین کہانتک راگ کو جاتا چاہیے۔

نیاس وہ سُر ہی جسپر راگ ختم ہوتا ہے۔

اپنیاس وہ سُر ہے جسپر راگ کا ایک حصہ ختم ہو۔ مثلاً کسی راگ کی استائی کے خاتمہ کا سُر
اپنیاس کا سُر کہا جائے گا۔ اسمین اور نیاس کے سُر مین یہ فرق ہے کہ نیاس کے سُر
پر پورا راگ ختم ہوتا ہے۔ اور اپنیاس پر راگ کا ایک حصہ ختم ہوتا ہے۔

سنیاس سنیاس اُس سُر کا نام ہے جسپر راگ کا پہلا حصہ ختم ہوتا ہے۔

ونیاس اُس سُر کا نام ہے جسپر گیت کا پہلا ٹکڑا ختم ہوتا ہے۔

بَہُتُ - یہ دو طرح پر ہے۔ النگھن (अलंघन) اور ابھیاس (अभ्यास)

النگھن - وہ سر ہے جو راگ کی آروہی امروہی مین برابر بولتا ہے۔

ابھیاس وہ سُر ہے جو راگ کی آروہی امروہی مین چھوٹ جاتا ہے۔

الپت - اِسکے لفظی معنی چھوٹے یا کمزور کے ہین اور سُر راگ مین اسوقت کمزور ہوتا ہے جب
کمی کے ساتھ اسکا استعمال ہو یا بالکل غیر مستعمل ہو لہذا اسی بنا پر اِسکی بھی دو قسمین ہین۔

لنگھن اور انبھیاس (अनभ्यास)

لنگھن وہ سُر ہی جو کسی راگ مین قطعاً متروک ہو۔

انبھیاس وہ سُر ہے جو کسی راگ مین نہایت کمی کے ساتھ مستعمل ہو۔

مرقومۂ بالا لچھنون کی پابندی گرنتھ سنگیت مین بہت سختی کے ساتھ کیجاتی تھی لیکن اُچھنون کی پابندی فرض نہین خیال کیجاتی صرف انس کے سُر کی البتہ ضرورت ہوتی ہے، لیکن آجکل اسکا دوسرا نام ہے یعنی فی زمانناانس کا سُر وادی سُر کے نام سے مشہور ہے۔

آجکل راگ کے لیے ذیل کے سُرون کا ہونا ضروری ہے۔ وادی वादी سموادی (समवादी) انوادی अनुवादी ویوادی (विवादी) دراصل یہ چارون اصطلاحین رتناکر سے لی گئی ہین لیکن اُس گرنتھ کے زمانے مین ان سُرون کے معنی اور تھے اور آجکل یہ سُر دوسرے معنوںمین مستعمل ہین یہان پر سنگیت پاریجات جو ایک پورا ناگرنتھ ہے، اسکا بیان ان سُرون کے متعلق لکش سنگیت سے نقل کیا جاتا ہے۔

سنگیت پاریجات

موسیقی کے عالم کہتے ہین کہ جو سُر کسی راگ مین کثرت سے استعمال ہوتا ہے اُسکو وادی کہتے ہین کھرج پنچم یا پنچم کھرج سموادی کے جوڑ ہین[1]۔ جو سُر نہ وادی ہو نہ سموادی اسکو انووادی کہتے ہین۔ جو سُر راگ کی خوبصورتی اور ترتیب کو خراب کردیتا ہے اُسکو دشمن سے مثال دی ہے۔ دیوادی سُر راگ کے اور سُرون کا دشمن ہے۔ ساتوین سُرون مین جس سُر پر راگ کا دارومدار ہوتا ہے اسکو "جیوسُر" یا انش سُر یا وادی سُر کہتے ہین۔ سموادی بہت سی باتون مین وادی کا ہمسر ہی لیکن اہمیت مین اسکا درجہ وادی سے کم ہے۔ انوادی بہت سی باتون مین وادی اور سموادی کی طرح ہے۔ اچھے گانے والے جب کوئی راگ گاتے ہین تو وادی سُر پر ہمیشہ زور رکھتے ہین اور سموادی پر بھی زور دیتے ہین لیکن اُس سے کم اور انوادی پر درجہ بدرجہ زور دیتے ہین لیکن موقع محل کے ساتھ اچھے گانے والے دیوادی کو بھی کبھی کبھی لگاتے ہین اور یہ دو طرح پر لگایا جاتا ہے۔ پرچھادن प्रच्छादन یعنی برائے نام اس سُر کو چھو لیتے ہین۔ دوسرے لوپن लोपन یعنی چھپاکر اسطرح کہ معلوم نہو۔ لکش سنگیت کہتا ہے پنڈتون کا قول ہے کہ وادی سُر راگ کی جان اور اس سے راگ کا نام اور وقت معلوم ہوتا رہتا ہے۔ اچھے گانے والے دیوادی سُرون کو بھی کبھی کبھی راگ

[1] نوٹ۔ اِسکو مروجہ موسیقی سے کوئی تعلق نہین ہے۔

مین لگاتے ہین لیکن ایسی ہوشیاری کے ساتھ کہ معلوم نہین ہوتا۔ عام طور پر دیوادی سُر امروہی مین لگایا جاتا ہے۔ اب ان سُرون کو علیٰحدہ علیٰحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ ہر راگ مین ایک ایسا سُر ہونا ضروری ہے جسپر راگ کی شکل منحصر ہو اور بغیر اُس سُر کے راگ کی قطع صحیح نہ پیدا ہو۔ ایسے سُر کو اصطلاحاً وادی سُر کہتے ہین اِس سُر کا دوسرا نام انس (अंश) ہے اور اسکے لفظی معنی جان کے ہین پس وادی سُر گویا راگ کی جان ہے اور موسیقی کی روزمرّہ مین یون کہنا مناسب ہوگا کہ اس سُر پر راگ کا زور رہتا ہے۔

دوسرا سُر جو راگ مین ہونا ضروری ہے اور جو وادی سُر کا مددگار رہتا ہے اور راگ کی شکل پیدا کرنے مین وادی سُر کا ساتھ دیتا ہے اِسے اصطلاحاً سموادی سُر (समवादी) کہتے ہین۔ اِس سُر کو گرنتھون نے منتری (मंत्री) کہا ہے جسکے معنی وزیر کے ہین۔ مطلب یہ ہوا کہ جو نسبت وزیر کو بادشاہ کے ساتھ ہے وہی نسبت سموادی سُر کو وادی سُر کے ساتھ ہے۔

وادی سموادی سُرون کے علاوہ جسقدر اور سُر راگ مین ہوتے ہین انکو اصطلاحاً انوادی (अनुवादी) کہتے ہین۔ یہ راگ کی شکل پوری کرتے ہین اور وادی سموادی کے مطیع ہین۔

چوتھی قسم سُرون کی راگ کے اعتبار سے دیوادی سُر (विवादी) ہے۔ دیوادی وہ سُر ہین جو راگ مین نہ لگائے جاتے ہون اور جنکے لگانے سے راگ کی شکل خراب جائے۔ مثلاً ہنڈول مین پنچم دیوادی سُر ہے۔ اِسی کا دوسرا نام ورجت سُر بھی ہے۔

دیوادی کو گرنتھ کارون نے شترو (शत्रु) کہا ہے جسکے لفظی معنی دشمن کے ہین مطلب یہ ہوا کہ دشمن کیطرح دیوادی سُر سے پرہیز کرنا چاہیے۔

خاص حالتون مین گرنتھون نے دیوادی سُر کو راگ مین استعمال کرنے کی اجازت دی ہے بشرطیکہ نہایت کمی کے ساتھ ہو اور عامل دانستہ طور پر لگائے لکش سنگیت کا مصنف اِسکے متعلق لکھتا ہے کہ "میرے نزدیک دیوادی سُر کا استعمال راگ مین ایک آدھ مرتبہ مضائقہ نہین رکھتا کیونکہ دیوادی راگ کی خوبصورتی کو بعض اوقات بڑھا دیتا ہے جسطرح سیاہ تل گورے چہرے کے حسن کو دوبالا کر دیتا ہے"۔ اِسی بنا پر بعض گرنتھ کارون نے اسکو انبیست (अनभ्यस्त) بھی کہا ہے جسکے معنی یہ ہوئے کہ یہ سُر بار بار استعمال کرنے کے قابل نہین ہے۔ اور منا اَک اسپرش (मनागस्पर्श) بھی کہا ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ ایسا سُر جو بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہو۔ ہوشیاری کے ساتھ چھپایا جاوے لیکن بالکل غیر مستعمل بھی نہو۔ دیوادی سُرون کے خاص حالتون مین جائز ہونے کی مثال اسطرح پر

سمجھنا چاہیے جیسے آجکل کیدارے مین بعض مرتبہ کومل نکھاد دیتے ہین حالانکہ کیدارے کی اصلی سُرون مین کومل نکھاد نہین ہے۔ یا ایمن کلیان مین سدھ مدھم۔ یا بلاولون مین کومل نکھاد۔ لیکن گرنتھون نے صرف راگ کی امروہی مین دیوادی سُرون کا استعمال جائز کیا ہے اور آروہی مین قطعی ممانعت کی ہے لہذا جب کسی راگ مین خوبصورتی کے لیے دیوادی سُر لگایا جائے تو ہمیشہ امروہی مین لگانا چاہیے۔ لیکن ہمارے نزدیک دیوادی سُر کسی حالت مین جائز نہ ہونا چاہیے کیونکہ اوّل تو اسکا کوئی ثبوت نہین کہ عامل کسی راگ مین دیوادی سُر دانستہ طور پر لگا رہا ہے یا نادانستگی کیحالت مین۔ دوسرے رفتہ رفتہ دیوادی سُر اسقدر عام ہوجاتا ہے کہ ایک زمانے کے بعد اسکو راگ کا سُر مجبوراً ماننا پڑتا ہے اِسکی ایک مثال پیش کیجاتی ہے۔ تمام ہندوستانی موسیقی کے اچھے جاننے والے اِس بھید کو جانتے ہین کہ للت راگنی مین دراصل تیور دھیوت ہے اور کومل دھیوت اِسکا دیوادی سُر ہے لیکن چونکہ کومل دھیوت سے یہ راگنی نہایت خوبصورت ہوجاتی ہے اِسلیے کومل دھیوت کا اِسقدر رواج ہوا کہ تیور دھیوت دیوادی ہوگئی اور کومل دھیوت راگنی کا جسنرو سمجھی جانے لگی۔ اِسطرح کی اور مثالین بھی پیش کیجاسکتی ہین۔ مثلاً بہاگ مین تیور مدھم۔ یا الہیا مین کومل نکھاد۔ یا سنکرہ مین مدھم وغیرہ وغیرہ

جاننا چاہیے کہ قریب قریب ہر راگ کے انوادی سُرون مین چند سُر ایسے ملین گے جنپر آروہی مین یا امروہی مین یا دونون مین ٹھہرنے سے یا زور دینے سے راگ کی شکل خراب جانے کا ڈر رہتا ہے۔ لہذا اِن سُرون پر زور نہ دینا چاہیے اور نہ ٹھہرنا چاہیے۔ ایسے سُرون کو اصطلاحاً دُربل (दुर्बल) کہتے ہین جسکے لفظی معنی کمزور کے ہین۔ مثلاً کیدارے مین دھیوت دُربل ہے یعنی اگر کوئی شخص کیدارے مین دھیوت پر زور دے تو کیدارے کی شکل نہ رہیگی۔

اسیطرح انوادی سُرون مین اگر کسی سُر پر زور رہتا ہے تو اِسکو اصطلاحاً پربل کہتے ہین اور اسکے معنی زوردار کے ہین۔

جو سُر برابر ٹھہر ٹھہر کر بولے اِسے اصطلاحاً کمپت (कंपित) سُر کہتے ہین۔ کمپت کے لفظی معنی کانپنے والے کے ہین اور بعض راگون مین کمپت سُرون کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً سا رے رے رے گا ما پا ما گا رے رے سا۔ اِسمین رکھب کا سُر کمپت ہے۔ کوکبہ، نیچے ونتی وغیرہ مین کمپت سُر لگائے جاتے ہین۔

جب کوئی سُر اپنے سلسلے سے کسی راگ مین نہ بولے تو وہ اصطلاحاً وکر کہلاتا ہے۔ وکر (वक्र) کے

معنی ٹیڑھے کے ہین۔ مثلاً سا رے ما گا ما پا دھا نی سا۔ اسمین گندھار کا سُر وکر ہے۔ یہی وکر سُر
راگ کی آروہی امروہی کو بھی وکر کر دیتا ہے۔

اَندولت (अंदोलित) کے لفظی معنی جھولانے کے ہین اور مطلب ہلنے سے ہی اَور جو سُر اسطرح پر
لگا یا جائے اُسکو اندولت سُر کہتے ہین۔

جاننا چاہیے کہ راگ دو طرحکے گرنتھون نے مانے ہین۔ مارگ (मारग) اور دیسی (देशी)۔
مارگ وہ راگ ہین جو بقول پنڈتون کے دیوتاؤن کے ایجاد کیے ہوئے ہین۔ دوسرا بیان
مارگ راگون کی نسبت یہ ہے کہ جنمین دسون لچھن جنکا پہلے ذکر کیا جاچکا ہے موجود ہون اور گرام
اور سُرتی وغیرہ کی قید سے گائے جائین۔ مالکوس وہنڈول وغیرہ مارگ راگونکی مثالین ہین۔
دیسی وہ راگ ہین جو کسی خاص حصہ ملک مین ایجاد ہوئے ہون اور وہان کسی خاص طریقہ پر گائے
جاتے ہون۔ مانڈ۔ جونپوری وغیرہ دیسی راگونکی مثالین ہین۔ دوسرا بیان اُنکے متعلق یہ ہے کہ
دیسی راگ وہ ہین جنمین گرام اور سُرتی وغیرہ کی قید نہو۔ پس فی زمانا گو یا ہم مارگ راگون کو بھی
دیسی راگ کر کے گاتے ہین کیونکہ مروجہ نظام موسیقی مین گرام اور سُرتی وغیرہ کی قید ہمارے راگون
مین نہین ہے۔

سُرون کی تعداد کے اعتبار سے راگون کی تین قسمین ہین۔ سمپورن۔ کھاڈو۔ اوڈو۔
سمپورن راگ وہ ہے جسمین سات یا اِس سے زائد سُر ہون۔ آیمن کلیان سمپورن راگ کی مثال ہے
کھاڈو راگ وہ ہے جسمین صرف چھ سُر ہون۔ للت کھاڈو راگ کی مثال ہے
اُوڈو راگ وہ ہے جسمین صرف پانچ سُر مستعمل ہون۔ ہنڈول اوڈو راگ کی مثال ہے۔

راگون مین چند ایسے ہین جو اپنی شکل پورے طور پر یا تو پوروانگ مین ظاہر کرتے ہین یا اترانگ مین
پس اسی اعتبار سے تمام راگون کی تقسیم دو طرح پر کیجاتی ہے۔ پوروانگ کے راگ۔ اترانگ کے راگ۔
پوروانگ کے راگ وہ ہین جنکی شکل پوروانگ مین ظاہر ہو اور اسی حصے پر راگ کا زیادہ زور رہے
پوریا پوروانگ کے راگ کی مثال ہے۔
اترانگ کے راگ وہ ہین جنکی قطع اترانگ یعنی پنچم سے لیکر ٹیپ کی کھرج تک پیدا ہوتی ہو اور اسی
حصے پر راگ کا زور رہتا ہے۔ سوہنی۔ بسنت۔ پرج وغیرہ اترانگ کے راگون کی مثالین ہین۔

سُدھ اور وکر آروہی امروہی کے لحاظ سے راگ کی دو قسمین ہین۔ سُدھ روپ کے راگ۔ اور وکر
روپ کے راگ۔

سُدھ روپ کے راگون مین جسقدر سُرون سے راگ بنا ہو وہ سب سر سلسلہ وار لگائے جاتے ہین۔ ٹوڈی۔ ایمن۔ سُدھ روپ کے راگونکی مثال ہے۔

وکر روپ کے راگ وہ ہین جنمین راگ کے سُر سلسلے سے نہین لگائے جاتے۔ گورسارنگ کامود وکرروپ کے راگونکی مثال ہین۔

راگ خالص اور غیر خالص ہونے کے اعتبار سے تین طرح پہ مانے جاتے ہین۔ سُدھ۔ چھایالگ سنکیرن سُدھ راگ وہ ہین جو خالص ہین۔ چھایالگ (छायालग) راگ وہ ہین جو دو راگون سے ملکر بنے ہین اور جو راگ دو سے زائد راگون سے مرکب ہین اُنکو سنکیرن کہتے ہین۔

وقت کے اعتبار سے راگون کی گرنتھ کارون نے یون تقسیم کی ہے کہ جو راگ دونون وقت ملتے گائے جاتے ہین وہ اصطلاحاً سندھی پرکاش راگ (संधिप्रकाश राग) کہے جاتے ہین۔ ظاہر ہے کہ دونون وقت چوبیس گھنٹہ مین دو مرتبہ ملتے ہین شام کے قریب اور صبح کے قریب۔ سندھی پرکاش راگون کی نشانی کومل رکھب اور کومل دھیوت اور تیور گندھار اور تیور نکھاد ہے۔ یہ سندھی پرکاش راگون مین ضرور موجود ہونگی۔

تیور مدھم کے راگ۔ یہ راگ عام طور پر شام اور رات کو گائے جاتے ہین اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اسمین تیور مدھم بہت بڑا حصہ لیتی ہے۔

سُدھ مدھم کے راگ۔ یہ راگ عموماً صبح اور دن کے وقت گائے جاتے ہین اور ان مین سُدھ مدھم بہت بڑا حصہ لیتی ہے۔

موسیقی کے عالم راگونکی تخصیص چھ طریقون پر کرتے ہین اور جو اصطلاحاً بھید (भेद) کہے جاتے ہین ان چھ بھیدون کا طالب علم کو سمجھ لینا ضروری ہے۔ مثلاً اگر کوئی غیر ملک کا رہنے والا جو سُرون سے بخوبی واقف ہو لیکن ہندوستانی موسیقی بالکل نہ جانتا ہو ہمارے تمام مروجہ راگون کو سُنے تو ذیل کی باتین اسکی سمجھ مین آئینگی۔

(۱) چند راگ ایسے ہونگے جنمین سدھ رکھب اور سدھ دھیوت بہت زیادہ حصہ لیگی اور انھین سُرون کیوجہ سے یہ راگ اور تمام راگون سے علحدہ معلوم ہونگے۔

(۲) چند راگ ایسے ہونگے جنمین وہی رکھب اور دھیوت کومل ہو جاینگی اور اسکی وجہ سے وہ پہلی قسم کے راگون سے الگ ہو جائینگے۔

(۳) چند راگ ایسے معلوم ہونگے جو گندھار اور نکھاد کے کومل ہو جانے کی وجہ سے الگ ہو جائینگے

(۴) کچھ راگ سدھ مدھم کی وجہ سے الگ معلوم ہونگے۔
(۵) کچھ راگ تیور مدھم کی وجہ سے سُدھ مدھم کے راگون سے الگ معلوم ہونگے۔
(۶) کچھ راگ ایسے معلوم ہونگے جسمین سُدھ اور تیور مدھم دونون ملی ہوئی پائی جائے گی۔
مرقومۂ بالا چھ قسم کے راگون مین یہ ضرور ہے کہ ہر ایک قسم مین ایک راگ چند خفیف باتون کی وجہ سے ایک دوسرے سے الگ ہوجاتا ہے مثلاً کسی کی آروہی مین کوئی سُر نہ لگا اور کسی راگ کی امروہی مین وہی سُر نہ لگایا گیا اور اسکی وجہ سے یہ دونون راگ ایک دوسرے سے الگ ہوگئے لیکن بڑا فرق پیدا کرنیوالے یہی سُر ہونگے جو اوپر بیان کیے گئے۔
اب یہان چند ایسی باتین بیان کیجاتی ہین جو غالباً بہت سے سمجھدار اور اچھے جاننے والون کے تجربے مین آچکی ہون۔
(۱) پہلی بات یہ ہے کہ کوئی ایسا راگ ممکن نہین ہے جسمین مدھم اور پنچم دونون سُر نکال دیے گئے ہون۔
(۲) جن راگنیون مین کومل گندھار اور تیور مدھم لگتی ہے ان مین کومل نکھاد نہین لگائی جاتی۔ بالفرض اگر کوئی تخص سُر لگائے بھی تو نہایت درجہ کانون کو بُری معلوم ہوتی ہے۔ فی زمانا چند ٹوڈی کی قسمین ایجاد ہوئی ہین جنمین کومل نکھاد لگائی جاتی ہے لیکن ایسی حالت مین ہمیشہ کومل مدھم بھی اسمین شامل کردیجاتی ہے بلکہ یون کہنا مناسب ہوگا کہ دونون مدھمین اور دونون نکھادین شامل کردی جاتی ہین۔
(۳) ہمارے مروجہ راگون مین دونون رکھب یا دونون گندھار ایک ہی ساتھ نہین لگائی جاتین یہ ممکن ہے کہ ایک رکھب یا گندھار آروہی مین لگائی جائے اور دوسری رکھب یا گندھار امروہی مین لیکن نہین ممکن ہے کہ کومل اور تیور دونون سُر ایک ساتھ لگائے جائین۔ یہی حال دھیوتون کا ہے اور نکھادون کے متعلق بھی عام طور پر یہی کہا جاسکتا ہے سوائے میانکی ملار کے جسمین آجکل کبھی کبھی دونون نکھادین ایک ہی ساتھ لگا دیتے ہین لہذا اسکو بوجہ رواج مستثنے کہین گے۔
راگ کے اقسام بیان کرنے کے بعد اب ہمین دریافت کرنا چاہیے کہ تان کسے کہتے ہین اور اسکا مروجہ موسیقی مین کیا مصرف ہو؟ واضح ہو کہ تن (तन) سنسکرت مین کھینچنے یا پھیلانے کے معنون مین مستعمل ہے اور تان کا لفظ اسی سے نکلا ہے۔
تان۔ سُرون کے ایسے مجموعے کا نام ہے جو راگ کو پھیلانے مین کارآمد ہو۔ سارے گا ما پا دھا نی سا۔ یہ تان ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر مورچھنے اور تان مین کیا فرق ہوا؟ پس یاد رکھنا چاہیے کہ مورچھنے کے لیے آروہی امروہی کا ہونا ضروری ہے اور سُرون کا سلسلہ وار بولنا بھی ضروری ہے

لیکن تان کے لیے اِن دو باتون مین سے کسی کی بھی ضرورت نہین۔ مورچھنے کا مصرف ٹھاٹھ اور راگ پیدا کرنا ہی۔ تان کا مصرف راگ مین گھٹنا بڑھنا ہے۔ تان بالکل آروہی ہوسکتی ہے۔ مثلاً سا رے گا ما پا وغیرہ یا بالکل امروہی ہوسکتی ہے جیسے نی دھا پا ما گا رے سا۔ یا آروہی امروہی دونون ملی ہوئی بھی ہوسکتی ہی جیسے سا رے گا ما پا دھا پا ما گا رے گا ما پا دھا نی سا۔

تان دو قسم کی ہوتی ہے۔ سُدھ تان اور کوٹ تان (कूटतान)

سُدھ تان۔ ایسی تان کو کہتے ہین جسمین سُر سلسلہ وار لگائے جائین مثلاً سا رے گا ما۔ یہ سُدھ تان کی مثال ہوئی۔

کوٹ تان۔ ایسی تان کا نام ہے جسمین سُر سلسلہ وار نہون۔ مثلاً سا رے گا رے ما پا گا ما۔ یہ کوٹ تان کی مثال ہے اور یہ حساب سے حسب ذیل ہوسکتی ہین۔

(۱) ایک سُر کی کوٹ تان ایک ہی ہوگی۔ اور اسکا حساب یہ ہے ۱ × ۱ = ۱

(۲) دو سُرونکی دو کوٹ تانین ہونگی ” ۱ × ۲ = ۲

(۳) تین سُرون کی چھ کوٹ تانین ہونگی ” ۱ × ۲ × ۳ = ۶

(۴) چار سرون کی چوبیس کوٹ تانین ہونگی ” ۱ × ۲ × ۳ × ۴ = ۲۴

(۵) پانچ سُرونکی ایک سو بیس تانین ہونگی ” ۱ × ۲ × ۳ × ۴ × ۵ = ۱۲۰

(۶) چھ سُرونکی سات سو بیس تانین ہونگی ” ۱ × ۲ × ۳ × ۴ × ۵ × ۶ = ۷۲۰

(۷) سات سُرونکی پانچہزار چالیس تانین ہونگی ” ۱ × ۲ × ۳ × ۴ × ۵ × ۶ × ۷ = ۵۰۴۰

کوٹ تانون کا دوسرا نام **میر کھنڈ** (मेरखंड) ہی اور یہین گویا کوٹ تانون کا جنکا حساب اوپر دکھایا گیا ہے نکالنے کا طریقہ بیان کرنا ہے۔ مثلاً ہمکو چار سُر حسب ذیل دیے گئے ہین۔ سا رے گا ما۔ اور انکی کوٹ تانین ہمین نکالنا ہین تو ہم ذیل کے طریقے سے تانین نکالین گے۔ لیکن سب سے پہلے چند ضروری قواعد اِسکے متعلق لکھ دینے کی ضرورت ہی جنکی پابندی سے کوٹ تانون کا نکالنا بہت آسان ہو جائے گا۔

(۱) کسی تعداد کے سُرون سے کوٹ تان نکالنے کا نام **تان پرستار** (तानप्रस्तार) ہی

(۲) جس سلسلے سے کہ پہلے تان مین سُر موجود ہون اسکو اصطلاحاً **مول کرم** (मूलक्रम) یا **پہلا پرکار** (प्रकार) کہتے ہین جیسے سا رے گا ما۔ یہ چار سُر ہمکو تان پرستار کے لیے دیے گئے ہین لہٰذا یہ پہلا پرکار کوٹ تان کا ہوا۔

(۳) جو تعداد سُرونکی کوٹ تان کے لیے دی جائے اُسمین سُرون کا اصلی سلسلہ مین ہونا ضروری ہے مثلاً چار

سُر اوپر دیے گئے ہین جس سے ہمکو کوٹ تانین نکالنا ہین یہ سُر کھرج اور رکھب اور گندھار اور مدھم ہین لہذا انکے پہلے پرکار یا مول کرم کو سلسلے مین ہونا ضروری ہے۔ اِسطرح۔سا رے گا ما۔

(۴) یہ امر بدیہی ہے لیکن مان لینا ضروری ہے کہ کھرج سے قبل سُر کوئی نہین ہے اور رکھب سے قبل کھرج ہے اور گندھار سے قبل رکھب ہے اور مدھم سے قبل گندھار ہے اور جس سُر کے نیچے جو سُر لکھا جائے وہ اس سے پیشتر کا سُر ہونا چاہیے مثلاً رکھب کے نیچے ہم کھرج کو لکھ سکتے ہین لیکن کھرج کے نیچے کوئی سُر نہین لکھ سکتے کیونکہ کھرج سے پیشتر کوئی سُر نہین ہے۔

(۵) ہر نئی تان اپنی پیشتر کی تان سے پیدا ہوگی یعنی دوسری تان پہلی سے پیدا ہوگی اور تیسری دوسری سے پیدا ہوگی اور چوتھی تیسری سے وغیرہ

(۶) ہر نئی تان لکھنے مین داہنی طرف سے شروع ہوگی اور بائین طرف ختم ہوگی۔ اوراسمین سُرونکی تعداد پوری ہونا چاہیے جتنی پہلے مقرر کردی گئی ہو۔

(۷) ہر نئی تان مین صرف ایک سُر کے بدلنے کی ضرورت ہو اور اسکے بعد اس سے پیشتر کی تان کے تمام سُر اِس نئی تان مین نقل کردیے جائین گے۔

(۸) کوٹ تانونکی تعداد صرف اُسی قدر ہوگی جسقدر سُرون کے نمبر شمار کو آپسمین ضرب دینے سے نتیجہ نکلے مثلاً ہمین دریافت کرنا ہے کہ چار سُرون سے کتنی تانین ہوسکتی ہین تو ہم انکے نمبر شمار کو آپسمین ضرب دین گے۔ اِسطرح۔ ۱ × ۲ × ۳ × ۴ = ۲۴ ۔اسکا نتیجہ چوبیس ہوا۔پس چوبیس کوٹ تانون سے زائد چار سُرون سے تانین نہین پیدا ہوسکتین۔

(۹) تمام کوٹ تانین کسی مقررہ سُرون کی تعداد کی حسب ذیل طریقے پر پیدا ہونگی۔مثلاً ہمکو چار سُر سا رے گا ما کوٹ تانین بنانے کو دی گئی ہین تو ان مین سے چھ تانین ایسی ہونگی جو مدھم پر ختم ہونگی اور چھ تانین ایسی ہونگی جو گندھار پر ختم ہونگی اور چھ تانین رکھب پر ختم ہونگی اور چھ تانین کھرج پر ختم ہونگی اِسکے دریافت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نمبر شمار کو حاصل ضرب پر تقسیم کردیا جائے۔مثلاً چار سُر ہمین کوٹ تان بنانے کو دیے گئے ہین اور ہمین ابھی حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ چوبیس تانین ہوسکتی ہین اب اگر ہم چوبیس پر چار کو تقسیم کرین تو حاصل تقسیم چھ ہوگا اِسطرح (۲۴ ÷ ۴ = ۶) پس ہمکو معلوم ہوجائے گا کہ ہر ایک حصہ پر چھ چھ تانین ختم ہونگی۔

اگر پانچ سُر ہمین دیے گئے ہین اور ہمکو دریافت کرنا ہے کہ اُسمین کتنی کوٹ تانین ایک ایک سُر پر ختم ہونگی تو ہم اِسطرح شروع کرین گے کہ پہلے ہم یہ دیکھین گے کہ پانچ سُرون مین کل تعداد کوٹ تانونکی کسقدر ہوتی ہے اسکو ہم پیشتر کیطرح اِس طریق پر دریافت کرسکتے ہین (۱ × ۲ × ۳ × ۴ × ۵ = ۱۲۰) یعنی نمبر شمار کو آپس مین

ضربِ دینے سے حاصل ضرب ایک سو بیس ہوا - اب نمبر شمار کو ایک سو بیس پر تقسیم کر دین گے - اِس طرح (۱۲۰ : ۵ = ۲۴) اِسکا حاصل تقسیم چوبیس ہوا - پس پانچ سُرون کی کوٹ تان بنانے مین ہر ایک سُر پر چوبیس چوبیس تانین ختم ہونگی -

اِسکو اور سہل کرنے کے لیے ہم چار سُرونکی چوبیس کوٹ تانین ذیل مین لکھ کر دکھاتے ہین تاکہ اچھی طرح ناظرین سمجھ لیین -

پہلا حصّہ	دوسرا حصّہ	تیسرا حصّہ	چوتھا حصّہ
(۱) سا رے گا ما	(۷) سا رے ما گا	(۱۳) سا گا ما رے	(۱۹) رے گا ما سا
(۲) رے سا گا ما	(۸) رے سا ما گا	(۱۴) گا سا ما رے	(۲۰) گا رے ما سا
(۳) سا گا رے ما	(۹) سا ما رے گا	(۱۵) سا ما گا رے	(۲۱) رے ما گا سا
(۴) گا سا رے ما	(۱۰) ما سا رے گا	(۱۶) ما سا گا رے	(۲۲) ما رے گا سا
(۵) رے گا سا ما	(۱۱) رے ما سا گا	(۱۷) گا ما سا رے	(۲۳) گا ما رے سا
(۶) گا رے سا ما	(۱۲) ما رے سا گا	(۱۸) ما گا سا رے	(۲۴) ما گا رے سا
یہ سب مدھم پر ختم ہوئین	یہ سب گندھار پر ختم ہوئین	یہ سب رکھب پر ختم ہوئین	یہ سب کھرج پر ختم ہوئین

یہ چار حصے ان تانون کے اسیلیے ہوئے کہ چار ہی سُر پرستار کے لیے تھے بالفرض اگر پرستار کے لیے پانچ سُر دیے جائین تو اِسی طرح پانچ حصے ہونگے اور ہر ایک سُر پر جیسے ابھی دکھایا گیا ایک تعداد تانونکی ختم ہوگی اب چار سُر جو پیشتر دیے گئے تھے انکی کوٹ تانین ہم بنانا شروع کرتے ہین پہلا پرستار سا رے گا ما ہے لہذا اسے ہم حاشیے پر لکھتے ہین اور گویا پہلی تان ہماری یہی ہے -

(۱) سا رے گا ما

دوسری تان پہلی سے نکلے گی (دیکھو قاعدہ پنجم) اب قاعدہ چہارم کے حکم سے ہمین داہنی طرف سے شروع کرنا ہے (دیکھو قاعدہ چہارم) ہم یہان پہلی تان کو ایک طرف لکھے دیتے ہین تاکہ ناظرین کو دیکھنے مین آسانی ہو - ہمکو کھرج کے نیچے کوئی سُر پہلے رکھنا چاہیے (بقاعدہ ہشتم) لیکن قاعدہ چہارم کی رو سے ہم کھرج کے نیچے کوئی سُر نہین لکھ سکتے لہذا کھرج کے نیچے ہم ایک چوپارہ کا نشان بفعل بنائے دیتے ہین - اسطرح

(۱) سا رے گا ما
×

اب کھرج کو چھوڑ کر دوسرے سُر پر جانا چاہیے - یہ رکھب ہے - ہم یہ دیکھتے ہین کہ رکھب سے پیشتر کوئی سُر ہے؟ ہان کھرج کا سُر ہے - لہذا ہم پہلی تان کی رکھب کے نیچے دوسری تان مین کھرج رکھ سکتے ہین - اِسطرح (۱) سا رے گا ما

× سا

یہان آخری قاعدہ پر ستار کے متعلق لکھا جاتا ہے جو حسب ذیل ہے -

(۱۰) جو سُر نیچے لکھا جائے اِسکے متعلق یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ پیشتر کی تان مین وہی سُر اُس سُر کے بائین جانب تو نہین موجود ہے -

اب ہمکو اس قاعدے کی رو سے دریافت کرنا چاہیے کہ "سا" پہلی تان مین اس دوسری تان کے "سا" کے بائین جانب تو نہین ہے - دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نہین ہے لہذا دوسری تان مین جس جگہ پر "سا" کا سُر رکھا ہے وہ صحیح ہے - اب بقاعدہ ہفتم باقی سر بعینہ اِسی حالت مین نقل کرتے ہین - اِسطرح (۱) سا رے گا ما

× سا گا ما

لیکن بقاعدہ ششم ہر تان مین پورے سُر ہونے چاہئین - اب صرف رکھب باقی رہ گئی لہذا اسکو چوپارے کے نشان پر رکھدیا - یہ دوسری کوٹ تان ہوگئی اِس طرح (۱) سا رے گا ما

(۲) رے سا گا ما

دوسری تان حاشیہ پر لکھی جاتی ہے - اِس طرح (۲) رے سا گا ما

اب تیسری تان دوسری تان سے پیدا ہونا چاہیے (دیکھو قاعدہ پنجم) پیشتر کیطرح سے ہمین داہنے ہاتھ کیطرف سے شروع کرنا چاہیے (دیکھو قاعدہ ششم) "رے" سے قبل کا سُر "سا" ہے - لہذا "سا" کو "رے" کے نیچے بقاعدہ چہارم لکھنا چاہیے لیکن ایسا نہین کیا جا سکتا - کیون؟ اسلیے کہ "سا" دوسری تان مین "رے" کے بعد آتا ہے (دیکھو قاعدہ دہم) ہم یہ جانتے ہین کہ اگر ایک بھی سُر ہم دوسری تان کا بدل دین تو تیسری تان پیدا ہو جائے گی (بقاعدہ ہفتم) لیکن ہم "سا" کو کسی حالت مین رکھب کے نیچے نہین رکھ سکتے اِسلیے کہ تیسری تان "سا سا گا ما" ہو جائیگی

یعنی ایک سُر کم ہو جائے گا جو قاعدۂ ششم کے خلاف ہے یعنی تان مین تمام
پرستار کے سُر ہونا چاہئے۔ اور یہین ایک سُر یعنی رکھب چھوٹ جاتا ہے
لہذا یہ تان غلط ہوئی۔ پس اب رکھب کے نیچے ہم کچھ نہین لکھ سکتے اِسلیے اِسکے
نیچے ایک چوپارے کا نشان بنائے دیتے ہین۔ اِس طرح (۲) رے سا گا ما
×

اب "سا" دوسرا سُر ہے لیکن اِسکے نیچے بھی کچھ نہین لکھ سکتے کیونکہ "سا"
سے قبل کوئی سُر نہین ہے لہذا اسکے نیچے بھی ایک چوپارہ کا نشان بنا دیا اِس طرح (۲) رے سا گا ما
× ×

اب تیسرا سُر دوسری تان مین "گا" ہے اِسکے نیچے ہم رکھب کو لکھ سکتے ہین
کیونکہ یہ ماقبل کا سُر ہے اور اِس سے پیشتر کی تان مین گندھار ما بعد مین بھی
نہین ہے (دیکھو قاعدۂ دہم) پس "رے" کو گندھار کے نیچے لکھا۔ اِس طرح (۲) رے سا گا ما
× × رے

اب "ما" کو اِسطرح نیچے نقل کر دیا کیونکہ بقاعدۂ ہفتم صرف ایک سُر بدلنے کی ضرورت ہے اِسطرح (۲) رے سا گا ما
× × رے ما

اب دو چوپارون کے جو نشان ہین انکی جگہ پر دو بقیہ سُر یعنی "سا" اور "گا"
رکھ دیے جائینگے کیونکہ قاعدۂ ششم کے مطابق پرستار کے سُرونکی تعداد
پوری ہونا چاہیے لیکن یہ ہمیشہ اپنے سلسلے سے لکھے جائین گے۔ اِس طرح (۲) رے سا گا ما
پس تیسری کوٹ تان ہماری۔ سا گا رے ما ہوئی۔ (۳) سا گا رے ما
اب چوتھی تان تیسری تان سے پیدا ہوگی لہذا تیسری تان کو پہلے حاشیہ پر (۳) سا گا رے ما
لکھتے ہین اور پھر داہنے ہاتھ کے سُر سے شروع کیا۔ اِس مرتبہ پہلا سُر "سا" ہے
اِسکے نیچے کچھ نہین لکھا جا سکتا۔ کیونکہ اس سے قبل کوئی سُر نہین لہذا "سا" کے
نیچے ایک چوپارے کا نشان دے دیا۔ اِس طرح (۳) سا گا رے ما
×
اب دوسرا سُر "گا" ہے اِسکے نیچے ہم "رے" لکھ سکتے ہین (بقاعدۂ چہارم)
لیکن "رے" اوپر کی تان مین "گا" کے بائین جانب ہو چکا ہے اِسلیے "رے"
کو ہم نئی تان مین "گا" کے نیچے نہین لکھ سکتے (بقاعدۂ [illegible]) بلکہ "سا" کو

"گا" کے نیچے لکھ سکتے ہین اِسلیے کہ "رے" سے پیشتر کا سُر ہے۔ اِس طرح۔ (۴) سا گا رے ما
× سا

اب بقیہ سُرون یعنی "رے" اور "ما" کو اوپر کی تان کیطرح نیچے نقل کردیا کیونکہ
بقاعدۂ ہفتم نئی تان مین صرف ایک سُر بدلنے کی ضرورت ہی۔ اِسطرح (۳) سا گا رے ما
× سا رے ما

اب صرف ایک سُر یعنی "گا" باقی رہا اِسکو چوپارہ کے نشان کی جگہ رکھدیا اِسطرح (۳) سا گا رے ما
پس چوتھی کوٹ تان گا سا رے ما ہوئی۔ (۴) گا سا رے ما
پانچوین تان چوتھی سے نکلے گی لہذا چوتھی تان کو حاشیہ پر لکھا جاتا ہی اِسطرح (۴) گا سا رے ما
اب داہنے ہاتھ کیطرف سے شروع کیا جائیگا۔ پہلا سُر "گا" ہے اِسکے نیچے ہم
"رے" کو لکھ سکتے ہین کیونکہ "رے" "گا" سے پیشتر کا سُر ہے لیکن اوپر کی تان
مین "گا" کے بائین جانب ہی لہذا "رے" کو اوپر کی تان کی "گا" کے نیچے نہین لکھ
سکتے۔ پس "گا" کے نیچے ایک چوپارہ کا نشان دیدیا۔ اِسطرح (۴) گا سا رے ما
اب دوسرا سُر "گا" کے بعد "سا" ہی لیکن اِسکے نیچے کچھ نہین لکھا جاسکتا۔
اِسلیے کہ "سا" سے قبل کوئی سُر نہین ہے لہذا اِسکے نیچے بھی چوپارہ کا نشان بنادیا (۴) گا سا رے ما
× ×
اب تیسرا سُر "رے" ہی اِسکے نیچے ہم "سا" کو لکھ سکتے ہین کیونکہ یہ "رے"
سے قبل کا سُر ہے پس "رے" کے نیچے ہمنے "سا" کو لکھدیا اور "ما" بعینہ اوپر
کی تان کیطرح یہان بھی نقل کردیا۔ کیونکہ بقاعدۂ ہفتم ہمین صرف ایک
سُر کے بدلنے کی ضرورت ہی۔ اِس طرح (۴) گا سا رے ما
× × سا ما
اب دو چوپارہ کے نشان پر دو سُر یعنی "رے" اور "گا" رکھنا باقی رہ گئے جو
اپنے سلسلے سے رکھے جائین گے (دیکھو قاعدہ ششم) پس یہ دونون سُر
چوپارونکی جگہ رکھدیے گئے اِس طرح (۴) گا سا رے ما
پس پانچوین کوٹ تان رے گا سا ما ہے۔ (۵) رے گا سا ما
علیٰ ہذالقیاس اِسی طریق پر چوبیس کوٹ تانین چار سُرون سے ناظرین خود
نکال سکتے ہین۔ اوپر ان تانون کے نکالنے کا طریقہ واضح طور پر بتادیا گیا
ہی۔ چوبیسوین تان ما گا رے سا ہوگی۔ یعنی جس سلسلے مین کہ سُر

پرستار کرنے کو دیے گئے ہین آخر مین وہ سلسلہ اُلٹ جائے گا اور یہ ہر تعداد
کے سُرون کے لیے ہے۔ مثلاً اگر چھ سُر ہمکو پرستار کرنے کے لیے دیے جائین
تو پہلی تان سا رے گا ما پا دھا۔ ہوگی۔ اور آخری تان۔ دھا پا ما گا رے سا
ہوگی۔ پنڈتون نے اس خوبی سے یہ حساب بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص آخری
تان سے کوئی تان نکالنا چاہے تو غیر ممکن ہے۔

آئیے اب ہم چار سُرون کی پرستار کی آخری تان سے یعنی ما گا رے سا
سے اور تانین پیدا کرنے کی کوشش کرین۔ اِس تان کو پیشتر کی طرح
حاشیہ پر لکھتے ہین تاکہ پرستار کے عمل مین آسانی ہو۔ اسطرح۔ (۲۴) ما گا رے سا
لہذا داہنی طرف سے شروع کرتے مین پہلا سُر "ما" آتا ہے اِسکے نیچے ہم گا کو
لکھ سکتے ہین لیکن "گا" اوپر کی تان مین "ما" کے بائین جانب ہی لہذا "گا"۔ "ما"
کے نیچے دوسری تان مین نہین لکھی جاسکتی (دیکھو قاعدہ دہم) لہذا "ما" کے
نیچے ایک چوپارہ کا نشان دیتے ہین۔ اس طرح۔ (۲۴) ما گا رے سا
×

اب دوسرا سُر "گا" ہے اِسکے نیچے "ما" کو نہین لکھ سکتے کیونکہ یہ سُر "گا" کے مابعد کا
سُر ہے۔ ہان "رے" کو لکھ سکتے ہین لیکن "رے" اوپر کی تان مین "گا" کے بائین
طرف موجود ہے لہذا اسکو بھی نہین لکھ سکتے اِسکے نیچے بھی چوپارہ کا نشان دیتے ہین (۲۴) ما گا رے سا
× ×

اب تیسرا سُر "رے" ہی اِسکے نیچے نہ ہم "گا" کو لکھ سکتے ہین اور نہ "ما" کو کیونکہ یہ
دونون "رے" کے بعد کے سُر ہین۔ صرف "سا" کو ہم "رے" کے نیچے لکھ
سکتے ہین (بقاعدہ چہارم) لیکن "سا" اوپر کی تان مین "رے" کے بائین
جانب موجود ہے لہذا بقاعدہ دہم اِسکو بھی ہم "رے" کے نیچے نہین لکھ سکتے
مجبوراً اِسکے نیچے بھی ایک چوپارے کا نشان بنائے دیتے ہین اِسطرح۔ (۲۴) ما گا رے سا
× × ×

اب آخری سُر ہمین "سا" ملتا ہے لیکن اِسکے نیچے ہم کسی حالت مین کوئی
سُر نہین لکھ سکتے کیونکہ سب سُر "سا" کے مابعد کے سُر ہین۔ نتیجہ یہ ہے کہ
اِس تان کے بعد کوئی تان نہین نکل سکتی۔

میرکھنڈ کا بیان ختم کرنے کے بعد اب ہم النکار (अलंकार) کو بیان کرتے ہین جو درصل انسے پیدا
ہوئے ہین۔ پیشتر بیان کیا جاچکا ہے کہ برن چار قسم کے ہوتے ہین یعنی آستائی برن۔ آروہی برن

امردہی[۳] برن اور سنچائی[۴] برن۔ کوئی چیز گائی جائے اِن چارون برن سے علیحدہ نہین گائی جاسکتی لہذا کسی خاص برن مین چند سُرون کے مجموعے کا نام النکار ہے آجکل کے روزمرّہ مین یون سمجھنا چاہیے کہ النکار بنے بنائے پلٹے کو کہتے ہین۔ النکار کے لفظی معنی زیور کے ہین۔ کوٹ تانین بھی ضرور سرون کا مجموعہ ہین لیکن یہ النکار گرنتھون کے اعتبار سے نہین کہی جاسکتین۔ گرنتھون مین النکار سے چند خاص سُرون کے مجموعے سے مطلب تھا۔ رتناکر گرنتھ مین ہر راگ کے لیے مخصوص النکار ہوتے تھے آجکل النکار پلٹون کے مصرف مین آسکتے ہین اور طالب علم کو سُرون کی شناخت اُنسے بخوبی ہوجاتی ہے دوسرے راگ مین گھٹنے بڑھنے مین بھی مدد دیتے ہین۔

پاریجات گرنتھ نے النکار کی ترسٹھ[۶۳] قسمین لکھی ہین اور رتناکر نے چونتیس[۳۴] اقسام بیان کیے ہین۔ یہ النکار چارون برن پر تقسیم ہین یعنی کوئی استھائی برن کا النکار ہے کوئی آروہی برن کا اور کسی کا امردہی برن سے اور کوئی سنچائی برن سے اور ان النکارون مین سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ نام بھی گرنتھ کارون نے رکھا ہے۔ ذیل مین پاریجات گرنتھ سے النکار مع اُنکے نامون کے لکھے جاتے ہین۔

استھائی برن النکار

بھدر[۱]	भद्र	سا رے سا رے گا رے۔گا ما گا ما پا ما پا دھا پا دھا نی دھا نی سا نی۔سا رے سا	
نند[۲]	नन्द	سا سا رے رے سا سا رے رے گا گا رے رے گا گا ما ما گا گا۔ما ما پا پا ما ما پا پا دھا دھا پا پا۔دھا دھا نی نی دھا دھا نی نی سا سا نی نی۔سا سا رے رے سا سا	
جت[۳]	जित	سا گا رے سا۔رے ما گا رے۔گا پا ما گا پا نی دھا پا۔دھا سا نی دھا۔نی رے نی سا	ما دھا پا ما
سوم[۴]	सोम	سا سا گا گا رے رے سا سا۔رے رے ما ما گا گا رے رے گا گا پا پا ما ما گا گا۔ما ما دھا دھا پا پا ما ما پا پا نی نی دھا دھا پا پا۔دھا دھا سا سا نی نی دھا دھا نی نی رے رے سا سا نی نی۔سا سا گا گا رے رے سا سا	

گریو	ग्रीव	سا گا رے گا ما گا رے سا۔رے ما گا ما پا ما گا رے گا پا ما پا دھا پا ما گا۔ما دھا پا دھا نی دھا پا ما۔ پا نی دھا نی سا نی دھا پا۔دھا سا نی سا رے سا نی دھا۔ نی رے سا رے گا رے سا نی۔سا گا رے گا ما گا رے سا
بھال	भाल	سا گا رے ما ما گا رے سا۔رے ما گا پا پا ما گا رے گا پا ما دھا دھا پا ما گا۔ما دھا پا نی نی دھا پا ما۔ پا نی دھا سا سا نی دھا پا۔دھا سا نی رے رے سا نی دھا۔ نی رے سا گا گا رے سا نی۔سا گا رے ما ما گا رے سا۔
پرکاش	प्रकाश	سا سا رے رے گا گا ما گا رے گا رے سا۔ رے رے گا گا ما ما پا ما گا ما گا رے۔ گا گا ما ما پا پا دھا پا ما پا ما گا۔ ما ما پا پا دھا دھا نی دھا پا دھا پا ما۔ پا پا دھا دھا نی نی سا نی دھا نی دھا پا۔ دھا دھا نی نی سا سا رے سا نی سا نی دھا۔ نی نی سا سا رے رے گا رے سا رے سا نی۔ سا سا رے رے گا گا ما گا رے گا رے سا۔

آروہی برن النکار

وِستیرنڑ	विस्तीर्ण	سا رے۔گا ما پا۔دھا۔نی۔سا
نیشکرش	निष्कर्ष	سا سا۔رے رے۔گا گا۔ما ما۔پا پا۔دھا دھا۔نی نی۔سا سا
گاتروَرنڑ	गात्रवर्ण	سا سا سا۔رے رے رے۔گا گا گا۔ما ما ما۔ پا پا پا۔دھا دھا دھا۔نی نی نی۔سا سا سا
بندو	बिन्दु	سا سا سا سا۔رے رے رے رے۔گا گا گا گا۔ما ما ما ما پا۔ پا پا پا دھا۔دھا دھا دھا نی۔نی نی نی سا
ابھیوچّیم	अभ्युच्चय	سا گا رے ما۔گا پا۔ما دھا۔پا نی۔دھا سا

ہسِت	हसित	سا-سا رے-سا رے گا-سا رے گا ما-سا رے گا ما پا سا رے گا ما پا دھا سا رے گا ما پا دھا نی سا رے گا ما ما دھا نی سا
پرینکھِت	प्रेंखित	سا رے-رے گا-گا ما-ما پا-پا دھا-دھا نی-نی سا
پرچھادن	प्रच्छादन	سا رے گا-رے گا ما-گا ما پا- ما پا دھا-پا دھا نی-دھا نی سا-
اودگیت	उद्गीत	سا سا رے گا-رے رے گا ما-گا گا ما پا- ما ما پا دھا-پا پا دھا نی-دھا دھا نی سا-
اودواہت	उद्वाहित	سا سا سا سا رے گا ما-رے رے رے رے رے گا ما پا- گا گا گا گا ما پا دھا-ما ما ما ما پا دھا نی- پا پا پا پا دھا نی سا-
ترہی برن	त्रिवर्ण	سا رے گا گا گا-رے گا ما ما ما-گا ما پا پا پا- ما پا دھا دھا دھا-پا دھا نی نی نی-دھا نی سا سا سا
پرتھگبرن[۱۲]	प्रथगवर्ण	سا سا سا رے رے رے گا گا گا- رے رے رے گا گا گا ما ما ما- گا گا گا ما ما ما پا پا پا- ما ما ما پا پا پا دھا دھا دھا- پا پا پا دھا دھا دھا نی نی نی دھا دھا دھا نی نی نی سا سا سا

امروہی برن النکار لکھنے کی ضرورت نہین ہے اسلیے کہ اروہی برن کے جو النکار ابھی بیان کیے گئے ہین انکی امروہی کرنے سے امروہی برن کے النکار پیدا ہونگے۔ اب ذیل مین سنچاری برن النکار بیان کیے جاتے ہین یعنی انمین آروہی اور امروہی دونون برن کی تانین ملی ہوئی پائی جاتی ہین۔

سنچاری النکار

مندر آد	मंद्रादि	سا رے گا ما-ما گا رے ما-سا رے گا رے-سا رے گا ما رے گا ما پا-پا ما گا رے-رے گا ما گا رے گا ما پا گا ما پا دھا-دھا پا ما گا-گا ما پا ما گا ما پا دھا ما پا دھا نی-نی دھا پا ما-ما پا دھا پا-ما پا دھا نی پا دھا نی سا-سا نی دھا پا-پا دھا نی دھا-پا دھا نی سا
مندر مدھ	मंद्रमध्य	سا گا رے گا-ما گا رے گا-رے گا رے سا سا رے گا ما رے ما گا ما-پا ما گا ما-گا ما گا رے-رے گا ما پا گا ما پا ما-دھا پا ما پا ما پا ما گا گا ما پا دھا ما دھا پا دھا نی دھا پا دھا-پا دھا پا ما-ما پا دھا نی پا نی دھا نی-سا نی دھا نی-دھا نی دھا پا-پا دھا نی سا
مندر انت	मंद्रांत	سا سا رے رے گا گا ما گا رے گا رے سا رے رے گا گا ما ما پا ما گا ما گا رے گا گا ما ما پا پا دھا پا ما پا ما گا ما ما پا ما دھا دھا نی دھا ما دھا پا ما ما ما دھا دھا نی نی سا نی دھا نی دھا پا دھا دھا نی نی سا سا رے سا نی سا نی دھا نی نی سا سا رے رے گا رے سا رے سا نی سا سا رے رے گا گا ما گا رے گا رے سا
پرستار	प्रस्तार	سا ما رے پا گا دھا ما نی دھا سا
پرساد	प्रसाद	سا رے سا رے سا رے گا رے رے گا رے گا رے گا ما گا گا ما گا ما گا ما پا ما-ما پا ما پا ما پا دھا پا پا دھا ما دھا پا دھا دھا نی دھا نی دھا نی دھا نی سا نی
ویاورت	व्यावृत्ति	سا گا رے ما سا رے گا ما رے ما گا پا رے گا ما پا گا پا ما دھا گا ما پا دھا ما دھا پا نی ما پا دھا نی پا نی دھا سا پا دھا نی سا

پلت	चलित	سا گا رے ما ما گا رے سا- سا رے گا ما- رے ما گا پا- پا ما گا رے رے گا ما پا- گا پا ما دھا- دھا پا ما گا- گا ما پا دھا- ما دھا پا نی- نی دھا پا ما- ما پا دھا نی- پا نی دھا سا- سا نی دھا پا- پا دھا نی سا-
پریورت	परिवर्ती	سا گا ما رے رے ما پا گا- گا پا دھا ما- ما دھا نی پا پا نی سا دھا- دھا سا رے سا-
آکشیپ[9]	आक्षेप	سا رے گا- رے گا- ما گا ما پا ما پا دھا پا دھا نی- دھا نی سا
بندو[10]	विन्दु	سا سا سا رے سا گا- رے رے رے گا رے ما- گا گا گا ما گا پا- ما ما ما پا ما دھا پا پا پا دھا پا نی- دھا دھا دھا نی دھا سا
اُدواہت[11]	उद्वाहित	سا رے گا رے رے گا ما گا- گا ما پا ما- ما پا دھا پا پا دھا نی دھا- دھا نی سا نی- نی سا رے سا-
اُرمی[12]	ऊर्मी	سا ما سا ما سا ما- رے پا پا پا رے پا- گا دھا دھا دھا گا دھا- ما نی نی نی ما نی- پا سا سا سا پا سا-
سم[13]	सम	سا رے گا ما- ما گا رے سا سا رے گا ما- رے گا ما پا- پا ما گا رے رے گا ما پا- گا ما پا دھا- دھا پا ما گا گا ما پا دھا- ما پا دھا نی- نی دھا پا ما- ما پا دھا نی- پا دھا نی سا- سا نی دھا پا- پا دھا نی سا-
پرینکھ[14]	प्रेंख	سا سا ما ما- رے رے پا پا- گا گا دھا دھا- ما ما نی نی- پا پا سا سا

نِشکُوجِت	निष्कूजित	سا ما سا ما سارے گا ما رے پا رے پا رے گا ما پا گا دھا گا دھا گا ما پا دھا ما نی ما نی ما پا دھا نی پا سا پا سا پا دھا نی سا
شیین	श्येन	سا رے سا گا سا ما سا پا سا دھا سا نی سا سا رے گا رے ما رے پا رے دھا رے نی رے سا گا ما گا ما گا دھا گا نی گا سا ما پا ما دھا ما نی ما سا پا دھا پا نی پا سا دھا نی دھا سا نی سا
کرم	क्रम	سا رے رے گا گا ما- رے گا گا ما ما پا گا ما ما پا پا دھا- ما پا پا دھا دھا نی پا دھا دھا نی نی سا-
اُدگھاٹِت	उद्घाटित	سا گا سا گا سا رے گا ما- رے ما رے ما رے گا ما پا گا پا گا پا گا ما پا د- ما دھا ما دھا ما پا دھا نی پا نی پا نی پا دھا نی سا-
رنجِت	रंजित	سا گا رے گا سا رے گا ما- رے ما گا ما رے گا پا پا- گا پا ما پا گا ما پا دھا- ما دھا پا دھا ما پا دھا نی- پا نی پا دھا پا دھا نی سا-
سن نیورت	संनिवृत्त	سا رے گا رے گا ما گا رے سا رے گا ما- رے گا ما گا ما پا ما گا رے گا ما پا- گا ما پا ما پا دھا پا ما گا ما پا دھا- ما پا دھا پا دھا نی دھا پا ما پا دھا نی- پا دھا نی دھا نی سا نی دھا پا دھا نی سا
پرورتک	प्रवर्तक	سا سا رے رے گا گا رے رے گا گا ما ما گا گا رے رے

		سا سا رے رے گا گا ما ما رے رے گا گا ما ما گا گا ما ما پا پا ما ما گا گا رے رے گا گا ما ما پا پا گا گا ما ما پا پا ما ما پا پا دھا دھا پا پا ما ما گا گا ما ما پا پا دھا دھا ما ما پا پا دھا دھا پا پا دھا دھا نی نی دھا دھا پا پا ما ما پا پا دھا دھا نی نی پا پا دھا دھا نی نی دھا دھا نی نی سا سا نی نی دھا دھا پا پا دھا دھا نی نی سا سا
ونیٹرو	वेराु	سا سا گا ما سارے گا ما-رے رے ما پا رے گا ما پا- گا گا پا دھا گا ما پا دھا-ما ما دھا نی ما پا دھا نی- پا پا نی سا پا دھا نی سا-
للیت سُر	ललितस्वर	سا سا ما ما گا گا رے سا سارے گا رے سارے گا ما- رے رے پا پا ما ما گا رے رے گا ما گا رے گا ما پا- گا گا دھا دھا پا ما ما گا گا ما پا ما گا ما پا دھا- ما ما نی نی دھا دھا پا ما ما پا دھا پا ما پا دھا نی- پا پا سا سا نی نی دھا پا پا دھا نی دھا پا دھا نی سا-
ہُنکاٹ	हुंकाट	سا سا پا پا رے رے دھا دھا-گا گا نی نی-ما ما سا سا
لہادمان	ल्हादमान	سا ما گا رے رے پا ما گا-گا دھا پا ما ما نی دھا پا- پا سا نی دھا-دھا سا نی نی-گا رے سا
اَولوکت	अवलोकित	سا سا سا ما ما ما-رے رے رے پا پا پا- گا گا گا دھا دھا دھا-ما ما ما نی نی نی- پا پا پا سا سا سا-

سپت تال النکار

اندرنیل	इन्द्रनील	سا رے گا ما گا رے سا رے گا رے سا رے گا ما- رے گا ما پا ما گا رے گا ما گا رے گا ما پا گا ما پا دھا پا ما گا ما پا ما گا رے پا دھا- ما پا دھا نی دھا پا ما پا دھا پا ما گا دھا نی- پا دھا نی سا نی دھا پا دھا نی دھا پا ما نی سا-
مہاوجر	महावज्र	سا رے گا رے سا رے گا ما-رے گا ما گا رے گا ما پا گا ما پا ما گا ما پا دھا-ما پا دھا پا ما پا دھا نی- پا دھا نی دھا پا دھا نی سا
نیدورش	निदोर्ष	سا رے سا رے گا ما-رے گا رے گا ما پا گا ما گا ما پا دھا-ما پا ما پا دھا نی پا دھا پا دھا نی سا
سیر	सीर	سا رے سا رے گا سا رے گا ما رے گا رے گا ما رے گا ما پا- گا ما گا ما پا گا ما پا دھا- ما پا ما پا دھا ما پا دھا نی- پا دھا پا دھا نی پا دھا نی سا-
کوکل	कोकिल	سا رے گا سا رے گا ما-رے گا ما رے گا ما پا- گا ما پا گا ما پا دھا-ما پا دھا ما پا دھا نی- پا دھا نی پا دھا نی سا-
آورت	आवर्त	سا رے گا رے سا رے سا رے سا رے گا ما- رے گا ما گا رے گا رے گا رے گا ما پا- گا ما پا ما گا ما گا ما پا دھا- ما پا دھا پا ما پا ما پا دھا نی- پا دھا نی دھا پا دھا پا دھا پا دھا نی سا-
سدانند	सदानंद	سا رے گا ما-رے گا ما-پا-گا ما پا دھا-ما پا دھا نی

		پا دہا نی سا
چکراکار	वक्राकार	رے رے رے سا رے رے رے-گا گا گا رے گا گا گا ما ما ما گا ما ما ما-پا پا پا ما پا پا پا دہا دہا دہا پا دہا دہا دہا-نی نی نی دہا نی نی نی سا سا سا نی سا سا سا-
جو	जव	سا رے گا ما پا دہا نی سا نی دہا پا ما گا رے سا سا رے گا ما پا دہا نی دہا پا ما گا رے سا سا رے گا ما پا دہا پا ما گا رے سا سا رے گا ما پا ما گا رے سا سا رے گا ما گا رے سا سا رے گا رے سا سا رے سا
شنکھ	शंख	سا سا نی دہا-نی نی دہا پا-دہا دہا پا ما-پا پا ما گا- گا گا رے سا-
پراکار	पडाकार	سا رے سا سا سا رے گا گا-رے گا رے رے رے گا ما ما- گا ما گا گا گا ما پا پا-ما پا ما ما ما پا دہا دہا- پا دہا پا پا پا دہا نی نی-دہا نی دہا دہا دہا نی سا سا-
وارد	वारिद	سا نی نی-سا دہا دہا دہا-سا پا پا پا-سا ما ما ما- سا گا گا گا-سا رے رے رے-سا سا سا سا-

النکار کے بیان کے بعد اب چند ضروری چیزین اور بتائی جاتی ہین جو ہمارے نزدیک مروجہ سُرادھیائے مین شامل ہونا چاہیے۔ یہ چند گانے کی چیزین ہین جنکو لکش سنگیت کے مصنف چتر پنڈت نے ایجاد کیا ہے اور جنکا نام اُنھون نے لچھن گیت (लक्षणगीत) رکھا ہے یہ لچھن گیت ہر ایک راگ کے لیے الگ الگ ہین اور ان مین تمام راگ کی ضروری باتون کا بیان خصوصاً راگ کے وادی سموادی سُرونکا حال بیان کیا گیا ہے۔ اِس مین دو فائدے ہین ایک تو چیز سے راگ کی شکل اور اسمین گھٹنے بڑھنے کی ترکیب اور اسکی تانون کا حال معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے راگ کی تمام ضروری باتون اور وادی سموادی

سُرون کا حال بخوبی معلوم ہوجاتا ہے اور آسانی کے ساتھ یاد رہتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کو کسی راگ کا لچھن گیت یاد ہے تو ایسے راگ کا حال دریافت کرنے کے لیے کتاب دیکھنے کی ضرورت نہین۔ ہمارے نزدیک یہ ایک بڑی مفید ایجاد ہے جو نہایت قدر کی نگاہون سے دیکھے جانے کے قابل ہے اور اِس سے گانا ایک قاعدے مین رہ سکتا ہے۔

اِس کتاب مین ہر راگ کے بیان کے نیچے ایک لچھن گیت لکھ دیا گیا ہے اور اسکی سرگم بھی دی گئی ہے تاکہ نئے راگ کے یاد کرنے مین آسانی ہو۔ لچھن گیت حتی الامکان ایسے سہل منتخب کر کے لکھے گئے ہین جو نہ ... ہین چھوٹی چھوٹی تانین ہین تاکہ ہر شخص اسکو آسانی سے نکال لے اور یاد کر سکے۔ مجھے یہ خوف ہے کہ شاید ان لچھن گیتون پر یہ اعتراض کیا جائے کہ ان مین کوئی بات نہین ہے اور نہ کوئی تان خوبصورت ہے۔ لہذا اسکے متعلق پیشتر سے یہ کہہ دینا ضروری ہے کہ یہ دانستہ ایسے سیدھے سادے بنائے گئے ہین کہ ہر شخص جسکو ذرا بھی ... سُرون کی شناخت ہو بسہولت انکو سرگم کے ذریعہ سے نکال لے اور آسانی سے یاد کر سکے۔ ... ان لچھن گیتون سے منشا یہ ہے کہ طالب علم کو راگ کے متعلق ضروری باتین یاد رہین ... ہے کہ انکی تانین نکال کر کے قابلیت کا اظہار کیا جائے۔ اب سرگم اور اسکے لکھنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

... اصطلاح مین سُرون کا نام لیکر گانے کو سرگم کرنا کہتے ہین۔ پنڈتون نے اس کا ایک ... طریقہ لکھنے کا لوگون کی سہولت کے لیے نکالا ہے۔ یہ لکھنے کا طریقہ نہایت ضروری اور مفید ہے اگر یہ طریقہ نہو تو جب تک کوئی شخص گلے سے یا ہاتھ سے کسی راگ کو نہ بتائے اُس وقت تک طالبعلم تیار راگ ... ہے لیکن اس قاعدے کے سمجھ لینے کے بعد معمولی استعداد کا آدمی خود ہی چیزین یا راگ یاد کر سکتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ مدھ استھان کے سُر اسطرح لکھے جائین گے۔ سا رے گا ما پا دھا نی۔ لیکن جب ٹیپ کے سُر ہو جائے تو اُس سپتک کو ٹیپ کی سپتک کہین گے اور اسکے سُر لکھنے کا گر نقشون مین یہ طریقہ تھا کہ سُرون کے اوپر ایک نقطہ لگا دیتے تھے لیکن اُردو کے حرفون مین نقطہ موزون نہوگا لہذا بجاے نقطے کے اگر ایک لکیر سُرون کے اوپر کھینچ دیجائے تو ٹیپ کی سپتک کے سُر صاف طور پر علحدہ معلوم ہونگے اسطرح۔ سَا رَے گَا مَا پَا دَھا نَی۔ اب ہم دونون سپتکون کے سُر برابر لکھ کر دکھاتے ہین۔

سا رے گا ما پا دھا نی	سَا رَے گَا مَا پَا دَھا نَی
مدھ سپتک	ٹیپ کی سپتک

اِسی طرح جب سپتک کے نیچے کے سُرون یعنی مندر کے سُرون کو لکھنا منظور ہو تو اس سپتک کے سُرون کے نیچے
ایک لکیر کھینچی جائے اِسطرح- سا رے گا ما پا دہا نی- اب تینون سپتکون کے سُر برابر لکھ کر دکھائے
جاتے ہین تاکہ ناظرین اچھی طرح سمجھ لین-

سا رے گا ما پا دہا نی
سا رے گا ما پا دہا نی
سا رے گا ما پا دہا نی

عموماً ضرورت انھین تین سپتکون کے سُرون کی رہتی ہے لیکن بالفرض اور اونچی یا نیچی سپتک کے سُرونکی
ضرورت ہو تو ان سُرون پر ایک لکیر اور زیادہ کر دیجائے جس سے ان سُرونکی شناخت بھی آسان
ہو جائے گی- اِسطرح- سا رے- اونچے سُرون کے لیے- نیچے سُرون کے لیے- نی دہا- وغیرہ
ہندوستانی موسیقی مین گانے کی چیزین ہمیشہ کسی نہ کسی تال پر بندھی ہوتی ہین- ہرچند کہ تالون کے
بیان کے لیے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے لیکن یہان پر مختصر طور پر تالون کی نسبت اِسی قدر
بیان کیا جائے گا جسقدر انکو موسیقی کے لکھنے کے قواعد سے تعلق ہے-

جاننا چاہیے کہ تمام تال ماترون سے بنے ہین- ماترہ اُس زمانے کا نام ہے جتنی دیر مین کسی معمولی
صحت کے آدمی کی نبض ایک مرتبہ حرکت کرے- یہ ماترے تال یا ضربون پر تقسیم ہین- ہر ایک
تال کی ضربین علیحدہ ہین- چند تالون مین ضربون کے مقام پر جہان ضرب لگانا چاہیے نہین لگاتے
اور اسکو اصطلاحاً خالی کہتے ہین- جس جگہ سے تال شروع ہو اسکو اصطلاحاً سم کہتے ہین- سم کے
لکھنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس ضرب پر سم ہو وہان ایک چوپارہ کا نشان اِسطرح (X) بنا دیتے ہین
اور ضربون کے لکھنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس نمبر کی ضرب ہو اُسکا ہندسہ لکھ دیتے ہین مثلاً پہلی
ضرب لکھنا ہو تو (۱) اِسطرح ایک کا ہندسہ بنا دیتے ہین- دوسری ضرب کے لیے دو کا ہندسہ (۲)
اِسطرح بنا دیتے ہین علیٰ ہذا القیاس- خالی کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک نقطہ (۰) اِسطرح بنا دیتے
ہین اور تال مین جہان کہین خالی کی جگہ ہوگی اسکے ماترے کے نیچے یہ نشان بنا دیا جائے گا-

مروجہ تالین حسب ذیل ہین- روپک- پتورا- سول فاختہ- جھپ تال- چوتالہ- اکتالہ- اڈا چوتالہ
جھومرا- دھمار- فرودست- تلواڑہ- اسواری- تیتالہ- چانچر وغیرہ وغیرہ- انھین سے چند بیان
کیجاتی ہین اور انکی خالی اور ضربونکی جگہین بھی دکھائی جاتی ہین-

(۱) روپک- سات ماترے کا تال ہے- دو ضربین ہین اور ایک خالی- خالی پر سم ہے-

ضربین اور خالی ان سات ماترون پر سطرح تقسیم ہے۔

۷ ۶ ۵	۴ ۳	۲ ۱
— — —	— —	— —
×	۲	۱

(۲) **تیورا** - یہ بھی سات ماترون کا تال ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اسمین کوئی خالی نہین ہے - صرف تین ضربین ہین جو ماترون پر یون تقسیم ہین۔

— — —	— —	— —
×	۲	۱

(۳) **سول** - اسمین دس ماترے ہین تین ضربین اور دو خالی تیسری ضرب پر سم ہے - ماترون کی تقسیم اس طرح پر ہے۔

— —	— —	— —	— —	— —
۰	۲	۱	۰	×

(۴) **جھپتال** - دس ماترون کا تال ہے - تین ضربین اور ایک خالی ہے دوسری ضرب پر سم ہی ماترون کی تقسیم ضربون اور خالی پر اس طرح ہے

— —	— — —	— —	— — —
۳	۰	×	۱

(۵) **چوتالہ** - یہ بارہ ماترون کا تال ہے - چار ضربین اور دو خالی ہین تیسری ضرب پر سم ہی - ماترون کی تقسیم اسطرح ہے

— —	— —	— —	— —	— —	— —
۰	۴	۰	×	۲	۱

(۶) **اکتالہ** - اور چوتالہ مین کوئی فرق نہین ہے صرف ٹھیکہ کے بولون مین فرق ہے۔

(۷) **جھومرا** - یہ چودہ ماترے کا تال ہے - تین ضربین اور ایک خالی ہے - دوسری ضرب پر سم ہے ماترون کو اس طرح تقسیم کیا ہے۔

— — —	— — — —	— — —	— — — —
۰	۲	×	۱

(۸) **تیتالہ** یہ سولہ ماترے کا تال ہے۔ تین ضربین اور ایک خالی ہے۔ دوسری ضرب پر سم ہے۔ ماترے کی تقسیم یون ہے۔

— — — —	— — — —	— — — —	— — — —
١	×	٣	٥

اِن چند تالون کے ماترے اور ضربین بطور نمونہ لکھدی گئی ہین۔ تمام تالون کے لکھنے مین کتاب کے طولانی ہوجانے کے علاوہ یہ بھی خیال ہے کہ یہ سب تالین پورے طور پر تال ادھیا مین بیان کیجائینگی۔ اب فرض کیا جائے کہ ہمکو کوئی چیز تین تال کی لکھنا ہے تو ہمیشہ ہم جہان سے چیز شروع ہوتی ہو اُس حساب سے ماترون پر خالی اور ضربون کے نشان لگائینگے۔ مثلاً کوئی چیز کی شروع خالی سے ہو تو ہم پہلے یون لکھین گے۔

— — — —			
٥	١	×	٣

ماترون کے نشان لگانے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ اب چیز کی سرگم ہر ماترے پر ایک ایک سُر کرکے لکھین گے۔ اِسطرح۔

سا رے گا ما	پا دھا نی سا	نی دھا پا ما	گا رے سا سا
٥	١	×	٣

اگر کوئی ایسا سُر ہے جو دو ماترون پر بولنا چاہیے تو اسکے آگے ماترے کا نشان اِسطرح لگا دیتے ہین (—) جس سے مطلب یہ ہوگا کہ یہ سُر ٹھہریگا مثلاً | سا رے — گا | ما — — پا اسکا مطلب یہ ہوا کہ رکھب کو اسقدر ٹھہرانا چاہیے کہ دو ماترون تک قائم رہے اور مدھم کو اِسقدر ٹھہرانا چاہیے کہ تین ماترون تک قائم رہے۔

اب ذیل مین کسی چیز کے بول لکھنے کا طریقہ دکھایا جاتا ہے مثلاً ایک چیز ہے جسکے بول ہین "کرت گور سارنگ کو گُنی جن" اور تال اسکی دھیما تیتالہ ہے تو پیشتر اسکی سرگم لکھ کر اسکے نیچے بولون کو اس طریق پر لکھین گے کہ جس سُر پر جو لفظ یا حرف گانے مین آتا ہو اُسی سُر کے نیچے وہ لفظ یا حرف یہان بھی لکھا جائیگا اِس طرح

سا گی رے سا	سا رے سا سا	گی رے ما گی	پا می پا پا
کَ رَ تَ گو	او رَ سا آ	رَن گَ کو او	گُ نی جَ نَ
٥	١	×	٣

یہ مثال سیدھے سُرون کے لکھنے کی بیان کی گئی تھی لیکن اگر ضرورت ہو کہ ایک ماترے پر دو سُر بولین تو
اسکا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی ماترے پر دو سُر لکھ کر اسکے نیچے ایک قوس کا نشان (⌣) اِسطرحکا بنا دیتے
ہین جس سے مراد یہ ہے کہ ایک ماترے کے زمانے مین دونون سُرون کو بولنا چاہیے۔ مثلاً

	سا ماگی رے سا	سا رے سا سا	گی رے ما گی	
	ک ر تا گو	او ر سا آ	رن گ کو او	وغیرہ
	٥	١	x	

مطلب یہ ہی کہ مدھم اور گندھار کے سُر ایک ہی ماترے کے عرصے مین "ر" کے لفظ پر بولنا چاہئین۔
جب کوئی سُر کسی دوسرے سُر کو چھوتا ہوا بولے تو اُسے اصطلاحاً "کَن" کہتے ہین۔ اِسکے لکھنے کا طریقہ یہ ہی
کہ جو خاص سُر بولنا ہے اُسکو نیچے لکھتے ہین اور جس سُر کا کَن دیا جائے اُسکو اوپر لکھتے ہین مثلاً (دھا^نی^)
اِسکے معنی یہ ہوئے کہ دھیوت کا سُر نکھاد کے سُر کو چھوتا ہوا بولے یعنی قبل دھیوت کے سُر کے بولنے کے
نہایت سُرعت کے ساتھ نکھاد کا سُر بھی بول جائے لیکن اتنی تیزی کے ساتھ کہ نکھاد اور دھیوت کے سُر
ایکہی معلوم ہون۔
جب دو سُر یا اِس سے زائد سُر اِس طرح پر ادا کیے جائین کہ آواز کا سلسلہ نہ ٹوٹنے پاے تو اُسے اِصطلاحاً
"مینڈ" کہتے ہین اور اِسی کو سُوت بھی کہتے ہین۔ مینڈ اور سوت مین جو فرق ہے وہ صرف ساز مین پایا جاتا
ہی لیکن گلے کے لیے مینڈ اور سُوت دونونکی حالت یکسان ہے۔ ساز کے اعتبار سے مینڈ اور سُوت
مین یہ فرق ہے کہ جب کسی ایسے ساز سے ایک سلسلہ آواز کا پیدا کیا جائے جسکے لیے تار کو اُنگلی سے
کھینچنے کی ضرورت ہو تو اُسے مینڈ کہتے ہین اور جب وہی سلسلہ آواز کا اُنگلی کی پور کے گھسنے یا رگڑنے
سے پیدا کیا جائے تو اُسے سوت کہتے ہین لیکن درحقیقت سوت اور مینڈ ساز کی نوعیت پر منحصر ہے واقعی
فرق کچھ بھی نہین۔ اِسکے لکھنے کا یہ طریقہ ہے کہ جس سُر سے جس سُر تک مینڈ یا سوت ہو اُن دو سُرون کے
اوپر قوس کا نشان اِسطرح بنا دیتے ہین (⌢) مثلاً گا رے سا رے گا پا گا ایک بھوپالی کی
تان ہوئی۔ اب "پا" اور "گا" کے اوپر جو قوس کا نشان ہی اِسکے معنی یہ ہوئے کہ گندھار سے پنچم تک کی سوت
یا مینڈ ہے۔
تان کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ تان کے سُر تال مین کس ماترے سے کس ماترے
تک بولے پس انھین ماترون کے درمیان مین تان کی سرگم لکھ کر نیچے قوس کا نشان بنا دینا چاہیے
جس سے مطلب یہ ہے کہ اتنے ماترون کے زمانے مین تان ختم ہونا چاہیے مثلاً اگر تیتالے کی چیز

مین یون لکھا جائے | سا رے گا ما پا ما پا ماگا رے | تو اس سے مراد یہ ہے کہ جسقدر سُر قوس کے اندر لکھے ہوئے ہین اُن سب کو دو ماترون کے زمانے مین بولنا چاہیے۔ اب چونکہ دو ماترون کے زمانے مین اسقدر سُر بولین گے لہذا یقیناً سُرعت کے ساتھ لگائے جائین گے اور اسطرح تان پیدا ہوگی۔

جب کوئی سُر اس طرق پر لگاتے ہین کہ سُر اپنی جگہ پر قائم نہ رہے بلکہ متحرک معلوم ہو تو اوسے آندولت سُر کہتے ہین۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی سُر اپنی اصلی جگہ پر قائم نہ رہے گا تو وہ اپنے متصل سُرون کا کن لیکر بولے گا۔ جب اندولت پر زور دیا جاتا ہے تو اُسے گمک کہتے ہین۔

اندولت اور گمک کے لکھنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس سُر پر اندولت یا گمک ہو اُسکے اوپر یہ نشان (~~) بنا دیتے ہین۔ مثلاً اِس تان مین (دھا نی سا رے گا) جو گندھار ہے اسپر نشان اندولت کا بنا دینے سے مطلب یہ ہوا کہ گندھار قائم نہ رہے گی بلکہ متحرک ہوکر بولے گی۔

اوپر کی مثالین تین تال کے ماترون کی تقسیم پر دکھائی گئین جسمین ہر ٹکڑے مین چار چار ماترے ہین لیکن اور تالون کے ٹکڑے مین چار چار ماترے ہونا ضروری نہین ہین۔ اِسلیے کہ سب تالون مین تعداد ماترونکی یکسان نہین ہوتی اور نہ ضرب ہین ایک طرحکی ہوتی ہین۔ ذیل مین ایک گیت جھپتال مین لکھا جاتا ہے۔

لچھن گیت سُدھ کلیان۔ جھپتال

آستائی۔ گاؤ سب سوجان راگنی سُدھ کلیان اوڈو سمپورن پرتھم پرمان۔
انترہ۔ آروہن مانی تجت وادی سُر گندھار دھیوت کرت الپ کہے چتر پرمان

آستائی

گا	ـــ	گا	رے	رے	گا	رے	سا	ـــ	سا
گا	آ	او	او	سَ	بَ	سُو	جا	آ	نَ
×		۳			○		ا		
سا	ـــ	رے	رے	رے	گا	رے	سا	رے	سا
را	آ	گَ	نِی	سُ	دُہ	کَ	لیا	آ	نَ
×		۳			○				

سا -	رے گا رے	سا نی	نی دھا پا
اُو او	ڈ اَ وَ	سَم پو	رَ آ نَ
×	٣	○	،
پا گا	پا دھا پا	گا رے	سا رے سا
پر بھَ	مَ اَ پَ	ہِ رَ	ما آ ن
×	٣	○	١

انترہ

پا گا	گا پا پا	سا سا	سا سا سا
آ اَ	رو ھَ ن	ما نی	تَ جَ تَ
×	٣	○	١
سا -	رے گا رے	سا نی	نی دھا پا
وا اَ	دی سُ رَ	گن اَن	دھا آ رَ
×	٣	○	١
پا گا	گا گا رے	گا پا	سا رے سا
دھے اے	وَ تَ کَ	رَ تَ	آ آ لپ
×	٣	○	١
دھا پا	گا گا پا	گا رے	سا رے سا
کَ ھے	جَ تَ رَ	پَ رَ	ما آ ن
×	٣	○	١

جاننا چاہیے کہ راگ کے پرگھٹ یعنی شکل دکھلانے کو صطلاحًا الاپ کہتے ہین۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ راگ الاپ۔ روپک الاپ۔ راگ الاپ اُسکو کہتے ہین جسمین گرہ۔ انش۔ مندر۔ تار۔ نیاس اَپنیاس۔ الپت۔ بہُت وغیرہ دسون چیزین جنکا راگ کی تعریف مین بیان ہوچکا ہے موجود پائی جائین۔ روپک الاپ اسمین اور راگ الاپ مین یہ فرق ہے کہ اسمین ستھای اور انترہ صاف معلوم ہوتا ہے لہذا روپک اُس الاپ کو کہتے ہین جسمین استائی اور انترہ صاف معلوم ہو۔

آجکل گانے والے الاپ کرتے وقت چند خاص الفاظ استعمال کرتے ہین جو حسب ذیل ہین۔ آ - ن
تے - رے - نا - ری - توم وغیرہ لیکن الاپ کرنے مین کسی گیت کے بول نہین گاتے۔ راگ الاپ
مین جیسا کہ پیشتر بیان ہوچکا ہے آستائی اور انترہ نہین ہوتا صرف وادی سموادی سُرون کو دکھاکر
راگ کی شکل دکھانی چاہیے۔ مگر آجکل گانے والے الاپ مین آستائی انترہ دکھاتے ہین لیکن تال
نہین شامل کرتے لہذا گرنتھون کے اعتبار سے اسے راگ الاپ نہ کہین گے بلکہ یہ روپک الاپ
ہوا۔ جب کسی روپک الاپ مین بول اور تال بھی شامل کردیے جائین گے تو اسے آکشپتیکا
(आक्षिप्तिका) کہین گے۔ آکشپتیکا کی تعریف یہ ہے کہ اسمین سُر اور تال اور پد یعنی بول بھی شامل
ہون اور اسی کو آجکل کی بول چال مین گیت کہین گے۔

راگ کے الاپ کو یعنی اسکی خوبصورتی ظاہر کرنے کو آلپتی (आलप्ति) بھی کہتے ہین۔ یہ دو قسم کی ہین
راگ آلپتی اور روپک آلپتی۔ ان دونون مین جو فرق ہے وہ ابھی بیان ہوچکا ہے یہان یہ دکھایا جاتا
ہی کہ گرنتھون کے زمانے مین راگ آلپتی کیونکر ہوتی تھی۔

راگ آلپتی مین روپک آلپتی کی ضرورت نہین تھی یعنی اسمین استائی او رانترہ نہین دکھایا جاتا تھا
لیکن وہ تینون سپتکون کے اندر چار مخصوص مقامات سے گایا جاتا تھا جسے استھان (स्थान) کہتے تھے
آجکل ہمارے یہان بھی چار استھان راگ مین مانے جاتے ہین جنھین ہم استھائی۔ انترہ۔ سنچائی اور ابھوگ
کہتے ہین لیکن یہ استھان اور ہین اور گرنتھون کے زمانے مین جو استھان مانے جاتے تھے وہ اور تھے
چتر پنڈت نے راگ آلپتی کے چارون استھانون کا ذکر اپنی کتاب لکش سنگیت مین لکھا ہے جو ذیل
مین بیان کیا جاتا ہے۔

جو سُر راگ مین وادی ہو اُسے الاپ مین استھاے (स्थायी) کہتے تھے اور وادی سُر سے اوپر
چوتھے سُر کو دُوردہ (द्वयर्ध) کہتے تھے۔ دوردہ کے لفظی معنی درمیانی کے ہین۔ دوردہ سُر کے نیچے
تک پہلا استھان مقرر تھا یعنی اس سُر کے نیچے تک گانے والا راگ کا الاپ کرسکتا تھا۔ مثلاً کسی
راگ مین گندھارہ کا سُر وادی ہے تو یہ سُر گویا گرنتھ کارون کا استھای سُر ہوا اور دھیوت جو چوتھا سُر ہے
وہ الاپ مین دوردہ سُر ہوا۔ پس پہلے استھان مین الاپ کرنے والا دھیوت سے نیچے یعنی پنچم تک جا
سکتا تھا اور دھیوت کا سُر گویا پہلے استھان کی حد تھی۔

جب گانے والا دوردہ سُر کو بھی لگاتا تھا تو وہ دوسرے استھان مین داخل ہوجاتا تھا۔ مثلاً اگر دھیوت کا
سُر بھی لگایا گیا تو یہ دوسرا استھان کہا جائے گا اور گانے والے کو اجازت تھی کہ دوسرے استھان مین

دوردہ سُرتک جسقدر بھی چاہے گھٹے بڑھے۔

وادی سُرسے آٹھوان سُر دوی گن (द्विगुण) کہاجاتا ہے اور جسکے معنی دونے کے ہین مثلاً پیشتر بیان ہوچکا ہے کہ اگر کسی راگ مین گندھار وادی سُرہے تو یہ سُر تو استہای سُر ہوا اور اسکا آٹھوان سُر یعنی دون کی گندھار کو دوگین سُرکہین گے۔ دوردہ اور دوگین سُرن کے درمیان مین جسقدر سُر ہوتے تھے وہ سب

آروہ استہان (अर्ध स्थान) کے سُر کہے جاتے تھے پس تیسرے استہان مین الاپ کرنے والا آروہ استہان کے سُر لگانا شروع کرتا تھا لیکن دوی گن سُر کے نیچے تک جاسکتا تھا۔ مثلاً پیشتر بیان ہوچکا ہے کہ ٹیپ کی گندھار دوہی گن کا سُر تھا تو اب تیسرے استہان مین گندھار کے نیچے تک یعنی دون کی رکھب تک الاپ کرنے والا جاسکتا تھا لیکن دوی گن کا سُر لگانے کی اجازت نہ تھی لیکن چوتھے استہان مین دوہی گن کا سُر بھی شامل کرلیا جاتا تھا۔

راگ آلپتی مین جب استہای اور انترہ صاف طور پر رکھا یا جاتا تھا تو اُسے روپک الپتی کہتے تھے مگر جملہ قواعد متذکرۂ بالا گرنتھ سنگیت کے ہین اور اُس زمانے مین اسکی پابندی ہوتی تھی لیکن آجکل جب گرنتھ کے طریقے پر گانا نہین برتا جاتا تو اسی لیے الاپ مین بھی ان جملہ قواعد کی پابندی نہین کیجاتی آجکل الاپ بھی عموماً دھرپد کیطرح چار حصون پر منقسم کردیا گیا ہے یعنی استائی۔ انترہ سنچاری۔ ابھوگ۔

استائی۔ الاپ یا دھرپد کے پہلے حصے کا نام ہے آجکل اسکے لیے کوئی قواعد منضبط نہین ہین کہ استائی مین کس سُر تک جانا چاہیے لیکن عام طور پر رواج یہ ہے کہ مندر استہان اور مدھم استہان مین رہتے ہین اور ٹیپ کی کھرج پر نہین جاتے۔

انترہ۔ یہ دوسرا حصہ الاپ یا دھرپد کا شروع ہوتا ہے اور تار استہان کی کھرج بھی اسمین لگائی جاتی ہے۔

سنچاری۔ یہ تیسرا حصہ الاپ یا دھرپد کا ہے (لیکن عام طور پر ابھوگ بھی مشہور ہے حالانکہ یہ غلطی ہی) اور اسمین عموماً مدھم استہان مین رہتے ہین۔ اسکے واضح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کھرج سے مدہم یا پنچم پر جاتے ہین اور زیادہ تر دُھرپد یا سادھن کی سنچاری اسی طریق پر پائی گئی ہین لیکن اسکا کوئی قاعدہ منضبط نہین ہے۔

ابھوگ۔ یہ چوتھا حصّہ الاپ یا دُھرپد کا ہے۔ انترہ کے مشابہ ہے۔ فرق یہ ہے کہ انترے مین صرف تار استہان کی کھرج تک جاتے ہین اور اسمین تار استہان کے ماقبی سُر بھی لگائے جاتے ہین۔

راگ ادھیائے

کلیان ٹھاٹھ

ایمن

کلیان ٹھاٹھ کا پہلا راگ ایمن کلیان ہے اِس راگ مین گندھار گرہ انش نیاش کا سُر ہے۔ راگ کا وقت شام ہے بعض پنڈتون کا قول ہے کہ یہ راگ فارس کے ملک کا ہے اور وہین کی موسیقی سے لیا گیا ہے۔ اور بعض اِسے اِسی ملک کا بتاتے ہین۔ ملک دکھن کے سنگیتون مین اسوقت بھی ایمن کلیان کا راگ ہے اور اِسکا وقت بھی شام ہے لیکن ایمن نکھاد کا سُر ورجت ہے۔

ایمن کلیان کے راگ مین گندھار کا نیاس بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ فی زمانا امرو ہے مین سدھ مدھم دینے کا رواج ہے لیکن شاسترون نے ایمین سدھ مدھم نہین دی ہے۔ یہ راگ الاپنے کے لائق ہے۔ کیونکہ سمپورن ہے اور آروہی امروہی اسکی سُدھ ہونے کیوجہ سے گانے مین کوئی دقت نہین پڑتی۔ کلیان ٹھاٹھ مین سے جو راگ پیدا ہوتے ہین پنڈتون نے اِنکی تین قسمین کی ہین (۱) ایک قسم مین مدھم کا سُر ورجت ہے (۲) دوسری قسم کے وہ راگ ہین جنمین صرف ایک مدھم مستعمل ہے (۳) تیسری قسم کے وہ راگ ہین جنمین دونون مدھمین مستعمل ہین جن راگون مین دونون مدھمین مستعمل ہین ان مین سُننے والون کو بلاول کا رنگ معلوم ہوتا ہی لیکن یہ حصّہ چھپا ہوا رہتا ہے۔ سندھی پرکاش راگون مین رکھب اور دھیوت کومل ہوتی ہے۔ اب اِس ٹھاٹھ مین کومل رکھب اور دھیوت کو تیور کیا ہے اور ان کومل سُرون کے تیور ہوجانے سے سُننے والونکو بہت لطف حاصل ہوتا ہے۔

دُرت۔ مدھ۔ بلمپت۔ تینون لئے مین یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کلیان ٹھاٹھ کے راگون مین جن راگونکا وقت اول شب ہے اُن مین پوروانگ کے سُرون پر زیادہ زور رہتا ہے اور باقی راگون مین اترانگ کے سُر پر زور رہتا ہے۔ آدھی رات کے وقت کے راگون مین گندھار اور نکھاد کومل ہوجاتے ہین اور ایک نیا لُطف پیدا کرتے ہین۔ یہ بھید سب سمجھدارون کو معلوم ہے۔ آدھی رات کو کومل رکھب اور دھیوت اور تیور گندھار اور نکھاد جو اکثر راگون مین مستعمل ہین انسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب صبح کا وقت قریب آتا جاتا ہے

تیور مدھم کی موجودگی سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی صبح نہین ہوئی ۔ جو جو صبح قریب ہوتی جاتی ہے تیور مدھم راگون مین کمزور ہوتی جاتی ہے اور صبح کے وقت تیور مدھم راگون مین سے غائب ہوجاتی ہے اور شدھ مدھم اُسکی جگہ لے لیتی ہے ۔ نکھاد کا سُر بہت کم راگون مین وادی ہوتا ہے لیکن سموادی اکثر راگون مین ہوتا ہے ۔
کلیان کے اقسام بہت ہین لیکن اِس کتاب مین صرف مروجہ اقسام بیان کیے گئے ہین ۔ ایمن کی آروہی امروہی یہ ہے ۔ آروہی ۔ سا ۔ رے ۔ گی می ۔ پا دھی نی سَا ۔ امروہی سَانی دھی پا می گی رے سا ۔

لکشن گیت ایمن ۔ چوتالہ

آستائی پرتھم کلیان ٹھاٹھ جنک ساپنچ مانیئے ۔ مدھم سون ورگت گرسبھون جن مانیے
انترہ پھوب مین سُدھ کلیان مالسری اور ہنڈول بن مدھم اک مدھم آہنں پہچانیے
سنچائی چھایا نٹ ہمیر شام کامود کیدار جان دونون مدھم نشان انھون سو مانیے
ابھوگ وادی ہوت پرتھم انگ راتری سمے اُترانگ ۔ سون پربھات سوگم نیم چتر یاکو جانیے

آستائی

نی	دھی	—	پا	می	می	پا	—	پا	گی	—	گی
پر	تھ	اَ	مَ	کَ	آ	لّیا	اَ	ن	ٹھا	آ	ٹھ
×		۰		ا		۰		ا		۲	
گی	رے	گی	می	—	می	پا	رے	گی	رے	سا	—
جَ	نَ	ک	سا	آ	پچ	ما	اَ	آ	نی	یے	اے
×		۰		ا		۰		ا		۲	
سا	—	رے	رے	گی	گی	می	گی	پا	پا	دھی	پا
مَ	اَ	دَھ	مَ	سون	اون	دَ	رَ	گی	ت	ک	رَ
×		۰		ا		۰		ا		۲	
پا	پا	دھی	نی	نی	دھی	سَا	—	نی	نی	دھی	پا
سَ	بَ	ہون	جا	نَ	آ	ما	آ	نی	یے	اے	اسے
×		۰		ا		۰		ا		۲	

انترہ

پا	گی	گی	پا	دھی	پا	سا	سا	سا	سا	—	سا
بھو	او	پ	یا	مَ	نَ	سُ	دھ	کَ	لیّا	آ	نَ
×		۰		۱		۰		۱		۲	
نی	دھی	سا	سا	سا	—	گی	رے	سا	نی	دھی	پا
ما	آ	ل	س	ری	ای	او	رَ	ہن	ڈوُ	اوُ	لَ
×		۰		۱		۰		۱		۲	
پا	پا	می	—	گی	گی	پا	—	دھی	نی	می	پا
بِ	نَ	مَ	اَ	دھ	م	اِ	اے	کَ	مَ	دھ	مَ
×		۰		۱		۰		۱		۲	
گی	رے	سا	نی	پا	پا	گی	—	پا	گی	رے	سا
اَ	ھَ	نِ	سَ	سپے	ہے	چا	آ	نی	یے	اے	اے
×		۰		۱		۰		۱		۲	

ستھائی

سا	پا	پا	پا	—	پا	دھی	دھی	دھی	پا	—	پا
چھا	آ	یا	نا	آ	ٹ	ھَ	می	رَ	شا	آ	مَ
×		۰		۱		۰		۱		۲	
پا	—	دھی	دھی	نی	—	سا	—	نی	نی	دھی	پا
کا	اَ	مو	و	کے	اے	دا	آ	رَ	جا	آ	ن
×		۰		۱		۰		۱		۲	
پا	—	می	—	گی	—	گی	گی	پا	رے	—	سا
دو	او	نو	او	مَ	اَ	دھ	مَ	نِ	شا	آ	ن
×		۰		۱		۰		۱		۲	

سا رے	گی می	می —	پا —	دھی پا	— —
اِ نَ	ہون اون	سو او	ما اَ	نی لے	اے اے
×	٥	١	٥	١	٢

ابھوگ

گی گی	گی پا	دھی پا	سا سا	سا سا	— سا
وا اَ	دی ہو	رو ت	پر تھ	مَ اَن	اَن گ
×	٥	١	٥	١	٢
دھی —	سا سا	سا —	سا —	نی نی	دھی دھی
را اَ	تری سَ	می اے	او او	تَ رَن	اَن گ
×	٥	١	٥	١	٢
دھی —	پا پا	— گی	پا پا	پا دھی	پا پا
سون اون	پر بھا	آ ت	سو گ	م نی	یا م
×	٥	١	٥	١	٢
سا سا	نی پا	گی پا	گی رے	گی رے	سا سا
جَ تَ	رَ یا	اَ کو	جا آ	نی آ نے	لے اے
×	٥	١	٥	١	٢

سُدھ کلیان

کلیان ٹھاٹھ کا اوڑو سمپورن راگ ہی۔ مدھم اور نکھاد کے سُر آروہی مین ورجت ہین اور امروہی سمپورن ہے گندھار کا سُر اس راگ مین وادی ہے اور بعض رکھب کو بھی وادی کہتے ہین جس مت سے گندھار وادی مانا جاتا ہے اُس مت سے دھیوت سموادی سُر ہے اور جس مت مین رکھب کو وادی سُر مانتے ہین اس مت سے پنچم سموادی سُر ہے۔ مندر اور مدہ استھان کے سُرون سے اور بلمبیت لے مین یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اگر رکھب کو وادی کرکے یہ راگ گائین تو اِمین سے پہلے اِسے گانا چاہیے اور اگر گندھار سُر وادی مان کر گائین تو امین کے بعد اِسکے گانے کا وقت ہی۔ سُدہ کلیان اور بھوپالی مین پنڈت لوگ

یہ فرق بیان کرتے ہین کہ بعد پالی کی آروہی امروہی دونون مین مدہم اور نکھاد ورجت ہین اور سُدھ کلیان کی صرف
آروہی مین یہ سُر ورج ہین۔ سُدہ کلیان کی امروہی مین مدہم اور نکھاد آتے ہین مگران سُرون کو منیڈ یا سوت
مین دکھانا چاہیے اگران سُرون پر کوئی شخص ٹھہر جائے تو سُدہ کلیان نہ رہے گا بلکہ امین کلیان ہوجائیگا
آجکل بعض مقامات مین سُدہ کلیان مین مدہم اور نکھاد بالکل ناجائز سمجھی جاتی ہے لیکن یہ سنگیت کی
مت نہین ہے۔ مناسب یہی ہے کہ اس راگ کو اوڈو سمپورن کرکے گائین یعنی آروہی مین مدھم اور
نکھاد ورجت ہونے کی وجہ سے اوڈو اور امروہی مین سمپورن ہونا چاہیے۔ آروہی امروہی اس راگ کی
یہ ہے ۔آروہی۔ سا رے گا پا دھی سا۔ امروہی۔ سانی دھی پا می گی رے سا۔

۹ لچھن گیت سُدھ کلیان جھپ تال

استائی گا وسب سوجان راگنی سُدھ کلیان اوڈو سمپورن پرتھم پرمان
انترہ آروہن مانی تجت وادی سُر گندھار۔ دھیوت کرت الپ کے چتر پران

استائی

گی	—	گی	رے	رے	گی	رے	سا	—	سا
گا	آ	او	او	سَ	بَ	سُو	جا	آ	ن
×		۳			۰		۱		
سا	رے	رے	رے	رے	گی	رے	سا	رے	سا
را	آ	گَ	نی	سُ	دھ	کل	لیا	آ	نَ
×		۳			۰		۱		
سا	—	رے	گی	رے	سا	نی	نی	دھی	پا
اُو	اُو	ڈُ	آ	وَ	سَم	پُو	رَ	آ	نَ
×		۳			۰		۱		
پا	گی	پا	دھی	پا	گی	رے	سا	رے	سا
پر	تھ	مَ	آ	پَ	ھ	رَ	ما	آ	نَ
×		۳			۰		۱		

انترہ

x		٣			٥		١		
پا	گی	گی	پا	پا	سا	سا	سا	سا	سا
اَ	آ	رو	ھَ	نَ	ما	نی	ت	جَ	تَ
x		٣			٥		١		
سا	ـــ	رے	گی	رے	سا	نی	نی	دھی	پا
وا	اَ	دی	سُ	رَ	گن	اَن	دھا	آ	رَ
x		٣			٥		١		
پا	گی	گی	گی	رے	گی	پا	سا	رے	سا
دھے	اے	وَ	تَ	کَ	رَ	تَ	اَ	آ	لپ
x		٣			٥		١		
دھی	پا	گی	گی	پا	گی	رے	سا	رے	سا
کَ	ھے	چَ	ت	رَ	پَ	رَ	ما	آ	نَ
x		٣			٥		١		

بھوپ کلیان

اِسی کو بھوپالی بھی کہتے ہین- کلیان ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہے اور اسمین مدھم اور نکھاد کے سُر ورج ہین- بھوپالی کا وادی سُر گندھار ہے اور سموادی دھیوت ہے- یہ راگ شدھ کلیان سے بہت مشابہ ہے پوروانگ پر زور رہنے کی وجہ سے اسکا وقت رات ہے- شدھ کلیان مین امروہی سمپورن ہے اسلیے بھوپالی اس سے علیحدہ ہوجاتی ہے- اگر اترانگ کا کوئی سُر اس راگ مین وادی ہوتا تو یہ راگ دیسکار ہوجاتا یہی بھوپالی اور دیسکار مین فرق ہے- جن راگون مین نکھاد اور مدھم دُربل یعنی کمزور ہوتے ہین یا بالکل نہین ہوتے انمین گندھار اور پنچم کی سنگت بہت بھلی معلوم ہوتی ہے اِسی بنا پر اسمین بھی ان سُرونکی سنگت لطف دیتی ہے کرناٹک یعنی مدراس کے ملک مین اس راگنی کو موہن کہتے ہین بعض گرنتھون نے بھوپالی کا وقت صبح کا لکھا ہے اور بعض نے اِسکی رکھب گندھار اور دھیوت کومل لکھی ہے اِس قسم کی بھوپالی آجکل مروج نہین ہے

بھوپالی اور دیسکار مین یہ فرق یاد رکھنا چاہیے کہ بھوپالی پوروانگ کا راگ ہو اور دیسکار اترانگ کا راگ ہے بھوپالی مین گندھار وادی اور دیسکار مین دھیوت وادی ہے- آروہی امروہی یہ ہے-

آروہی۔ سا رے گی پا دھی سا۔ امروہی۔ سا دھی پا گی رے سا۔

لچھن گیت بھوپالی۔ تیتالہ

استائی۔ گا وت سب بھوپالی کو چتر سارے گا رے سارے سا دھا۔ گا رے سا رے سا دھا دھا پا۔ پا دھا سا۔ گا گا رے سا۔ گا پا دھا پا گا رے سا رے۔

انترہ۔ وادی سُر گندھار رچاوت پوروانگ پر بل نس راکھت دیس کا رسون بجائے جتن کر پا دھا سا رگا پا دھا سا دھا پا گا رے گا رے سا رے۔

استائی

پا	ـ	گی	گی	گی	گی	گی	پا	گی	ـ	سا	ـ	دھی	دھی	سا	رے
کا	آ	وَ	تَ	سَ	بَ	بھو	او	پا	آ	لی	ای	کو	چَ	تَ	رَ
x				۳				۵				۱			
سا	رے	گی	رے	سا	رے	سا	دھی	گی	رے	سا	رے	سا	دھی	دھی	پا
سا	رے	گا	رے	سا	رے	سا	دھا	گا	رے	سا	رے	سا	دھا	دھا	پا
x				۳				۵				۱			
پا	دھی	سا	ـ	گی	گی	رے	سا	گی	پا	دھی	پا	گی	رے	سا	رے
پا	دھا	سا	آ	گا	گا	رے	سا	گا	پا	دھا	پا	گا	رے	سا	رے
x				۳				۵				۱			

انترہ

گی	ـ	گی	ـ	پا	پا	دھی	پا	سا	ـ	سا	سا	سا	رے	سا	سا
وا	آ	دی	ای	سُ	رَ	گَن	اَن	دھا	آ	رَ	رَ	چا	آ	وَ	تَ
x				۳				۵				۱			
سا	ـ	دھی	دھی	سا	ـ	سا	سا	گی	رے	سا	رے	سا	دھی	پا	گی
پو	او	رَ	وَ	آ	اَن	گَ	پَرَ	بَ	لَ	نِ	سَ	را	آ	کھَ	تَ
x				۳				۵				۱			

گی	—	گی	گی	رے	سےنے	گا	پا	ریے	—	سا	ریے	سا	دھی	پا	پا
دے	اے	ں	گا	آ	ر	شون	ب	چا	آ	اے	جَ	ت	نِ	کَ	ہ
×				۳				٥				۱			
پا	دھی	سا	ریے	گی	پا	دھی	سا	دھی	پا	گی	ریے	گی	ریے	سا	ریے
پا	دھا	سا	رے	گا	پا	دھا	سا	دھا	پا	گا	رے	گا	رے	سا	رے
×				۳				٥				۱			

ہمیر

کلیان ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ اِس راگ مین گندھارگرہ کا سُر ہے پنچم وادی سُر ہے اور کوئی پنڈت دھیوت کو وادی سُر قرار دیتے ہین اور مروجہ مت بھی یہی ہے۔ گانے مین دھیوت پر واقعی زور رہتا ہے۔ اِس راگ کی آروہی مین نکھاد دُربل یعنی کمزور ہے اور امروہی مین گندھار دربل ہی۔ اس راگ کا سروپ وکر ہے۔ یعنی سُر اپنے سلسلے مین نہین بولتے۔ اِسطرح۔ سا نی دھا پا گا ما رے۔ گا ما نی دھا پا رے۔ پا گا ما رے سا گا ما دھا۔ سیدھی آروہی کرنے سے یہ راگ یا امن ہوجائیگا یا بلاول۔ اسمین دونون مدھمین مستعل ہین۔
اِس راگ کے خاص سُر گا۔ ما۔ دھا۔ ہین اور انہین سے راگ کی شکل پیدا ہوتی ہے۔ سُدھ کلیان اور امین اور کیدارے سے مرکب ہی۔ شرنگار اور بیرس کی چیزون کے لیے موزون ہے بعض کے نزدیک شام کا مود اور کیدارے سے ملکر یہ راگ بنا ہے۔ اِس راگ مین رکھب وکر یعنی ٹیڑھی ہی اور امروہی مین مدھم اور دھیوت کی سنگت ہی اسلیے کامود سے اور بھی الگ ہوجاتا ہے۔ آروہی۔ سا رے سا۔ گی ما دھی نی دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا می پا دھی پا گی ما رے سا۔

لچھن گیت ہمیر۔ تیورا ۔۔۔۔ ۱۰۹

آستائی۔ کہت راگ ہمیر گُنین سمپورن سُر ٹھاٹھ مانت دونون مدہم راکھ سمدھر سبھوُ ھُرکہت دھُن گنین انتر ہ۔ وادی دھیوت سُر بناوت وکر ی آلوم گاوت۔ شام کامودی کیداری ملت سُندر نِس سمیے مین بیرس شرنگار سو بہ گُنین۔

استھائی

دھی	دھی	پا	می	پا	گی	ما	دھی	—	دھی	سا	نی	دھی	پا
کَ	ھَ	تَ	را	آ	گَ	ھَ	می	ای	رَ	گُ	نی	یا	ن
X			۱		۲		X			۱		۲	
پا	—	پا	دھی	دھی	پا	پا	گی	ما	رے	سا	رے	سا	سا
سَم	اَم	پُو	رَ	نَ	سُ	رَ	ٹھا	آ	ٹھ	ما	آ	نَ	ت
X			۱		۲		X			۱		۲	
سا	ما	گی	پا	—	پا	پا	دھی	—	دھی	سا	سا	رے	سا
دو	او	نو	مَ	اَ	دھَ	مَ	را	آ	کھَ	سَ	مَ	وھ	رَ
X			۱		۲		X			۱		۲	
سا	سا	سا	رے	رے	سا	رے	سا	سا	نی	دھی	دھی	پا	پا
سَ	ب	گُھون	ھَ	رَ	کھَ	ت	دھی	ای	رَ	گُ	نی	یا	نَ
X			۱		۲		X			۱		۲	

انترہ

پا	—	پا	سا	—	سا	سا	سا	سا	سا	سا	رے	سا	سا
وا	آ	دی	دھی	اے	وَ	تَ	سُ	رَ	بَ	نا	آ	وَ	تَ
X			۱		۲		X			۱		۲	
سا	دھی	دھی	سا	—	سا	سا	سا	رے	سا	دھی	—	پا	پا
وَ	آ	کرَ	نی	ای	اَ	تُو	لو	او	مَ	گا	اَ	وَ	تَ
X			۱		۲		X			۱		۲	
می	پا	پا	دھی	—	پا	—	گی	ما	رے	سا	رے	سا	—
شا	اَ	مَ	کا	آ	مو	او	دی	ای	کے	دا	آ	دی	ای
X			۱		۲		X			۱		۲	

سا سا سا	ما —	ما گی	پا پا پا	دھی دھی	پا —
می لَ تَ	سُن اَن	دَ رَ	نِ سَ سَ	می اے	مون اون
×	۱	۲	×	۱	۲
سا سا سا	رے —	سا رے	سا سا نی	دھی دھی	پا پا
رَ سَ شرن	گا اُ	رَ سُو	بی ای رَ	گُ نی	
×	۱	۲	×	۱	۲

(کیدارا)

کلیان ٹھاٹھ سے کیدارے کی پیدایش ہی لیکن کسی کسی گرنتھ مین یہ راگ بلاول ٹھاٹھ مین بھی لکھا ہے۔ اِس راگ مین دونون مدھمین مستعمل ہین مگر تیور مدھم شُدھ مدھم سے کم لگائی جاتی ہے۔ شُدھ مدھم اس راگ مین وادی سُر ہے اور ہر جگہ واضح طور پر دکھائی جاتی ہے۔ پوروانگ مین پنڈت لوگ رکھب اور گندھار کو چھوڑکر راگ کی آروہی کرتے ہین اور اترانگ مین اسطرح دھیوت اور نکھاد چھوڑ دیتے ہین اور گندھار کا سُر اس راگ مین است پراے (अस्त प्राय) ہے یعنی براے نام ہے جس راگ مین گندھار کمزور ہوتی ہے اسمین نکھاد بھی کمزور ہوتی ہے۔ کل راگ کی شکل کھرج۔ مدہم اور پنچم سے پیدا ہونا ممکن ہے اِس طرح ساماماما۔ پاماماماسا ماماما۔ اِس راگ مین جب دونون مدھمین ایک مقام پر جمع کر دیجاتی ہین تو بہت لُطف دیتی ہین اسطرح۔ ساماماماپا۔ می پادھاماماما۔ کیدارا بھی پوروانگ کا راگ ہی۔ پنڈت سوم ناتھ اپنی گرنتھ راگ دیوودہ مین لکھتے ہین کہ کیدارے مین دھیوت کومل ہے اور رکھب اور دھیوت یہ دونون سُر بہت کم لگائے جاتے ہین لیکن آجکل ایسا کیدارا مروج نہین ہے۔ آروہی امروہی یہ ہے۔ آروہی۔ ساماماپاپادھے پانی دھے سا۔ امروہی۔ سانی دھی پامی پادھی پاماگی رے سا۔

لچھمن گیت کیدارا۔ تیتالہ

آستائی۔ سرن پربھو کے دوار آج ہون شُدھ بھاوسون بھجن کرون پربھوسب کے ادھار آج ہون۔
انترہ۔ شُدھ سرن کو میل ملاؤن تامین مدھم انش رچاؤن گپت گندھار رکھب بن ہن ریجھو پربھو کرتار آج ہون

آستائی

پا پا دھی دھی	پا — ماگی دھی‌پا	ما — ما ما	— پا پا —
سَ رَ نَ پر	بھو او کے اے	دوا اَ رَ آ	آ جَ ہوں اون
×	۱	×	۳
می پا پا دھی	— دھی پا —	ما ماگی ما رے	سا رے سا —
سُو اُو دَھ بھا	آ وَ سون اون	بھَ جَ نَ کَ	رون اون مین این
٥	۱	×	۳
سا سا سا سا	سادھی — سا رے	سا نی دھی پا	ما ما پا —
پر بھُو سَ بَ	کے اے آ آ	دھا آ رَ آ	آ جَ ہوں اون
٥	۱	×	۳

انترہ

پا — پا پا	سا سا سا —	سا — سا سا	سا رے سا —
سُ او دھ سُ	رَ نَ کو او	مے اے لَ می	لا آ اون اون
٥		×	۳
سا — سا —	سادھی — دھی دھی	سا رے سا رے	سا نی دھی پا
تا آ مین این	مَ آ دھ مَ	اَن اَن شَ رَ	جا آ اَ اون
٥	۱	×	۳
ما — ما ما	پا — دھی پا	دھی پا ما ما	رے — سا سا
گو او پت گَن	دھا آ رَ ری	کھ بَ بِ نَ	رو او ھَ ن
٥	۱	×	۳
سا — سا دھی	سا سا سا رے	سا نی دھی پا	ما ما پا —
ری ای جھے اے	پَر بھو کَ رَ	تا آ رَ آ	آ جَ ہوں اون
٥	۱	×	۳

کلیان ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی - رکھب اور پنچم اسکے ورجت سُر ہین - گانے کا وقت صبح ہے - ایک مت سے دھیوت وادی سُر ہے اور دوسری مت سے گندھار - مگر صبح کے وقت تیور گندھار کا وادی ہونا اچھا نہین معلوم ہوتا اسلیے بعض پنڈت دھیوت کو وادی سُر مانتے ہین اور یہ مت لکش سنگیت کے مصنف کو بھی پسند ہی کیونکہ اِس راگ مین رکھب اور پنچم کے ورجِ ہونے سے گندھار کو سموادی بنانا پڑتا ہے - یہ راگ امروہی مین اچھا معلوم ہوتا ہے - آروہی مین نکھاد کا سُر لگانا چاہیے لیکن امروہی مین نکھاد جائز ہے - اِسطرح - سا گا ما دھا سا نی دھا ما گا گا سا -

کسی کسی گرنتھ مین ہنڈول کا راگ بھیرون کے ٹھاٹھ پر لکھا ہوا ہے اور کسی مین آساوری کے ٹھاٹھ پر ہے لیکن یہ متین آجکل مروج نہین ہین - یہ راگ بقول بعض پنڈتون کے پوریا بسنت اور مالسری سے مرکب ہے - ایک مت یہ بھی ہے کہ ہنڈول کو رات کے وقت گندھار کا سُر وادی کر کے گاتے ہین - یہ بھی صبح مت سے اور پسند پر منحصر ہے - ہنومنت مت کے بموجب اس راگ کے ورجت سُر رکھب اور دھیوت ہین چنانچہ سنگیت درپن مین جو ہنومنت مت کا گرنتھ ہے اُنہین یہ صاف طور پر لکھا ہوا ہے - یہ بدیہی ثبوت اس امر کا ہی کہ آجکل کا گانا ہنومنت مت کے مطابق نہین ہے جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے - آروہی امروہی یہ ہے - آروہی - سا گی می دھی نی دھی سا - امروہی - سا نی دھی می گی سا -

لچھمن گیت ہنڈول جھپتال

آستائی - ہنڈول کے بول - سا گا ما دھا - نی دھا ما گا گا سا آروہ اور وہ رتی پا اوج کر گاے -

انترہ - گندھار کر وادی دھیوت ہی سموادی - آروہن مون نی تجت سا نی دھا ما نی دھا ما گا گا سا -

آستائی

گی	گی	سا	ـــ	دھی	می	دھی	سا	ـــ	سا
ہن	ان	ڈو	او	لَ	کے	اسے	بو	او	لَ
×		۲			۵		۱		
سا	گی	می	دھی	نی	دھی	می	گی	گی	سا
سا	گا	ما	دھا	نی	دھا	ما	گا	گا	سا
×		۳			۵		۱		

۱			۰		۳			x	
سا	—	سا	دھی	می	گی	—	گی	—	سا
ھَ	او	رو	وَ	اَ	ھَ	او	رو	اُ	آ
سا	—	سا	گی	می	گی	می	دھی	نی	سا
اے	آ	گا	نہ	کَ	جَ	رَ	ئہ	پا	ری

انترہ

۱			۰		۳			x	
سا	—	سا	سا	سا	دھی	—	می	—	گی
دھی	آ	وا	رَ	کَ	رَ	آ	دنا	ار	گَن
سا	—	سا	گی	گی	می	گی	نی	—	سا
دھی	آ	وا	مَ	س	ہی	ت	ئو	اتنا	دھے
دھی	سا	سا	گی	گی	می	گی	گی	—	می
تَ	جَ	تَ	ای	نی	دونی	نی	ھَ	او	رو
سا	گی	گی	می	دھی	نی	می	دھی	نی	سا
سا	گا	گا	ما	دھا	نی	ما	دھا	نی	سا

کامود

کلیان ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اس میں دونوں مدھیم لگانے کا رواج ہے اسیلئے کوئی اسے کلیان ٹھاٹھ کا راگ مانتا ہے اور کوئی بلاول ٹھاٹھ کا راگ قرار دیتا ہے۔ اس راگ کا وادی سُر پنچم ہے اور سموادی سُر کھرج ہے۔ گندھار آروہی میں وکر یعنی ٹیڑھی ہے۔ سطرح۔ سا نی دھا پا گا ما رے سا۔ آروہی

مین تیور مدھم اگائی جاتی ہے لیکن اسکا مصرف بہت کم ہے۔ است پراسے یعنی براسے نام رہنا مناسب ہے مطلب یہ ہے کہ ہونا اور نہ ہونا دونون کا ثبوت مِلنا چاہیے یہ راگ رکھب اور پنچم کی سنگت سے بہت جلد پہچانا جاتا ہے اسکو شام سے پہلے گانا لازم ہے بعض پنڈتون کا قول ہے کہ گونڈا اور ہمیر کو ملانے سے یہ راگ بنتا ہی۔ پنڈت سومناتھ نے اپنے گرنتھ مین اِسے بلاول ٹھاٹھ کا راگ لکھا ہے اور اسمین نکھاد ورج مانی ہے دکھن کے ملک کے پنڈت کامود مین پنچم اور دھیوت دونون سُرون کو ورج کرتے ہین لیکن یہان یہ مت مروج نہین ہے۔ آجکل کی مت کے موافق آروہی مین گندھار اور مدھم اور نکھاد نہ ہونا چاہیے اور امروہی کر یعنی ٹیڑھی ہے۔ اگر سُدھ امروہی کیجائے گی تو فوراً کامود غائب ہوجائے گا اِسطرح پر کامود مین جانا چاہیے سارے پاپا۔ دھا پاگا ما دھا پا۔ گا ما پاگا مارے سا۔ آروہن امروہی یہ ہے۔ آروہی۔ سارے پا می پادھی پادھی سا۔ امروہی۔ سانی دھی پاگی ما پاگی مارے سا۔

لچھن گیت کامود چوتال

آستائی۔ میل جنک کلیانی راگ کامود گنین سب گاوت۔

انترہ ری پا سموادی گاتی اُت دربل دونون مدھم تیتر دکھاوے۔

آستائی

سا	—	رے	سا	ما	رے	پا	پا	دھی	پا	—	پا
مے	اے	لَ	جَ	نَ	کَ	کَ	اَ	رلیّا	آ	نی	ای
×		०		١		०		١		٢	
سا	—	دھی	پا	—	دھی	—	پا	گی	ما	پا	گی
را	آ	کَ	کا	آ	مو	او	دَ	گُ	نی	یا	ن
×		०		١		०		١		٢	
ما	رے	سا	رے	پا	گی	ما	پا	گی	ما	رے	سا
سَ	بَ	گا	اَ	اَ	اَ	اَ	اَ	اَ	اَ	دَ	تَ
×		०		١		०		١		٢	

انترہ

پا	ـــ	سا	ـــ	سا	رے	سا	سا	رے	پا	گی	ما
ری	پا	سَ	مَ	وا	آ	دی	ای	گا	نی	اَ	آ
×		०		۱		०		۱		۲	
رےٗ	سا	دھی	پا	ـــ	می	پا	نی	سا	رے	سا	دھی
تَ	دُ	رَ	بَ	لَ	دو	او	نو	او	مَ	اَ	دَھ
×		०		۱		०		۱		۲	
پا	گی	ما	پا	گی	ما	رے	سا	رے	پا	پا	دھی
مَ	پے	شَ	رَ	رِ	کھا	آ	اَ	اَ	اَ	اَ	اَ
×		०		۱		०		۱		۲	
پا	گگی	ما	دھی	پا	گی	ما	پا	گی	ما	رے	سا
اَ	اَ	اَ	اَ	اَ	اَ	اَ	اَ	اَ	اَ	وَ	تَ
×		०		۱		०		۱		۲	

(چھایانٹ)

کلیان ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اسمین رکھب وادی ہے اور پنچم سموادی ہے۔ اِس راگ مین رکھب اور پنچم کی سنگت ہے۔ پنچم سے رکھب کی چھوٹ بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ پنڈتون کا قول ہو کہ اِس راگ کو دھیوت سے شروع کرنا چاہیے یعنی دھیوت گرہ کا سُر ہے اور نیاس کا یعنی ختم کرنے کا سرکھرج یا پنچم ہے۔ تیور مدھم کا پریوگ یعنی دکھانا آروہی مین ہونا چاہیے۔ اِس راگ کی امروہی مین کاموڈ کیطرح گندھار وکر ہے۔ اِسطرح پا ما پا گا ما رے سا۔ بعض پنڈتون کا قول ہے کہ یہ راگ کلیان۔ گونڈ۔ ہمیر نٹ اور الیّا سے مرکب ہو۔ خیال رکھنا چاہیے کہ چھایانٹ اور کاموڈ یہ راگ ایک دوسرے سے بہت مشابہ ہین اور اکثر پھِرت مین چھایا راگ کاموڈ یا اور راگون سے مل جاتا ہے لہذا اِسکو علٰحدہ کرنے کیلیے ذیل کی باتین یاد رکھنا ضروری ہین۔

(۱) کاموڈ کی آروہی کبھی گندھار اور مدھم سے پنچم پر نہین جائیگی لیکن چھایانٹ مین ایسا نہین ہے (۲)

(۲) جسطرح کامود مین رکھب سے پنچم پر آروہی مین جاتے ہین اسکے بالکل برعکس چھایا نٹ کی امروہی مین پنچم سے رکھب پر جاتے ہین۔ مثلاً۔ سارے پاپا۔ گا مادھا پا۔ گا ماپا گا مارے سا۔ یہ کامود کی تان ہے اور دھا پا رے۔ رے گا پا ما پا گا مارے سا۔ یہ چھایا نٹ کی تان ہے (۳) کامود کا وادی سُر پنچم ہے لیکن چھایا نٹ کا وادی سُر رکھب ہے (۴) کامود اترانگ کا راگ ہے اور چھایا پوروانگ کا راگ ہی۔ اگران باتون پر خیال رکھا جائے تو صحیح راگ رہ سکتا ہے۔ امروہی اِس راگ کی وکر ہے اگر سُدھ امروہی کہا جائے تو راگ نہ رہیگا۔ آروہی امروہی یہ ہے۔ آروہی۔ سارے گا ما پا دھی نی دھی سا۔ امروہی۔ سانی دھی پا دھی پا رے گی ما پا گی مارے سا۔

لچھن گیت چھایا نٹ تیتالہ

استھائی۔ ماتی سب کو ورنجیت چھایا ناٹ پر شنکر بچھو وکھن میل ملاوت رکھب ہوت برد ہان مان سُر انترہ۔ تیور ا۔ آروہن مورن سپت ماورجت آور دہن مون گا کو چھپاوت دیوت گرہ کرنیاس سو پنچم بینؤم رکھیو سنگ کہے چتر۔

استھائی

دھی	دھی	پا	پا	رے	گی	ماگی	پا	گی	ما	رے	سا	ـ	رے	سا	سا
سَ	بَ	کو	او	ری	ای	جھَ	تَ	چھا	آ	یا	نا	آ	ٹَ	پَ	رَ
○				۱				×				۳			
سا	ـ	گی	گی	ما	رے	سا	سا	سا	ـ	رے	سا	سا	سا	دھی	پا
شَن	اَن	کَ	رَ	بھو	اُو	کھَ	نَ	ے	اے	لَ	می	لا	آ	وَ	تَ
○				۱				×				۳			
پا	پا	رے	رے	رے	گی	گی	پا	گی ما	ما	رے	سا	سا	رے	سا	سا
رے	اے	کھَ	بَ	ہو	او	تَ	پَرَ	دھا	آ	نَ	ما	آ	نَ	سُ	رَ
○				۱				×				۳			

انترہ

پا ـ پا ـ	سا ـ سا ـ	سا ـ سا سا	سا رے سا سا
آ اَ رو او	ھَ نَ مون ان	سَ اَ پتَ ما	وَ رَ جِ ت
○	۱	×	۳
سا سا دھی سا ـ	سا سا سا ـ	سا رے سا سا	دھی سا ـ دھی پا
اَ وَ رُو او	ھَ نَ مُون اُون	گا آ کو چھو	پا آ وَ ت
○	۱	×	۳
می ـ پا پا	دھی دھی پا پا	گی ما ـ ما رے	سا ـ دھی پا
دھے اسے وَ ت	گرَ ھَ کَ رَ	نیا آ سَ سو	پَن ان بچ مَ
○	۱	×	۳
پا ـ رے رے	رے گی گی پا	ما گی ما رے	سا رے سا سا
پَن اَن چَ مَ	ری ای کھَ بَ	سَن ان گھَ کَ	ھے چَ ت رَ
○	۱	×	۳

گور سارنگ

کلیان ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اسکا سُروپ وکر یعنی ٹیڑھا ہے اور اِس مین بھی دونون مدھیم مستعمل ہین۔ اِس راگ کو دوپہر دن کے وقت گاتے ہین۔ نکھاد کم لگانا چاہیے۔ امروہی مین گندھار وکر ہے۔ اِس راگ مین دھیوت وادی اور گندھار سمبوادی ہے۔ اگر گندھار کو اِس راگ مین وادی مانین تو قاعدے کی روسے گور سارنگ کا وقت شب کو ہونا چاہیے۔ تیور مدھم کی کے ساتھ اِستعمال کرنا چاہیے اور اِسی لحاظ سے بعض پنڈت اِسے بلاول ٹھاٹھ کا راگ کہتے ہین۔ گرنتھون نے اِس راگ کو بیر رس اور شانت رس کا راگ کہا ہے۔ اور گندھار وادی سُر لکھا ہی۔ پنڈتون کے نزدیک نٹ۔ کیدارا۔ اور پوربی سے یہ راگ مرکب ہے۔ گندھار اِسطرح وکر ہے۔ نِی سا گا رے ما گا۔ گور سارنگ کی آروہی اِسطرح کبھی نہ جانا چاہیئے۔ نِی سا رے گا ما پا۔

دراصل اسکا کُل سروپ وکر ہے اِسطرح۔ نِی سا گا رے ما گا پا ما دھا پا نی دھا سا۔ امروہی مین تیور مدھم ناجائز ہے۔ آروہی امروہی یہ ہے۔ آروہی۔ سا رے سا گا رے ما گا پا می دھی پا نی دھی سا۔ امروہی۔ سا دھی نی پا دھی می پا گا ما رے پا رے سا۔

پچھن گیت گور سارنگ تیتالہ

آستائی - کرت گور سارنگ کو گنین کلیانی کو ٹھاٹھ سمپورن کر سر رچت وہ گن کو سمواد -

انترہ - گاوت ہر دم دُوتیا پہر دن چھانڈت اَور دہن سُر سبت ماو کرُ روپ نت دیکھ سُکھ پاوے چتر گن

آستائی

○	۱	×	۳
سا ماگی رے سا	— رے سا —	گی رے ما گی	پا می پا پا
کَ رَ تَ گو	او نڈ سا اَ	رَن گَ کو او	گو نی یا نَ
نی دھی سا رے	سا نی دھی پا	ما گی رے گی ما	پا رے سا سا
کَ اَ لیا اَ	نی ای کو او	ٹھا آ ٹھ سم	اَم پُو رَ نَ
سا دھی پا پا	پا پا ما پا	گی ما رے گی ما	ما رے — سا
کَ رَ سُ رَ	رَ چَ تَ دھ	گَ نَ کو سم	اَم وا اَ دی

انترہ

○	۱	×	۳
گی ما گی گی	پا پا سا دھی	سا سا سا سا	سا رے سا سا
گا اَ وَ تَ	ھَ رَ دَ مَ	دُو تی یا پ	ھِ رَ دِ نَ
دھی سا — دھی دھی	سا سا سا —	سا رے سا سا	دھی سا — پا پا
چھان آن ڈَ تَ	اَ وَ رُو اُو	ھَ نَ سُ رَ	سَ اَ پت ما
گی ما گی ما رے گی ما	گی ما رے سا سا	گی ما گی ما سا سا	ما گی می پا
وَ آ کر رُو	اُو پَ نِ تَ	دے اسے کھَ پا	آ سے سُ کھَ

	ما رے سا ـ	مي ما دهي پامي پا گی	
	او مَ نَ آ	حَ تَ رَ کو	
	ا	○	

مالسری

کلیان ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہے یعنی پانچ سُر ہین۔ پنچم گرہ انش نیاس کا سُر ہے۔ رکھب اور دھیوت اسمین ورجت سُر ہین۔ آجکل مالسری کو لوگ صرف تین سُر یعنے کھرج گندھارا اور پنچم سے گاتے ہین لیکن شاستر کے اعتبار سے تین سُر کا راگ نہین ہوسکتا۔ اِس غلط فہمی کیوجہ یہ ہے کہ مالسری مین یہ تین سُر جو بیان کیے گئے ہین پربل ہین یعنی انھین سُرون پر راگ کا زور رہتا ہے۔ پنڈتون کا قول ہے کہ پانچ سُر سے کم کا راگ ماننے کے قابل نہین ہے اِسلیے مالسری مین مدھم اور نکھاد بھی شامل ہین لیکن بہت کمزور ہین۔ اور ان دونون سُرون کو آست پراے رہنا چاہیے یعنی اِسطرح سے لگانا چاہیے کہ ہونا اور نہونا دونون کا ثبوت ملے اِس راگ مین پنچم جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے وادی سُر ہے اور کھرج سموادی ہے۔ پنچم اور گندھار کی سنگت سے راگ ظاہر ہوتا ہے۔ گانے کا وقت سہ پہر ہے۔ گرنتھون مین ایک اور راگ مالوشری نامے کافی کے ٹھاٹھ پر ہے۔ یہ وہ مالسری نہین ہے جو آجکل مروج ہے بعض پنڈتون کا قول ہے کہ یہ راگ دھناسری۔ دھولسری اور جیتا سے مرکب ہے آروہی۔ سا گا مے پا نی سا۔ امروہی۔ سا نی پا مے گی سا۔

لچھن گیت مالسری جھپتال

آستائی۔ کہے کلپ دُرم گرنتھ مالسری کو رُوپ رکھب دھیوت ورج کلّیانی سون جنت
انترہ۔ پنچم کرے وادی کھرج سُر سموادی ترتیا پہر دیوسون گاوت گنی سُمت
سنچائی۔ کواو کھت تین سُر مالسری مون گھتَ یہ نچن اَت بھرمت
ابھوگ۔ پنچ سُر بن کبھُون راگنی نہ سمبھوت یہ نچن وِبدھ مت چتر واکو نمت۔

آستائی

سا	پا	گی	ـ	سا	سا	سا	سا	ـ	سا
کَ	ڈھے	کَ	آ	اپ	ڈُرو	نم	گرَن	اَن	تھَ
×		٣			○		ا		
سا	ـ	سا	گی	گی	سا	گی	پا	ـ	پا
ما	اَ	لَ	سِ	ری	کو	او	ڑو	او	پ
×		٣			○		ا		
پا	پا	می	گی	ـ	سا	گی	پا	پا	سا
ری	کھَ	بَ	دھے	اے	وَ	تَ	وَ	رَ	جَ
×		٣			○		ا		
سا	نی	پا	گی	پا	گی	پا	گی	سا	سا
ک	آ	لیا	اَ	نی	سون	اون	جَ	نِ	ت
×		٣			○		ا		

انترہ

پا	ـ	سا	سا	سا	سا	ـ	سا	ـ	سا
پَن	اَن	جَ	مَ	کَ	رے	اے	وا	آ	دی
×		٣			○		ا		
سا	سا	گی	گی	می	گی	گی	سا	ـ	سا
کھَ	رَ	جَ	سُ	رَ	سَ	مَ	وا	آ	دی
×		٣			○		ا		
سا	سا	نی	پا	پا	گی	سا	گی	پا	سا
تر	تی	یا	پَ	ھِ	رَ	دی	وَ	سَ	مون
×		٣			○		ا		
سا	ـ	پا	گی	پا	گی	پا	گی	گی	سا
گا	آ	وَ	ت	گُن	نی	ای	سُ	مَ	ت
×		٣			○		ا		

ستھائی

پا	پا	پا	گی	سا	سا	ـ	گی	پا	پا
کو	او	کَ	ھَ	ہنا	تی	ای	نَ	سُ	رَ
×		٣			٥		ا		
پا	ـ	پا	سا	سا	سا	ـ	پا	پا	گی
ما	آ	لَ	سِ	ری	مُون	اُون	گَ	ھَ	تَ
×		٣			٥		ا		
پا	پا	گی	پا	پا	گی	پا	گی	گی	سا
یے	اے	بَ	رَ	نَ	اَ	تی	بھَ	مَ	تَ
×		٣			٥		ا		

ابھوگ

پا	ـ	سا	سا	سا	سا	سا	سا	سا	سا
ہَن	اَن	چَ	سُ	رَ	پ	نَ	کَ	بَ	ہون
×		٣			٥		ا		
سا	ـ	گی	گی	پا	گی	ـ	سا	سا	سا
رَا	آ	گَ	نی	نہ	سَم	اَم	بھَ	وَ	تَ
×		٣			٥		ا		
سا	سا	پا	گی	پا	گی	سا	گی	پا	سا
یے	اے	نی	ہَی	مَ	وِ	بُ	دھَ	مَ	تَ
×		٣			٥		ا		
سا	سا	پا	گی	پا	گی	ـ	پا	گی	سا
پَ	تَ	رَ	وَا	آ	کو	او	نِ	مَ	تَ
×		٣			٥		ا		

امنی بلاول

کلیان ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ یہ ایک قسم بلاول کی ہے لیکن امین کا رنگ بہت واضح طور پر اس مین معلوم ہوتا ہے۔ اسکا وقت صبح کا ہے اور دونون مدھمین اِسمین شامل ہین۔ اِسمین کھرج وادی ہے اور پنچم سموادی۔ آروہی مین تیور مدّھم لگائی جاتی ہے اور اسی مین امین کا انگ ظاہر ہوتا ہے لیکن امروہی مین شدھ مدّھم کی وجہ سے بلاول کا رنگ صاف معلوم ہوتا ہے۔ بلاول مین نکھاد وکر ہی لیکن امینی بلاول مین نکھاد وکر نہین ہے۔ اِس راگ کے برتنے کی خوبی یہ ہے کہ دونون راگونکی قطع یعنی امین اور بلاول کی آروہی امروہی مین پیدا ہو اس طرح پر کہ امین کی شکل آروہی مین اور بلاول کی شکل امروہی مین۔ در اصل یہ راگنی امین اور بلاول سے مرکب ہی۔ آروہی امروہی یہ ہے آروہی۔ سا رے گی ما گی می پا دھی نی دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا ما گی ما رے سا۔

لچھن گیت امنی بلاول چھپتال

آستائی ۔ یمنی بلاول سب چتر گاوت پرتھم پھر گے بیے راگنی آنا ور...
انترہ ۔ بلاولی سنگ کلّیان کو ملائے۔ وادی سُر کھرج کر سب کو ریجھاوت۔

آستائی

سا رے	گی ـ گی	گی ما	گی گی ـ
یا ما	نی ای بے	لا آ	دَ لَ اَ
×	۳	۰	۱
پا می	دھی پا پا	گی(پا) ما	گی رے(گی) سا
سَ بَ	چَ تَ رَ	گا آ	وَ تَ اَ
×	۳	۰	۱
سا سا	گی رے سا	رے سا	نی دھی پا
پر تھَ	مَ آ پ	ھِ رَ	گے اے بیے
×	۳	۰	۱

پا می	دھی پا پا	گی ما	گی رگے سا
رٖ آ	گَ نی کَ	ہا آ	وَ تَ اَ
×	۲	۰	۱

انترہ

سا دھی -	دھی سا نی نی	سا -	سا رے سا
بے اسے	لا آ وَ	لی ای	سَن اَن گَ
×	۳	۰	۱
سا رے	گی ما گی	سانی مارے	دھی نی - پا
کَ اَ	لیاّ آ نَ	کو می	لا آ ے
×	۳	۰	۱
می -	می پا پا	دھی نی	دھی پا پا
وا آ	دی سُ رَ	کھَ رَ	جَ کَ رَ
×	۳	۰	۱
پا می	دھی پا پا	گی ما	گی رگے سا
سَ بَ	کو او ری	جھا آ	وَ تَ اَ
×	۳	۰	۱

ساونی کلیان

کلیان ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہے اور آروہی امروہی دونون مین مدّھم کا سُر ورج ہے نکھاد کا سُر آروہی مین دُربل یعنی کمزور ہے۔ کھرج کا سُر وادی اور پنچم سموادی ہے یہ کلیان کی جدید قسم ہے اور مسلمان گگون کی ایجاد کی ہوئی ہے۔ اِس راگ کی شکل مندر استھان مین صاف طور پر معلوم ہوتی ہے اور اس راگ کو مندر اور مدہ استھان اور بلمپت لے مین گانا چاہیے جسمین ساونی کلیان کی شکل صاف طور پر یمین کلیان اور بھوپالی وغیرہ سے علحدہ ہوجائے۔ آروہی امروہی یہ ہے۔ آروہی۔ سانی دھی نی دھی پا سارے ساگی پادھی سا۔ امروہی۔ سانی دھی۔ نی دھی پاگی رے سادھی۔

لچھن گیت۔ تیتالہ

آستائی۔ سب کھیان مِل منگل گایو ساون مورے من سُکھ اُپجایو۔
انترہ۔ سیج کلّیانی میل منوہر ناتی دُربل انولوم دِکھایو۔

آستائی

سا	رے	سا	نی	نی	دھی	پا	پا	سا	۔	سا	سا	سا	رے	سا	۔
س	ب	س	کھی	یان	آن	م	ل	من	ان	گ	ل	گا	آ	یو	او
۱				×				۳				۵			
سا	۔	گی	گی	پا	پا	دھی	پا	پا	دھی	پا	دھی	گی پا	رے	سا	دھی
سا	آ	و	ن	مو	رے	م	ن	سُ	کھ	اُ	پ	جا	آ	یو	او
۱				×				۳				۵			

انترہ

پا	۔	سا	سا	سا	۔	سا	۔	سا	۔	نی	دھی	نی	دھی	پا	پا
سے	اے	ج	ک	لیا	آ	نی	ای	مے	اے	ل	م	نو	او	ھ	ر
۱				×				۳				۵			
پا	گی	پا	پا	دھی	دھی	پا	پا	پا	گی	گی	پا	گی	رے	سا	دھی
نا	تی	دُ	ر	ب	ل	ا	نو	لو	او	م	دی	کھا	آ	یو	او
۱				×				۳				۵			

شام کلّیان

کلیان ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اِسے کلیان کی ایک قسم سمجھتے ہین۔ اِسمین بھی دونون مدھمین لگائی جاتی ہین۔ کھرج اِس راگ مین وادی ہے اور کڑی مدھم سموادی ہے۔ اِس راگ کے گانے مین کاموَد کا انگ نظر آتا ہے لیکن کاموَد مین نکھاد اور گندھار کمزور ہین اسمین ایسا نہین ہے یہی دونون راگون مین فرق ہے

اِس راگ مین رکھب اور پنچم کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے اور آروہی مین دھیوت کا سُر ورج کرنے سے بہت لطف آتا ہے اور راگ کی شکل کامود سے الگ ہو جاتی ہے۔ رکھب اور مدھم کی سنگت سے تھوڑی شکل گونڈ ملار کی نظر آتی ہے لیکن اس راگ مین نکھاد جسقدر واضح طور پر لگائی جاتی ہے ویسی ملار مین نہین مستعمل ہو اور یہی دونون مین فرق ہے۔ گرنتھون مین جو راگ شام کے نام سے درج ہے اسکی آروہی مین گندہار اور نکھاد یہ دو سُر ورج ہین اور امروہی مین نکھاد ورج ہے بعض پنڈتون کا بیان ہے کہ یہ راگ ہمیر گونڈ اور کیدارے سے مرکب ہو۔ ایک مت شاستر گرنتھون کی یہ بھی ہے کہ شام کلیان کو سمپورن مانتے ہین۔ اور دھیوت کو وادی سُر کر کے گانے کا وقت شب مقرر کیا ہے لیکن لکش سنگیت کے مصنف چترپنڈت کہتے ہین کہ یہ مت ہمین پسند نہین ہے لکش سنگیت کے مصنف کے نزدیک یہ راگ کامود اور کلیان سے مرکب ہے
آروہی امروہی۔ نِ سا رے ما رے می پا دھی پا نی سا۔ سا نی دھی پا می پا ما گا رے نِ سا۔

لچھن گیت جھپ تال

آستائی۔ سُنو آہو شام اتنی موری بنتی۔
انترہ۔ کلیانی کے سنگ کامود کو ملائے گا وُ چتر رُوپ اِتنی کہی موری۔

آستائی

	پا —	گی ما رے	سا رے	نِ سا سا	
	سو او	نو او آ	ہو او	شا آ مَ	
	X	۳	٥	۱	
	می می	می پا دھی	می دھی	می پا گی	
	رِ تَ	نی مو ری	ای ای	بِ نَ تی	

انترہ

	پا —	تا — تا	تا —	تا رے تا	
	کَ آ	لیاّ آ نی	کے لے	سَن اَں گ	
	X	۳	٥	۱	

تا	دھی	تا	،	رے	تا	تا	نی	دھنی	پا
ہ	آ	سو	اُو	د	کو	م	لا	آ	اے
×		۲			○		۱		
می	—	می	پا	پا	پا	نی	می	پا	پا
گا	آ	او	او	چ	ٹ	ر	رُو	اُو	پ
×		۳			○		۱		
می	می	می	پا	دھی	می	پا	می	پا	گی
اِ	ت	نی	ای	کَ	ہی	ای	مو	او	ری
×		۳			○		۱		

جیت کلیّان

یہ راگ دو طریقون سے گایا جاتا ہے- ایک مت سے یہ راگ مارواٹھاٹھ پر گایا جاتا ہے اور دوسری مت سے اِسے کلیان ٹھاٹھ پر گاتے ہین دونون طریقون سے اِسکو اوڈو راگ مانتے ہین یعنی مدھم اور نکھاد کے سُر نہین لگائے جاتے- اِن دونون متون مین فرق یہ ہوگا کہ مارواٹھاٹھ پر جیت کی رکھب کومل ہوجائیگی اور کلیان ٹھاٹھ پر یہ رکھب سدھ رہے گی پنچم کا سُر اس راگ مین وادی ہے اور رکھب سموادی- درحقیقت جیت زیادہ تر ہندوستان مین کلیان ٹھاٹھ پر گایا جاتا ہے لیکن لکش سنگیت کے مصنف کے نزدیک اسی مارواٹھاٹھ پر گانا مناسب ہے اسمین یہ فائدہ ہے کہ جیت کی شکل دیسکار اور بھوپالی وغیرہ سے بالکل علحدہ ہوجائیگی آروہی- سارے گا پا دھی سا- امروہی سا دھی پا گی رے سا

لچھن گیت جھپتال

آستائی- جے جے بھوانی پت سجے پنچ بدنا

انترہ- ننن کرو چتر بہا و دھر سُدھ انتر جگت نیت ارنا-

آستائی

ا گی	پا دھی پا	رگی رے —	سا رے سا
ج ن	ج ی جھ	دا آ	نی ی ت
x	۳	٥	۱
سا سا	گی پا پا	پا پا	پا دھی گی
ج ی	پن اں چ	ب و	نا آ آ
x	۳		۱

انترہ

پا پا	سا — سا	سا —	سا رے سا
ن م	ن آ ک	رو او	چ ت ر
x	۲	٥	۱
سا —	سا سا رے	سا سا	پا گی گی
ہا آ	و د ر	س دھ	ان ت ر
x	۲	٥	۱
گی پا	دھی سا سا	سا پا —	پا پا دھی گی
ج گ	ت ا ن	سا آ	ر نا آ
x	۳	٥	۱

چندرکانت

کلیان ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے۔ اِسکی آروہی مین مدھم کا سُر ورج ہے اور امروہی سمپورن ہے یعنی سب سُر لگائے جاتے ہین۔ اِس راگ کا وادی سُر گندھار ہے اور وقت شام ہے۔ پوروانگ کے سُرون پر زیادہ زور رہتا ہے۔ یہ تمام باتین ایمن کلیان مین بھی ہین اور اِسی لیے چندرکانت ایمن کلیان اور شُدھ کلیان سے اسقدر مشابہ ہے کہ اسکا سروپ علیحدہ نہین ظاہر ہوتا اِسی لیے لوگ اِس راگ کو بہت کم گاتے ہین ۔ آجکل عموماً ایمن کلیان مین بھی مدھم چھوڑ کر آروہی کرتے ہین اور یہ گویا درصل چندرکانت ہوا لیکن رواج اس قدر ہے کہ اس قسم کی آروہی ایمن کلیان ہی کی لوگ کہین گے

لکش سنگیت کے مصنف کہتے ہین کہ ایک سُر کے اگر کئی راگ ہون تو کچھ مضائقہ نہین لیکن اگر اُنکے وادی سموادی سُر علیحدہ علیحدہ مقرر کر دیے جایئن تو ہر ایک راگ دوسرے سے پہچانا جا سکتا ہے لیکن مصنف لکش سنگیت نے شاید اِس خیال سے کہ مروجہ ست یہی ہے اِس راگ کے وادی سموادی سُرون کے متعلق اپنی ست نہین بیان کی لہذا چندر کانت اور امن کلیان مین اِس طریق پر فرق رہنا ممکن ہو کہ امن کلیان کی آروہی امروہی دونون سمپورن کیجایئن اور چندر کانت کی آروہی مین مدہم ورج کیجائے۔ چندر کانت سدھ کلیان سے اِسطرح الگ ہوگا کہ سُدھ کلیان کی آروہی مین مدہم اور نکھاد دونون ورج ہین اور چندر کانت کی آروہی مین صرف مدہم کا سُر ورج ہے۔ دوسرے سُدھ کلیان کی امروہی مین مدہم اور نکھاد دُربل یعنی کمزور ہین اور انھین صرف سوت یا مینڈ مین لگانا چاہیے اور چندر کانت کی امروہی مین جسطرح اور سُر لگین گے اِسی طریق پر مدہم اور نکھاد بھی لگائے جایئن گے۔ آروہی امروہی یہ ہے آروہی۔ سا رے گی پا دھی نی سا۔ امروہی سا نی دھی پا می گی رے سا۔

لچھن گیت چندر کانت۔ تیتالہ

استھائی۔ چندر کانت سکھی اَت من بھایو۔ کلیانی انگ ومل رچایو۔
انترہ۔ وادی گندھار ورج سُر مدہم آروہن مون چتر دکھایو۔

استھائی

سا	—	دھی پا	دھی	—	دھی	پا	پا	نی	رے	گی	رے	سا	—	سا	—
چن	دَ	را	کان	آن	تَ	سَ	کھی	اَ	تَ	مَ	نَ	بھا	آ	یو	او
۱				×				۳				०			
سا	—	گی	—	گی	—	می	گی	نی	نی	می	گی پا	رے	—	نی	رے گی
کَ	آ	لیا	آ	نی	ای	اَن	گَ	وِی	مَ	لَ	رَ	چا	آ	یو	او
۱				×				۳				०			

انترہ

گی	—	پا	دھی پا	سا	—	سا	سا	نی	رے	گی	رے	سا	نی	دھی	پا
وا	آ	دی	گن	دھا	آ	رَ	وَ	رَ	جَ	سُ	رَ	مَ	اَ	دھَ	مَ
۱				×				۳				०			
پا	—	پا	—	می	می	گی	رے	نی	نی	می	گی پا	رے	—	نی	رے گی
آ	آ	رو	او	ھَ	نَ	مون	اُون	چَ	تَ	رَ	دی	کھا	آ	یو	او
۱				×				۳				०			

(کلیان ٹھاٹھ)

سُر- سا رے گی می پا دھی نی سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سمّوادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	ایمن	سا رے گی می پا دھی نی سا	سا نی دھی پا می گی رے سا	گندھار	نکھاد	سمپورن	اول وقت شام	اِس راگ مین خوبصورتی کے لیے امروہی مین گندھار کے ساتھ سدھ مدھم کا کن بھی دیتے ہین لیکن وِوادی سُر سمجھ کر لگانا چاہیے- اِس راگ کی چال بہت آسان ہی اور الاپ کے لیے موزون ہی معمولی راگ ہے-
۲	سُدھ کلیان	سا رے گی پا دھی سا	سا نی دھی پا می گی رے سا	گندھار یا کھرج	دھیوت یا پنچم	اوڈو سمپورن	اول وقت شام	مدھم اور نکھاد آروہی مین نہین لگائی جاتی- بھوپالی سے یہ راگ بہت مشابہ ہی- کمی کے ساتھ برتا جاتا ہی
۳	بھوپالی	سا رے گی پا دھی سا	سا دھی پا گی رے سا	گندھار	دھیوت	اوڈو	″	معمولی راگ ہی- بہت برتا جاتا ہے-
۴	چندر کانت	سا رے گی پا دھی نی سا	سا نی دھی پا می گی رے سا	″	″	کھاڈو سمپورن	″	مندر اور مدھ استھان مین گایا جاتا ہی- سُدھ کلیان سے شکل ملتی ہے بہت کم برتا جاتا ہے-
۵	ہنڈول	سا گی می دھی نی دھی سا	سا نی دھی می گی سا	دھیوت	گندھار	اوڈو	پہلا پہرن	نکھاد آروہی مین دُربل ہی- گندھار سے سُر تک خوبصورتی کے ساتھ مینڈھ دینا چاہیے- اترانگ پر زور رہنا چاہیے بعض گندھار کو وادی مانتے ہین

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
								ہم نہین مانتے۔ معمولی راگ ہے۔
۶	مالسری	سا گی می پا نی سا	سا نی پا می گی سا	پنچم	کھرج	اُڈو	تیسرا پہر دن	مدھم اور نکھاد بہت دُربل ہین بلکہ بطور کن کے لگانا اچھا ہی۔ راگ کا زور کھرج گندھار اور پنچم پر رہنا چاہیے۔
۷	ہمیر	سا رے سا۔ گی ما دھی۔ نی دھی سا۔	سا نی دھی ما۔ می پا دھی ما۔ گی ما رے سا	پنچم یا دھیوت	کھرج یا رکھب	وکر سمپورن	پہلا پہر رات کا	نکھاد آروہی مین کمزور ہی اور گندھار امروہی مین کمزور ہی۔ یہ راگ وکر ہے یعنی اسکی آروہی امروہی سیدھی نہین ہے۔ معمولی راگ ہی۔
۸	کیدارا	سا ما۔ ما پا۔ پا دھی پا۔ نی دھی سا	سا نی دھی پا می پا۔ دھی پا۔ ما رے سا	مدھم	کھرج	اوڈو سمپورن	”	گندھار کمزور ہی۔ آروہی مین رکھب ہرگز نہ لگانا چاہیے۔ معمولی راگ ہی۔
۹	کامود	سا رے پا۔ می پا۔ دھی پا۔ دھی سا	سا نی دھی پا۔ گی ما پا۔ گی ما رے سا	پنچم	رکھب یا کھرج	وکر سمپورن	”	نکھاد آروہی مین کمزور ہی اور گندھار امروہی مین۔ معمولی برتاوے کا راگ ہی
۱۰	چھایانٹ	سا رے گی ما پا۔ دھی نی دھی سا	سا نی دھی پا۔ می پا۔ رے گی ما پا۔ ما گی ما رے سا	رکھب یا پنچم	دھیوت یا کھرج	”	”	پنچم سے رکھب تک میند سے چھائے کی شکل پیدا ہوتی ہی۔ معمولی برتاوے کا راگ ہی۔
۱۱	شیام	نی سا رے۔ ما رے۔ می پا۔ دھی پا۔ نی سا	سا نی دھی پا۔ می پا۔ ما گی رے نی سا	کھرج	پنچم	کھاڈو سمپورن	”	کامود سے شکل ملتی ہے۔ نکھاد اچھی طرح دکھائی جاتی ہے تاکہ کامود سے علیحدہ معلوم ہو گندھار آروہی مین نہین ہی۔ کم برتا جاتا ہے۔
۱۲	گونڈ سارنگ	سا رے سا۔ گی رے ما گی۔ پا می۔ دھی پا نی دھا سا	سا دھی۔ نی پا۔ دھی می۔ پا گی سا رے۔ پا رے۔ سا	دھیوت یا گندھار	رکھب یا نکھاد	کھاڈو سمپورن	دوپہر دن	معمولی برتاوے کا راگ ہے۔ بہت وکر سروپ ہے۔ گا رے ما گا سے اسکی شکل پیدا ہوتی ہے۔

۱۳	الہنی بلاول	سا رے گی ما گی-می پا-دھی نی دھی سا	سا نی دھی-پا ما گا ما رے سا	کھرج یا پنچم	پنچم یا کھرج	کھاڈو سمپورن	صبح	بلاول کی ایک قسم ہے-تیور مدھم صرف آروہی مین لگائی جاتی ہے اوراس سے الہن کی شکل پیدا ہوتی ہے-اِسکو دن کا کلیان بھی کہتے ہین-نکھاد آروہی مین ہے-کم برتاؤ مین ہے-
۱۴	ساونی کلیان	سا نی دھی نی دھی پا-سا رے سا-گی پا دھی سا	سا نی دھی-نی دھی پا-گی رے سا دھی	کھرج یا پنچم	پنچم یا کھرج	کھاڈو کھاڈو	پہلا پہر رات کا	سُدھ کلیان سے مشابہ ہے-آروہی امروہی مین مدھم نہین ہے بعض امروہی مین گندھار کے ساتھ سُدھ مدھم کا کن دیتے ہین-
۱۵	جیت	سا رے گی پا پا دھا پا سا	سا دھا پا پا-گی پا-گی رے سا	پنچم	کھرج	اوڈو	"	اس راگ کو مندر مدھ استھان مین گانا چاہیے معمولی برتاؤ کا راگ ہے-

بلاول ٹھاٹھ

بلاول

بلاول ٹھاٹھ کا دوسرا نام شنکرابھرن میل ہے اور اِس سے بلاول راگ پیدا ہوتا ہے - ایک مت سے بلاول راگ مین کھرج وادی سُر ہے اور دوسری مت سے دھیوت وادی سُر ہے - یہ دونون متین اچھی ہین - یہ راگ سمپورن ہے - اِسکی آروہی مین مدھم کمی کے ساتھ لگانا چاہیے - یہ اترانگ کا راگ ہے اور وقت گانے کا صبح ہے - اِسکو اکثر صبح کا کلیان بھی کہتے ہین مگر بلاول کی امروہی مین گندھار دُربل یعنے کمزور ہے اِسی وجہ سے کلیان سے الگ ہوجاتا ہے اور بہت بڑا فرق تو مدھم کا ہے - اِس راگ مین دھیوت اور مدھم کی سنگت بہت اچھی معلوم ہوتی ہے - اکثر آروہی مین نکھاد کو اس راگ مین وکر کہتے ہین اس طرح پا دھا نی دھا سا - یہ راگ چونکہ اترانگ کا ہے لہذا اِسکی پوری شکل اترانگ ہی مین پیدا ہوتی ہے پنڈت لوگون کا قول ہے کہ اترانگ کے راگون کا لطف امروہی مین ہوتا ہے - بلاول کے بہت سے اقسام ہین لیکن اس کتاب مین صرف مروجہ اقسام بیان کیے جائین گے

آروہی - سا رے گی ما پا دھی نی سا

امروہی - سا نی دھی پا ما گی رے سا

(۱) چھن گیت بلاول یکہ رو

استائی - سا نی دھا پا ما گا رے گا پا دھا

نی سا - سُر بلاولی کے کہاے۔
انترہ - وکر سُرُوپ گت سُر پاسے اُترانگ پر بل کہاے

آستائی

V. 7aur

سا نی	دھی پا	ما گی رے	گی پا	دھی نی	سا — —	
سا نی	دھا پا	ما گا رے	گا پا	دھا نی	سا آ آ	
۱	۲	×	۱	۲	×	
سا سا	گی ما	رے — سا	دھی دھی	رے سا	دھی — پا	
سُ ر	بے اے	لا آ ؤ	ی ای	کے کن	ہا آ لے	
۱	۲	×	۱	۲	×	

انترہ

پا —	دھی نی	سا — سا	نی نی	سا سا	رے سا سا	
وَ آ	کر سَ	رُو اُو پَ	گَ تَ	سُ رَ	پا آ لے	
۱	۲	×	۱	۲	×	
گی ما	پا گی	رے — سا	سا سا	رے سا	دھی — پا	
اُ اُ	تَ رَ	اَن اَن گَ	پَر بَ	لَ کَ	ہا آ لے	
۱	۲	×	۱	۲	×	

بہاگ

بلاول ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہی۔ گندھار کا سُر ہین وادی ہے اور گرہ کا بھی سُر یہی ہی۔ بہاگ کی آروہی مین رکھب اور دھیوت کے سُر ورج ہین یعنی آروہی اُسکی صرف پانچ سُر سے ہونا چاہیے اسطرح۔ سا گا ما پا نی سا۔ اورامروہی مین سمپورن ہے۔ گانے کا وقت رات ہی۔ بہاگ مین اگر رکھب ور دھیوت کے سُرون پر زور دیا جائے تو بلاول کی قطع پیدا ہوجائے گی اسلیے اچھے گانے والے گانے مین یہ سُر دُربل یعنی کمزور رکھتے ہین۔ بہاگ مین نکھاد کے سُر پر اٹکنا اور بار بار

اسے واضح کر کے دکھانا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے - چونکہ بہاگ بلاول کے ٹھاٹھ پر ہے اِسلیے دراصل اِسمین تیور مدھم نہ لگانا چاہیے لیکن آجکل دونون مدھمین امروہی مین لگانے کا رواج ہے اگر تیور مدھم نہ بھی لگائی جائے تب بھی بہاگ کی شکل پورے طور پر صرف ایک سُدھ مدھم سے رہ سکتی ہے جیساکہ لچھن گیت سے معلوم ہوگا - آروہی - نیِ سا گی ما پا نی سا - امروہی - سا نی دھی پا ما گا رے سا -

لچھن گیت بہاگ - تیتالہ

آستائی - اَت سُوگَم رُوپ راگنی جانَت نام بہاگ چتر گُنی مانَت -

انترہ - وادی گندھار رتے دھا تجت روہن - گا ما پا نی سا نی دھا پا گا ما پا ماگا رے سا

آستائی

پا	پا	گی	ما	گی	سا	—	نیِ	پا	—	نیِ	نیِ	سا	—	گی	گی
اَ	تَ	سُ	گَ	مَ	رُو	اُو	پَ	را	آ	گَ	نی	جا	آ	نَ	تَ
۲				۱				×				۳			
نی	سا	گی	ما	پا	—	سا	نی	پا	گی	پا	ما	گی	—	نیِ	سا
نا	آ	مَ	بِ	ہا	آ	گَ	جَ	تَ	رَ	گُ	نی	ما	آ	نَ	تَ
○				۱				×				۳			

انترہ

پا	—	نی	نی	سا	—	سا	سا	سا	سا	نی	پا	پا	—	سا	نی
وا	آ	دی	گنَ	دھا	آ	رَ	ری	دھا	تَ	جَ	تَ	رُو	اُو	ھَ	نَ
○				۱				×				۳			
گی	ما	پا	نی	سا	نی	دھی	پا	گی	ما	پا	ما	گی	رے	سا	—
گا	ما	پا	نی	سا	نی	دھا	پا	گا	ما	پا	ما	گا	رے	سا	آ
○				۱				×				۳			

بہاگرا

یہ راگ بھی بلاول ٹھاٹھ کا ہے اور گویا بہاگ کی قسم اسکو سمجھنا چاہیے۔ اِسکے سُروپ کی نسبت دو متین ہین۔ ایک مت یہ ہے کہ بہاگ مین کومل نکھا دینے سے بہاگرا پیدا ہوتا ہے اور اس قسم کا بہاگرا پنجاب کیطرف بہت رائج ہے۔ دوسری مت یہ ہے کہ بہاگ مین دونون مدھمین لگانے سے بہاگرا پیدا ہوتا ہے یہی بہاگ اور بہاگرے مین فرق ہے باقی سب باتین بہاگ ہی کی ایسی ہین گانے کا وقت بھی بہاگ کا ایسا ہے۔

آروہی۔ نی ساگی ما پا نی سا۔ امروہی۔ سانی دھی پا۔ نادھی پامی ماگی رے سا۔

لچھن گیت بہاگرا۔ تیتالہ

استائی۔ گاوت راگ بہاگرا نی سُر کومل بھید دکھاوت راگ بہاگ سُروپ ملاوت
انترہ۔ گا وادی اور نی سموادی دونون مدھم کا ہو کہے گُنی۔ نی سُرانگ کھماچ بتاوت۔ جام دو تیتیا چترنس گاوت

استائی

سا	ـــ	ما	گی	پا	ـــ	نی	دھی	سا	ـــ	نا	پا	ـــ	ـــ	ما	گی
گا	آ	وَ	ت	را	آ	گَ	بِ	ہا	آ	گ	را	آ	آ	آ	آ
○				۱				×				۳			
سا	ـــ	نی	دھی	پا	ـــ	ما	گی	گی ما	پا	گی	ما	گی	ـــ	نی	سا
نی	ای	سُ	رَ	کو	اُو	مَ	لَ	بھے	ـے	دَ	دی	کھا	آ	وَ	ت
○				۱				×				۳			
نی	سا	رے	رے	نی	سا	گی	ما	پا	ـــ	گی	ما	گی	ـــ	نی	سا
را	آ	گَ	بِ	ہا	آ	گ	سَ	رُو	اُو	پَ	می	لا	آ	وَ	ت
○				۱				×				۳			

انترہ

پا - پا -	نی - نی نی	سا سا سا سا	سا رے سا -
گا آ وا آ	وی ای او ر	نی ای سن م	وا آ دی ای
०	۱	×	۳
سا - گی -	رےگی ما گی رے	سا - سا سا	نی - پا نی
دو او نو او	م آ دھ م	کا آ ہو کن	ہے اے گ نی
०	۱	×	۳
سا - نی دھی	پا - ما گی	گیما پا گی ما	گی - سا سا
نی ای سن ر	ان ان گ کہہ	ما آ ج ب	تا ا و نئہ
०	۱	×	۳
سا - رے رے	نی سا گی گی	یا پا گی ما	گی - نی سا
بیا آ م دوی	تی ای با ج	ش ر ن سہا	گا آ ذ ث
०	۱	×	۳

سنکرا

بلاول ٹھاٹھ کا راگ ہی۔ بعض کے نزدیک کھاڈو ہے یعنی صرف مدھم کا سُر اسمین ورج ہے اور بعض کے نزدیک اوڈو ہے یعنی رکھب اور مدھم دونون سُر اسمین ورج ہین۔ وقت اِسکا دوپہر شب ہی۔ اسمین بہاگ کی شکل نظر آتی ہے۔ اِس راگ مین کوئی کوئی گندہار کے سُر کو وادی مانتے ہین اور کوئی کھرج کو۔ اِس راگ مین اترانگ کے سُر بہت اچھے معلوم ہوتے ہین۔ اِسی وجہ سے ایک مت مین اسکا وقت صبح کا لکھا ہے اور کھرج کے سُر کو وادی مانا ہے لیکن آجکل اسکا رواج نہین ہے۔ ہندوستان مین اکثر مقامات پر سنکرہ سمپورن کر کے گایا جاتا ہے اور سُدھ مدھم واضح طور پر کہین کہین لگائی جاتی ہے اور کوئی تیور مدھم کا امروہی مین کن دیتا ہے۔ یہ دونون باتین غیر مناسب ہین۔ گر نتھون کا منشا یہ ہے کہ مدھم کا سُر سنکرا مین ہمیشہ ورج رہے اگر ایسا کیا جائیگا تو بہاگ سے سنکرا کبھی نہ ملے گا جیسا کہ آجکل لوگون سے کبھی کبھی دُون کی پھرت مین ملجاتا ہے۔ سنکرا اُوڈو کر کے گانے مین مالسری کے بہت مشابہ ہو جاتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ مالسری مین دھیوت کا سُر ورج ہے اور اسمین دھیوت صاف طور پر لگائی جاتی ہی اِسطرح ساگا پا نی دھا۔ سانی پا گا سا۔ لکش سنگیت کے مصنف کہتے ہین کہ اگر گندھار اس راگ مین وادی

مانی جائے تو شب کا وقت صحیح ہے۔ ذیل مین جو لچھن گیت چتر پنڈت کا سنکرے کے متعلق لکھا جاتا ہے وہ یاد کرنے کے قابل ہے اسوجہ سے کہ قریب قریب تمام مروجہ بلاول ٹھاٹھ کے راگ اُنھون نے ایک جگہ بیان کردیے ہین جسطرح کلیان ٹھاٹھ کے راگون کا بیان ایک جگہ ایمن کے لچھن گیت مین ہوا ہے

آروہی۔ سارے گی پا نی دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا گی۔ نی دھی پا گی رے سا۔

لچھن گیت سنکرا۔ اکتالہ

استائی۔ بیلاول میل مون جنیا راگ چتر گات۔ بیلاول سکل یا نڈ شنکر نٹ۔ دلیہ کار۔
انترہ۔ ڈیوگری۔ کوکبہ۔ ہیم ہنس دھن۔ لچھا ساکھ۔ ملوہا۔ گن کلی دُرگا۔ پردا۔ نٹ بلاولی۔

استائی

سا	—	نی	—	پا	پا	پا	نی دھی	سا	نی	پا	—
بے	ـلے	لا	آ	وَ	لَ	مے	ـلے	اسے	لَ	مون	اون
×		○		۱		○		۱		۲	
پا	—	پا	گی	—	گی	گی	گی	پا	گی	رے	سا
جَ	اَ	نیا	را	آ	گ	چَ	تـ	ر	گا	آ	ت
×		○		۱		○		۱		۲	
پا	—	نی	—	سا	سا	سا	گی	پا	گی	رے	سا
بے	ـلے	لا	آ	وَ	لَ	سُ	کَ	لَ	مان	ان	ڈ
×		○		۱		○		۱		۲	
نی	—	پا	پا	گی	گی	پا	گی	پا	گی	رے	سا
شَں	اَن	کَ	رَ	نَ	ٹ	وے	اسے	سَ	کا	آ	رَ
×		○		۱		○		۱		۲	

انترہ

پا ـــ	پا نی	نی ـــ	سا سا	سا سا	ـــ سا
دے اے	وَ گی	ری ای	کُ کُ	بھ ہے	اے مَ
×	०	١	०	١	٢
سا ـــ	گی گی	گی پا	گی ـــ	سا نی	ـــ پا
ہَن اَن	سَ دُھ	نَ اَ	لَ اَ	چھا سا	آ کہہ
×	०	١	०	١	٢
سا نی	پا گی	گی پا	گی سا	سا رے	سا ـــ
مَ لو	ہا آ	گُ نَ	کَ لی	دُ رَ	گا آ
×	०	١	०	١	٢
سا گی	سا ـــ	نی پا	گی ـــ	پا گی	ـــ سا
پَ رَ	دا آ	نَ ٹَ	بے اے	لا وا	آ لَ
×	०	١	०	١	٢

دیس کار

بلاول ٹھاٹھ کا راگ ہی اِسکو اوڈو یعنی پانچ سُر کا مانتے ہین اور مدھم اور نکھاد کے سُر ورج ہین۔ گانیکا وقت پہلا پہر دن ہے۔ دیسکار مین دھیوت وادی اور رکھب سموادی ہے۔ پنچم نیاس کا سُر ہے۔ یہ اتر انگ کا راگ ہی۔ بعض پنڈت دیسکار کے روپ کو بہاس مانتے ہین لیکن مصنف لکش سنگیت کہتے ہین کہ جسکو ہم بہاس مانتے ہین وہ بھیرون ٹھاٹھ کا راگ ہی۔ اسلیے کہ وبہانشک (विभाशक) گرنتھون مین آفتاب کے معنون مین مستعمل ہے اور اسلیے صبح کے وقت بہاس کو گانا چاہیے۔ جسطرح شام کو بھوپالی کلیان ٹھاٹھ مین مدھم اور نکھاد ورج کرکے اور گندھار کا سُر وادی کرکے گاتے ہین اسیطرح دیسکار کو صبح کے وقت بلاول ٹھاٹھ مین مدھم اور نکھاد ورج کرکے اور دھیوت کو وادی سُر کرکے گانا چاہیے۔ کسی کسی گرنتھ مین دیسکار کو پوربی ٹھاٹھ پر مانا ہے لیکن یہ دیسکار فی زمانہ نا کم مروج ہے۔ شاید راگ ادھیا مین کسی راگ کے متعلق اسقدر تفریق جاننے والون کے درمیان نہین واقع ہوتی جسقدر ذیل کے تین راگون مین یعنی دیسکار۔ جیت۔ اور بہاس۔ اور بہت کم گانے والے ایسے ہین جو ان تینون راگون کا علحدہ علحدہ فرق بیان کرسکین یا ایک کو دوسرے سے علحدہ کرکے گاسکین

ذیل میں لکشن سنگیت کی مت اِن تینوں راگوں کے متعلق لکھی جاتی ہیں۔ اگر اسپر عمل کیا جائے تو ایک راگ دوسرے سے ہرگز نہیں مل سکتا۔

(۱) دیسکار کے متعلق ابھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ بلاول ٹھاٹھ پر ہے۔ اور اوڈو ہے۔ مدھم اور نکھاد ورج ہیں اور دھیوت وادی سُر ہے لہٰذا اسکی قطع یہ ہوگی۔ پا۔ دھی پا۔ دھی دھی پا گی رے سا۔ اِسکے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ سب سُر اسمیں سُدھ ہیں کیونکہ بلاول ٹھاٹھ میں سب سُر سُدھ ہوتے ہیں۔

(۲) جیت۔ یہ راگ مارواٹھاٹھ پر ہے اور یہ بھی دیسکار کیطرح اوڈو ہے اور وہی سُر جو دیسکار میں ورج ہیں اِسمیں بھی ورج ہیں لیکن اسکا وادی سُر پنچم ہے۔ اب خیال رکھنا چاہیے کہ مارواٹھاٹھ میں رکھب کومل ہے (دیکھو مارواٹھاٹھ کا بیان) پس چونکہ یہ راگ مارواٹھاٹھ سے نکلا ہے اِسلیے اِسکے رکھب بھی کومل ہے اور باقی سب سُر سُدھ ہیں۔ اب اسکی یہ قطع ہوئی۔ سا را گی پا پا۔ گا پا۔ دھی گی پا گی را سا۔

(۳) بھباس۔ یہ راگ بھیروں ٹھاٹھ پر ہے اور اوڈو ہے اور وہی سُر ورج ہیں جو دیسکار میں ہیں یعنی مدھم اور نکھاد۔ اور دھیوت کا سُر وادی ہے جسطرح دیسکار میں ہے لیکن فرق یہ ہے کہ بھیروں کے ٹھاٹھ میں دھیوت اور رکھب دونوں کومل ہیں (دیکھو بھیروں کا ٹھاٹھ) پس اسمیں بھی دھیوت اور رکھب دونوں کومل ہیں۔ اِسکی قطع یہ ہوئی۔ دہا دہا پا۔ دہا پا۔ گی را سا۔ اب ذیل میں تینوں راگوں کے سُر لکھکر دکھائے جاتے ہیں تاکہ ناظرین اچھی طرح سے اِنکے فرق کو سمجھ لیں۔

(۱) دیس کار۔ کھرج۔ رکھب سُدھ یا تیور۔ گندھار سُدھ یا تیور۔ پنچم۔ دھیوت سدھ یا تیور۔

(۲) جیت۔ کھرج۔ رکھب کومل۔ گندھار سُدھ یا تیور۔ پنچم۔ دھیوت سُدھ یا تیور۔

(۳) بھباس۔ کھرج۔ رکھب کومل۔ گندھار سُدھ یا تیور۔ پنچم۔ دھیوت کومل۔

مجھے یہ بخوبی معلوم ہے کہ عام طور پر بھباس اس طریقے پر نہیں گایا جاتا اور نہ جیت اِس ترکیب سے گایا جاتا ہے۔ یہاں صرف لکشن سنگیت کی مت بیان کی گئی ہے جسکا میں پیرو ہوں۔ اگر کسی مسلمہ سنگیت کی مت سے یہ راگ گائے جائیں تو کچھ قباحت نہیں ہے لیکن غلطی وہاں واقع ہوتی ہے جہاں گرنتھوں سے ناواقفیت کیوجہ سے کئی متیں آپسمیں ملادی گئی ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نئی قطع راگوں کی پیدا ہوجانے کے علاوہ ایک راگ کا دوسرے سے الگ کرنا مشکل پڑجاتا ہے لکشن سنگیت کی مت سے کسی حالت میں یہ تینوں راگ ایک دوسرے سے نہیں مل سکتے ہیں۔ ایک مت دیسکار کی یہ بھی ہے ایکبھکو پوربی کے ٹھاٹھ پر کلیست نکھاد اور مدھم دیکر گاتے ہیں لیکن اس کا رواج صرف لکھنؤ میں ہے۔ آرہی ہیا

رے گی پا دھی سا۔ امروہی سا دھی پا گی رے سا۔

لچھن گیت دیسکار چوتال

استائی۔ پرات سمے دیسکار راگ کہت گُنی بچار اوڈو مانی نج سر۔ سارے سا دھا دھا پا؛ ہا پا گا رے سا۔

انترہ۔ دھیوت سُر وادی کرت رکھب سموادی کہت۔ پا دھا گا گا پا؛ ہا سا رے سا سا رے سا گا رے سا دھا سا دھا پا گا رے سا۔

استائی

دھی —	پا پا	دھی پا	گی —	پا گی	رے سا
پرا آ	تَ سَ	ے اے	دے اے	سَ کا	آ رَ
×	۰	۱	۰	۱	۲
سا دھی	دھی سا	سا رے	گی پا	پا دھی	پا پا
را آ	گ کَ	ھَ ت	گُ نی	بِ چا	آ رَ
×	۰	۱	۰	۱	۲
گی —	پا پا	دھی دھی	سا دھی	سا سا	رے سا
اُو اُو	ڈَ وَ	ما نی	تَ جَ	سُ چَ	سُ رَ
×	۰	۱	۰	۱	۲
سا رے	سا دھی	دھی پا	دھی پا	گی رے	سا —
سا رے	سا دھا	دھا پا	دھا پا	گا رے	سا آ
×	۰	۱	۰	۱	۲

انترہ

پا گی	پا پا	دھی دھی	سا —	سا سا	سا سا
دھَ اے	وَ تَ	سُ رَ	وا آ	دی کَ	رَ تَ
×	۰	۱	۰	۱	۲

سا	—	دھی سا	دھی	سا	سا	سا	رے	سا	دھی	دھی	پا
رتی	ای	کھَ	ت	مَن	مَ	۱۰	آ	دنی	کِ	رَ	تہ
×		○		۱		○		۱		۲	
پا	دھی	گی	گی	پا	دھی	سا	رے	سا	سا	رے	سا
پا	دھا	گا	گا	پا	دھا	سا	رے	سا	سا	رے	سا
×		○		۱		○		۱		۲	
گی	رے	سا	رے	سا	دھی	سا	دھی	پا	گی	رے	سا
گا	رے	سا	رے	سا	دھا	سا	دھا	پا	گا	رے	سا
×		○		۱		○		۱		۲	

پہاڑی

بلاول ٹھاٹھ کا اوڑو راگ ہے۔ مدھم اور نکھاد کے سُر ورجت ہین۔ ہر وقت گا سکتے ہین اس راگ مین مندر اور مدھ استھان کے سُر بلیست لے مین اچھے معلوم ہوتے ہین اسمین کھرج اور پنچم کا سمواد ہونا اچھا معلوم ہوتا ہے اور مندر کی دھیوت بہت لطف دیتی ہے۔ پہاڑی کسی کسی جگہ پر بالی معلوم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے گانے والے اسمین شُدھ مدھم کا کن دے دیتے ہین۔ گرنتھ مین پہاڑی نام ایک راگ بھیرون کے ٹھاٹھ پر لکھا ہوا ہے مگر آجکل اسکا رواج نہین ہے کسی کسی گرنتھ مین نکھاد کومل کرکے کھماچ ٹھاٹھ مین بیان کرتے ہین۔ ایسے سروپ کو پہاڑی جھنجھوٹی آجکل کہتے ہین لیکن یہ راگ پہاڑی جھنجھوٹی سے الگ ہی۔ آروہی۔ سا رے گی پا دھی سا۔ امروہی۔ سا دھی پا گی رے سا دھی۔

لچھن گیت۔ تیتالہ

آستائی۔ مُرلی مدھُر دھن چتر سُناوت تن من سب میرو آت ہین لُبھاوت

انترہ۔ ما نی مسر ورجت رُوپ دکھاوت بیچ بنتا سب پہاڑی بتاوت

آستائی

دھی دھی سا رے	گی گی گی گی	گی رے سا رے	گی رے سا دھی
مُ رَ لی مَ	دھ رَ دھُ نَ	چ تَ رَ سُ	نا آ وَ تَ
×	۳	۰	۱
سا رے گی گی	گی گی گی رے	گی رے سا رے	گی رے سا دھی
تَ نَ مَ نَ	سَ بَ سے رو	اَ تَ ہین لُ	بھا آ وَ تَ
×	۳	۰	۱

انترہ

گی گی گی گی	پا پا پا پا	پا ـ دھی دھی	سا دھی پا گی
ما نی سُ رَ	وَ رَ جِ تَ	رُو اُو پَ دِ	کھا آ وَ تَ
×	۳	۰	۱
گی گی گی گی	دھی پا گی گی	گی رے سا رے	گی رے سا دھی
بر جَ بَ نَ	تا آ سَ بَ	پَ ا ری بَ	تا آ وَ تَ
×	۳	۰	۱

مانڈ

بلاول ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اور ماڑواڑ کے ملک سے نکلا ہے۔ اس راگ مین کھرج اور مدہم اور پنچم پربل یعنی زوردار ہین اور نکھاد کمپست ہی۔ آروہی مین رکھب اور دھیوت کم آتی ہے۔ اور امروہی اس راگ کی وکر ہے۔ مدھم کے خلاصہ لگانے سے سب خوش ہوتے ہین بعض پنڈتونکا قول ہے کہ آروہی بھی اس راگ کی وکر ہونا چاہیے اور چونکہ یہ بات رواج مین ہے لہذا صحیح معلوم ہوتی ہے۔ مدھم اور دھیوت کی سنگت رہتی ہے۔ آروہی۔ ساگی رے۔ ماگی پا۔ مادھی۔ پانی۔ دھی سا۔ امروہی۔ سادھی۔ نی پا۔ دھی ما۔ پاگی۔ مارے۔ گی سا۔

لچھن گیت مانڈ۔ تیتالہ

استائی۔ مانڈ صورت بتلائے کا نھ موہے۔

انترہ - شُدھ سُرن کو میل کرتے تاہین مدھم سُر کو بڑھاوے - مدھ سنگت آت مُدھر چتر سکھی دیکھت من ہرکھاوے - کا ٹھ مو ہے -

استائی

دھی - پا ما	گی سا رے گی	سا - سا رے	- رے سا سا
مان آن ڈ ھو	رَ تَ بَ تَ	لا آ اے کا	آ ٹھ مو ہے
○	۱	×	۳

انترہ

ما - ما ما	ما ما ما -	پا - پا پا	پا دھی سا سا
سُ اُ دھ سُ	رَ نَ کو او	سے اے لَ ک	رے اے تا مین
○	۱	×	۳
سا رے سا نی	دھی دھی ما ما	پا - - -	پا - - -
مَ آ دھَ مَ	سُ رَ کو بَ	ڑھا آ آ آ	اے اے اے اے
	۱	×	۳
سا سا نی -	دھی دھی پا پا	ما ما گی گی	ما گی سا سا
آ دھا سَن اَن	گَ تَ اَ تَ	مَ دُھ رَ چَ	تَ رَ سَ کھی
○	۱	×	۳
سا - نی نی	دھی دھی پا دھی	پا - گی گی	- ماگی سا سا
دے اے کھَ تَ	مَ نَ ھَ رَ	کھا آ اے کا	آ ٹھ مو ہے
○	۱	×	۳

دیوگری

بلاول ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہے - یہ بھی ایک بلاول کی قسم ہے لیکن اسمین کلیان کا انگ معلوم ہوتا ہے - دیوگری مین وادی سُر کھرج ہے اور پنچم سموادی ہے - بعض کے نزدیک امروہی مین دھیوت اور گندھار نہین ہین - کسی وقت گانے والے تھوڑی سی تیور مدھم بھی لگاتے ہین -

بلاول کے اقسام مین یہ خوبی ہے کہ امروہی مین ہمیشہ بلاول کی شکل ظاہر ہو گی۔ اگر تیور مدھم اس راگ مین زیادہ لگائی جائے گی تو یہ راگ امنی بلاول ہو جائے گا۔

اِس راگ کی امروہی مین دھیوت کے ساتھ کومل نکھاد کا کن بھی بعض اوقات دیدیتے ہین جس سے بلاول کی شکل مین کوئی شبہہ باقی نہین رہتا۔ رات کے گانے کے راگ زیادہ تر آروہی مین کھُلتے ہین اور اسیطرح دن کے گانے کے راگ زیادہ تر امروہی مین ظاہر ہوتے ہین۔ ||

رات کے پہلے حصے مین راگون کے پوروانگ کے سُر بہت اچھے معلوم ہوتے ہین اور آخری حصے مین شب کے جو راگ ہوتے ہین انکا لطف اُترانگ کے سُرون مین زیادہ تر ہوتا ہے بعض دیوگری مین پنچم ورج کرتے ہین لیکن مصنف لکش سنگیت اِس مت کو اچھا نہین سمجھتے۔ آروہی۔ سا نی دھی نی دھی۔ سا رے گی۔ گی ما گی۔ پا دھی۔ نی دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی نی پا ما گی ما رے سا۔ ||

لچھن گیت دیوگری جھپ تال

استائی۔ آج کلیانی کے چتر سُر گائے۔ دیوگری لکشن ہمکو بتائے۔

انترہ۔ بلاولی سنگت مدھُر رَچائے۔ دَھ گابن آور وہ مَن کو رِجھائے۔

استائی

سا	ــ	دھی نی دھی	سا رے	رگی	گی	گی ــ گی
آ	اَ	جَ	اَ کَ	لیّا	آ	نی اے کے
×		۳		٥		۱
گی	گی	گی گی	پا	رپا	ــ	سا ــ ــ
چَ	تَ	رَ سُ	رَ گا	آ		اے اے اے
×		۳		٥		۱
گی پا	ــ	گی	پا پا	پا	دھی	نی نی پا
دے	اے	وَ	گی ری	لَ	اَ	اَ کَش نَ
×		۳		٥		۱

گیٰ	گی	گی	ـــ	پا	رگی	ـــ	سا	رے	گی
ھَ	مَ	کو	او	بَ	نا	آ	اے	اے	اے
×		۳			۰		۱		

انترہ

پا	پا	دھی	نی	نی	سا	ـــ	سا	ـــ	سا
بے	لا	وا	آ	لی	سَن	اَن	گ	اَ	تَ
×		۳			۰		۱		
سا	سا	دھی	نی	نی	سا	نی	دھی	نی	پا
مَ	دُھ	رَ	اَ	رَ	جا	آ	اَ	اَ	اے
×		۳			۰		۱		
گیٰ	گی	پا	پا	پا	دھیٰ	نی	پا	ـــ	پا
دَھ	گا	بے	ںَ	اَ	دَ	اَ	رو	او	ھَر
×		۳			۰		۱		
گیٰ	گی	گی	ـــ	پا	رگے	ـــ	سا	رے	گی
مَ	نَ	کو	اُ	ری	جا	آ	اے	اے	اے
×		۳			۰		۱		

نٹ

بلاول ٹھاٹھ کا کھاڈواڈ وراگ ہی۔ مدھم کا سُراس راگ مین وادی ہے اور نیاس یعنی ختم کرنے کا بھی یہی سُر ہے۔ پنڈتون کے نزدیک یہ بیرَس کا راگ ہی یعنی یہ راگ بہادری اور شجاعت کے افسانے بیان کرنے کے لیے موزون ہے۔ اِس راگ کی آروہی سمپورن ہی ہی یعنی سب سُر لگائے جاتے ہین اور امروہی مین دھیوت اور گندھار ورج کرنا لازم ہے۔ گانے کا وقت رات کا دوسرا پہر ہے کسی کسی گرنتھ مین یہ بھی لکھا ہے کہ نٹ کی گندھار کومل ہونا چاہیے لیکن یہ بات رواج وقت کے خلاف ہی۔ پنڈتون کا بیان ہے کہ اِس راگ مین چھایا کا مود اور الیّا کی سنگت ہی۔ اِس راگ مین پوروانگ پر زور رہتا ہے اور امروہی مین

دھیوت اور گندھار ورج ہین اِس وجہ سے بلاول نہین ہوسکتا۔ اور چونکہ اسمین مدھم وادی سُر ہے اِس وجہ سے
چھایا اور کاموَد سے بھی علٰحدہ ہو جاتا ہے۔ یہی تین راگ ہین جنسے اِسکی شکل ملتی ہے۔ شام کلیان سے بھی یہ طرح
یہ راگ الگ ہی کہ شام کلیان مین کھرج وادی ہے اور اسمین سُدھ مدھم وادی ہے۔
آروہی۔ سا گا ما ما۔ پا ما ما ما۔ پا دھی نی سا۔
امروہی۔ سا دھی نی پا۔ ما پا ما گی ما۔ سا رے سا۔

لچھن گیت نٹ جھپتال

آستائی۔ سُدھ سُر رَج میل مدھم کرے پرمان ناٹ راگنی گاوگُنی شاستر پرمان۔
انترہ۔ چھایا کاموَد سون الپّا ملے آئے دھ گاوَرج اور وہ چتر نت تومان۔

آستائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
سا	ـــ	گی	ما	ما	ما	پا	ما	ـــ	ما
سُن	اُ	دھَ	سُ	رَ	رَ	جَ	ٹ	اے	لَ
×		۳			۰		۱		
گی	ما	پا	پا	پا	ما	گی	ما	ـــ	ما
مَ	اَ	دھَ	مَ	کَ	رے	پرَ	ما	آ	ن
×		۳			۰		۱		
گی	ما	پا	پا	ـــ	نی	سا	دھی	نی	پا
نا	آ	ٹ	را	آ	گ	نی	گا	آ	اے
×		۳			۰		۱		
رے	گی	گی	ما	پا	سا	رے	سا	ـــ	سا
گُ	نی	شا	آ	ستر	پ	رَ	ما	آ	نَ
×		۳			۰		۱		

انترہ

پا	ـــ	پا	سا	ـــ	سا	ـــ	سا	سا	ـــ
پھا	بہ	یا	کہ	آ	ئہ	او	۔	دِن	اُوں
×		۳			۰		۱		
سا	گی	گی	ـــ	ما	رے	ـــ	سا	ـ	سا
آ	لی	یا	آ	نی	لے	لے	آ	آ	۔۔
×		۳			۰		۱		
پا	دھی سا	نی	سا	رے	سا	سا	دھی سا	نی	پا
دَہ	گا	وَ	رَ	نِ	آ	وَ	رو	ا	۔
×		۳			۰		۱		
رے	گی	گی	ما	پا	سا	رے	سا	ـــ	سا
جَ	تَ	رَ	نِ	تَ	تُو	اُو	ما	آ	نَ
×		۳			۰		۱		

سوکل بلاول ۷۰۵۰۰۰

بلاول ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اور بلاول کی ایک قسم ہے۔ گانے کا وقت صبح ہے۔ اِس راگ مین مدھم وادی سُر ہے اور سمبوادی کھرج ہے۔ آروہی مین رکھب دُربل یعنی کمزور ہے۔ مدھم نیاس کا بھی سُر ہی چونکہ یہ اترانگ کا راگ ہے لہذا اِسکی امروہی مین زیادہ لطف آتا ہے۔ دھیوت سے مدھم کی چھوٹ یا مینڈ اسمین بہت اچھی معلوم ہوتی ہے اور گویا خاص تان سُوکل کی پیدا ہوتی ہے۔ اِس راگ کا روپ بھی وکر ہے اور بہت کچھ گورسارنگ سے ملتا ہے بعض گائک اسمین کومل نکھاد کا بھی کن دیتے ہین جو اچھا معلوم ہوتا ہی لیکن کومل نکھاد کو ویوادی سمجھ کر لگانا چاہیے۔ آروہی۔ ساگی ما۔ ما پانا دھی پا۔ دھی نی سا۔ امروہی سانی دھی۔ نا دھی پا۔ ماگی رے۔ ما رے سا۔

لچھمن گیت سوکل جھپتال

استائی۔ سوکل بلاول سمجھاون مین سکھی شنکر بھوکھن کو میل ملاون مین سکھی۔
انترہ۔ سمپورن کر روپ مدھم کرون وادی پرتھم پہر دن نت گاون مین سکھی۔

آستائی

گی	نی	ما	ـــ	نا	دھی	پا	ما	پا	ما
نَ	ک	لَ	ا	ے	لا	آ	ؤ	آ	لَ
×		۲			۰		۳		
ما	ما	گی	رے	سا	سا	گی	گی	ما	ـــ
سَ	مَ	بھا	آ	اون	یں	این	سَ	کھی	ای
×		۲			۰		۳		
ما	ـــ	ما	گی	ما	پا	دھی	نی	سا	سا
شَن	اَن	کَ	رَ	بھُو	کھَ	نَ	ے	اے	لَ
×		۲			۰		۳		
سا	نا	دھی	ـــ	ما	پا	دھی	نی	سا	ما
کو	می	لا	آ	اون	بَن	این	مَن	کھی	ای
×		۲			۰		۳		

انترہ

نی	نی	نی	دھی	نی	سا	سا	سا	ـــ	سا
سَم	پُو	رَ	آ	نَ	کَ	رَ	رُو	اُو	پ
×		۲			۰		۳		
سا	گی	گی	گی	ما	گی	رے	سا	ـــ	سا
مَ	اُ	دھَ	مَ	کَ	رُون	اوُن	وا	آ	دی
×		۲			۰		۳		
دھی	دھی	دھی	نا	گیما	پا	دھی	نی	سا	سا
پَر	تھَ	مَ	آ	پ	جھِ	رَ	دی	ای	نَ
×		۲			۰		۳		

تا نا	دھی — ما	پا دھی	نی تا ما
نِ ت	گا آ اُون	مین این	سَ کھی ای
×	۲	٥	۳

نٹ بلاولی

بلاول ٹھاٹھ سے پیدا ہے۔ مدھم انش یعنی وادی سُر ہے۔ پورو انگ مین نٹ راگ ملتا ہے اور وہان پر تھوڑی شکل گونڈ کی معلوم ہوتی ہے۔ امروہی مین بلاول کی شکل معلوم ہوتی ہی۔ نٹ مین مدھم کا ظاہر رکھنا بہت ضروری بات ہے اور چونکہ نٹ اِس راگ مین بھی ملتا ہے لہذا اِس راگ مین بھی مدھم کو واضح کرنا چاہیے رکھب اور دھیوت کی سنگت بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ گانے کا وقت دن کے پہلے پہر مین ہے۔ آروہی
ساسا۔ گی ماگی۔ ماپاما۔ دھی نی تا۔ امروہی۔ تانی دھی۔ ناپا۔ ماگی مارے سا
افسوس ہے کہ اِس راگ کی کوئی چیز باوجود کوشش اسوقت تک نہ دستیاب ہوئی جو نذر ناظرین کیجاتی۔

ملوہا

بلاول ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین دھیوت ورجت ہے اور امروہی سمپورن ہے۔ دراصل کامود اور کیدارے کے میل سے یہ راگ بنایا گیا ہے اور ایک قسم کیدارے کی مشہور ہے۔ گانیکا وقت رات کے پہلے پہر کا ہے۔ جلدھر اور ملوہا کے بابت پنڈت لوگ کہتے ہین کہ یہ حال کے اختراع کیے ہوئے راگ ہین۔

کیدارے مین پیشتر بیان کیا جاچکا ہے کہ کھرج اور مدھم اور پنچم کے سُرون پر تمام زور رہتا ہے لیکن ملوہے مین ان سُرون پر اسقدر زور نہین رہتا۔ اِس راگ کا سُروپ یعنی شکل مندر کے سُرون سے قائم کرنا چاہیے۔
مندر استھان مین اور بلمپت لے مین گانے سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اِس راگ مین کھرج وادی ہے اور پنچم سموادی۔ نکھاد کو کھرج کے ساتھ واضح کر کے گانے مین یہ راگ کیدارے سے الگ ہوجاتا ہے اِس طرح
ما پا نی سا گا۔ ما دھا پا۔ گا مارے سا۔ نی دھا پا ما۔ اِس راگ مین تیور مدھم نہین ہے اور یہ بھی کیدارے سے اِسے علیحدہ کرتی ہے۔
آروہی۔ ما پا نی سا۔ رے سا۔ گی ما پا۔ نی تا۔
امروہی۔ تانی دھی پا۔ ماگی مارے سا۔

لچھن گیت ملوہا۔ تیتالہ

استائی۔ ملوہا کیدارجیت سناوت سمپورن سُر سُدھ لگاوت۔
انترہ۔ سا پا سمبوادی اُدھنت روہن کا مودی سُون میلن کیداری پاوت۔

استائی

سا	پا	پا	پا	پا	ـ	ـ	پا	پا	نی	سا	سا	رے	ـ	نی	سا
م	لو	ہا	کے	دا	آ	آ	ر	ج	ت	ہ	س	نا	آ	و	ت
۱				×				۳				۰			
سا	ـ	گی	ـ	گی	گی	ما	رے	گی	ما	پا	گی	ما	رے	نی	سا
سم	ام	پُو	اُو	ر	ن	س	ر	س	اُ	دھ	ل	گا	آ	و	ت
۱				×				۳				۰			

انترہ

پا	پا	سا	سا	سا	ـ	سا	ـ	پا	نی	سا	رے	سا	نی	دھی	پا
سا	پا	س	م	وا	آ	دی	ای	اَ	دھ	نِ	ت	رو	او	ھ	ن
۱				×				۳				۰			
گی	ما	پا	گی	ما	رے	نی	سا	سا	ماگی	پا	دھی پا	ما	رے	نی	سا
کا	مو	دی	سُون	مے	اے	ل	ن	کے	اے	دا	ری	پا	آ	و	ت
۱				×				۳				۰			

جلدھر کیدارا

بلاول ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی۔ اہین گندھار کا سُر ورج ہے۔ جلدھر اور کیدارے سے مرکب ہی نیز مدھم اِس راگ مین بھی نہین آتی ہی پنچم کا سُر وادی ہے اور رکھب سمبوادی۔ کیدارے سے اور اس سے یہ فرق ہی کہ کیدارے مین رکھب پور وانگ مین دُربل ہے اور نکھاد اور دھیوت اترانگ مین دُربل ہی لیکن

لیکن جلدھر کیدارے میں یہ سُر دُربل یعنی کمزور نہیں ہیں - آروہی - سارے سا - مارے - ماماپا نی دھی سا - امروہی - سا نی دھی پا ما ما - دھی پا مارے سا -

لچھن گیت جلدھر کیدارا

استائی - جلدھر کیدارا گُنی کہت سب چتر گانہ - سارے سا ارے پا پا دھا پا ما - سا نی دھا پا ما دھا پا مارے سا -

انترہ - ماما پا ما پا سا - سارے سا - سارے سا - سارے سانی دھا نی دہا پا ما ما پا پا نی سارے سانی - دھا پا ما دہا پا ما رے رے پا رے مارے سا -

استائی

پا	پا	ما	پا	پا	سا	-	رے	سا	سا
جَ	لَ	دھَ	رَ	کے	دا	آ	رَ	گُ	نی
×		۳			۰		۱		
سا	نی	دھی	پا	ما	دھی	پا	ما	ما	رے
کَ	ھَ	تَ	سَ	بَ	چَ	تَ	رَ	گا	نہ
×		۳			۰		۱		
سا	رے	سا	ما	رے	پا	پا	دھی	پا	ما
سا	رے	سا	ما	رے	پا	پا	دہا	پا	ما
×		۳			۰		۱		
سا	نی	دھی	پا	ما	دھی	پا	ما	رے	سا
سا	نی	دہا	پا	ما	دہا	پا	ما	رے	سا
×		۳			۰		۱		

انترہ

ما	ما	پا	ما	پا	سا	-	سا	رے	سا
ما	ما	پا	ما	پا	سا	آ	سا	رے	سا
×		۳			۰		۱		

ستا رے	ستا نی دھی	نی دھی	پا ما ما
سا رے	سا نی دھا	نی دھا	پا ما ما
×	۳	۰	۱
پا پا	نی ستا رے	ستا نی	دھی پا ما
پا پا	نی سا رے	سا نی	دا پا ما
×	۳	۰	۱
دھی پا	ما رے رے	پا رے	ما رے سا
دھا پا	ما رے رے	پا رے	ما رے سا
×	۳	۰	۱

آلیا

بلاول ٹھاٹھ کا کھاڈوسمپورن راگ ہی۔ آروہی مین مدھم کا سُر درج ہے اورامروہی سمپورن ہے لیکن گندہار کا سروکرہے۔ دھیوت وادی ہے اور گندھار سموادی ہے سُدھ بلاول سے اِسے الگ کرنے کیلئے گائک لوگ اِسکی امروہی مین کومل نکھاد دیتے ہین۔ گانے کا وقت صبح ہے۔

آروہی ۔ سا رے سا۔ گی رے گی پا۔ دھی نی دھی ستا۔

امروہی ۔ ستا نی دھی پا۔ دھی نا دھی ما۔ گی ما پا گی رے سا۔

لچھن گیت چوتالہ

آستائی ۔ آلیا بلاول راگنی بچتر ما ی سنگل سُر سدھہ جا مین رس شانتی کو دکھاے۔
انترہ ۔ دھیوت ہو وادی جامین گاندہار ہو سموادی دونوگنی راکھت آتی ابھی نورنگ دے بتاے

آستائی

دھی ستا	دھی ـــ	پا ـــ	دھی نا	پا ما	گی گی
آ لی	ای یا	بِ آ	لا آ	آ وَ	آ ل
×	۰	۱	۰	۱	۲

گی ما	رے گی	ما پا	ما گی	گی ما	رے ما
را آ	گ نی	ای پ	بج ا	تر ما	آ ان
×	○	۱	○	۱	۲
سا سا	سا گی	ما رے	گی پا	دھی سا	-- سا
س کَ	لَ س	اُ ر	س اُ	د.. جا	ا ن
×	○	۱	○	۱	۲
سا سا	سا دھی	پا —	دھی نا	دھی پا	گی ما پا
ر س	شا آن	تی ای	کو او	د کھا	آ ای
×	○	۱	○	۱	۲

انترہ

پا پا	نی دھی دھی	سا —	سا —	نا سا	— سا
دھے اے	وَ نت	ہو او	دا آ	دی جا	آ ین
×	○	۱	○	۱	۲
سا —	رے گی	گی سا	رے گی سا	— دھی سا	نا پا
گا آن	دھا آ	ر ہو	س مَ	آ د	آ دی
×	○	۱	○	۱	۲
دھی —	دھی ما	ما گی	پا —	دھی نی نی	سا —
د او	ر او	گ نی	را آ	کھ ت	نی ای
×	○	۱	○	۱	۲
سا سا	سا دھی	پا پا	دھی نا	دھی پا	گی ما پا
اَ بھی	نَ وَ	رکن گ	دے اے	ب تا	آ ای
×	○	۱	○	۱	۲

دُرگا

بلاول ٹھاٹھ کا اوڈو یعنی پانچ سُر کا راگ ہے اور نکھا دا ہین ورج سُر ہین۔ مدھم اہین وادی ہے۔اس راگ مین تھوڑی سی شکل سُدھ ملار کی معلوم ہوتی ہے۔گانے کا وقت پنڈت لوگ دو پہر دن مقرر کرتے ہین۔
گندھار کے نہ ہونے سے سورٹھ کی کچھ شکل معلوم ہوتی ہے مگر سورٹھ کی آروہی مین رکھب اور دھیوت نہین ہے اور اسمین موجود ہے علاوہ برین سورٹھ مین نکھاد ہے اور اس راگ مین نکھاد ورج ہے اسلیے سورٹھ سے الگ ہوجاتا ہے۔رکھب اور پنچم کی سنگت سے ملار کی شکل دور ہوجاتی ہے۔اس راگ مین مدھم خلاصہ طور پر لگانے سے راگ کی شکل قائم ہوتی ہے اور سُننے والون کو بھلی معلوم ہوتی ہے۔چونکہ نکھاد اسمین نہین ہے اسلیے سارنگ سے بھی علیحدہ ہوجاتا ہے۔گرنتھون مین ایک راگ اسی شکل کا سوم (सोम) نامے پایا جاتا ہے پس اگر دُرگا کی امروہی مین گندھار کا کن دیدیا جائے [illegible] سے بھی الگ ہوجائے گا۔اکثر گرنتھون مین ایسا ہی روپ ایک دوسرے راگ کا لکھا ہے جسکا نام [illegible] ([illegible] सावेरी) ہے۔شاید یہ وہی راگ ہو۔جاننے والون کی پسند پر موقوف ہے۔خیال رکھنا چاہیے کہ ایک دوسرے راگ سے اسکی شکل بہت مشابہ ہے۔اس راگ کا نام جلدھر ہے اور وہ بلاول ٹھاٹھ کا راگ ہے اور اسکے سُر بھی یہی [illegible] درگا کے ہین لیکن فرق یہ ہے کہ جلدھر کھرج سے شروع ہوتا ہے اور درگا مین مدھم کو کھرج مانکر شروع کیا جاتا ہے۔دونون کی شکل علیحدہ ہوجائیگی اسکی مثال اسطرح سمجھنا چاہیے کہ سوہی برتاوے کے راگون مین مدھم کو کھرج باندھ کر شروع کیا جائے گا تو للت رہے گا اور اگر کھرج سے وہی چیز شروع کیجائے گی تو ٹوڈی ہوجائے گی۔
آروہی۔سا رے۔ مارے۔ پا دھی سا۔امروہی [illegible] دھی پا۔دھی ما رے سا۔

لچھن گیت دُرگا تیتالہ

استائی۔راگ گُنی دُرگا کھانے اُوڈو سُر سادیری پرمان

انترہ۔ما پا دھا سا سا رے سا سا رے ما رے سا پا دھا ما سا سا پا دھا ما رے سا سا رے دھا سا پا دھا ما رے۔

استائی

ما رے	دھی ما	دھی	پا	پا	ـــ	پا	رے	ما	رے ـ	ـــ	ما	دھی	پا	ما	پا
اے	نے	آ	کھا	ب	آ	گا	ر	دُ	اے	اے	ی	گُ	گ	آ	را
			۱				၀				۳				×

ما پا ما رے	رے رے سا سا	سا دھی سا رے	پا پا دھی ما
اُو اُو ڈَ وَ	سُ دَھ سُ رَ	سا آ وے دی	یہ ما آ نَ
×	۳	०	۱

انترہ

ما پا دھی سا	سا سا رے سا	سا رے سا رے	سا پا دھی ما
ما پا دہا سا	سا سا رے سا	سا رے ما رے	سا پا دہا ما
×	۳	०	۱
سا سا پا دھی	ما رے سا سا	رے دھی سا پا	دھی ما رے —
سا سا پا دہا	ما رے سا سا	رے دہا سا پا	دہا ما رے اے
×	۳	०	۱

ہنس دُھن

بلاول ٹھاٹھ کا اُوڈو راگ ہے۔ مدھم اور دھیوت کے سُر اسمین ورت ہین۔ اسکا وادی سُر کوئی کھرج کو مانتا ہی اور کوئی گندہار کو گانے کا وقت رات کے پہلے پہر مین لکھا ہے۔ ہندوستانی سنگیتون مین یہ راگ بہت کم لکھا ہے لیکن دکھن کے سنگیتون مین یہ راگ عام طور پر مانا جاتا ہے اور مدراس اسوقت تک اسے گاتے ہین۔ آروہی سارے گی پانی سا۔ امروہی۔ سانی پا گی رے سا۔

لچھن گیت تیتالہ

استائی۔ گنین ہنس دُھن کو سمجھاوے۔ شنکر بھوکھن میل ملاوے۔
انترہ۔ ساوادی سُر ہرت چتر من دھیوت مدھم ورج دکھاوے۔

استائی

سا رے گی رے	سا رے نی سا	نی پا نی نی	سا — — سا
گُ نی جَ نَ	ہَن اَن سَ دُھ	نَ کو سَ مَ	جھا آ آ وے
٥	۱	×	۳

سا — گی رے	گی — گی گی	سا نی پا پا	رگے — — نی
تن ان ک ر	بھو او کھ ن	مے اے ل م	لا آ ا اے
○	۱	×	۳

انترہ

گی — گی —	پا — نی نی	سا سا رے نی	سا سا سا سا
سا آ وا آ	دی ای ک ر	ہ ر ت چ	ت ر م ن
○	۱	٨	۳
گی رے نی رے	نی پا گی رے	نی پا گی رے	گی رے سا —
دھے اے و ت	م آ دھ م	و ر چ د	کھا آ وے اے
○	۱	×	۴

ہیم

بلاول ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہو۔ شام کے وقت گایا جاتا ہے۔ اسکا وادی سُر کھرج ہے اور پنچم سموادی۔ آروہی مین دھیوت اور نکھاد کے سُر ورج ہین اور امروہی مین نکھاد اور گندھار ورج ہے۔ اس راگ کو مندر اور مدھ استھان کے سُرون سے گانا اچھا ہے۔ سنگیت جاننے والے پنڈتون کا قول ہے کہ اس راگ مین کلیان اور کامود ملتا ہے۔ آروہی مین دھیوت نہین لگاتے اور جب مندر استھان کی پنچم سے اسکا اوچار ہوتا ہے تو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔

آروہی۔ پا دھی پا۔ سا رے سا۔ گی ما پا۔ دھی پا۔ سا۔ امروہی۔ سا دھی پا۔ گی ما پا۔ گی ما رے سا۔

چھن گیت جھپتال

استائی۔ ہیم کلیان سب گُنی جن کہت نام دھاتی تجت اوٗلوم انی اپر پرمان۔

انترہ۔ سا پا کرت سمواد مندر مدھر استھان سُدھ سُر چتر مت لس کے پرگھم جام۔

استائی

سرپردا

بلاول ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہو۔ یہ ایک بلاول کی قسم مانی جاتی ہے۔ گانے کا وقت پہلا پہر دن ہی بعض پنڈت اہمین گندہار کو وادی سُر مانتے ہین اور بعض دھیوت کو۔ لکش سنگیت کے مصنف کہتے ہین کہ چونکہ یہ راگ صبح کا مانا گیا ہے لہذا اسمین تیور گندہار کا وادی ہونا صبح کے وقت ہم پسند نہین کرتے۔ اسمین کھرج اور پنچم سموادی سُر ہین۔ اِس راگ کی امروہی مین بلاول کی شکل ضرور ظاہر ہونا چاہیے۔ اِس راگ مین کہین کہین بہاگ کی شکل نظر آتی ہے لیکن بہاگ مین رکھب دربل یعنی کمزور ہے اور اِسکی رکھب بہت واضح طور پر لگائی جاتی ہے بعض پنڈتون کا قول ہے کہ یہ راگ امین۔ الیا اور گونڈ سے ملکر بنا ہے اور سومناتھ پنڈت اپنے پاریجات گرنتھ مین لکھتے ہین کہ سنسکرت گرنتھون مین یہ راگ کرناٹ گونڈ نامے لکھا ہوا ہے اسمین بلاول ملانے سے سرپردا بنا ہے۔

یہ نئے سروپ کا راگ ہو اور اِسے مسلمان گائکون نے بنایا ہے چتر پنڈت کہتے ہین کہ جو راگ مسلمان گائکون کے بنائے ہوئے ہین اُنکی کوئی لچھن سنسکرت گرنتھون مین تو موجود نہین ہین لہذا اِن راگون مین ہمیشہ رواج کو دیکھکر چلنا چاہیے۔

آروہی۔ سا رے گی ما دھی پا دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا۔ نی دھی پا۔ دھی پا ما۔ گی ما رے سا

لچھن گیت جھپ تال

آستائی۔ لچھن گنی سرپردا کے بناوٹ میل سُدھ سمپورن آہر گھر گاوت۔
انترہ۔ سا پا کرت سمواد کا ہو دھا گا کو مانت مین بلاول گونڈ چتر سو بلاوت۔

آستائی

سا	سا	ما	گی	گی	پا	پا	نی	دھی	نی
ل	آ	چھ	ن	گ	ی	س	ر	پ	ر
×		۳			○		۱		
سا	—	سا	رے	سا	دھی سا	—	—	پا	ما گی
دا	آ	کو	او	ب	تا	آ	آ	و	ت
×		۳			○		۱		

×	۳	۰	۱
ا پا	ما گی گی	ما گی	گی ما رے
سے اے	اے ل سُ	دَھ سَم	یُو ہَ ن
گی ما	پا گی ما	گی گی	ما رے سا
آ ھَ	رَ مَ کھَ	گا آ	آ وَ تَ

انترہ

×	۳	۰	۱
پا پا	نی دھی نی	سا سا	سا ـــ سا
سا پا	کَ رَ تَ	سَ مَ	وا آ دَ
سا سا	گیَ گیَ مآ	رےآ ـــ	ـــ سا سا
کا ہو	دھا گا کو	ما آ	آ نَ تَ
سا دھی	پا ما گی	ما گی	گی ما رے
یَ مَ	نَ بِ لا	وَ لَ	گوَن اَوَن ڈَ
گی ما	پا ما پا	ما گی	ما رے سا
جَ تَ	رَ سُ می	لا آ	آ وَ تَ

جلدھر

بلاول ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہے۔ گندھار اور نکھاد کے سُر آروہی امروہی دونوں مین ورج ہین۔ مدھم وادی ہے اور کھرج سموادی ہے۔ گانے کی فصل برسات ہے۔ خیال رکھنا چاہیے کہ اس راگ کی شکل درگا سے مشابہ ہے۔ آروہی امروہی حسب ذیل ہین۔

آروہی ۔ سا رے ما پا دھی سا

امروہی ۔ سا دھی پا ما ۔ رے سا ۔

لچھن گیت ۔ جھپ تال

استائی ۔ اَتِ مَنوہر رُوپ راگنی جَلدَھر بَرکھا دِنَن مُون گاوَت نَرنار

انترہ ۔ گاَنی وَرَج کَرگاے مدھم سُر بڑھاے سَن یوگ سکے چتر کیدار ملار

استائی

سا	سا	رے	سا	—	دھی	پا	ما	—	ما
آ	تِ	مَ	نو	اُو	ھَ	رَ	رُو	اُو	پَ
×		۳			۰		۱		
پا	—	دھی	پا	—	ما	ما	رے	—	سا
را	آ	گَ	نی	ای	جَ	ل	دَھ	اَ	رَ
×		۳			۰		۱		
سا	سا	رما	پا	ما	رے	رے	سا	—	—
بَ	رَ	کھا	آ	دِ	نَ	نَ	مو	اوُن	اوُن
×		۳			۰		۱		
ما	پا	دھی سا	دھی سا	سا	دھی	پا	ما	—	پا
گا	آ	وَ	تَ	آ	نَ	رَ	تا	آ	رِ
×		۳			۰		۱		

انترہ

ما	پا	دھی سا	سا	سا	سا	سا	سا	—	سا
گا	نی	وَ	رَ	جَ	کَ	رَ	گا	آ	اے
×		۳			۰		۱		

سا ـ	رےگے ما رے	سا سا	دھی ـ پا
مَ اَ	دھہ مَ سُ	رَ بَ	ڈھا آ اے
×	٣	○	١
ما پا	دھی سا سا	دھی پا	ما رے سا
سَن اَن	یُو اُو گَ	کَ ہے	چ ٹ رَ
×	٣	○	١
سا ما	رے ـ سا	دھی پا	ما ـ پا
کے اے	دا آ رَ	مَ آ	لا آ رَ
×	٣	○	١

بنگال

بلاول ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہے۔ آروہی مین دھیوت اور نکھاد ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے مدھم وادی ہے اور کھرج سموادی ہے۔ اِس ٹھاٹھ مین سوائے بنگال کے کوئی دوسرا راگ ایسا نہین جسکی آروہی مین دھیوت اور نکھاد کے سُر ورج ہون اِسلیے اِسکی شکل مین کبھی فرق نہین ہوسکتا۔

آروہی۔ سا رے گا ما پا سا۔

امروہی۔ سا نی دھی پا ما گی رے سا۔

ساورہ جھپتال

استائی۔ رُوپ جوبَن گُن کھیلت ہوری نیو جوبَن کو اُبھار

انترہ۔ اَنگ بھبھوت نینا رنگ تے بھرے اٹھلاوت بن بن آوت نار

استائی

سا ما	ما ـ ما	گا رے	گا رے سا
رُو اُو	پَ آ جو	بَ نَ	گُ اُ نَ
×	٢	○	٣

سا رے	گی ما پا	ما نی	رے ـ سا
کھ اے	لَ آ تَ	ہو اُو	اُو اُو ری
×	۲	○	۳
ما ـ	پا رے رے	گی رے	سا رے سا
نَ اَ	یو او جو	بَ نَ	کو او اُ
×	۲	○	۳
سا گی	ـ گی ما	گی رے	سا رے سا
بھا آ	آ آ آ	آ آ	آ آ ر
×	۲	○	۳

انترہ

		پا ـ	سا ـ سا
		اَن اَن	گَ اَ بھَ
		○	۳
سا سا	سا سا سا	سا رے	سا ـ سا
بھو اُو	اُو تَ اَ	ے اے	ا اَ اَ
×	۲	○	۳
سا رے	گی ـ ما	گی رے	سا نی دھی
رَن گَ	تے اے بھَ	رے اے	اَ آ ٹھ
×	۲	○	۳
پا ما	ما ـ پا	ما گی	رے ـ سا
لا اَ	وَ آ تَ	بَ نَ	بَ آ نَ
×	۲	○	۳
ما ـ	ما ـ پا	ما گی	رے ـ سا
آ آ	وَ آ تَ	نا آ	آ آ ر
×	۲	○	۳

لچھاساکھ

بلاول ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اِسمین بھی بلاول کا انگ ہونے سے اسکا وقت صبح کا مانتے ہین۔ اِسمین دھیوت اور گندھار سموادی ہین اور جھنجھوٹی کی سنگت اس راگ مین صاف ظاہر ہوتی ہے اور جہان گندھار کا سُر بڑھا جاتا ہے وہان گورسارنگ کی شکل معلوم ہوتی ہے مگر چونکہ امروہی مین بلاول کی شکل صاف نظر آتی ہے اِسلیے گونڈسارنگ کا شک جاتا رہتا ہے۔ بلاول کے بہت سے بھید یعنی قسمین ہین اور انکی شکلون کے متعلق ہمیشہ گائکون مین مباحثہ رہتا ہے۔ ایسے موقع پر رواج کے موافق پنڈت لوگ اپنا مت قائم کرتے ہین۔ لچھاساکھ مین دونون نکھادین مروج ہین اور اِسکی امروہی مین بلاول کا انگ ضرور دکھانا چاہیے۔

آروہی ۔ سارے گی ما۔ پا ما پا ما گی۔ دھی نا دھی نی سا۔

امروہی ۔ سا نی دھی دھی پا۔ پا دھی پا ما گی رے سا۔

لچھن گیت جھپتال

استائی سہیلیان گاؤ رے گاؤ آج تم مندِلرا۔

انترہ۔ سمپورن سُر سُدھ لگاؤ سا وادی کر رنگ جماؤ چترا کے گھر کاج۔

آستائی

گی	ما ما	دھی پا ما	گی رے	گی سا رے
س	ہے لی	یاں آن آن	گا آ	آ آ او
	○	۱	×	۳
	گی ـــ	گی ما گی	پا ـــ	پا نی نی
	ری ای	گا آ او	آ آ	جَ تُ مَ
	○	۱	×	۳
	سا ـــ	ـــ دھی پا	ما گی	ما رے گی
	مَن اَن	اَن دِ لَ	را آ	آ آ سَ
	○	۱	×	۳

انترہ

پا —	نی — نی	سا —	سا — سا
سم ام	پو او ر	ن ا	س ا ر
×	۳	०	۱
سا گَ	گَ — ما	گَ —	رے — سا
س ا	دھ ا ل	گا آ	آ آ او
×	۳	०	۱
پا —	نی — —	سا —	سا — سا
سا آ	وا آ آ	دی ای	ک آ ر
×	۳	०	۱
سا گَ	گَ — ما	گَ —	رے — سا
رن ان	گ ا ج	ما آ	آ آ او
×	۳	०	۱
پا پا	نی — دھی نی	سا —	— دھی پا
ج ت	را آ آ	کے اے	اے گھ ر
×	۳	०	۱
پا گی	پا گی گی		
کا آ	آ ج س		
×	۳		

پٹ منجری

یہ راگ بھی دو طریقوں پر گایا جاتا ہے۔ ایک مت سے کافی ٹھاٹھ پر اور دوسری مت سے بلاول ٹھاٹھ پر۔ دونوں طریقہ سے یہ راگ آجکل مروّج ہے۔ بلاول ٹھاٹھ پر پٹ منجری سمپورن کر کے گاتے ہیں کھرج وادی ہے اور پنچم سموادی ہے۔ اس راگ کو بلمپت لے میں اور مندر اور مدھ استھان کے سُروں سے

گانا چاہیے اور تار استھان مین نہایت کمی کرکے ساتھ جانا چاہیے۔ اس ٹھاٹھ کی پٹ منجری مین بلاول کا انگ صاف معلوم ہوتا ہے۔ آروہی۔ سا رے سا نِ دھِ نِ پا گی رے گی ما۔ پا ما پا۔ نی سَا۔ امروہی۔ سَا نی دھی۔ نی پا ما گی رے سا۔

لچھن گیت دھمار

استائی۔ کاہون برنون آپ روپ بچتر پٹ منجری کو اَنُوپم موری مای۔
انترہ۔ بیلاولی سنگ تلک ملاے وادی کھرج ویشد سے دکھای۔

استائی

سا	گی	رے	گی	ما	پا	ما	گی	ـ	ـ	رے	رے	سا	سا
کا	آ	آ	ہُون	اُون	بَ	رَ	نُوں	اُون	اُون	اُون	اُون	آ	بَ
×					۲					۳			
نِ	نِ	دھِ نِ	سا	ـ	رے	سا	نِ	دھِ	نِ	پا	ـ	ـ	ـ
رُو	اُو	اُو	پَ	آ	آ	بِ	چِ	اِ	اِ	ترَ	آ	آ	آ
×					۲					۳			
پا	پا	گی	رے	ـ	ـ	ـ	رگی	رگی	گی	سا	ـ	ـ	سا
پَ	ٹ	آ	مَن	اَن	اَن	اَن	جَ	ری	اِی	کو	او	او	آ
×					۲					۳			
سا	گی	رے	گی	ما	پا	ما	گی	رے	گی	سا	رے	سا	نِ
نُو	اُو	اُو	پَ	مَ	مو	ری	ما	آ	آ	اِی	اِی	اِی	اِی
×					۲					۳			

انترہ

پا	ـ	ـ	نی	ـ	ـ	سَا	سَا	ـ	ـ	سَا	ـ	ـ	سَا
بے	اے	اے	لا	آ	آ	وَ	لی	ای	ای	سَن	اَن	اَن	گَ
×					۲					۳			

سا	نی	دھی	سا	—	رے	سا	نی	دھی	نی	پا	—	—	—	
تَ	ئی	ا	کَ	ا	اَ	مِی	لا	آ	آ	ای	ای	ای	ای	
×					۲					۳				
پا	—	گی	رے	—	—	—	رگے	رگی	گی	سا	—	—	سا	
وا	آ	آ	دی	ای	ای	ای	کھَ	رَ	اَ	جَ	ا	اَ	وی	
×					۲					۳				
سا	گی	رے	گی	ما	پا	ما	گی	رے	گی	سا	رے	را	نِی	
سَن	وَ	آ	سی	ای	ای	دِ	کھا	آ	آ	ای	ای	ای	ای	
×					۲					۳				

نوروچکا

دراصل یہ راگ فارس کی موسیقی سے نقل کیا گیا ہے اور صحیح نام اسکا نوروز ہے لیکن سنسکرت زبان میں آکر نوروچکا ہوگیا سنسکرت گرنتھوں کے اعتبار سے یہ راگ سمپورن کھاڈو ہے یعنی امروہی مین نکھاد کا سُر ورجت ہے کھرج وادی ہے اور پنچم سموادی ہے۔ اِس راگ کو صرف مندر اور مدھم استھان مین گانا چاہیے تار استھان کے سُر نہ لگانا چاہیے اور لے بلمپت رکھنا چاہیے۔ اِس راگ کی شکل ہیم کلیان سے بہت مشابہ ہے لیکن ہیم کلیان کی آروہی مین دھیوت اور نکھاد کے سُر ورجت ہین اور امروہی مین نکھاد اور گندھار ورجت ہین اور نوروچکا مین صرف امروہی مین نکھاد ورجت ہے یہ دونون راگون مین فرق ہے۔ آروہی۔ سا رے گی۔ سا دھی پا۔ دھی نی سا رے گی ما پا دھی۔ امروہی۔ دھی پا گی ما رے سا دھی پا۔

لچھن گیت دیپک

استائی۔ نوروچکا روپ بکھانے سا سا گا ما پا دھا پا دھا پا ما گا ما پا گا ما رے سا سا سا سا رے گا سا دھا دھا پا۔

انترہ۔ کوا نوروچ گنی جن مانے پنڈت سوست چتر بکھانے۔

استائی

ما پا	دھی پا	نی نی سا	سا —	سا رے	گی رے سا
نَ وَ	رو او	جی کا آ	رُو اوُ	پَ بَ	کھا آ نے
۱	۲	×	۱	۲	×
سا سا	گی ما	پا دھی پا	دھی پا	ما گی	ما — —
سا سا	گا ما	پا دہا پا	دہا پا	ما گا	ما آ آ
۱	۲	×	۱	۲	×
پا گی	ما رے	سا ما سا	سا رے	گی سا	دھی دھی پا
پا گا	ما رے	سا سا سا	سا رے	گا سا	دہا دہا پا
۱	۲	×	۱	۲	×

انترہ

سا سا	گی ما	پا — پا	ما ما	پا گی	ما رے سا
کو او	نَ وَ	رو او پہ	کُ نی	جَ نَ	ما آ نے
۱	۲	×	۱	۲	×
سا رے	گا سا	دھی دھی پا	پا گی	پا گی	ما رے سا
پن ان	ڈِ تَ	سُ مَ تَ	جَ تَ	رَ بَ	کھا آ نے
۱	۲	×	۱	۲	×

گُن کلی

سنکرابھرن میں یعنی بلاول ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے اور کھرج وادی ہے اور پنچم سموادی - یمن کلیان کا انگ اچھا معلوم ہوتا ہے - کھرج کو وادی کرنے سے اسکی خوبی معلوم ہوتی ہے - یہ راگ اترانگ کا ہے اور اسکا وقت صبح ہے - لکش سنگیت کے مصنف لکھتے ہین کہ ہمارا مت مشہور ہے کہ اترانگ کے راگ امروہی برن مین دل کو اچھے معلوم ہوتے ہین لہذا گن کلی بھی امروہی برن مین اپنا پورا لطف دکھاتی ہے سنسکرت گرنتھون مین اسکا نام گنڈکری لکھا ہے لیکن جس گن کلی کو گرنتھ کار بیان کرتے ہین وہ دوسری راگنی ہے - ایسی گن کلی آجکل بھیرون ٹھاٹھ پر مانی جاتی ہے - آروہی - سا - گی رے سا - نی دھی سا - گی ما پا - نی دھی سا

امر وہی۔ستائی دھی پا۔گی رے سا۔

لچھن گیت گن کلی سیول فاختہ

آستائی۔ نام جپ لے جپ لے ری چتر نام جپ لے کیون تو سووے نون تورے چتر۔

انترہ۔ ہرگن کے لیے تارن تیرو جاکے کرپا سے مکت ہو۔مانو دے ہی سب تو تورے چتر

آستائی

گی	رے	سا	نیِ	دھیِ	نیِ	رے	رے	سا	ـ
نا	آ	آ	آ	مَ	جَ	پَ	لے	اے	
x		०		۱		۲		०	
گی	گی	گی	پا	گی	رے	رے	سا	سا	سا
جَ	پَ	لے	اے	رے	اے	اے	چ	تَ	رَ
x		०		۱		۲		०	
گی	رے	سا	نیِ	دھیِ	نیِ	رے	رے	سا	ـ
نا	آ	آ	ا	آ	مَ	جَ	پ	لے	اے
x		०		۱		۲		०	
نیِ پا	دھیِ	سا	سا	سا	نیِ	دھنیِ	ـ	پا	ـ
کیون	اون	آ	بَ	سو	او	وے	اے	اے	اے
x		०		۱		۲		०	
پا	ـ	دھی سا	ـ	سا	ـ	ـ	سا	سا	سا
تو	اون	تو	او	رے	اے	اے	چَ	تَ	رَ
x		०		۱		۲		०	

انترہ

پا	پا	نی	دھی	تا	ـ	تا	ـ	تا	ـ
ہَر	گُ	گُ	نَ	کے	اے	لی	ای	یے	اے
x				۱		۲		०	

دھی	—	سا	سا	سا	—	دھی (نی)	—	پا	پا
تا	آ	رَ	نَ	تے	اے	رد	او	جا	کی
×		٥		١		٢		٥	
دھی سا	دھی سا	سا	دھی	پا	گی	—	پا	رے	—
کر	پا	آ	سے	اے	مُ	اُ	کت	ہو	او
×		٥		١		٢		٥	
سا	—	رے	رے	سا	—	دھی (نی)	—	پا	پا
ما	آ	ن	وَ	دے	اے	ہی	ای	سَ	تَ
×		٥		١		٢		٥	
پا	—	دھی	—	سا	—	—	سا	سا	سا
تو	اُو	تو	او	رے	اے	اے	جَ	تَ	رَ
×		٥		١		٢		٥	

ککُبھ

بلاول ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ یہ بلاول کی ایک قسم مانی جاتی ہے۔ اسکا وادی سُر رکھب اور سموادی پنچم ہی اور انھین دونون سُرون کی اس راگ مین سنگت رہتی ہے۔ امروہی مین بلاول کا انگ ظاہر ہوتا ہی۔ اسمین رکھب اور گندھار اور مدّھم کمپن ہین اسطرح۔ سا رے رے رے گا گا ما ما۔ رکھب کے کمپن ہونے سے جےجونتی کا شبہہ ہوتا ہے لیکن چونکہ جےجونتی مین گندھار کومل بھی موجود ہے اسلیے دونون الگ ہوجاتے ہین بعض پنڈتون کا مت ہو کہ آلیا اور جھونٹی ملکر ککبھ بنتا ہے۔ آروہی۔ سا رے۔ پا ما پا۔ دھی نی دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا۔ ما پا ما گی۔ ما رے سا

لچھن گیت ککُبھ۔ جھپ تال

استائی۔ میل بلاول راکھت ککبھ ہون سا سا سا رے رے پا پا ما پا پا پُورن کہاوت۔
انترہ۔ وادی رکھب سمت سموادی پنچم بیلاولی بلوم سب چتر گاوت۔

استائی

رے پا	پا ـ دھی	پا گی	گی گی رے پا
ے اے	ل اَ بِ	لا آ	وَ آ لَ
×	٣	٠	١
ما (دھی) ـ	ما ما ما	ما گی	گی رے سا سا
را آ	گھ تَ کُ	کُ بھ	مون ادن اون
×	٣	٠	١
سا سا	سا رے رے	پا پا	ما پا پا
سا سا	سا رے رے	پا پا	ما پا پا
×	٣	٠	١
سا ـ	سا سا پا	دھنی ما	گی گی رے سا رے
پُو اُو	رَ ن کَ	ہا آ	وَ آ تَ
×	٣	٠	١

انترہ

پا ـ	سا ـ سا	سا رے سا	سا سا سا
وا آ	دی ای رِ	کھَ بَ	سُ مَ تَ
×	٣	٠	١
سا گی	گی ـ ما	گی رے	نی سا سا
سَ مَ	وا آ دی	پنَ اَن	چَ اَ مَ
×	٣	٠	١
سا سا	رے رے رے	گی گی	ما ما پا
بے اے	لا آ وَ	لی ای	بے لو مَ
×	٣	٠	١
سا سا	سا سا پا	دھی ما	گی رے رگلے سا
سَ بَ	چَ تَ رَ	گا آ	وَ آ تَ
×	٣	٠	١

(بلاول ٹھاٹھ)

سُر۔ سا رے گی ما پا دھی نی سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
١	شدھ بلاول	سا رے گی ما پا دھی نی سا۔	سا نی دھی پا ما گی رے سا۔	کھرج یا دھیوت	پنچم یا رکھب	سمپورن	صبح	راگ کی شکل امروہی مین کھلتی ہے۔ اتر انگ پر زور رہتا ہے کم رہتا جاتا ہے
٢	الہیا	سا رے سا۔ گی رے۔ گی پا۔ دھی نی دھی سا۔	سا نی دھی۔ پا۔ دھی نا دھی پا۔ ما گی۔ ما رے سا۔	دھیوت	گندھار	کھاڈو سمپورن	”	آروہی مین مدھم نہین ہے اور گندھار امروہی مین وکر ہے۔ امروہی مین کومل نکھاد بھی لگائی جاتی ہے لیکن یہ وادی سُر سمجھنا چاہیئے۔ سومولی بڑاوے کا راگ ہے
٣	بہاگ	نِی سا گی ما پا نی سا۔	سا نی دھی پا۔ ما گی رے سا۔	گندھار	نکھاد	اوڈو سمپورن	دوسرا پہر رات کا	آروہی مین رکھب اور دھیوت نہین ہین۔ یہ سُر امروہی مین بھی کمزور رہتے ہین۔ رواج مین دونون مدھم ہین۔ معمولی بر تاوے کا راگ ہے۔
٤	بہاگرا	نِی سا گی ما پا نی سا	سا نی دھی پا۔ نا دھی پا می ما گی رے سا	”	”	”	”	اسمین کومل نکھاد دینے سے بہاگ سے الگ ہو جاتا ہے۔ سو لی بر تاوے کا راگ ہے
٥	سنکرا (الف)	سا گی پا دھی۔ نی دھی سا	سا نی۔ پا نی دھی سا نی۔ پا گی۔ پا گی سا	کھرج	پنچم	اوڈو اوڈو	”	اوڈو کر کے گانے مین رکھب اور مدھم دونون چھوڑ نا چاہیے اور کھاڈو کر کے
	(ب)	سا رے گی پا نی دھی سا	سا نی دھی پا گی۔ نی دھی پا گی۔ رے سا	گندھار	نکھاد	کھاڈو کھاڈو	”	گانے مین صرف مدھم ورجت ہے۔ معمولی بر تاوے کا راگ ہے۔
٦	دیسکار	سا رے گی پا دھی سا	سا دھی پا گی رے سا	دھیوت	رکھب	اوڈو اوڈو	صبح	اتر انگ پر راگ کا تمام زور رہتا ہے۔ معمولی بر تاوے کا راگ ہے۔ دھا پا کی ہمیشہ سنگت رہتی ہے۔

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
٧	پہاڑی	سارے گی پا دھی سا	سا دھی پا گی رے سا دھی	کھرج یا پنچم	پنچم یا کھرج	اوڈو اوڈو	شب	بعض اس راگ کو کھماچ ٹھاٹھ مین گاتے ہین اور اسکو پہاڑی جھنجھوٹی کہتے ہین
٨	دیوگری	سانی دھی نی دھی۔ سارے گی۔ گی ماگی۔ پا دھی نی دھی سا	سا نی دھی نی پا ماگی۔ مارے سا	کھرج	پنچم	ورکسمپورن	صبح	بلاول کی ایک قسم ہے۔ معمولی برتاوے کا راگ نہین ہی۔
٩	مانڈ	ساگی رے۔ ماگی پا۔ ما دھی۔ پانی دھی سا	سا دھی۔ نی پا۔ دھی ما۔ پا گی۔ مارے گی سا	مدھم یا کھرج	پنچم یا کھرج	ورکسمپورن	ہر وقت	راگ کا زور مدھم پنچم اور کھرج پر رہتا ہے۔ آروہی امروہی بلمپت مین گانا چاہیے
١٠	نٹ	ساسا گی ماما۔ ماپا ماما پا۔ پا دھی نی سا	سا نی دھی نی پا۔ ماپا ماگی ما۔ سارے سا	مدھم	کھرج	سمپورن اوڈو	دوسرا پہر شب	امروہی مین گندہار اور دھیوت نہین ہی معمولی برتاوے کا راگ نہین ہی
١١	نٹ بلاول	ساسا۔ گی ماگی۔ ماپاما۔ دھی نی سا	سا نی دھی۔ نا پا۔ ماگی مارے سا	"	"	ورکسمپورن	صبح	بلاول اور نٹ کو ملایا ہی۔ کومل نکھاد کا کن امروہی مین دیتے ہین معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے۔
١٢	شکل بلاول	سا۔ گی ما۔ ماپا نا دھی پا۔ دھی نی سا	سا نی دھی۔ نا دھی پا۔ ما۔ گی رے۔ ما رے سا	"	"	"	"	رکھب آروہی مین کمزور ہے۔ اتر انگ پر راگ کا زور ہے۔ امروہی مین کومل نکھاد کا کن دیتے ہین۔ معمولی راگ ہی۔
١٣	ملوہا کیدارا	پاپانی سا۔ رے سا۔ گی پاما۔ نی سا	سا نی دھی پا۔ ماگی مارے۔ سا	"	پنچم یا کھرج	کھاڈو سمپورن	پہلا پہر رات کا	مندر استھان مین اچھا معلوم ہوتا ہی۔ معمولی راگ ہی۔ آروہی مین دھیوت نہین ہے
١٤	ککبھ	سارے رے پا ما پا دھی نی دھی سا	سا نی دھی پا۔ ما پا ماگی مارے سا	رکھب یا پنچم	دھیوت یا کھرج	"	صبح	آروہی مین گندہار نہین ہی۔ بلاول کی ایک قسم ہی معمولی راگ نہین ہے۔
١٥	درگا	سارے۔ مارے۔ پا دھی سا	سا دھی پا دھی ما رے سا	مدھم	کھرج	اوڈو اوڈو	دوسرا پہر رات کا	گندہار اور نکھاد اس راگ مین نہین ہین معمولی برتاوے کا راگ نہین ہی
١٦	سرپردا	سارے گی ما۔ دھی پا دھی نی سا	سانی دھی پانی دھی پا دھی پاما۔ گی مارے سا	کھرج یا پنچم	پنچم یا کھرج	ورکسمپورن	صبح	بلاول کی قسم ہے۔ معمولی برتاوے کا راگ ہی۔

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱۷	لچھاساکھ	سارے گی ما - پا ما ما گی - دھی نا دھی نی سا -	سانی دھی دھی پا - پا دھی پا ما گی رے سا	دھیوت یا گندھار	رکھب یا نکھاد	سمپورن	پہلا پہر دن کا	اس راگ مین بلاول جھنجھوٹی اور گونڈ سارنگ ان تینون راگون کی شکل دکھائی دیتی ہے لیکن بلاول کا رنگ سب پر غالب رہتا ہے معمولی راگ نہین ہے
۱۸	ہنس دھن	سارے گی پا نی سا	سانی پا گی رے سا	کھرج	پنچم	اوڈو-اوڈو	شب	مدراس مین یہ معمولی راگ ہے - یہان غیر مروج ہے - مدھم اور دھیوت کومل ہین -
۱۹	ھیم	پا دھی پا - سارے سا - گی ما پا - دھی پا سا	سا دھی پا - گی ما پا - نی ما رے سا -	〃	〃	〃	〃	مندر استہان مین اچھا معلوم ہوتا ہے - معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے -
۲۰	پٹ منجری	سارے سا - نی دھی نی پا - گی رے گی ما - پا ما پا - نی سا -	سانی دھی - نی پا ما گی رے سا -	〃	〃	وکر سمپورن	صبح	مندر اور مدھ استہان کے سُرون مین گانا چاہیے کومل [illegible] ہین -
۲۱	جلدھرکیدارا	سارے سا مارے - ما ما پا - نی دھی - سا	سانی دھی پا ما ما - دھی پا مارے سا -	مدھم	کھرج	کھاڈو-کھاڈو	شب	گندھار اس مین ورج ہے کیدارے کی ایک قسم مانی جاتی ہے معمولی برتاو کا راگ نہین ہے
۲۲	گن کلی	سا گی رے سا - نی دھی سا - گی ما پا - نی سا -	سانی دھی پا - گی رے سا -	کھرج	پنچم	وکر سمپورن	صبح	معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے -
۲۳	نورو چکا	سارے گی - سا دھی پا - دھی نی سارے گی ما پا دھی	دھی پا گی ما رے سا دھی پا	〃	〃	سمپورن کھاڈو	ہر وقت	〃
۲۴	بنگال	سارے گی ما پا سا	سانی دھی پا ما گی رے سا		مدھم	اوڈو-سمپورن	شام	〃
۲۵	جلدھر	سارے ما پا دھی سا	سا دھی پا ما - رے سا -	〃	مدھم	اوڈو-اوڈو	برسات	〃

کھماچ ٹھاٹھ

اِس ٹھاٹھ کا نام گرنتھوں مین کام بھوجی میل (काम भोजी मेल) ہو اور اسکے اصلی سُر کھرج۔ سدھ یا تیور رکھب سدھ یا تیور گندہار۔ سُدھ مدھم۔ پنچم۔ سُدھ یا تیور دھیوت۔ اور کومل نکھاد ہین۔ اِسکو اب کھماچ ٹھاٹھ کہتے ہین۔ اِس ٹھاٹھ سے جو راگ پیدا ہوتے ہین انمین نکھاد کومل ہوتی ہے اور کسی مین آجکل کے رواج کے موافق دونون نکھادین بھی ہوتی ہین لیکن تیور نکھاد بطور زائد سُر کے تصور کیا جائیگا جسطور پر بلاول ٹھاٹھ کے راگون مین کومل نکھاد زائد سُر شمار کیجاتی ہے۔

جھنجھوٹی

کھماچ ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ اِسکا وقت رات کا ہے۔ اِسمین گندہار وادی اور دھیوت سمبوادی سُر ہین اس راگ کا سُروپ بہت سیدھا اور آسان ہے اور یہی لیے اِسمین عموماً چھوٹی چھوٹی چیزین گائی جاتی ہین جسے سنسکرت مین شودر بانی (शुद्र बानी) کہتے ہین اور وہ چیزین عام پسند ہوتی ہین شُدر بانی کا نام وُہین مشہور ہے پنڈت لوگ ایسا کہتے ہین کہ جب کھماچ ٹھاٹھ کے کسی راگ کو گاتے گاتے بھولتے ہین تو جھنجھوٹی مین آجاتے ہین۔ اِسکی آروہی مین رکھب ہو اس وجہ سے کھماچ سے الگ ہو جاتا ہے۔ آجکل رواج مین گندہار اور نکھاد آروہی مین چھوڑ دیتے ہین۔ لکھنؤ اور دیگر مقامات پر عموماً جھنجھوٹی دو قسم کی مانی جاتی ہے۔

آروہی۔ دھی سا۔ رے ما گی۔ ما پا دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما گی رے سا۔

چھن گیت۔ تیتالہ

آستائی۔ آشرے راگ کہت گُنی جن سب جھنجھوٹی کو سرل سُوگم سُر

انترہ۔ وادی گندھار نِس دو تیا پھرے جنگ راگ کہے چتر نر نتر

آستائی

دھی	سا	رے	ما	گی	ـ	گی	گی	ما	رے	گی	سا	دھی	تا	دھی	پا
آ	آ	شر	ے	را	آ	گ	کَ	ھَر	تَ	گُ	نی	جَ	نَ	سَ	بَ
۱				×				۳				○			
پا	ـ	رے	ـ	رگی	گی	سا	ـ	پا	ما	گی	رے	سا	تا	دھی	پا
بھن	اِن	جھو	اَو	نی	اِی	کو	او	سَ	رَ	لَ	سُ	گَ	مَ	سُ	رَ
۱				×				۳				○			

انترہ

سا	—	گی	ما	ما	—	پا	پا	گی	گی	ما	دھی	پا	ما	گی	گی
و	آ	دی	گن	دھا	آ	ر	ن	س	دو	تی	ای	یا	ب	ھ	ر
۱				×				۳				۰			
دھی	ما	پا	گی	ما	رے	گی	سا	رے	نی	سا	دھی	نا	پا	(دھی)	پا
ج	ن	ک	ر	آ	گ	ک	سب	تی	ش	ر	ی	را	ان	ت	ر
۱				×				۳				۰			

کھماچ

کھماچ ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین رکھب ورج ہے اور امروہی مین سمپورن ہے۔ جب اس راگ مین دھیوت دیرگہہ ( ) یعنی لمبا کیا جاتا ہے یا بڑھایا جاتا ہے تو اسکی سنگت مدھم سے ہوتی ہے اسطرح (گا ما دھا — مانی دھانی سا) آروہی مین پنچم کم لگانا چاہیے۔ نکھاد کا سُر اس راگ مین بہت اچھا معلوم ہوتا ہو اور آجکل آروہی مین تیور نکھاد بھی مروج ہے۔ اس راگ مین وادی سُر گندھار ہے اور نکھاد سموادی ہے۔ رات کے دوسرے پہر مین گانا چاہیے۔ کھماچ مین دھیوت اور مدھم کی سنگت عموماً لطف دیتی ہے اور جب یہ راگ گندھار پر ختم کیا جاتا ہے تو صاف شکل ظاہر ہوتی ہے۔ آروہی۔ سا گی ما پا نا دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی۔ پا ما گی۔ رے سا

لچھن گیت۔ تیتالہ۔

استائی۔ کہت چتر کھماچ راگنی جب ہری کام بھوجی ٹھاٹھ رچت تب۔

انترہ۔ سُر گندھار کو وادی برنت کھاڈو سمپورن تجت رکھب تب۔

استائی

دھی	دھی	دھی پا	ما	ما	پا دھی	دھی	ما	ما	—	—	گی	گی ما	—	سارے	سا
ک	ہ	ت	چ	ت	ر	آ	کھم	ما	آ	آ	ج	را	آ	گ	نی
۰				۱				×				۳			

نی	سا	گی	گی	ما	—	نا	دھی	گما	دھی	نی	سا	دھی نا	دھی	سا	نا
رَتَ	بَ	ھَرَ	ری	کا	مَ	بھو	جی	ٹھا	آ	ٹھُ	رَ	پَ	تَ	تَ	بَ
○				۱				×				۳			

انترہ

ما	گی	ما	دھی نا	—	نی	سا	—	دھی سا	نی	سا	—	گی ما	گی	رے	سا
سُ	رَ	گُن	دہا	آ	رَ	کو	او	وا	آ	دی	ای	تَ	رَ	نَ	تَ
○				۱				×				۳			
گی	ما	پا	گی	ما	گی	نی	سا	نی	نی	سا	سا	دھی نا	دھی	سا	نا
کھا	آ	ڈَ	وَ	سَم	یُو	رَ	نَ	تَ	جَ	تَ	رِ	کھَ	بَ	تَ	تَ
○				۱				×				۳			

تلنگ

کھماج ٹھاٹھ کا اوڈو اوڈو راگ ہی یعنی پانچ سُر کا راگ ہی اور رکھب اور دھیوت اسمین ورج ہین۔ اسمین بھی گندہار وادی اور نکھاد سمبوادی ہے اِسلیے اِسکی شکل کھماج سے بہت کچھ ملتی ہے۔ اسمین نکھاد اور پنچم کی سنگت ہی جب دھیوت اِسمین نہین ہے تو کھماج سے الگ ہونا ظاہر ہے اور رکھب اور دھیوت نہونے سے جھنجھوٹی سے بھی الگ ہوگیا اور درگا مین پنچم اور نکھاد ورج ہے لِسلیے اُس سے بھی یہ راگ الگ ہوگیا۔ گانے کا وقت رات کے دوسرے پہر مین لکھا ہے۔ آروہی۔ ساگی ماپانی سا۔ امروہی۔ سانا پاما گی سا۔

لچھن گیت۔ دھیما تیتالہ

آستائی۔ رے دہا ورجت رُوپ تلنگ کہاے۔ ہری کام بھوجی کے سُر نی ساگا ماپاگا ماگا ماپا نی نی ساگا رِت سانچ لگاے۔

انترہ۔ راگ کھماج رے دہا نہ کبھون تجت آشرے جھنجھوٹی چتر گہت رے پا درگا رے دہا ورجت رُوپتی۔

آستائی

پا نی سا سا	سا نا پا سا	سا نا پا ما	گی گی گی ما
وَ رَ چِ تَ	رُو اُو پ تِ	لَن اَن گَ کَ	ہا اسے ری دہا
۳	०	۱	×
پا سا پا سا	سا نا با نا	نا پا ما ما	گی گی گی ما
وَ رَ جِ تَ	رُو اُو بَ تِ	لن ان گَ کَ	ہا اسے ھَ ری
۳	०	۱	×
پا گی ما گی	ما گی نی سا	نی سا گی ما	پا گی ما گی
کا مَ بھو جی	کے لے سُ رَ	نی سا گا ما	پا گا ما گا
۳	०	۱	×
ما پا نی نی	سا گی نی سا	سا نا پا ما	گی گی گی ما
ما پا نی نی	سا گا نِ تَ	سان آن ج ل	گا اسے ری دہا
۳	०	۱	×

انترہ

گی ما پا نی	نی سا سا سا	پا نی سا سا	سا نا پا پا
را م گَ کھَ	ما آ عَ ری	دہا نہ کَ ب	بھون تَ جَ تَ
۱	×	۳	०
گی ما گی نا	پا — نی سا	سا گی ما گی	سا نا پا سا
اَ آ شر سے	بھن اِن جھو او	ٹی جَ تَ رَ	کَ ھَ تَ آ
۱	×	۳	०
نا پا گی ما	گی — گی ما	پا نی سا سا	سا نا پا سا
ری پا دُ رَ	گا آ ری دہا	وَ رَ جِ تَ	رُو اُو پَ تی
۱	×	۳	०

کھمباوتی

کھماج ٹھاٹھ کا سمپورن کھاڈو راگ ہی۔ اسکا سروپ وکر ہے اور گویا کھماج کی آروہی امروہی اسمین وکر کی گئی ہی
لیکن فرق اسقدر ہے کہ کھماج کی آروہی مین رکھب ورج ہے اور امروہی مین مستعمل ہے اور کھمباوتی کی آروہی مین
رکھب مستعمل ہے اور امروہی مین ورج ہے مدھم سے کھرج پر جانا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور اسمین مدھم اور
دھیوت کی سنگت ہی۔ امروہی مین پنچم وکر ہے۔ اترانگ مین کچھ باگیسری کی شکل معلوم ہوتی ہے۔ رکھب اور
دھیوت زیادہ لگانے سے یہ راگ کھماج سے الگ ہوجاتا ہے۔ گانے کا وقت رات کا دوسرا پہر ہے۔
گرنتھون مین کھمباوتی مین کومل نکھاد لکھی ہے اور پنچم کو ورج مانا ہے لیکن اب رواج مین یہ بات نہین پائی جاتی
آروہی۔ سا رے پا ما۔ دھی۔ پا نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا۔ دھی ما۔ گی۔ ما سا۔

لچھن گیت۔ جھپتال

آستائی۔ چتر اکھمباوتی کے سُرگا گوسُدھ بُدھ ہرلے موہے باوری بناگیو
انترہ۔ ناتلنگت کھماج دُرگا نہ راگسری ابھن وچتر موہے رُوپ دکھاگیو۔

آستائی

رے رے	ما پا دھی	پا دھی	سا سا نا
چ ت	را آ کھم	ما آ	آ وَ تی
×	۳	○	ا
دھی پا	پادھی دھی ما	گی پا —	ما سا —
کے اے	سُ اُ ر	گا اَ	گ یو او
×	۳	○	ا
ما ما	ما پا نی	نی سا —	سا سا سا
سُ دھَ	بُ دھَ ھِ	را آ	اے سَ بَ
×	۳	○	ا
سا —	رے گی سا	سا —	نا دھی —
با آ	وَ ری بَ	نا آ	گ یو اُو
×	۳	○	ا

دھی	دھی	دھی	نا	پا	پا	دھی	تا	تا	نا
تَ	تْ	را	آ	کھم	با	آ	آ	؍	ف
×		۳			۰		۱		

انترہ

ما	—	پا	نی	—	تا	تا	تا	—	تا
نا	آ	ت	تَن	اَن	گت	کھم	ما	آ	ئی
×		۳			۰		۱		
تا	سا	رے	—	گی	تا	—	سا	نا	دھی
دُ	رَ	گا	آ	:	را	آ	نَ	بن	ری
×		۳			۰		۱		
دھی	دھی	دھی	نا	پا	پا	دھی	تا	نا	تا
آ	بھ	نَ	و	پے	بِچ	ا	نر	مو	ہے
×		۳			۰		۱		
دھی	پا	پا	دھی	ما	گی	—	ما	سا	—
دُرو	اُو	پَ	ا	دِ	کھا	آ	گَن	یو	اد
×		۳			۰		۱		

دُرگا

یہ ایک نام کے دو راگ ہین - پہلا بلاول ٹھاٹھ پر بیان کیا جا چکا ہے اور دوسرا کھماج ٹھاٹھ کا اوڈو یعنے پانچ سُر کا راگ ہی اور رکھب اور پنچم اسمین ورج سُر ہین - اِسکا وادی سُر گندہار ہے جہان مدہم اور دھیوت کی سنگت ہوتی ہے وہان باگیسری کی تھوڑی شکل دکھائی دیتی ہے لیکن باگیسری مین گندھار کومل ہے اور دُرگا کی گندہار تیور ہے یہ فرق ہے - چونکہ اسمین رکھب کا سُر ورج ہے اسلیے جھنجھوٹی سے نہین مل سکتا اور دھیوت کے لگانے سے اور پنچم کے ورج کرنے سے تلنگ اور کھماج سے بھی علٰحدہ ہوگیا - اگر اس راگ مین تھوڑی رکھب شامل کردیجائے تو گرنتھون کی ایک راگنی ہوجائیگی جسکا نام نات کورنجیکا ([illegible]) ہے اس راگنی کا وادی سُر

اُندھا سُت۔ دونوں نکھاد بن ہین۔ آروہی۔ ساگی ما دھی نی تا۔ امروہی۔ تا نا دھی ما گی سا۔

لچھن گیت جھپ تال

آستائی۔ دیوی دُرگا مہدا گاے تو مانو اجاگی کرپا سن سب ترت رپ آپدا
انترہ۔ میل کھاج گت پنچ سُر سُندرا نی سا نی دہا نی دہا ما گا ما دہا سا نی دہا نی دہا ما گا۔

آستائی

گی ما	سا دھی دھی	سا -	ما گی -	ما -	دھی دھی نا	دھی -	ما نا -
د- اے	وں دُ	ة آ	مہ دَا آ	گا آ	ے تو او	ما ا	ت ا آ
×	۳	٥	۱	×	۳	٥	۱
گا -	ما نا دھی	تا -	تا تا تا	تا تا	تا دھی نا	دھی -	ما گا -
سا آ	کی - -	۔ ا	سون سَ بَ	تَ ۔	ـَ ر پ	آ آ	پَ دا آ
×	۳	٥	۱	×	۳	٥	۱

انترہ

ما -	ما نا دھی	سا -	سا سا سا	سا -	گی گی ما	گی -	سا سا -
ے اے	اَ کھر اَم	ما آ	پَ گَ تَ	پَن اَن	جَ سُ رَ	سُن اُن	دَ را آ
×	۳	٥	۱	×	۳	٥	۱
نی سا	نا دھی نا	دھی ما	گی ما دھی	سا -	نا دھی نا	دھی -	ما گی -
نی سا	نی دہا نی	دہا ما	گا ما دہا	سا -	نی دہا نی	دہا -	ما گا -
×	۳	٥	۱	×	۳	٥	۱

راگیسری

کھماج ٹھاٹھ کا کھاڈو یعنی چھ سُر کا راگ ہے اور اسمین پنچم ورجت ہے۔ آروہی مین رکھب ورجت ہے اور امروہی مین دھیوت وکر یعنی ٹیڑھی ہے۔ یہ راگ تیور گندہار کیوجہ سے باگیسری سے الگ ہے اور چونکہ اسکی امروہی مین رکھب ہے

اِسلیے دُرگا۔ سے بھی الگ ہی۔ ایسے ہی سروپ کا گرنتھون مین روی چندر کا نام ایک راگ ہی۔ کھماچ اور تلنگ مین پنچم ورج نہین ہے لہذا انسے بھی یہ راگ بچتا ہے۔ اِسکے گانے کا وقت وہی ہے جو کھماچ کا ہے۔

آروہی۔ سا رے سا۔ گی ما دھی۔ نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی۔ ما گی رے سا۔

لچھن گیت۔ جھپ تال

آستائی۔ پرتھم میل سا دھے ہری کام بھوجی کو تجت پنچم سُر رجت راگیسری کو۔
انترہ۔ رجت با گیسری انگ انتر سوگندھار بن رکھب انو لوم روی چندر کا چتر کہے راگنی کو۔

آستائی

رے	نی	سا	نا	—	دھی	سا	—	سا	—	سا
پ	تجھ	م	مے	ے	ل	ب	آ	بے	—	ھ
	○		۱			×		۳		
	سارے	—	نا	—	دھی	نا	—	دھی	—	سا
	ری	..	ہ	ہ	ہو	جی	ب	ر	و	ت
	○		۱			×		۳		
	سا	گی	ما	دھی	دھی	ما	دھی	سا	سا	رے
	تج	ت	پن	ان	چ	تم	ا	ست	ر	ہ
	○		۱			×		۳		
	سا	سا	دھی	نا	دھی	ما	ما	گی	—	رے
	تج	ت	ن	آ	گے	بس	ی	تو	و	چر
	○		۱			×		۳		

انترہ

ما	گی	ما	دھی	نا	دھی	سا	سا	سا	—	سا
ر	نج	ت	با	آ	گے	بس	ری	ان	آ	گت
			۱			×		۳		

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠
سا	گی	گی	گی	ما	گی	رے	سا	—	سا
اَی	اں	تَ	رَ	سُ	گن	آں	دیا	آ	رَ
٥		ا			×		٣		
سا	سا	دھی	نا	دھی	ما	گی	رے	—	سا
بِ	نَ	رِ	کھَ	بَ	آ	وُ	لو	او	مَ
٥		ا			×		٣		
سا	سا	دھیسا	—	نی	سا	گی	ما	دھی	دھی
رَ	وی	چَن	آن	درا	کا	آ	چَ	تَ	رَ
٥		ا			×		٣		
سا	سا	دھی	نا	دھی	ما	—	گی	—	رے
کَ	-ہے	را	آ	گَ	نی	ای	کو	اُو	پَر
٥		ا			×		٣		

سورٹھ

کھماج ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہو اور گندھار کا سُر ورج ہے۔ رکھب اسمین وادی سر ہے اور دھیوت سموادی ہے آروہی مین رکھب اور دھیوت نہین لگانا چاہیے اور امروہی مین سب سُر علاوہ گندھار کے لگائے جاتے ہین۔ مدھم گرہ کا سُر ہے اور رکھب نیاس کا سُر ہے۔ آجکل دونون نکھادین لگانے کا رواج ہے اسطرح پر کہ آروہی مین تیور نکھاد اور امروہی مین کومل نکھاد لگاتے ہین اسطرح۔ ما رے ما پا نی سا رے سا نا دھا پا دھا ما رے رے رے نی سا۔ اِس راگ مین مدھم سے رکھب کی چھوٹ بہت اچھی معلوم ہوتی ہی اور اس راگ کو دیس سے علیحدہ کرتی ہے۔ گانے کا وقت رات مین دوسرے پہر کو پنڈتون نے مقرر کیا ہے

آروہی۔ سا ما رے ما پا نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما رے سا۔

لچھن گیت۔ چوتالہ۔

استائی۔ سورٹھ راگنی اوڈو کھاڈو گندہار سُر بن ما رے ما پا نی سا نی سا رے رے سا نی دہا پا پا۔
انترہ۔ رات سمے دوجے پہر گاچی کو ٹھاٹھ بنا سدھ رکھب انش کرے چتر گنی جن دہا رے۔

استائی

سا نا	دھی ما	رے ـــ	ـــ ـــ	ـــ ـــ	سا سا
ـــ او	ر کھ	را آ	آ آ	آ آ	گ ن
۳	۴	×	○	۲	○
ما رے	ـــ ما	پا ـــ	پا دھی	ما رے	پا ما
او او	ڈ و	کھا آ	ڈ و	گن دہا	آ ر
۳	۴	×	○	۲	○
رے رے	سا سا	ما رے	ما پا	نی نی	سا ـــ
سُ ر	بِ ن	ما رے	ما ما	نی نی	ا ـــ
۳	۴	×	○	۲	○
نی نی	سا ـــ	رے رے	سا ـــ	نا دھی	پا پا
نی نی	سا ـــ	رے رے	سا ـــ	نی دہا	پا پا
۳	۴	×	○	۲	○

انترہ

ما ـــ	ما پا	نی نی	سا ـــ	سا نی	سا سا
را آ	ت ں	ے اے	دو او	بجے پ	وِ ر
×	○	۲	○	۳	۴
نی سا	سا رے	رے مارے	سا ـــ	نا دھی	پا پا
کھم ما	چی اے	کو او	ٹھا آ	ٹھ ب	نا لے
×	○	۲	○	۳	۴
ما رے	ـــ ما	پا ـــ	نی نی	سا نی	سا سا
ری ای	کھ ب	ان ان	ش ک	رے ج	ت ر
×	○	۲	○	۳	۴

	رے ماؔرے گ نی ×	رے سا ج ن ○	سا نا دہا آ ۲	دھی پا آ اے ○	

دیس

کھماج ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہی۔ اسکا وادی سُر رکھب ہی اور سموادی نکھاد ہے آروہی مین گندہار نہین لگائی جاتی لیکن امروہی مین گندھار لگائی جاتی ہے اور یہی سُر اسکو سورٹھ سے الگ کرتا ہے۔ گندھار پر ٹھہرنا نہ چاہیے ورنہ راگ کی قطع خراب جائیگی بلکہ مدھم سے رکھب تک کی سوت یا مینڈ مین اسکو لگانا بہتر ہے یا رکھب کے ساتھ گندہار کا کن دیدینا بھی مناسب ہے۔ اِسکی آروہی مین سورٹھ کیطرح رکھب اور دھیوت ورج ہنین ہین اِسطرح۔ سارے ما پانی دھانی سارے سا نا دھا پا۔ اِسکے نیاس کا سُر پنچم ہے ایسا بعض پنڈت کہتے ہین۔ درصل گانکون کو سورٹھ اور دیس عام طور پر الگ کرنے مین بہت دقت پڑتی ہے لیکن اگر مرقومۂ بالا امور کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیا جائے تو کبھی سورٹھ اور دیس نہین مل سکتا۔ گانے کا وقت وہی ہے جو سورٹھ کا مقرر کیا گیا ہے۔

آروہی۔ سارے ما پا۔ نا دھی۔ پانی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا۔ ما گی رے سا۔

لچھن گیت۔ جھپ تال

استائی۔ کہے چتر اب مورت دیس کی گُنی سومت سمپورن اَت روچر سورٹھ سُون کرسنگت۔
انترہ۔ وادی رے کو او کھت نیاس پنچم کرت دہا گا مدہر سُر گھت بھید برنت نی یت

استائی

	دہی ما کَ ہے ×	گی گی سا چ ت ر ۲	رے ما آ ب	پا دہی پا مُو ر ت ۳	
	نی سا دے اے ×	سا نی سا رے س کی ای ۲	نا دہی دہی ما گُ نی	پا دہی پا سُ م ت ۳	

تسا —	تا دھی ما	گی ما	رے نی سا
سم ام	پو آ ان	ا ت	رو ج ر
×	۲	۰	۳
رما —	ما پا دھی	تسانا دھی پا	ما پاتا پا
سو او	ر کھ ھون	کن ر	سن گ ت
×	۲	۰	۳

انترہ

ما —	پا نی —	تسا تسا	نی تسا تسا
وا آ	دی ری ای	کو او	کے ھ ت
×	۲	۰	۳
نی —	نی سا —	نی سارے سا	نا دھی پا
نیا آ	س پن ان	وج م	کن ر ت
×	۲	۰	۳
دھی دھی	ما ما ما	گی سا	رے نی سا
دہا گا	کم دھ ر	سن ر	گ ھ ت
×	۲	۰	۳
رما —	ما پا دھی	سانا دھی پا	ما پاتا پا
سکھے اے	د ب ر	ن ت	نی ی ت
×	۲	۰	۳

تلک کامود

کھماچ ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے۔ کھرج وادی سُر ہے۔ گانے کا وقت رات کے دوسرے پہر کا ہے آروہی مین دھیوت ومدھم ہے اور امروہی مین رکھب ورجت ہے۔ اِس راگ مین گائک لوگ سورٹھ اور دیس کی شکل تھوڑی سی بیان کرتے ہین۔ اِس راگ مین گندھار سے کھرج پر آنا اچھا معلوم ہوتا ہے اور نکھاد پر ٹھیراؤ

ہونے کی وجہ سے اس راگ کی شکل مین کوئی شبہہ نہین رہتا۔ آروہی مین رکھب کا سُر لگایا جاتا ہے اسلیے کھماچ سے الگ ہی۔ آروہی۔ پانی سا رے گی سا۔ رے ما پانی سا۔ امروہی۔ سانا دھی۔ پا ما رے۔ گی سا۔

لچھن گیت۔ تیتالہ۔

آستائی۔ تلک کامود سب گُنی گائن کرین ٹھاٹھ ہری پُورب کھماچی مدھُر دھُرین۔
انترہ۔ سورٹھ انگ سدا ات سوہت دھیوت آروہن گت برجت وکر بلوم نت چتر کو من ہرین۔

آستائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
رپاے	گی	رے	پا	ما	گی	نی	سا	نی	پا	نی	سا	رے	گی	نی	سا
تِ	لَ	کَ	کا	مُو	دَ	سَ	بَ	گُو	نی	گا۔	آ	ہَی	نَ	کَ	رین
○				۱				×				۳			
ے	—	ما	ما	ما	دھی	ما	پا	سا	نا	دھی	پادھی	ما	گی	نی	سا
ٹھا	آ	ٹھ	ھَ	ری	پُو	رَ	بَ	کھَ	ما	جی	م	دُھ	رَ	دَھ	رین
○				۱				×				۳			

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ما	—	ما	پا	نی	—	نی	نی	سا	—	سا	سا	نی	سا	سا	سا
سو	او	رَ	ٹھ	اَن	اَن	گَ	سَ	دا	آ	اَ	ت	سو	او	ھَ	ت
○				۱				×				۳			
نی	—	نی	نی	سا	—	سا	—	سا	رے	سا	سا	نا	دھی	پا	پا
دھے	اے	وَ	تَ	آ	آ	ہو	او	ھَ	نَ	گَ	تَ	بَ	رَ	جَ	تَ
○				۱				×				۳			
ما	—	ما	ما	پا	پا	ما	پا	پاسا	تا	دھی	پادھی	ماگی	گی	نی	سا
وَ	آ	کَر	پَ	لو	مَ	نِ	تَ	چَ	تَ	رَ	کو	مَ	نَ	ھَ	رین
○				۱				×				۳			

جے جیونتی

کھماچ ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی-اسمین رکھب کا سُر وادی ہے-اِس راگ مین آجکل دونون گندھارین اور دونون نکھادین دینے کا رواج ہے-اسمین کہین دیس کا انگ نظر آجاتا ہے لیکن دونون گندھارونکی وجہ سے یہ راگ دیس سے الگ ہوجاتا ہے-پنڈت لوگ امروہی مین رکھب کے ساتھ کومل گندھار دیتے ہین-اِسی طرح کومل نکھاد بھی امروہی مین لگاتے ہین اور تیور نکھاد آروہی مین-اِس راگ مین بھی چھایانٹ کیطرح مندر استھان کی پنچم اور مدھم استھان کی رکھب کی سنگت رہتی ہے-پنڈت لوگ جے جیونتی کے متعلق ایک بہت سیدھا قاعدہ بتاتے ہین وہ یہ آروہی مین تیور نکھاد اور گندھار لگانا چاہیے اور امروہی مین کومل نکھاد اور گندھار-یہ راگ بلاول-گونڈ اور سورٹھ سے مرکب ہی-آروہی-سا-رے رے-گی رے-سا-نا دھی پا-رے-گی ما پا نی سا-امروہی-سا نا دھی-پا ما رے-گی رے نِ سا-

لچھن گیت اکتال

استائی-سورٹھ کو انگ سا وہ سمپورن روپ دھرت دونون گھٹ سُر گندھار وادی رکھب آدکرے-
انترہ-بلاول گونڈ سورٹھ میں سُور مت بتے پاسنگت پریل پرکاش چترجے جے ونتی بچرے-

استائی

رے —	رے رے	رے گی	ما —	گی رے	— سا
سو او	ر ٹھ	کو او	ان ان	گ سا	آ دھ
×	۰	۲	۰	۳	۴
نِ سا	رے گا	رے سا	سا —	نا دھی	پا —
سم آم	پو او	ر ن	رو او	پ دھ	رے اسے
×	۰	۲	۰	۳	۴
سا —	سا ما	ما ما	پا پا	نی نی	سا سا
دو او	نو گ	ھ ت	س ر	گن دھا	آ ر
×	۰	۲	۰	۳	۴

تا —	تا دھی پا	ما تا	تا دھی	ما ما	گی رے گی سا
ا۰ آ	دی بر	کھو ت	آ آ	ہ کن	رے اسے
×	○	٢	○	٣	٤

انترہ

ما —	ما پا	نی نی	تا —	تا نی	تا تا
بے اے	لا آ	وَ لَ	گہ ا۰	ڑ سو	یَ ٹھ
×	○	٢	○	٣	٤
نی تا	رے رے گی	رے تا	رے تا	تا نا	دھی پا
سے اے	لَ سُ	ر نَ	ری یا	سن ال	گ ت
×	○	٢	○	٣	٤
ما پا	ما —	ما پا	نی —	تا نی	تا تا
بیَ رَ	ے اے	لَ بَرَ	کا آ	تن شِ	ت رَ
×	○	٢	○	٣	٤
تا پا تا	ما دھی پا	ما تا	تا دھی	ما ما	گی رے گی سا
جُ یَ	جَ یَ	وَن ان	تی ای	بِ ج	رے اے
×	○	٢	○	٣	٤

گونڈ ملار

کھماچ ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اور بعض پنڈت اِسے بلاول ٹھاٹھ مین مانتے ہین۔ مدہم کا سُر وادی ہی امروہی مین نکھاد دُربل ہے۔ یہ راگ برکھا رُت مین بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ مدھم سے رکھب کی چھوٹ بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ سوم ناتھ پنڈت لکھتے ہین کہ اِس راگ مین نکھاد النپ ہوا اور دھیوت وادی ہو اور دوپہرن کے وقت گایا جائے۔ واضح ہو کہ کھماج ٹھاٹھ کی نکھاد کومل ہے پس چتر پنڈت کی مت سے گویا گونڈ ملار مین نکھاد کومل ہے اور یہ مت جمبی وغیرہ کیطرف مروج ہے بلکہ اور مقامات پر بھی دونون نکھاد ین لگاتے ہین۔ پس اگر دونون نکھادین بھی لگائی جائین جب بھی راگ کھماج ٹھاٹھ مین شامل سمجھا جائیگا کیونکہ اکثر کھماج ٹھاٹھ

کے راگون مین دونون نکھادون کا استعال ہوتا ہے لیکن ہمارے حصۂ ملک مین زیادہ تر تیور نکھاد لگاتے ہین اِسطرح گویا گونڈ ملار بلاول ٹھاٹھ پر بایگی پنڈت پنڈت نے اس مت کو بھی اوپر بیان کر دیا ہے۔ کومل نکھاد بھی اِس حصۂ ملک مین مستعمل ہے لیکن بہت کم۔ نی کے ساتھ۔ آروہی۔ سا رے ما۔ ما پا دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا۔ ما گی ما۔ رے سا۔

لچھن گیت۔ تیتالہ۔

آستائی۔ پیرواراگ ملار گائے کیو میل کھاچی پورن دھن سن سکھی میرا جیا اُلسائے۔

انترہ۔ مدھم وادی بھیو آت سندر رُت بر کھائی دیت بہار۔

آستائی

ما
پی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
رے	رے	پا	ما	نا	پا	سا	نی	سا	—	—	سا	سا	دھی	نا	پا
ہَ	رَ	وا	آ	را	آ	گَ	ہَ	لا	آ	آ	رَ	گا	آ	آ	اے
○				۱				×				۳			
ماگی	پاما	—	ما	گی	گی	گی	—	ما	—	پا	—	ما	پاپا	ما	گی
کی	یو	او	سے	اے	لَ	کھُم	اَم	ما	آ	چی	ای	پُو	اُو	رَ	نَ
○				۱				×				۳			
رے	رے	سا	سا	رے	رے	گی	گی	ما	ما	پا	پاپا	ماگی	ماما	ما	ما
دُھ	نَ	سُ	نَ	سُ	کھی	سے	را	جی	یا	ھُو	لَ	سا	آ	اے	پی
○				۱				×				۳			

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
نی	—	نی	نی	سا	—	سا	سا	رےما	—	گی	گی	ما	—	پا	پا
مَ	آ	دھَ	مَ	وا	آ	دی	بھُ	یو	او	آ	ت	سُن	اُن	دَ	رَ
○				۱				×				۳			
ما	گی گی	رےما	پارے	سا	—	دھی	پا	دھی نی	سا	دھی	پا	ما	—	ما	ما
رُ	تُھ	بُ	رَ	کھا	آ	اِیَ	اِی	دے	اے	تَ	بَ	ہا	آ	نَ	پی
○				۱				×				۳			

نٹ ملار

کھماچ ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ مدہم وادی ہے۔ اِس راگ مین رکھب سے پنچم پر جاکر دھیوت اور نکھاد کو دیرگ یعنی لمبا کرکے دکھانا اچھا معلوم ہوتا ہے اور راگ کی شکل پیدا ہوتی ہے۔ اِسطرح۔ مارے پا پا۔ دہا۔۔ نی ـــ امرو ہی اِسکی دکر ہے۔ گندھار اور مدہم کی ہمیشہ سنگت رہتی ہے۔ اِسطرح۔ گا ما پا گا ما۔ بعض پنڈت نٹ ملار کی بابت کہتے ہین کہ اُمین گندھار اور نکھاد ورج ہو اور دھیوت وادی کیا جائے اور بعض پنڈت کہتے ہین کہ ملار مین تھوڑا سا چھایانٹ اور تھوڑا کومل گندھار لگایا جائے تو نٹ ملار ہو جائے گا۔ لیکن یہ تینین مروّج نہین ہین۔ گونڈ ملار سے اِسکا بچنا مشکل ہے لیکن یہ خیال رکھنا چاہیے کہ گونڈ ملار مین دھیوت اور کومل نکھاد بہت کمی کے ساتھ لگائے جاتے ہین اور اِن سُرون پر ٹھہرتے نہین ہین اسکے برخلاف نٹ ملار مین دھیوت اور کومل نکھاد پر ٹھہرتے ہو کر جہان تک ممکن ہوتا ہے انکو واضح کرتے ہین تاکہ گونڈ ملار سے اِسکی شکل علیحدہ ہو جائے۔ اِس راگ مین دونون نکھادین لگائی جاتی ہین۔ آروہی۔ سارے گی ما۔ رے پا۔ ما پا دھی نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا۔ ما۔ گی ما رے سا۔

خیال۔ اڑاچوتالہ

آستائی۔ درگن بدرا بھر آئے برسائے پریم رس بام۔

انترہ۔ اے ری سکھی مین توسے پوچھت ہون ابھون نہ آئے شام۔

آستائی

				ما دی پا دی پا	گی رے نی سا
				در گ	آ ن ب د
				۰	۴
رے ما ما	ما ما	پا دھی	ما گی	ما رے	پا – تا پا ما
را آ	بھر آ	آ آ	آ اے	ب ر	سا آ اے اے
×	۲	۰	۳	۰	۴
گی ما پا دھا نی سا	سا رے سا نی دھا تا	پا گی ما	ما ما گی ما		
برسے	م ر	س با	آ م		
×	۲	۰	۳		

انترہ

								پا	پا	پا	سا	-	سا
								اے	ری	س	کھی	اہی	مین
										۴			
سا	-	سا	سا	سا	رے	سا	-	نی	سا	نی سارے گی ما			رے
تو	اُو	سے	پُو	چھ	تَ	ہون	اون	اَ	جَ	ہون			نہ
×		۲		०		۳		०		۴			
نی سا	-	دھی	پا	ما	-	گی	ماگی						
آ	آ	اے	اے	نا	آ	آ	مَ						
×		۲		०		۳							

غارا

کھاوج ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ اسمین دونون گندھارین اور دونون نکھادین آجکل مُروّج ہین۔ اسکا گانا مندر اور مدھ استھان کے سُرون سے اچھا معلوم ہوتا ہے اور گانے کا کوئی خاص وقت مقرر نہین ہے۔ یہ نیا راگ ہی اور مسلمان گائکون کا ایجاد کیا ہوا ہے۔ آروہی مین تیور نکھاد اور گندھار لگائی جاتی ہے اور امروہی مین کومل گندھار اور نکھاد مستعمل ہے۔ وادی سُر رکھب ہی۔ اِس راگ مین کلیان اور جھنجھوٹی بہت اچھے طریقے سے ملائے گئے ہین اس طریق پر کہ آروہی مین اِسمین کلیان اور امروہی مین جھنجھوٹی اسمین ملتی ہے۔ اِس راگ مین چھوٹی چھوٹی چیزین اچھی معلوم ہوتی ہین اسلیے کہ یہ سیدھے سروپ کا راگ ہی۔ مدھ استھان کی مدھم کو کھرج بناکر مندر استھان کی مدھم تک جب اسکو لیجاتے ہین تو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے آروہی۔ پا پا دھی نی سا۔ رے گی رے گی ما پا۔ دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی نا پا ماگی رے۔ سا نی سا۔

لچھن گیت۔ اکتالہ۔

استائی۔ گُنی بَرنَت غارے کے سُر مَندر مدھم کے چتر گا ماگا ما پاگا ما پا دھانی ماگا ما پا رے گا ما پا رے گا رے نی سا۔

انترہ۔ تیور سُر سُون روہت کومل سُون اَور روہت دونون گندھارین بلبت سا دھا نی پا دھا ما پا گا ما گا رے سا۔

آستائی

ما	ما	رے	گا	رے	سا	نی	سا	رے	سا	نا	دھی
گُ	ن	بَ	رَ	نَ	تَ	غا	آ	رے	کے	سُ	رَ
×		○		۲		○		۳		۴	
یا	—	نا	دھی	سا	—	گی	ما	پا	گی	ما	ما
مَن	اں	دَ	رَ	مَ	اَ	دکھ	مَ	کے	پچ	تَ	رَ
×		○		۲		○		۳		۴	
گی	ا	گی	ما	پا	گی	ما	پا	دھی	نا	دھی	ما
گا	ما	گا	ما	پا	گا	ما	ما	دھا	نی	دھا	ما
×		○		۲		○		۳		۴	
گی	ما	پا	رے	گی	ما	پا	رے	گا	رے	نی	سا
گا	ما	پا	رے	گا	ما	پا	رے	گا	رے	نی	سا
×		○		۲		○		۳		۴	

انترہ

سا	—	گی	ما	پا	گی	ما	—	دھی	—	نا	دھی
تی	ای	وَ	رَ	سُ	رَ	سُون	اُون	رو	او	ھَ	تَ
×				۲		○		۳		۴	
ما	دھی	نا	دھی	ما	—	ما	پا	گا	—	رے	رے
کو	او	مَ	لَ	سُون	اُون	آ	وَ	رو	او	ھَ	تَ
×		○		۲		○		۳		۴	
ما	—	دھی	نا	دھی	سا	تا	دھی	ما	پا	گی	ما
دو	او	نون	گگَن	دھا	آ	رین	این	بِ	لَ	سَ	تَ
×		○		۲		○		۳		۴	

تا	دھی	نا	پا	دھی	ا	پا	گی	ما	گ	رے	سا
سا	دھا	ڈ	پا	دھا	ما	ا	گا	ما	گ	رے	سا
×		۰		۲		۰		۳		۴	

بڈہنس

کھاج ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی۔ اسکا وادی سُر پنچم ہے اور سموادی رکھب ہے۔ گانے کا وقت دوسرے پہر دن کا ہی۔ یہ ایک سارنگ کی قسم مانا جاتا ہے اِسی وجہ سے اِسمین گندھار کا سُر ورج کیا جاتا ہے۔ گرنتھون مین گندھار ورج کرنے کی بابت کوئی مت نہین ہے لیکن اب رواج مین ایسا ہی ہے۔ اِس راگ مین مدھم واضح طور پر لگانا چاہیے۔ گندھار ورج ہونے سے یہ راگ سوہا سے الگ ہوجاتا ہے۔ ایک مت سے بڈہنس بلاول ٹھاٹھ مین مانا جاتا ہے۔ اِن دونون ٹھاٹھون مین فرق صرف اسقدر ہے کہ بلاول ٹھاٹھ مین نکھاد تیور ہے اور کھماج ٹھاٹھ مین کومل۔ پس اگر بڈہنس کو بلاول ٹھاٹھ مین مانا جائے گا تو اِسکی نکھاد تیور ہوجائے گی اور کھماج ٹھاٹھ مین نکھاد کومل رہیگی۔ آروہی۔ سارے ما پا دھی نا پا نی سا۔ امروہی۔ سا نا پا۔ دھی پا۔ ما رے سا۔

چھن گیت اکتالہ

آستائی۔ میرو من سکھی ہرن کینو مان ساوَرے نے مدھُر بڈہنس دُھن سناے پرم سکھ انند دینو۔

انترہ۔ مدھ مادی بندرابن ساونت سُندھ لنک دھن تانسینی گوند چتر اشٹ بھید پرشد کینو۔

استائی

دھی نا	دھی نا	پا	ما	رے	سا	نی	سا	رے	رے ما	ما	ما
سے	رو	مَ	نَ	سَ	کھی	ھَ	رَ	نَ	کی	ای	نو
×		۰		۲		۰		۳		۴	
ما	—	پا	نی پا	—	نی	سا	—	رے	سا	نا	نا
مان	آن	آن	سان	آن	وَ	رے	اے	نے	مَ	دھ	رَ
×		۰		۲		۰		۳		۴	
دھی	پا ما	پا ما	رے ما	—	سا	نی	سا	رے	سا	—	نی
بَ	ھُ	آ	ہَنَ	اَن	سُن	دُھ	نَ	سُ	نا	آ	اے
×		۰		۲		۰		۳		۴	

ما پا	نیِ سا	رے رے	ماے سا	رے ما	ـــ پا
تَ رَ	مَ سُ	کھ آ	سَ اَں	دَ دِی	ای لو
×	○	۲	○	۳	۴

انترہ

ما ـــ	پا نا	پا نی	سا سا	نی سا	سا سا
مَ آ	دھَ ما	آ دی	رِن دَ	را آ	تَ نَ
×	○	۲	○	۳	۴
نی سا	رے رے	سا سا	نی سا	رے سا	نا نا
سا آ	وَں تَ	سُ دھَ	لَن اَں	کَ دَ	ھَ نَ
×	○	۲	○	۳	۴
پا ـــ	ما پانا	ـــ پا	رماے ـــ	سا رے	سا نیِ
تا آ	نَ سے	اے نی	گو او	ٹُر پَچ	ٹُ رَ
×	○	۲	○	۳	۴
نیِ سا	رے ماے	سا رے	ما ما	ما پا	ما پا
آ آ	تسٹ سکھے	اے دَ	بِ شَن	دَ کی	ای لو
×	○	۲	○	۳	۴

نارائنی

کھماچ ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہے اِسکی آروہی مین گندہار اور نکھاد ورج ہین اور امروہی مین گندھار ورج ہے۔ اِس راگ مین رکھب وادی سُر ہے۔ اِسکے گانے مین تھوڑی شکل سارنگ کی معلوم ہوگی لیکن سارنگ مین دھیوت ورج ہے اور نکھاد مستعمل ہے اور نارائنی مین نکھاد ورج ہے اور دھیوت مستعمل ہے یہی دونون راگو نمین فرق ہے۔ آروہی۔ سارے ما پا دھی سا۔ امروہی سا نا دھی پا مارے سا۔

چھٹن گیت۔ سول فاختہ

استھائی۔ نارائن کو نت بھج رے من مورے نام بنا کچھ ہون کام نہ آوے تورے۔
انترہ۔ جوای جوای گاوت پر بھو نر گن ہری کے جش ردھ سدھ پھل پاوت سلبھو پاوتورے۔

استھائی

سا	—	نا	دھی	ما	پا	نا	دھی	پا	پا
نا	آ	را	آ	ئ	نَ	کو	او	ر	ٹ
×		○		۲		۳		○	
پا	پا	رما	ما	رے	سا	نی	سا	رما	—
بھ	ج	رے	اے	مَ	نَ	مو	او	رے	اے
×		○		۲		۳		○	
نی	سا	رے	ما	رما	ما	پا	دھی	ما	پا
نا	آ	مَ	بِ	نا	آ	کُ	چھ	ہو	ن
×		○		۲		۳		○	
سا	—	نا	دھی	ما	—	پا	نا	—	پا
کا	آ	مَ	نَ	آ	آ	وے	تو	او	رے
×		○		۲		۳		○	

انترہ

ما	پا	دھی	سا	سا	—	سا	سا	سا	سا
جو	ای	جو	ای	گا	آ	وَ	ت	پَر	بھو
×		○		۲		۳		○	
سا	رے	سا	سا	نا	دھی	ما	پا	دھی	پا
نِ	ر	گُ	نَ	ہَ	ری	کے	اے	جَ	شَ
×		○		۲		۳		○	
ما	پا	دھی	سا	دھی	پا	رما	—	سا	سا
رِ	دھ	سِ	دھ	پھَ	لَ	پا	آ	وَ	تَ
×		○		۲		۳		○	

	رے ما	رے سا	تا ـ	ما دھی پا	تا پا
	سُ لَ	بھَ اُو	پا آ	وَ تو	او رے
	×	۰	۲	۳	۰

پرتاب ورالی

کھماچ ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہی۔ اِسمین رکھب کا سُر وادی ہے اور گرہ کا سُر بھی یہی ہے۔ آروہی مین گندہار اور نکھا دو ورج ہین اور امروہی مین نکھاد ورج ہے۔ گانے کا وقت رات کے دوسرے پہر کا ہے بعض بعض اِس راگ مین تیور مدھم لگاتے ہین لیکن یہ غلط ہے کیونکہ سنگیت جاننے والون نے یہ قاعدہ مقرر کر رکھا ہے کہ جس راگ مین تیور مدھم ہو اسمین نکھاد کومل نہ ہونا چاہیے۔ یہ راگ مدراس کے ملک مین مروج ہے۔ ہمارے حصۂ ملک مین اِسکو کوئی نہین گاتا۔ آروہی۔ سا رے ما پا دھی سا۔ امروہی۔ سا دھی پا ما گی رے سا۔

سرگم۔ تیتالہ

استائی

رے رے ما پا	رے ـ سا دھی	گی گی سا ـ	دھی پا ما گی
ری ری ما ما	ری ـ سا دہا	گا گا سا ـ	دہا پا ما گا
۱	×	۳	۰
رے گی رے پا	ما گی رے سا	رے رے ما پا	دھی پا گی رے
رے گا رے پا	ما گا رے سا	رے رے ما پا	دہا پا گا رے
۱	×	۳	۰

انترہ

ما گی رے ما	پا دھی ما پا	دھی سا ـ رے	گی رے سا ـ
ما گا رے ما	پا دہا ما پا	دہا سا ـ رے	گا رے سا ـ
۱	×	۳	۰

پا ما گی رے	ما گی رے سا	رے سا پا دھی	پا ما گی رے
پا ما گا رے	ما گا رے سا	رے سا پا دھا	پا ما گا رے
١	×	٣	٥
گی رے ما پا	دھی سا - رے	رے سا پا دھی	پا ما گی رے
گا رے ما پا	دھا سا - رے	رے سا پا دھا	پا ما گا رے
١	×	٣	٥

ناگ سوراولی

کھماج ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی۔ اِسمین رکھب اور نکھاد کے سُر ورج ہین بعض اِسمین کھرج کو وادی کرتے ہین اور بعض مدھم کو وادی سُر مانتے ہین۔ گانے کا وقت رات کے دوسرے پہر مین پنڈتون نے مقرر کیا ہے۔ نارائنی۔ پرتاب ورالی اور ناگ سوراولی۔ اِن راگون کا رواج مدراس کے ملک مین زیادہ ہی یہان انکو کوئی نہین گاتا۔ آروہی۔ ساگی ما پا دھی سا۔ امروہی سا دھی پا ماگی سا۔

سرگم۔ تیتالہ

استائی

پا دھی سا -	گی ما گی سا	گی ما پا گی	ما گی سا -
پا دھا سا -	گا ما گا سا	گا ما پا گا	ما گا سا -
×	٢	٥	١
گی ما پا دھی	سا پا دھی ما	گی سا دھی پا	ما گی سا -
گا ما پا دھا	سا پا دھا ما	گا سا دھا پا	ما کا سا -
	٢	٥	١

انترہ

گی ما پا دھی	سا - گی سا	گی ما پا گی	ما گی سا -
گا ما پا دھا	سا - گا سا	گا ما پا گا	ما گا سا -
×	٢	٥	١

سا	سا	دھی	پا	دھی	ما	پا	گی	ما	سا	دھی	پا	ما	گی	سا	ـــ
سا	سا	دہا	پا	دہا	ما	پا	گا	ما	سا	دہا	پا	ما	گا	سا	ـــ
×				۳								۱			

کھماچ ٹھاٹھ کے راگون پر یادداشت

واضح ہو کہ کھماچ ٹھاٹھ سے جسقدر راگ نکلتے ہین اُنکی دو قسمین ہو سکتی ہین۔ قسم اول مین گندھار وادی سُر ہے اور قسم دوم مین رکھب وادی سُر ہے۔ یہ نکتہ راگ کے اچھے جاننے والون کو معلوم ہے کہ جو راگ کھماچ انگ ہین انمین گندہار کا سُر وادی ہے اور جو راگ سورٹھ انگ ہین انمین رکھب وادی ہے۔ یہ بات ہمیشہ گانے والون کے ذہن مین رہنا چاہیے۔

کھماچ۔ راگیسری۔ درگا۔ کھمباوتی۔ تلنگ۔ یہ سب کھماچ انگ راگ ہین اور انمین گندھار وادی سُر ہے۔

سورٹھ۔ دیس۔ جے جیونتی وغیرہ جنمین رکھب وادی سُر ہے یہ سب سورٹھ انگ ہین اور اِسی ڈھب سے گائے جائین گے۔ جے جیونتی راگ مین بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنی دونون گندہارون سے آگے آنے والے ٹھاٹھ یعنی کانہرون کی خبر دیتا ہے۔

دو دو تین تین راگون سے مل کر جو راگ بنتا ہے اُسکو مشر راگ (मिश्र) کہتے ہین اور مشر کے لفظی معنی ملے ہوئے کے ہین۔ ایسے راگون مین ہمیشہ رواج کو دیکھ کر چلنا چاہیے۔ بھاوبھٹ پنڈت اپنے گرنتھ مین بہت سے مشر راگون کے نام لکھتے ہین لیکن اِن راگون مین کون کون سے سُر لگائے جاتے ہین اور اُنکے لکش کیا ہین اسکا خلاصہ حال کچھ نہین لکھا ہے۔ رواج مین گائک لوگ کلیان۔ بلاول۔ نٹ۔ سارنگ۔ بہار۔ ملار اور کانہرے اُنکی بہت سی قسمین مانتے ہین۔ اور ٹوڈیون کے بھی آجکل بہت سے اقسام مانے جاتے ہین لہذا ایسے راگون کو ہمیشہ اسوقت کے رواج کے موافق گانا چاہیے۔

کھماچ ٹھاٹھ

سُر- سا رے گی ما پا دھی نا سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	جھنجھوٹی	دھی سا رے ما گی- ما پا دھی نی سا	سا نا دھی پا ما گی رے سا	گندھار	نکھاد یا دھیوت	سمپورن	ہر وقت	آروہی مین تیور نکھاد کا کن دیتے ہین- معمولی برتادے کا راگ ہے- ٹھمری وغیرہ کے لیے موزون ہی- دونون نکھادین ہین-
۲	کھماچ	سا گی ما پا- نا دھی نی سا	سا نا دھی- پا ما گی- رے سا	گندہار	نکھاد	کھاڈو سمپورن	دوپہر رات	آروہی مین رکھب نہین ہے- مدھم اور دھیوت کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے- معمولی راگ ہی- دونون نکھادین ہین-
۳	تلنگ	سا گی ما پا نی سا	سا نا پا ما گی سا	"	"	اوڈوا وڈو	"	اس راگ مین رکھب اور دھیوت نہین- کومل نکھاد سے پنچم تک کی مینڈ اچھی معلوم ہوتی ہے معمولی راگ ہی- دونون نکھادین ہین-
۴	کھمباوتی	سا رے ما پا- دھی- پا نی سا	سا نا دھی پا- دھی ما- گی ما سا	کھرج یا گندہار	پنچم یا نکھاد	وکر سمپورن	"	اس راگ مین کھماچ اور مانڈ ملے ہوئے معلوم ہوتے ہین- گا ما سا خاص تان ہی- کم گایا جاتا ہی-
۵	دُرگا	سا گی ما دھی نی سا	سا نا دھی ما گی سا	گندہار	نکھاد	اوڈوا وڈو	"	رکھب و پنچم نہین ہین- اترانگ مین باگیسری سے مشابہ ہی لیکن اسکی گندہار کومل ہی- کم گایا جاتا ہی- دونون نکھادین ہین-

	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سمبادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۶	راگیسری	سارے سا۔ گی ما دھی۔ نی سا	سا نا دھی ما گی ۔ رے سا	کھرج یا مدہم	پنچم یا کھرج	کھاڈو کھاڈو	دوپہر رات	باگیسری سے مشابہ ہے لیکن اسکی گندہار کومل ہے اور اسکی تیور پنچم کا سُر اسمین ورج ہے۔ کم گایا جاتا ہے۔ دونون نکھاد بن ہین۔
۷	سورٹھ	سارے ما پا نی سا	سا نا دہی پا ما رے سا	رکھب	دھیوت	اوڑو کھاڈو	〃	مدہم سے رکھب تک کی مینڈ اس راگ کی خاص تان ہے معمولی راگ ہے۔ دونون نکھاد بن ہین۔
۸	دیس	سارے ما پا۔ نا دھی۔ پا نی سا	سا نا دھی پا۔ ما گی رے سا	〃	نکھاد	اوڑو سمپورن	〃	آروہی مین گندہار نہین ہے۔ دونون نکھاد بن مین معمولی راگ ہے۔
۹	تلک کاموُد	پا نِی سارے گی سا۔ رے ما پا نی سا	سا نا دھی۔ پا ما رے۔ گی سا	کھرج	پنچم	کھاڈو سمپورن	〃	مندراستہان کی نکھاد بہت لطف دیتی ہے۔ امروہی مین رکھب اگر لگائی جائیگی تو [illegible]۔ دونون نکھاد بن ہین لیکن ہمارے [illegible] مین صرف تیور نکھاد لگانے ہین۔ معمولی برتاوے کا راگ ہے۔
۱۰	جے جیونتی	سا۔ رے۔ رے گا رے سا۔ نا دھی پا رے۔ گی ما پا نی سا	سا نا دھی۔ پا ما رے۔ گی رے نِی سا	رکھب	دھیوت	سمپورن	〃	دونون گندہار ین اور دونون نکھاد بن لگائی جاتی ہین۔ مندراستہان کی پنچم سے مدہ استہان کی رکھب تک کی مینڈ جے جیونتی کی خاص تان ہے معمولی برتاوے کا راگ ہے۔
۱۱	نٹ ملار	سارے گی ما رے پا۔ ما پا دھی نا سا	سا نا دھی پا۔ ما۔ گی ما رے سا	مدہم	کھرج	سمپورن	برسات	معمولی برتاوے کا راگ ہے۔
۱۲	غارا	ما پا دھی نی سارے گی رے گی ما پا۔	سا نا دہی نا پا ما گی رے۔ سا نی سا	کھرج	پنچم	〃	دوپہر رات	دونون گندہار ین اور نکھاد بن ہین۔ جے جیونتی سے مشابہ ہے معمولی

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سمو ادی سُر	برن	وقت	کیفیت
		دھی نی سا						راگ ہے۔
۱۳	نارایینی	سارے ما پا دھی سا	سا نا دھی پا ما رے سا	کھرج یا پنچم	پنچم یا کھرج	اوڈو کھاڈو	ہر وقت	
۱۴	پرتاب ورالی	سارے ما۔ پا دھی سا	سا دھی پا ما گی رے سا	رکھب	دھیوت	اوڈو اوڈو	״	مدراس کیطرف معمولی راگ ہے یہان اسکا رواج نہین ہے۔
۱۵	ناگ سُرآولی	ساگی ما پا دھی سا	سا دھی پا ما گی سا	کھرج یا مدہم	پنچم یا کھرج	״	״	معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے۔
۱۶	گونڈ ملار	سارے ما پا۔ ما پا دھی سا	سا نی دھی پا۔ ما گی مارے سا	مدھم	کھرج	وکر سمپورن	برسات	کومل نکھاد کا کن دیتے ہین۔ رے گا رے ما گا۔ اِس راگ کی خاص تان ہے۔
۱۷	بڈہنس	سارے ما پا دھی نا پا۔ نی سا	سا نا پا۔ دھی پا۔ مارے سا	پنچم	رکھب	کھاڈو کھاڈو	دوپہر	اِس راگ کو ہمارے حصۂ ملک مین کم گاتے ہین لیکن پنجاب کیطرف اسکا رواج پایا جاتا ہے۔

بھیرون ٹھاٹھ

آجکل رواج مین جو ٹھاٹھ بھیرون کے نام سے مشہور ہے اُسے گرنتھون مین گونڈ مالو میل (गौड़ मालव मेल) کہتے تھے اِسکے اصلی سُر حسب ذیل ہین۔

کھرج۔ کومل رکھب۔ سُدھ یا تیور گندہار۔ سدھ مدہم۔ پنچم۔ کومل دھیوت۔ سُدھ یا تیور نکھاد۔

اِس ٹھاٹھ مین خاص بات یہ ہے کہ اِسکی رکھب اور دھیوت کومل ہے یہ گویا سندھی پرکاش راگون کی خالص نشانی ہے۔ سندھی پرکاش اُن راگون کو کہتے ہین جو دونون وقت مِلتے گائے جائین۔ اِس ٹھاٹھ سے جو راگ پیدا ہوتے ہین وہ عموماً اُترانگ کے راگ ہوتے ہین۔ یعنی راگ کا زور پنچم سے لیکر ٹیپ کی کھرج تک ہوتا ہے جسکو آجکل کے روزمرّہ مین گوّیے اوپر کی لاگ کے راگ کہتے ہین۔ ان تمام راگون مین سب سے پہلا راگ باعتبار اہمیت کے بھیرون ہے جسکے نام سے فی زمانہ ٹھاٹھ مشہور ہوا اور جسکا بیان ذیل مین کیا جاتا ہے۔

بھیرون

مالو گونڈ ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ دھیوت کا سُر انش ہے یعنی وادی ہے اور گرہ کا سُر بھی یہی ہے کھرب سموادی ہے۔ دھیوت کا سُر انش اور گرہ ہے۔ آروہی مین رکھب دُربل ہے۔ اِس راگ کی دھیوت اور رکھب مین زیادہ لطف ہے اور اِن دونون سُرون کا اندولن یعنی جھولانا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اسی لیے اچھے گانے والے پہلے اِنھین سُرون کو سادھتے ہین۔ کسی گرنتھ مین بھیرون کی امروہی مین نکھاد کومل بھی لگانے کو لکھا ہے اور اسکے لگانے سے راگ مین کوئی خرابی نہین ہوسکتی۔ ایک سیدھا قاعدہ ایسا بیان کیا جاتا ہے کہ جہان مدہم کا سُر بڑھتا ہے وہان گندھار دُربل ہوتا ہے۔ بھیرون راگ مین بعض گندہار کے سُر کو وادی کرتے ہین لیکن یہ مت اچھی نہین ہے کیونکہ گندہار کا سُر شام کے وقت راگون مین وادی ہوتا ہے اور یہ گویا شام کے راگون کی نشانی ہے اور بھیرون کے گانے کا وقت صبح ہے۔ آروہی۔ سا رے گا ما پا دھا نی سا۔ امروہی سا نی دھا پا ما گا رے سا۔

لچھن گیت جھپ تال

استائی۔ بھیرون بہاس گن کلی گوری پربھات سوراشٹ اہری شیو جوگی رام کلی۔

انترہ۔ آنند بنگال پنچم حجاز گنی چتر کے میگھ رنجنی جنت راگنی۔

آستائی

را	ـــ	.ا	را	سا	دھا	ـــ	نی	سا	سا
ننے	اسے	ر	وَ	پ	.ھا	آ	س	گُ	نَ
×		۳			○		۱		
را	را	را	ـــ	ما	ماگی	گی ما	را	ـــ	سا
کَ	ں	گو	او	ری	پ	ر	بھا	آ	ت
×		۳			○		۱		
سا	ـــ	دھا	ـــ	دھا	نی	سا	را	ـــ	سا
سو	او	را	آ	تش	آ	آ	ہی	ای	ری
×		۳			○		۱		
سا	سا	دھا	ـــ	پا	ما	گی	گی	را	سا
شی	وَ	جو	او	گی	را	آ	مَ	کَ	ی
×		۳			○		۱		

انترہ

پا	ـــ	دھا	ـــ	دھا	نی	سا	سا	ـــ	سا
آ	آ	تَن	اَں	دَ	بَن	اَن	گا	آ	لَ
×		۳			○		۱		
دھا	ـــ	نی	سا	سا	را	ـــ	سا	سا	دھا
یَن	اَن	چَ	مَ	ج	جا	آ	تَر	گُ	نی
×		۳			○		۱		
دھا	دھا	را	را	سا	سا	دھا	نی	دھا	پا
کَ	ہے	پَچ	ت	ر	مے	اے	گھ	رَں	اَن
×		۳			○		۱		

پا	ما	را	گی ما	پا	را	—	را	سا	—
جَ	لی	جَ	اِنہ	تَ	را	آ	گُ	نی	ای
×		۳			○		۱		

دیس گونڈ

بھیرون ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی اور آروہی امروہی دونون مین گندہار اور مدہم کے سُر ورج ہین - وادی سُر دھیوت ہی اور سموادی سُر رکھب ہی - بھیرون کے ٹھاٹھ مین کوئی راگ علاوہ اِس راگ کے آروہی امروہی دونون مین گندہار اور مدہم کے سُر ورج نہین کرتا لہذا اسکی شکل مین کوئی شبہہ نہین ہوسکتا - آروہی - سا را سا - پا دہا نی سا - امروہی - سا نی دہا پا - سا را سا -

لچھن گیت - تیورا -

آستائی - دیس گونڈ کو گاے گُنی جن کرت ورج گندہار مدھم ما یا مالو ٹھاٹھ انوپم کھرج وادی کہت منوہرم

انترہ - تجت گا کو سورن کرشن نی تجت بنگال روہن پا دہا رہت نت جلد رنجن چتر برنت گن کری اگن -

آستائی

را	—	را	را	—	سا	سا	دہا	—	دہا	نی	نی	سا	سا
سے	اے	سَ	گو	او	نڈ	کو	گا	آ	اے	گُ	نی	جَ	نَ
×			۱		۲		×			۱		۲	
را	را	سا	پا	پا	پا	پا	را	—	پا	را	—	سا	سا
کَ	رَ	تَ	وَ	رَ	جَ	گن	دہا	آ	رَ	مَ	آ	دھ	مَ
×			۱		۲		×			۱		۲	
نی سا	را	را	را	—	سا	سا	دہا	—	دہا	دہا	دہا	پا	پا
ما	آ	یا	ما	آ	لَ	وَ	ٹھا	آ	ٹھ	اَ	نو	پَ	مَ
×			۱		۲		×			۱		۲	
را	را	سا	پا	—	پا	پا	را	را	پا	را	—	سا	سا
کھَ	رَ	جَ	وا	آ	دی	کَ	ھَ	تَ	مَ	نو	او	رَ	مَ
×			۱		۲		×			۱		۲	

انترہ

پا	پا	پا	دھا	—	نی	نی	سا	—	سا	نی	سا	سا	سا
تَ	جَ	تَ	گا	آ	کو	سُ	وَ	رَ	نَ	کَ	رَ	تَ	نَ
×			١		٢		×			١		٢	
دھا	—	دھا	نی	نی	سا	—	را	—	سا	دھا	—	پا	پا
نی	اِی	تَ	جَ	تَ	بَن	اَن	گا	آ	لَ	رو	او	ھَ	نَ
×			١		٢		×			١		٢	
دھا	دھا	را	را	را	سا	سا	سا	را	سا	دھا	—	پا	پا
پا	دھا	رَ	ھَ	تَ	نِ	تَ	جَ	لَ	دَ	رَن	اَن	جَ	نَ
×			١		٢		×			١		٢	
دھا	دھاسا	سا	دھا	دھا	پا	پا	را	را	پا	را	را	سا	سا
بِحَ	تَ	رَ	بَ	رَ	نَ	تَ	گُ	نَ	کَ	ری	آ	گَ	نَ
×			١		٢		×			١		٢	

میگھ رنجنی

بھیرون ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی پنچم اور دھیوت اسمین ورج ہین۔ وادی سُر اسکا مدھم ہے۔ جہان کہین اسمین مدھم خلاصہ طور پر نظر آتی ہے وہان للت کا انگ معلوم ہوتا ہے لیکن چونکہ للت مین دھیوت ہی اور اسمین نہین ہے لہذا دونون علحدہ ہو جاتے ہین بعض گانک اسکی امروہی مین تیور مدھم کا کن لگاتے ہین یہ غلط نہین ہی کیونکہ سنگیت گرنتھون مین پنڈتون کا یہ قاعدہ لکھا ہوا ہے کہ راگ کی امروہی مین تیزی کے ساتھ اگر ویوادی سُر لگا دیا جائے تو اسے غلط نہین مانتے۔ گانے کا وقت رات کو پچھلے پہر مین مانا گیا ہے۔ یہ راگ بھیرون سے اس طرح پر الگ ہوتا ہے کہ اسمین دھیوت نہین ہے اور بھیرون مین موجود ہے۔

آروہی۔ سا راگا ما۔ نی سا۔ امروہی۔ سا نی ما گا را سا۔

لچھن گیت میگھ رنجنی۔ جھپتال

استائی۔ للت نا اہیر نا پربھات تا بھکار ہے پنچم بنگال نہین ہوت بھٹیار ہے۔

انترہ - مالوے کے میل مُون پا و با کو تیاگ ہے۔ وادی مدھم چیت پر بجنی گات ہے۔

آستائی

ما	را	گا	ما	ما	ہا	—	ما	ما	ما
لَ	لَ	تَ	نا	آ	ہی	ای	رَ	نا	پر
×		۲			○		۳		
ما	—	ما	ما	ما	گی	—	را	گی	—
بھا	آ	تَ	نا	بھر	کھا	آ	رَ	ہے	اے
×		۲			○		۳		
گی	ما	ما	ما	نی	نی	سا	سا	را	سا
پَن	اَن	پَت	مَ	بَن	گا	آ	لَ	نَ	ہین
×		۲			○		۳		
سا	—	ما	ما	ما	گی	—	را	گی	ما
ہو	او	تَ	بھر	ٹی	یا	آ	رَ	ہے	اے
×		۲			○		۳		

انترہ

ما	—	نی	سا	سا	سا	—	را	سا	—
ما	آ	لَ	وَ	کے	مے	اے	لَ	مون	اون
×		۲			○		۳		
سا	نی	را	گی	را	سا	—	را	سا	—
پا	دھا	نا	کو	او	رتیا	آ	گَ	ہے	لے
×		۲			○		۳		
نی	را	گی	را	سا	سا	سا	سا	را	سا
وا	آ	دی	مَ	آ	دھَ	مَ	چ	تَ	رَ
×		۲			○		۳		
سا	—	ما	ما	ما	گی	—	را	گی	ما
رَن	اَن	جَ	نی	ای	گا	آ	تَ	ہے	اے
×		۲			○		۳		

گُن کلی

بھیرون ٹھاٹھ کا اُوڈو راگ ہی۔ اِسمین گندھار اور نکھاد کے سُر ورج ہین۔ یہ راگ بھیرون انگ گانا چاہیے دھیوت اسمین وادی سُر ہے۔ مندر اور مدھ استھان کے سُرون سے اِس راگ کو گانا چاہیے۔ جس جگہ رکھب اور مدھم کی سنگت ہوتی ہے وہان تھوڑی شکل جوگیا کی پیدا ہوتی ہے لیکن جوگیا مین نکھاد ہے اور اِسمین نکھاد ورج ہے اِسلیے دونون الگ ہوجاتے ہین۔ شام کے وقت کے راگون مین جسطرح نکھاد اور گندھار دونون سُرون کا ورج ہونا اچھا نہین معلوم ہوتا اِسیطرح صبح کے راگون مین دھیوت اور رکھب دونون سُرونکا ورج ہونا مناسب نہین ہی۔ آروہی۔ سا را ما پا دھا سا۔ امروہی۔ سا دھا پا ما را سا

لچھن گیت۔ تیورا

استائی۔ گُنی جن سومن گاے راگ گُن کلی پنچ سُرسون گاتی ورج کر سُدھ بناے۔
انترہ۔ جنک بھیرو سادہ سُندر وادی دھیوت گاے پرات سمے چترگنی کرت جوگیا کو بچاے۔

آستائی

را	را	را	سا	سا	را	سا	دھا	—	—	سا	—	—	—
گُ	نی	جَ	نَ	سُ	مَ	نَ	گا	آ	آ	اے	اے	اے	اے
×			١		٢		×			١		٢	
را	—	را	را	را	سا	سا	دھا	—	دھا	را	را	سا	—
را	آ	گَ	گُ	نَ	کَ	ری	پَن	اَن	پچ	سُ	رَ	سون	اون
×			١		٢		×			١		٢	
را	سا	دھا	دھا	دھا	پا	پا	ما	پا	ما	را	—	سا	—
گا	نی	وَ	رَ	جَ	کَ	رَ	سُ	دھ	بِ	نا	آ	اے	اے
×			١		٢		×			١		٢	

انترہ

پا	پا	پا	دہا	—	۰ہا	دہا	سا	—	سا	سا	—	سا	سا
جَ	ن	گَ	ٹھے	لے	رَ	وَ	ما	آ	دھ	سُن	ان	دَ	رَ
×			۱		۲		×			۱		۲	
دہاسا	—	دہا	سا	—	سا	سا	رآ	—	—	سا	—	دہا	—
وا	آ	دی	دھے	اے	وَ	ٹ	گا	آ	آ	اے	اے	اے	اے
×			۱		۲		×			۱		۲	
رآ	—	رآ	سا	سا	سا	سا	دہا	دہا	دہا	دہا	دہا	پا	پا
پر	آ	ٹ	سَ	مے	لے	جَ	ٹ	رَ	گُ	نی	کَ	رَ	ٹ
×			۱		۲		×			۱		۲	
دہا	سا	سا	دہا	—	پا	پا	ما	پا	گی	را	—	سا	—
جو	او	گی	یا	آ	کو	بَ	چا	آ	آ	آ	آ	اے	اے
×			۱		۲		×			۱		۲	

جوگیا

بھیرون ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی اور گندہار کا سُر اسمین ورج ہے۔ یہ بھی راگ اترانگ کا ہے۔ کھرج وادی اور مدھم سموادی ہے۔ اسمین نکھاد دیکر اسکو گن کلی سے الگ کرتے ہین۔ جوگیا کی آروہی مین نکھاد نہین ہے اور امروہی مین تمام سُر اس راگ کے لگائے جائینگے۔ اس راگ مین رکھب اور مدہم اور دھیوت اور مدھم کی سنگت رہتی ہے۔ امروہی مین پنچم دُربل ہے اور نکھاد سوت مین لگانا اچھا ہے مدھم کا سُر خلاصہ لگانا چاہیے بعض گائک کہتے ہین کہ اس راگ مین بھیرون اور اساوری کو ملایا ہے۔ آروہی۔ سا را ما پا دہا سا۔ امروہی۔ سا نی دہا پا ما را سا۔

لچھن گیت۔ تیتالہ

استائی۔ گنی جن راگ کہے جوگی کو میل کرت سُدھ مالو سُر کو مدھم وادی نیکو گنی جن۔

انترہ۔ کھاڈو روپ گندہار تجت نت اولوم تجے نیکو سنگت رہی تا دہا ما چتر بکھانت سانی دہا ساویری کو گنی جن۔

آستائی

ما	ما	پا	دھا	سا (دھا)	—	سا	سا	دھا (نی)	—	پا	دھا	ما	—	پا	—
گُ	نی	جَ	ن	را	آ	گَ	کَ	ہے	لے	جو	او	گی	ای	کو	او
○				۱				×				۳			
ما	—	ما	پا	دھا	دھا	دھا	پا	ما	—	ما	ما	را	را	سا	—
مے	لے	لَ	کَ	رَ	تَ	مُ	دھ	ما	آ	لَ	وَ	مُ	رَ	کو	اُو
○				۱				×				۳			
ما	—	ما	ما	ما	—	پا	—	دھا	—	دھا	—	ما	ما	پا	دھا
مَ	آ	دھ	مَ	وا	آ	دی	ای	نی	ای	کو	او	گُ	نی	جَ	نَ
○				۱				×				۳			

انترہ

پا	—	دھا	دھا	سا	سا	—	سا	را	را	—	را	سا	سا	سا	سا
کھا	آ	ڈ	وَ	رُو	او	پَ	گَن	دھا	آ	ہَ	تَ	جَ	تَ	نِ	تَ
○				۱				×				۳			
سا	سا	سا	—	دھا	دھا	پا	—	پادھا	—	سا	—	—	—	—	—
آ	نُو	لو	او	مَ	تَ	ہے	لے	نی	ای	کو	او	او	او	او	او
○				۱				×				۳			
سا	—	سا	سا	دھا	دھا	دھا	دھا	ما	ما	ما	ما	را	—	سا	سا
سَن	اَن	گَ	تَ	ری	ما	دھا	ما	جَ	تَ	ہَ	بَ	کھا	آ	نَ	تَ
○				۱				×				۳			
ما	—	ما	ما	ما	—	پا	—	دھا	—	دھا	—	ما	ما	پا	دھا
سا	آ	نی	دھا	سا	آ	وے	لے	ری	ای	کو	او	گُ	نی	جَ	نَ
○				۱				×				۳			

پربھات

اِسکو پربھاوُتی بھی کہتے ہین۔ یہ بھیرون ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے اور مدھم اِسمین وادی سُر ہے اور گانے کا وقت صبح کا ہے اِس راگ مین رکھب اور دھیوت بھیرون کی ایسی ہے اِسلیے اِسکا وقت صبح کا ہے لیکن چونکہ مدہم وادی سُر ہے اِسلیے بھیرون سے اِسکی شکل علیحدہ ہے اور پنچم کیوجہ سے للت سے بھی بچگیا۔ اِس راگ مین زیادہ خدائے تعالے کی ثنا وصفت کی چیزین گائی جاتی ہین جسکو سنسکرت مین "بھکتی مارگ" کہتے ہین۔ چونکہ اِسکی امروہی مین مدہم اور نکھاد کے سُر آتے ہین اِسلیے رام کلی سے بھی الگ ہوجاتا ہے اور گن کلی سے یون الگ ہے کہ اِسمین نکھاد اور گندہار موجود ہے اور گن کلی مین یہ سُر ورج ہین۔ اِس راگ کا مزاج بہت قائم ہے اِسلیے اِسکو ہمیشہ بلمپت لے مین گانا چاہیے اور اگر کوئی شخص اِسکو دُرت لے مین گائیگا تو تھوڑی دیر مین کالنگڑے کی شکل پیدا ہوجائیگی کیونکہ اِس راگ مین بھی دونون مدھمین لگائی جاتی ہین۔ آروہی۔ سا را گی ما پا دہا نی سا امروہی۔ سا نی دہا پا ما گی را سا۔

لچھن گیت۔ دادرا

آستائی۔ آج سُون پربھات کہی راگ سجن گایو میل بھیروکو سادہ مدھم کو بڑھایو۔
انترہ۔ پنچم سُر وشادگایو للت کو چھپایو رام کری گن کری جوگیا بچایو۔

آستائی

ما - گی	را - سا	دہا - نی	سا سا -	گی ما دہا	پا ما ما
آ آ جَ	سُون اوُن پر	بَہا آ تَ	سَ کھی ای	را آ گَ	سَ جَ نَ
×	٥	×	٥	×	٥
گیما را -	گی ما می	نی سا سا	ما - ما	ما ما می	ماگی گی گی
گا آ آ	یو او او	مے لے لَ	بھے لے رَ	وُ کو او	سا آ دھ
×	٥	×	٥	×	٥
ما - دہا	پا ما ما	گیما را -	گی ما می		
مَ آ دھَ	م کو بَ	ڑہا آ آ	یو او او		
×	٥	×	٥		

انترہ

پا ـ پا	پا دہا دہا	نی نی سا	سا ـ سا	دہا دہا دہا	نی ـ سا
بن ان چ	م س ر	ب شا د	گا آ لے	ل ل ت	کو او چھ
×	○	×	○	×	○
را ـ سا	دہاسا پا پا	ما ـ ما	ما ما گی	ما دہا پا	پا گی ـ
پا آ آ	یو او او	را آ م	ک ری ای	گ ا ن	ک ری ای
×	○	×	○	×	○
پاسا ـ سا	دہا ـ پا	گیما را ـ	گی ما می		
جو او گ	یا آ ب	چا آ آ	یو او او		
×	○	×	○		

کانگڑا

بھیرون ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ وادی سُر اسمین بعض کے نزدیک گندھار ہے اور بعض کے نزدیک مدہم اسمین رکھب دہیوت دُربل کرنے سے یہ راگ بھیرون سے الگ ہوگا۔ گانے کا وقت رات کے تیسرے پہر کا ہی۔ اس راگ کی پرکیرتی یعنی مزاج شوخ ہے اِسلیے اِسکو دُرت لَے مین گانا مناسب ہی اور اسمین چھوٹی چھوٹی چیزین اچھی معلوم ہوتی ہین۔ اِس راگ کا سُروپ بہت پیدا ہے اور گانے والا اچھا ہو تو سب خوش ہوتے ہین۔ ہمارے حصۂ ملک یعنی لکھنؤ مین دونوں مدھمین لگائی جاتی ہین لیکن کڑی مدہم ہمیشہ امروہی مین لگائی جائے گی۔ آروہی۔ سا را گی ما پا دہا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دہا پا ما گی را سا۔

لچھن گیت۔ تیتالہ

استائی۔ وِبُدھ جن گاوت کانگڑا سمپورن سُر بس مدھم لَے گاوت کانگڑا۔

انترہ۔ مالوگونڈ کو ٹھاٹھ منوہر انش نیاس گندہار۔ وِبُدھ جن۔

استائی

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦
دھا	دھا	پا	پا	گی	ما	پا	پا	دھا	پا	ما	ما	گی	—	—	دھا
ب	دھ	ج	ن	گا	آ	و	ت	کا	آ	لن	گ	گڑا	آ	آ	وِ
ـ				١				×				٣			
نی	سا	گی	ما	پا	دھا	نی	نی	دھا	نی	سا	را	سا	نی	دھا	پا
سَم	اَم	پُو	اُو	ر	ن	سُ	ن	رِ	سَ	م	آ	دھ	م	لے	ئے
○				١				×				٣			
گی	ما	پا	پا	دھا	پا	گی	ما	گی	—	—	سا	سا	نی	دھا	پا
گا	آ	و	ت	کا	آ	لن	گ	ڑا	آ	آ	وِ	ب	دھ	ج	ن
○				١				×				٣			

دھا وِ

انترہ

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦
پا	دھا	پا	دھا	نی	—	سا	سا	سا	را	سا	را	نی	—	سا	سا
ما	آ	ل	و	گو	او	نڈ	کو	ٹھا	آ	ٹھ	م	نو	او	ھ	ر
○				١				×				٣			
دھا سا	—	سا	نی	—	نی	پا	دھا	سا	—	نی	دھا	دھا.	دھا	پا	پا
ان	ان	ش	نِ	یا	سَ	گان	آن	دھا	آ	ر	وِ	بُ	دھ	ج	ن
○				١				×				٣			

شوراشٹ

یہ بھیرون ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہی اور مدھم اسکا وادی سُر ہے آروہی مین پنچم کے سُر کو چھوڑنا مناسب ہی۔ گانے کا وقت صبح کا ہے۔ نکھاد اِس راگ مین دُربل یعنی کمزور رہتی ہے۔ اِس راگ مین دونون ہیونکا اِستعمال آجکل مروج ہے اِس طرح پر کہ آروہی مین تیور دھیوت اور امروہی مین کومل۔ اترانگ مین تھوڑی سی بہباس کی شکل معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہان مدہم اور دھیوت کی سنگت ہوتی ہے اور پوروانگ مین بھیرون کا ثبوت ملتا ہے۔ شوراشٹ راگ مین کالنگڑا۔ بنگال اور پنچم یہ تین راگ ملتے ہین۔ شوراشٹ کی ایک شکل اور بھی ہے اُس سے اُترانگ مین بلاول کی سنگت رکھتے ہین یہ گانے والونکی پسند پر منحصر ہی

آروہی۔ سا را گی ما دھا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھا پا ما گی را سا۔

لچھن گیت ۔ تیورا

آستائی ۔ پر بھو کرتا رتم ہوا پار مین ہون شرن تم بن کون میرو آدھار
انترہ ۔ مالو ٹھاٹھ راگ سوراشٹ سا ما سموادگا وت آج کیجیے چترکو اودوار

آستائی

سا سا	دھا نی	سا — سا	ما ما	ما ما	ما — ما
پر بھو	ک ر	تا آ ر	تُ م	ہو ا	پا آ ر
۱	۲	×	۱	۲	×
ما —	ما دھی	دھی دھی دھی	ما دھی	سا سا	سا سا سا
مین این	ہوں اوں	ش ر ن	تُ م	ب ن	ک و ن
۱	۲	×	۱	۲	×
سا —	ما ما	ما — سا			
ے لے	رو آ	دھا آ ر			
۱	۲	×			

انترہ

ما —	گی ما	دھا — پا	دھا —	دھا پا	دھا — پا
ما آ	لَ وَ	ٹھا آ ٹھ	را آ	گ سو	را آ شٹ
۱	۲	×	۱	۲	×
پا دھا	پا ما	گی — را	گی پا	ما گی	را — سا
سا ما	سَ م	وا آ د	گا آ	و ت	آ آ ج
۱	۲	×	۱	۲	×
سا —	سا —	را سا سا	ما —	ما —	را — سا
کی ای	جے لے	چ ت ر	کو او	او او	دوا آ ر
۱	۲	×	۱	۲	×

رام کلی

بھیرون ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہے جسمیں دھیوت وادی سُر ہے اور رکھب سموادی ہے۔ اِسکی آروہی مین پنچم اور نکھاد ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے بعض اس راگ مین دونون مدھمین لگاتے ہین اور شُدھ مدھم کو واضح رکھتے ہین اور بعض گائک دونون نکھاد بھی اس راگ مین لگاتے ہین۔ اِن سب شکلون مین بھیرونکا رنگ صاف طور پر دکھائی دیتا ہے۔ اِسکے گانے کا وقت صبح ہے جسطرح رام کلی صبح کی راگنی ہو اسیطرح رام کلی بعض گرنتھون مین رات کی راگنی لکھی ہے۔ ہمارے حصۂ ملک مین دونون مدھمین لگائی جاتی ہین اور لکھنؤ مین خصوصًا بھیرون سے اسے الگ کرنے کے لیے تیور مدھم پر زیادہ زور دیتے ہین اور شُدھ مدھم کی کے ساتھ لگاتے ہین۔ آروہی۔ سا را گی پا دھا سا۔ امروہی۔ سا نی دھا پا ما گی را سا۔

لچھن گیت جھپتال

استائی۔ ما یا ما لو جنت راگ لچھن کہت رام کلی گرنتھ مت وا سر لکھ اچرت

انترہ۔ وادی دھیوت کرت آم نی انولوم نت جگل ما نی کہون جت سر گت انوسرت۔

استائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
سا	—	را	سا	—	نی	دھا	نی (دھا)	دھا	پا
ما	آ	یا	ما	آ	لَ	وَ	جَ	نَ	تَ
×		۳			٠		۱		
گی	را	را	گی ما	پا	ما	گی	را ما	را	سا
را	آ	گَ	لَ	آ	چھَ	نَ	کَ	ھَ	تَ
×		۳			٠		۱		
سا	سا	سا	رے	سا	دھا	—	دھا	سا	سا
را	آ	مَ	کَ	لی	گرَن	اَن	ھ	مَ	تَ
×		۳			٠		۱		
ما	گی	نی	دھا	پا	پا	ما	گی	را	سا
وا	آ	سَ	رَ	مُ	کھَ	اُ	عَ	رَ	تَ
×		۳			٠		۱		

انترہ

پا	پا	پا	دھا	—	سا	سا	سا	سا	سا
وا	آ	دی	دے	لے	و	ت	ن	ر	ت
×		۳			○		۱		
رآ	رآ	گی	رآ	سا	رآ	—	سا	دھا	دھا
آ	م	نی	آ	نو	لو	اہ	م	ان	ت
×		۳			○		۱		
دھا	دھا	رآ	رآ	سا	نی	دھا	نی دھا	دھا	پا
خ	گ	ل	ما	نی	ک	ہن	ج	ت	ہ
×		۳			○		۱		
گی ما	را	را	گی	پا	ما	گی	را	را	سا
ل	آ	پھ	گ	ت	ا	نو	س	ر	ت
×		۳			○		۱		

بہاس

بھیرون ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی اور مدہم اور نکھاد اِسمین ورج سُر ہین۔ دھیوت کا سُر وادی ہے اور پنچم نیاس کا سُر ہی یہ راگ اترانگ کا ہے اور گانے کا وقت صبح کا ہے۔ اِس راگ کی پرکرتی یعنی مزاج شانت ہی یعنے ٹھہرا ہوا ہے۔ جن راگون مین مدہم اور نکھاد ورج ہوتے ہین انمین گندہار اور پنچم کی سنگت بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ یہ مشہور قاعدہ پیشتر بھی کئی مرتبہ بیان کیا جاچکا ہے۔ بہاس مین جب دھیوت لیکر پنچم پر راگ ختم ہوتا ہے اُسوقت سُننے والون کو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ دوسری ایک سمت سے تیور دھیوت اور تیور مدہم بہاس مین لگائی جاتی ہین مگر وہان بھی راگ کا زور اترانگ مین رہتا ہے۔ امروہی مین مدہم اور نکھاد ورج ہونے سے یہ راگ رام کلی سے الگ ہو جاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مدہم اور نکھاد کے سُر دونون سواے بہاس کے کسی صبح کے راگ مین ورج نہین ہوتے لہذا اس راگ کی شکل سب سے علیحدہ ہے شام کے وقت جیسے ریوا راگ ہی ویسے ہی صبح کے وقت بہاس ہے۔ ریوا راگ مین گندہار وادی ہے اور بہاس مین دھیوت وادی ہے۔ بھیرون سمپورن ہے مگر رنجنی مین پنچم اور دھیوت ورج ہے۔ گن کلی مین

گندھار اور نکھاد نہیں ہے - جوگیا میں نکھاد موجود ہے صرف گن ہار و رج ہے - پربھات اور کالنگڑا سمپورن ہیں - ام کلی میں صرف آروہی میں مدھم اور نکھاد نہیں ہے اور امروہی سمپورن ہے اور شُدھ راشٹ سمپورن ہے پس بھاس کی شکل اِن سب راگون سے علیحدہ ہے - آروہی - سا را گی پا دھا سا - امروہی - سا دھا پا گی را سا -

لچھن گیت - روپک یا تیورا

استائی - کہت بھاس اوڈو رُوپ پا پا دھا پا گا رے سا - ما نی سُر سجت
انترہ - وادی کرت دیھوت چتر روہنی رنجنی صورت مدھر -

استائی

ڈھا	گی	پا	پا	دھا	—	پا	سا	—	سا	سا	دھا	—	پا
ک	ھَ	تَ	بِ	بھا	آ	سَ	اُو	اُو	ڈَ	وَ	رو	او	پ
۱		۲		×			۱		۲		×		
پا	پا	دھا	پا	گی	را	سا	رآ	رآ	گی	رآ	سا	دھا	پا
پا	پا	دھا	پا	گا	رے	سا	ما	نی	سُ	رَ	ت	جَ	تَ
۱		۲		×			۱		۲		×		

انترہ

پا	—	سا	—	سا	سا	سا	رآ	—	رآ	سا	گی	رآ	سا
وا	آ	دی	ای	کَ	رَ	تَ	دھے	اے	وَ	تَ	چَ	تَ	رَ
۱		۲		×			۱		۲		×		
رآ	—	سا	سا	دھا	دھا	پا	پا	دھا	پا	پا	گی	را	سا
رو	اُو	ھَ	نی	رَن	جَ	نی	صو	اُو	رَ	تَ	مَ	دھُ	رَ
۱		۲		×			۱		۲		×		

گوری

بھیروں ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہو - رکھب اسمیں وادی ہے اور گرہ کا سُر بھی یہی ہے - گانے کا

وقت شام ہے۔ آروہی مین گندھار اور دھیوت ورج ہین اِسی لیے صبح کا وقت اِسکا پنڈتون نے نہین کہا
امروہی سمپورن ہے۔ یہ راگ مندر اور مدھ استھان کے سُرون سے گانا چاہیے۔ بعض پنڈت کہتے ہین
کہ گوری مین تیور مدھم لگانا چاہیے۔ یہ مت اچھا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسکا وقت شام کا ہے اور شام کے
راگون مین تیور مدھم خاص سُر مانا جاتا ہے اگر اسمین تیور مدھم لگایا جائے گا تو یہ راگ پوربی ٹھاٹھ مین شامل
ہوجائے گا کیونکہ بھیرون ٹھاٹھ مین کومل مدھم کی جگہ تیور مدھم دینے سے پوربی ٹھاٹھ بنجاتا ہے۔ گوری
راگ مین جب مندر استھان کی نکھاد لگائی جاتی ہے تو خاص شکل راگ کی پیدا ہوتی ہے اور سُننے والے
اسے نکھاد سے گوری راگ کی شناخت کرتے ہین۔ گائک لوگ گوری کے دو انگ مانتے ہین ایک مین
کالنگڑے کا انگ نظر آتا ہے اور دوسرے مین پوریا کا انگ دکھائی دیتا ہے۔ گوری کی شکل کی بابت
الگ الگ مت ہین یہ صحیح ہے لیکن اسمین کوئی شک نہین کہ ہر شکل مین سریّ راگ کا انگ خلاصہ
معلوم ہوتا ہے۔ اِسی لیے بعض پنڈت کہتے ہین کہ گوری کی آروہی امروہی مین گندھار اگر ورج کر دیا جائے تو
سریّ راگ سے گوری علحدہ ہوجائے گی۔ آروہی۔ سا رما پانی سا۔ امروہی۔ سانی دہا پا ما گی را سا۔

سرگم

استائی۔ نی سارے گارے ماگارے پاما پاماگارے سانی سانی دہا پاپا ما پانی سانی رے
گارے ماگارے سانی ساپاپا دہا پا ما پا ما گارے سا۔

انترہ۔ نی ساگارے ماگارے پاما پادہا پاما پاماگارے سانی رے گارے پاما پارے
دہا ما پارے رے ماگارے سا۔

استائی

نی	ـــ	سا	را	گی	را	ما	گی	را	پا	ما	پا	ما	گی	را	سا
نی	ـــ	سا	رے	گا	رے	ما	گا	رے	پا	ما	پا	ما	گا	رے	سا
×				۳				۱				○			
نی	سا	نی	دہا	پا	پا	ما	پا	نی	سا	نی	را	گی	را	ما	گی
نی	سا	نی	دہا	پا	پا	ما	پا	نی	سا	نی	رے	گا	رے	ما	گا
×				۳				۱				○			

را سا نیِ سا	پا - پا -	دھا پا ما پا	ما گی را سا
رے سا نی سا	پا - پا -	دھا پا ما پا	ما گا رے سا
×	۳	۱	○

انترہ

نیِ سا گی را	ما گی را پا	ما پا دھا پا	ما پا ما گی
نی سا گا رے	ما گا رے پا	ما پا دھا پا	ما پا ما گا
○	۱	×	۳
را سا نیِ -	را گی را -	پا ما پا را	- دھا ما پا
رے سا نی -	رے گا رے -	پا ما پا رے	- دھا ما پا
○	۱	×	۳
را - را -	ما گی را سا		
رے - رے -	ما گا رے سا		
○	۱		

للت پنچم

بھیروں ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے۔ آروہی مین پنچم ورج ہے۔ امروہی اسکی سمپورن اور وکر ہے۔ اس راگ مین سدھ مدھم بہت بڑھایا جاتا ہو۔ گانے کا وقت رات کے تیسرے پہر مین مقرر کیا گیا ہے۔ گائک لوگ اس راگ مین للت انگ دونون مدھمین لگاتے ہین۔ امروہی مین پنچم جب صاف طور پر دکھایا جاتا ہے اُسوقت للت کا انگ چھپ جاتا ہے۔ اس راگ مین بھی سُدھ مدھم وادی ہے اور کھرج سموادی ہے۔ آروہی۔ سارا گی ما دھا نی سا۔ امروہی۔ سانی دھا پا۔ می پا۔ گی ما گی را سا

لچھن گیت۔ اکتالہ

استائی۔ سب گاوت گُنی جن مل۔ سب گاوت گُنی جن راگ للت پنچم ماکو مون

انترہ۔ وادی مدھم سُر کو بناوت پنچم سادھت اور وہن سنگت سون۔

استائی

				گی	ما	گی	را	سا	نی	دہا	نی
				سَ	بَ	گا	آ	وَ	تَ	گُ	نی
				١		○		١		٢	
سا	گی	گی	ما	گی	ما	گی	را	سا	نی	دہا	نی
جَ	نَ	مِ	لَ	سَ	بَ	گا	آ	وَ	تَ	گُ	نی
×		○		١		○		١		٢	
سا	گی	گی	ما	ما	ما	ما	می	ما	ما	ما	ما
جَ	نَ	را	آ	گَ	لَ	لِ	تَ	پَنَ	اَن	جَ	مَ
×		○		١		○		١		٢	
ما	دہا	نی	سا	سا	را	سا	نی	دہا	پا	می	پا
ما	آ	لَ	وَ	موُن	اون	اون	اون	اون	اون	اون	اون
×		○		١		○		١		٢	
ما	دہا	پا	می	گی	ما	گی	را				
اون	اون	اون	اون	سَ	بَ	گا	آ				
×		○		١		○		١		٢	

انترہ

				گی	ما	دہا	نی	سا	—	سا	—
				وا	آ	دی	ای	مَ	اَ	دھ	مَ
				١		○		١		٢	
سا	نی	سا	را	سا	نی	دہا	نی	سا	گی	گی	ما
سُ	رَ	کو	بَ	نا	آ	وَ	تَ	پَنَ	اَن	جَ	مَ
×		○		١		○		١		٢	
گی	را	سا	نی	دہا	پا	می	پا	گی	ما	گی	را
سا	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ
×		○		١		○		١		٢	

سا	نی	سا	سا	نی	سا	را	نی	سا	دھا	نی	سا
آ	آ	دھ	ت	آ	وَ	رُو	او	ھ	نَ	سَن	ان
×		○		۱		○		۱		۲	
نی	سا	نی	دھا								
گ	ت	سون	اون								
×		○									

ساویری

بھیرون ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین گندہارا اور نکھاد ولرج ہین اور امروہی مین سمپورن ہے ایسکا وادی سُر پنچم ہے اور کھرج سموادی ہے۔ گانے کا وقت صبح ہے۔ اِس راگ کا رواج کرناٹک کے ملک کے طرف زیادہ ہے۔ ساویری کی امروہی سمپورن ہونے کیوجہ سے یہ راگ جوگیا اور گن کلی سے الگ ہو جاتا ہی

آروہی۔ سا را ما پا دھا سا۔ امروہی۔ سا نی دھا پا ما گی را سا

چھن گیت۔ جھپتال

استائی۔ کرت گنی میل جب گونڈ مالو مدھر گانی ورج روہ نت سمپورن بلم کر
انترہ۔ پنچم پردھان سُر جوگیا سنگ دھر ساوری صورت پروار جاوت چتر

استائی

دھا پا	پا	دھا	ما	پا	ما	گی	را	را	سا
کَ	رَ	ت	گُ	نی	ے	لے	لَ	جَ	بَ
×		۳			○		۱		
سا	را	سا	را	ما	ما	ما	پا	دھا	پا
گو	او	نڈ	ما	آ	لَ	وَ	مَ	دھُ	رَ
×		۳			○		۱		
پا	دھا	پا	دھا	سا	را	سا	نی	دھا	پا
گا	نی	وَ	رَ	جَ	رو	او	ھَ	نِ	ت
×		۳			○		۱		

سا	—	نی	دھا	پا	پا	ما	ماگی	را	سا
سَم	اَم	پُو	رَ	نَ	یِـ	لُ	مَ	کَ	رَ
×		۳			○		۱		

انترہ

پا	—	پا	دھا	دھا	سا	—	سا	سا	سا
بَن	اَن	جَ	مَ	پُر	دھا	آ	نَ	سُ	رَ
×		۳			○		۱		
را	—	گی	را	سا	سا	—	نی	دھا	پا
جو	او	گی	یا	آ	سَن	اَن	گَ	وَھ	رَ
×		۳			○		۱		
پا	؛ دھا	را	سا	—	دھا	نی	دھا	پا	ما
سان	آن	وَ	ری	ای	صو	رَ	تَ	پَ	رَ
×		۳			○		۱		
دھا	پا	دھا	ما	پا	ما	گی	را	را	سا
وا	آ	رَ	جا	آ	وَ	تَ	جَ	تَ	رَ
×		۳			○		۱		

بنگال بھیروں

بھیروں ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی۔ اِسمین کھاد کا سُر ورج ہے۔ اِسکی امروہی مین گندہار وکر ہے۔ یہ ایک بھیرونکی قسم مانی جاتی ہے اِسلیے اِسمین بھی رکھب اور دھیوت کے سُر بڑہائے جائینگے لیکن بھیروں مین کھاد ورج نہین ہے اور گندہار کا سُر بھی آروہی امروہی مین سیدہا ہے یہی دونون راگون مین فرق ہے۔ اِس راگ مین کھبج اور دہیوت کی سنگت ہی۔ گانے کا وقت صبح کا ہے۔ اِس راگ کو بعض لوگ تیور سُرون سے گاتے ہین یہ بالکل غلط ہے۔ اگر بھیروں مین گندہار کا سُر ورج کر دیا جائے تو گرنتھ کا ایک راگ سُرنا کرشن (सुर्णाकर्षण) نام بنجاتا ہے جو ایک قسم بھیروں کی کہی جاتی تھی لیکن آجکل یہ راگ مروج نہین ہے۔ اِس راگ مین مدھم وادی سُر ہے اور گندہار ورج ہے۔ اگر آجکل اِس راگ کو گائیک

زندہ کرنا چاہیں تو ممکن ہے۔ آروہی۔ سا رے گا ما پا دھا سا۔ امروہی۔ سا دھا پا ما گا ما رے سا۔ کھرج سے دھیوت کی میند اسکی شکل پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اسطرح۔ سا دھا

پھن گیت۔ جھپ تال (بلمپت لے)

استائی۔ راگ بنگال سب مانت گنی رسک بھیروا پانگ ایک شاستر انومت سبھگ۔

انترہ۔ مالو سکھد میل دھیوت سُر پر دہان اُجھپت نشادنت کھاڈو کے چتر

استائی

دھا	—	پا	گی ماپا	ما	را	—	را	سا	سا
اا	آ	گ	آ	بن	گا	آ	ل	س	ب
×		۳			○		۱		
را	—	سا	سا	دھا	دھا	—	دھا	پا	پا
ما	آ	ن	ت	گ	نی	ای	ر	یں	ک
×		۳			○		۱		
دھا	—	پا	گی ماپا	ما	را	—	را	سا	سا
بھے	اے	ر	د	او	پان	آن	گ	اے	ک
×		۳			○		۱		
سا	—	دھا	—	دھا	را	را	را	سا	سا
تا	آ	ستر	آ	نو	م	ت	س	بھ	گ
×		۳			○		۱		

انترہ

دھا	—	دھا	دھا	سا	سا	سا	سا	سا	سا
ما	آ	ل	و	س	کھ	د	ے	اے	ل
×		۳			○		۱		

دہا	ـ	سا	سا	رآ	رآ	سا	دہا	ـ	دہا
دھے	لے	وَ	تَ	سُ	رَ	پَر	دہا	آ	نَ
×		۳			۰		۱		
دہا	رآ	رآ	رآ	سا	سا	ـ	دہا	دہا	پا
اُ	اُ	بجھی	تَ	نی	شا	آ	دَ	نِ	تَ
×		۳			۰		۱		
دہا	ـ	پا	گی ما پا	ما	رآ	ـ	را	سا	سا
کھا	آ	دُآ	وَ	کَ	ہے	لے	جَ	تَ	رَ
×		۳			۰		۱		

شیومت بھیرون

بھیرون کے ٹھاٹھ سے شیومت بھیرون پیدا ہوتا ہے۔ یہ "مشر میل" راگ ہے یعنی دو ٹھاٹھون کو آپس مین ملایا ہے اس راگ مین بھیرون اور ٹوڈی یہ دو ٹھاٹھ بڑی خوبی سے ملائے جاتے ہین۔ آروہی مین گندہار اور نکھاد تیور ہونے سے بھیرون کا انگ دکھائی دیتا ہے اور امروہی مین مختلف مقامات پر انھین سُرون کو کومل دکھلانے سے ٹوڈی کی شکل پیدا ہوتی ہے۔ یہ راگ چونکہ رواج مین کم ہے اسلیے اِسکی شکل کے متعلق گائکون مین ہمیشہ تکرار رہتی ہے۔ پنڈتون کا یہ بیان ہے کہ ایسے راگون مین ہمیشہ رواج کو دیکھ کر چلنا چاہیے۔ چونکہ شیومت ایک قسم بھیرون کی ہے اِسلیے اچھے گانے والے رکھب اور دھیوت کے سُرون کو بھیرون کے انگ پر بڑھتے ہین تاکہ بھیرون کا سُروپ کھلا رہے۔ دھیوت اِس راگ مین وادی ہے اور رکھب سمووادی۔ آروہی۔ سارا گی ما پا دہا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دہا پا۔ نا دہا پا ما گی ما را سا۔

لچھن گیت جھپتال

آستائی۔ گاؤ گنی سکل شیومت اُونسر بھیرو بچتر سُر مشرت کیل کر۔
انترہ۔ دھیوت پر دہان کر مردُو لگنی بلوم سُر وِدِ مت بھید پر برنت گنی چتر۔

آستائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ماگی	پاں	رنی	گی	پاپا	ما	گی	گی	را	سا
گا	آ	اُو	او	گُن	نی	ای	سَ	کُن	ل
×		۳			۰		۱		
نی	سا	گا	را	سا	نی	سا	—	دھا	پا
شی	وَ	مَ	تَ	آ	نُن	اُون	اون	سَ	رَ
×		۳			۰		۱		
ما	پا	دھا	دھا	پا	ماگا	—	نی	سا	سا
بھے	لے	رَ	وَ	بِ	ج	اِ	تَر	سُ	رَ
×		۳			۰		۱		
گی	ما	را	گی	پا	ما	گی	ما	را	سا
ہم	اِ	یشر	تَ	سِ	سے	لے	لَ	کَ	رَ
×		۳			۰		۱		

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ما	پا	دھا	دھا	پا	سا	—	نی	سا	سا
دھے	لے	وَ	تَ	پر	دھا	آ	نَ	کَ	رَ
×		۳			۰		۱		
دھا	دھا	نی	سا	گارا	را	سا	سا	دھا	پا
بر	دُو	لَ	گُ	نی	پ	لو	مَ	سُ	رَ
×		۳			۰		۱		
پا	پا	دھا	نی	سا	دھا	پا	نا	دھا	پا
رِ	وُ	دَھ	مَ	تَ	بھے	اے	وَ	پ	رَ
×		۳			۰		۱		
گیما	گیما	رگی	گی	پا	ما	گی	ما	را	سا
بَ	رَ	نَ	تَ	گُن	نی	ای	جَ	تَ	رَ
×		۳			۰		۱		

انند بھیرون

بھیرون ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہو اور بھیرونکی ایک قسم ہے جیساکہ نام سے ظاہر ہے۔ اسکا وادی کھرج ہی پنڈتون کا بیان ہے کہ یہ راگ بھی مشر ہے یعنی پوروانگ مین بھیرون ٹھاٹھ ہے اور اترانگ مین بلاول ٹھاٹھ ملایا ہے۔ اِسی وجہ سے پنڈت لوگ کہتے ہین کہ اِس راگ مین بھیرون اور بلاول کا میل ہو گانیکا وقت صبح ہے۔ چونکہ یہ بھیرونکی ایک قسم ہے لہذا اسمین بھی شیومت کیطرح بھیرون کا انگ پربل یعنی زوردار رکھنا چاہیے اور بلاول کا انگ دبا ہوا رہنا چاہیے۔ اگر اِس راگ مین دھیوت تیور کردی جائے تو کرنتھ کا ایک راگ پیدا ہوجائے گا جسکا نام سورکانت (सूर्यकान्त) ہے لیکن فی زمانا یہ راگ غیر مروج ہے آروہی۔ سا را گی ما پا دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا ما گی را سا۔ یعنی دھیوت تیور ہے۔

لچھن گیت۔ جھپ تال

آستائی۔ آج آنند بھیو ساجن سُنایو بھیروبشیش ابھی نوسُکھ اُپجایو۔

انترہ۔ سُور کانتی میل اُویکل رَچایو سموادی سُبھ سے سنگ وَدِکھایو۔

آستائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
گی	گی ما	را	ما	پا	ما	گی	ما	را	سا
آ	آ	ج	آ	آ	نَ	اَن	دَ	بھَ	یو
×		۳			○		ا		
سا	ـــ	را	سا	سارا	گی	ـــ	ما	ما	ما
سا	آ	جَ	نَ	سُ	نا	آ	آ	آ	یو
×		۳			○		ا		
ما	ـــ	ما	گی	ما	پاپا	ـــ	پا	دھی	پا
سنبھے	لے	رَ	وَ	بِ	شی	ای	سَ	ا	بھی
×		۳			○		ا		
پا	ستا	دھی	پا	گی ماپا	ما	گی	ما	را	سا
نَ	وَ	مُن	کھَ	اُ	پَ	جا	آ	آ	یو
×		۳			○		ا		

انترہ

پا —	پا دھی سا سا	سا —	سا — سا
سُو اُو	رَ کان آں	تی اِی	مے اے لَ
×	۳	۰	۱
را را	گی آ پا	ما گی	ما را سا
اَ دی	کَ لَ رَ	چا آ	آ آ یو
×	۳	۰	۱
سا سا	دھی — پا	ما گی	پا پا پا
نَ مَ	وا آ دی	سُ بھَ	سَ مے لے
×	۲	۰	۱
پا سا	دھی دھی گی ما پا	ما گی	ما را سا
سَن آں،	گ دَ دی	کھا آ	آ آ بو
×	۲	۰	۱

ہجیج

بھیرون ٹھاٹھ سے ہجیج راگ گایا جاتا ہے درحقیقت اسکا صحیح نام حجاز ہے اور یہ ملک عجم کی موسیقی سے کسی زمانے مین نقل کیا گیا ہے سنسکرت والون نے حجاز کو ہجیج کر دیا لیکن اتنی مدت سے یہ راگ ہندوستانی موسیقی مین شامل ہے کہ سنسکرت گرنتھون مین اسکا تذکرہ ہے۔

یہ راگ سمپورن ہے اور اسمین مدہم گرہ کا سُر ہے اور وادی بھی وہی سُر ہے۔ دوسری مت سے اِس راگ مین دونون دھیوتین مستعمل ہین اور نکھاد کا سُر ورج ہے۔ دھیوتون کے لگانے کی یہ ترکیب لکھی ہے کہ آروہی مین کومل دھیوت اور امروہی مین تیور دھیوت ہونا چاہیے۔ گرنتھون مین ایک تیسرا سروپ بھی اِس راگ کا لکھا ہے اور اسمین بھیرون اور بھیروین کا میل ہے۔

چونکہ سُدھ مدہم اِس راگ مین وادی سُر ہے۔ اِسلیے اِس راگ کا وقت صبح ہونا مناسب ہے۔

آروہی۔ سا را گی ما پا دھا نا سا۔

امروہی۔ سا نا دھا پا ما۔ گی ما پا۔ را سا۔

سرگم۔ اکتال

سا گی	ما گی	ما پا	ما پا	دھا نا پا دھا	پاما پا
سا گا	ما گا	ما پا	ما پا	نی دھا	پا پا
×	०	۴	०	۱	۲
دھا نا	سا نا	دھا پا	را سا	سا را	گی را
دھا نی	سا نی	دھا پا	رے سا	سا رے	گا رے
×	०	۴	०	۱	۲
سا نا	دھا پا	گی گی	گی ما	پا را	ـ سا
سا نی	دھا پا	گا گا	گا ما	پا رے	ـ سا
×	०	۴	०	۱	۲

زیلف

بھیرون ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ یہ راگ گرنتھون کا نہین ہے بلکہ اِسے مسلمان گائکون مین سے کسی نے ایجاد کیا ہے مشہور یہ ہے کہ امیر خسرو نے اِسے اختراع کیا ہے۔ یہ راگ بھی مشرمیل کا ہے یعنی کئی ٹھاٹھ ملا کر یہ راگ بنایا گیا ہے۔ اِسکے اُترانگ مین کالنگڑے اور بھیرون کا انگ دکھایا جاتا ہے۔ دھیوت کا سُروادی ہے اور گندھار سموادی ہے۔ گانے کا وقت پہلے پہر دن مین رکھا گیا ہے بعض پنڈت کہتے ہین کہ اِس راگ مین جونپوری اور کھٹ بھی شریک ہین یہ بھی ذہن مین رکھنے کے قابل بات ہے۔

آروہی سا را گی ما پا دھا نی سا۔ امروہی سا نی دھا پا۔ دھا ما پا۔ گی ما را سا۔

ترانہ اکتال

آستائی۔ تا نا تا نا۔ تا نا نا نا دیرے تا دیم دیم۔

انترہ۔ دستے تو چو ناگاہ فشد بر رخِ تو گوئی کہ قند با دصبا گل بہ گل۔

آستائی

گی	ما	—	سا	—	—	—	را	گی ما	گی	—	—
تا	آ	آ	نا	آ	اَ	آ	اَ	تا	نا	آ	اَ
×		०		۱		०		۱		۲	
گی	گی	پا	پا	دہا	دہا	سا	—	پا	—	ما	—
ما	ما	نا	نا	اے	اے	ما	آ	بم	آ	دیم	آ
×		०		۱		०		۱		۲	

انترہ

ما	گی	ما	پا	پا	نی	دہا	نی	پا	دہا	ما	پا
دَس	تِ	تو	چہ	نا	گا	آ	آ	آ	آ	آ	ھَ
×		०		۱		०		۱		۲	
ما	گی	ما	پا	پا	نی	دہا	نی	پا	دہا	ما	پا
تِ	تَد	بَر	رُ	رخ	تو	او	او	او	او	او	او
×		०		۱		०		۱		۲	
ما	گی	—	ما	گی	را	سا	نی	سا را گی		را گی ما	
گو	اِی	اِی	اِی	کہ	بِ	تَ	دَ	با	آ	دِ	اے
×		०		۱		०		۱		۲	
گی ما پا		ما	پا	پا	ما	—	پا	—	گی	—	سا
صَ	اَ	با	آ	گُل	بَ	اَ	اَ	آ	گُ	اُ	ل
×		०		۱		०		۱		۲	

اہیر بھیرون

یہ بھیرون ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ اِسکا وادی سُر کھرج ہے اور مدھم خلاصہ طور پر لگائی جاتی ہے پورونگ مین بھیرون کا انگ معلوم ہوتا ہے اور اترانگ مین کافی ٹھاٹھ ملتا ہے۔ اِن دو ٹھاٹھون کے ایک راگ مین مِلنے سے کچھ اور ہی لطف ہو جاتا ہے۔ کسی گرنتھ مین اہیری کا ٹھاٹھ بھیروین لکھا ہوا ہے اور کسی مین اہیری ٹوڈی کے ٹھاٹھ مین بھی پائی جاتی ہے۔ بھاؤبھٹ پنڈت اپنے گرنتھ مین بھیرون کی دس قسمین

لکھتے ہین اور انکے نام حسب ذیل ہین۔ اوڈو بھیرون۔ کھاڈو بھیرون۔ سمپورن بھیرون۔ بسنت بھیرون آنند بھیرون۔ نند بھیرون۔ سُرناکرشن بھیرون۔ گندھار پنچم بھیرون۔ بھولی بھیرون۔ رام بھیرون۔ لیکن انمین سے صرف چند اقسام آجکل مروج ہین۔ آروہی۔ سارا گی ما پا دھی نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما گی را سا

پھَن گیت۔ رُوپک

آستائی۔ بَھج لے گوبِند مَن تو میرے جا مون مِٹَت نِت بھو پھند پاپ گھنیرے۔
انترہ۔ مالو جَسُر جی مین پَر دہان ہَر پَرِیا کے گُن گاے گھنیرے۔

آستائی

گی/را را	سا را/سا	گی ما ما	گی ما	گی ما پا	گی/ما را/پا سا
ھَ بَج	لے گو	بِن اِن دَ	مَ ن	تو اُو	مے اے رے
۱	۲	×	۱	۲	×
سا —	سا را	گی ما ما	گی ما	پا گی	پا ما گی
جا آ	سُوں اُوں	رِم ٹَ تَ	نِ تَ	بھَ وَ	پھَن اَن دَ
۱	۲	×	۱	۲	×
سارا گی رے	گی ما پا	ماگی مارا سا			
پا آ	پَ گھَ	نے اے رے			
۱	۲	×			

انترہ

ما ما	رے ما	پا پا پا	ما ما	پا دھی	نا/سا دھی پا
ما آ	ل وَ	جَ سُ رَ	جی یا	مین پَر	دہا آ نَ
۱	۲	×	۱	۲	×
دھی ما	پا دھی	پا/ گی را	سارا گی را	گی ما پا	ماگی مارا سا
ھَ رَ	پر یا	کے گُ نَ	گا آ	اے گھَ	نے اے رے
۱	۲	×	۱	۲	×

(بھیرون ٹھاٹھ)

سُر۔ سا را گی ما پا دھا نی سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
١	بھیرون	سا راگی ما پا دہا نی سا	سا نی دہا پا ماگی را سا	دھیوت	رکھب	سمپورن	صبح	رکھب ور دھیوت اندولت ہی۔ معمولی برتاوے کا راگ ہی۔
٢	دیس گونڈ	سا را سا۔ پا دہا نی سا	سا نی دہا پا۔ سا را سا	″	″	اوڈو اوڈو	″	مدھم اور گندہار اس راگ مین متروک ہی۔ کم گاتے ہین۔
٣	میگھ رنجنی	سا راگی ما۔ نی سا	سا نی ما گی را سا	مدھم	کھرج	″	پچھلے پہر شب کو	بعض لت انگ دونون مدھین لگاتے ہین۔ نی ما۔ یہ مینڈ خاص اسی راگ کی ہے۔ کم گایا جاتا ہے۔
٤	گُن کلی	سا را ما پا دہا سا	سا دہا پا ما را سا	دھیوت	رکھب	″	صبح	بھیرون کا انگ اس راگ مین رہتا ہے اور اسطرح جوگیا سے الگ ہوتا ہے۔ کم گایا جاتا ہے۔
٥	جوگیا	سا را ما پا دہا سا	سا نی دہا پا ما را سا	مدھم	پنچم یا کھرج	اوڈو کھاڈوا	″	رکھب کو بڑہانا نہ چاہیے۔ دہا ما اور ما رے سا۔ یہ مینڈین خاص جوگیا کی ہین۔ معمولی راگ ہی۔
٦	پربھاوتی	سا راگی ما پا دہا نی سا	سا نی دہا پا ماگی را سا	″	کھرج	سمپورن	پچھلے پہر شب کو	دھیوت اور رکھب بھیرون کی ہے اور مدھم کے وادی ہونے سے اسکی شکل علحدہ ہو جاتی ہے۔

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۷	کالنگڑا	سا راگی ما پا دہا نی سا	سا نی دہا پا ما گی را سا	مدھم	کھرج	سمپورن	پچھلے پہر شب کو	رکھب اور دھیوت بھیرون کی طرح اندولت نہین ہین معمولی راگ ہی۔
۸	سوراشٹ	سا راگی ما دھی نی سا	سا نی دہا پا ما گی را سا	"	"	"	صبح	دونون دھیوتین لگائی جاتی ہین۔ بعض آروہی مین تیور دھیوت لگاتے ہین اور امروہی مین کومل۔ کم گایا جاتا ہے۔
۹	رام کلی	سا راگی پا دہا سا	سا نی دہا پا ما گی را سا	دھیوت	رکھب	اوڑو سمپورن	"	بعض دونون مدھمین لگاتے ہین۔ معمولی برتاوے کا راگ ہی۔
۱۰	بہاس	سا راگی پا دہا سا	سا دہا پا گی را سا	"	"	اوڑو اوڑو	"	گا پا کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ معمولی راگ ہی۔
۱۱	للت پنچم	سا راگی ما دہا نی سا	سا نی دہا پا۔ می پا۔ گی ما گی را سا	مدھم	کھرج	کھاڈو سمپورن	"	دونون مدھمین اس راگ مین مستعمل ہین۔ معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے
۱۲	ساویری	سا را ما پا دھا سا	سا نی دہا پا ما گی را سا	پنچم	"	اوڑو سمپورن	پچھلے پہر شب کو	یہ ایک اساوری کی قسم ہے۔ امروہی سمپورن ہونے سے جوگیا اور گن کلی سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر اساوری آجکل تیور رکھب لگائی جاتی ہے اور بعض دونون رکھبین بھی لگاتے ہین۔
۱۳	بنگال بھیرون	سا راگی ما پا دھا سا۔	سا دھا پا ما گی ما را سا	دھیوت	رکھب	کھاڈو کھاڈو	صبح	نکھاد اس راگ مین نہین ہے۔ کم گایا جاتا ہے۔
۱۴	شیومت بھیرون	سا راگی ما پا دہا نی سا	سا نی دہا پا۔ سا دہا پا ما۔ گی ما را سا	"	"	سمپورن	"	اس راگ مین نکھاد اور گندھار تیور اور کومل لگائی جاتی ہین۔ آروہی مین تیور اور امروہی مین کومل۔ یہ راگ کم گایا جاتا ہے۔
۱۵	آنند بھیرون	سا راگی ما پا دھی نی سا	سا نی دھی پا ما گی را سا	پنچم	"	"	"	دھیوت تیور ہے۔ یہ راگ بھیرون اور بلاول سے مرکب ہے۔ کم گایا جاتا ہے۔

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱۶	جہاز	سا را گی ما پا دہا نا سا	سا نا دہا پا ما - گی ما پا - را سا	مدھم	کھرج	سمپورن	صبح	بھیرویں اور بھیرون سے ملکر بنا ہے - کم گاتے ہین -
۱۷	زیلف	سا را گی ما پا دہا نی سا	سا نی دہا پا - دہا ما پا - گی ما را سا	دہیوت	گندہار	"	"	مشر میسل کا راگ ہے - کم گایا جاتا ہے -
۱۸	اہیر بھیرون	سا را گی ما پا دہی نا سا	سا نا دہی پا ما گی را سا	کھرج	مدھم	"	"	نکھاد ابی راگ مین کومل ہے - اسکے پوروانگ مین بھیرون اور اترانگ مین کافی کے سُر ہین -

بھیروین ٹھاٹھ

جاننا چاہیے کہ رواج مین جس ٹھاٹھ کو ہم لوگ بھیروین ٹھاٹھ کہتے ہین گرنتھ کار اسے ٹوڑی ٹھاٹھ کہتے ہین دراصل آجکل اِس ٹھاٹھ کا نام اِس نام کی راگنی پر رکھا گیا ہے جو بہت مشہور ہے یعنی بھیروین۔ اس ٹھاٹھ کے سُر حسب ذیل ہین۔ کھرج۔ کومل رکھب۔ کومل گندھار۔ سُدھ مدھم۔ پنچم۔ کومل دھیوت کومل نکھاد۔ اِس ٹھاٹھ مین سب سے پہلا راگ باعتبار اہمیت بھیروین ہے جسکے نام سے یہ ٹھاٹھ مشہور ہی لہذا پہلے اسکا بیان لکھا جاتا ہے۔

بھیروین

بھیروین ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اِسکی آروہی امروہی مین سب سُر لگائے جاتے ہین۔ یہ راگ اترانگ کا ہی کسی مت مین کھرج وادی اور پنچم یا مدھم کو سموادی مانتے ہین اور کسی مین دھیوت وادی اور گندھار کو سموادی قرار دیتے ہین۔ یہ دونون مت قاعدے سے ٹھیک ہین اور گائک کی پسند پر ہے کہ اِن دو مین سے جسکو چاہے اختیار کرے۔ گرنتھون مین بھیروین کی رکھب تیور لکھی ہے لیکن رواج مین کومل رکھب ہی۔ بلکہ یون کہنا زیادہ مناسب ہوگا دونون رکھبون کا بھیروین مین استعمال ہوتا ہی چتر پنڈت اپنے گرنتھ لکش سنگیت مین لکھتے ہین کہ بھیروین مین تیور رکھب غلط نہین ہے اور نہ اِس سے راگ مین کوئی خرابی واقع ہوتی ہے۔ دکھن کے ملک کے پنڈت اپنی بھیروین کو ٹوڑی کہتے ہین یہ بات سب کو معلوم ہے۔ وہ لوگ اپنی بھیروین کو نٹ بھیروین ٹھاٹھ یعنی اساوری ٹھاٹھ پر گاتے ہین اور گرنتھون کے اعتبار سے یہ انکا مت غلط نہین ہے۔ آروہی۔ سا را گا ما پا دھا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھا پا ما گا را سا۔

لچھن گیت بھیروین۔ تیتالہ

استائی۔ سب جن بھیروی ٹھاٹھ بکھانت رے گا دھا نی کومل مدھم سُدھ کر پرات سمے بھگتی رس منہت بھیروی راگنی مانت۔

انترہ۔ مالکنس۔ دھناسری۔ اساوری۔ بھوپال۔ دکھاوت رے، پا دھا گا نی مانی چھانڈت سُر کو چتر سُروپ سناوت۔

استائی

ما	ما	پا	ما	گا	ــ	را	را	سا	ــ	دھا	نا	سا	ــ	سا	سا
سَ	ت	جَ	نَ	نبھے	اے	رَ	وی	ٹھا	آ	ٹھ	ب	کھا	آ	نَ	ت
×				۳				○				ا			
نا	نا	نا	نا	نا	ــ	دھا	پا	دھا	ــ	دھا	دھا	پا	پا	ما	ما
رے	گا	دھا	نی	کو	او	مَ	ل	مَ	آ	دھ	مَ	سُ	دھ	کَ	رَ
×				۳				○				ا			
نا	ــ	نا	نا	نا	نا	دھا	نا	سا	ــ	را	نا	سا	ــ	سا	سا
پرا	آ	تَ	سَ	سے	اے	بھ	آ	کتی	ای	رَ	سَ	مَ	نَ	ہِ	ت
×				۳				○				ا			
سا	ــ	دھا	دھا	پا	ــ	دھا	پا	ما	ــ	ما	ما	ما	ما	پا	ما
بھے	اے	رَ	دِی	رَا	آ	گَ	نی	ما	آ	نَ	ت	سَ	ب	جَ	نَ
×				۳				○				ا			

انترہ

گا	ــ	گا	گا	ــ	گا	گا	ــ	ما	ــ	ما	ما	ما	ــ	ما	ــ
ما	آ	لَ	کنَ	اَن	سَ	دھ	آ	نا	آ	سی	ری	آ	آ	سا	آ
×				۳				○				ا			
گا	گا	گا	ــ	ما	ــ	پادھا	پاما	گا	ــ	ــ	ــ	ــ	ــ	را	سا
وَ	ری	بھو	او	پا	آ	ل	دی	کھا	آ	آ	آ	آ	آ	وَ	تَ
×				۳				○				ا			
سا	سا	دھا	دھا	پا	پا	پا	پا	پا	ــ	دھا	دھا	پا	پا	گا	ــ
رے	پا	دھ	رَ	گا	نی	ما	نی	چھان	آن	ڈ	ت	سُ	رَ	کو	اُو
×				۳				○				ا			
سا	سا	دھا	دھا	پا	ــ	دھا	پا	ما	ــ	ما	ما	ما	ما	پا	ما
پچ	ت	رَ	سَ	رُو	او	پ	سُ	نا	آ	وَ	ت	سَ	ب	جَ	نَ
×				۳				○				ا			

مالکوس

بھیرویں ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی۔ رکھب اور پنچم اسکے ورج سُر ہین۔ سُدھ مدھم اسکا وادی سُر ہے۔ یہ راگ الاپ کرنے کے قابل ہے۔ رات کے تیسرے پہر مین گانا چاہیے۔ اِس راگ کا مزاج بہت ٹھہرا ہوا ہے اور مدھم اسمین بہت واضح طور پر دکھانا چاہیے۔ اچھے گانے والے امروہی مین رکھب اور پنچم کو بھی کن مین لگا جاتے ہین اور یہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کلیان ٹھاٹھ مین رکھب اور پنچم ورج ہونے سے ہنڈول پیدا ہوتا ہے۔ اِسی طرح بھیرویں کے ٹھاٹھ مین انھین دونون سُرون کے ورج ہونے سے مالکوس نکلتا ہے۔ آروہی۔ سا گا ما دہا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دہا ما گا سا۔

لچھن گیت مالکوس جھپتال

آستائی۔ شاستر پرمان راگ کر گان۔ سُدھ مدّرا سُدھ بانی واکو بڑو گیان۔

انترہ۔ سُر گا ما دہا نی ورکت رِ پا ورج کر گائے۔ مدھم چتر انش مالکوس کو جان۔

آستائی

گا	ما	دہا	نا	سا	گا	سا	نا	دہا	ما
شا	آ	آ	آ	ستر	پ	ر	ما	آ	ن
×		۲			○		۱		
دہا	دہا	سا	سا	سا	گا	سا	نا	دہا	ما
را	آ	آ	آ	گ	ک	ر	گا	آ	ن
×		۲			○		۱		
گا	گا	گا	ما	گا	سا	سا	نا	دہا	ما
سُ	دھ	مُ	اُ	درا	سُ	دھ	با	آ	نی
×		۲			○		۱		
گا	ما	دہا	نا	سا	گا	سا	نا	دہا	ما
دا	آ	آ	آ	کو	ب	ڈو	گیا	آ	ن
×		۲			○		۱		

انترہ

گا	ما	دہا	دہا	نا	سا	سا	سا	سا	سا
سُس	رَ	گا	ما	دہا	نی	وِ	کَ	رَ	تَ
×		۲			○		۱		
سا	سا	سا	سا	ا	گا	سا	نا	دہا	ما
ری	پا	وَ	رَ	ہَ	کَہ	رَ	گا	آ	لے
×		۲			○		۱		
گا	گا	ما	ما	ما	گا	ما	گا	ـــ	سا
مَ	آ	دھ	مَ	جَ	تَ	رَ	اَن	اَن	ش
×		۲			○		۱		
سا	سا	سا	سا	سا	گا	سا	نا	دہا	ما
ما	آ	لَ	کَو	اَہ	س	کَو	جا	آ	نَ
×		۲			○		۱		

بھوپال

بھیروین ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی اور اِسمین مدھم اور نکھاد کے سُر ورج ہین۔ اِسمین دھیوت اور گندہار کا سمواد ہے۔ یہ راگ رواج مین بہت کم گایا جاتا ہے اِسلیے کہ بھیروین سے اِسکی قطع شکل سے الگ ہوتی ہے۔ پنچم اور گندہار کی سنگت سے اِس راگ مین کچھ ٹوڈی کی شکل بھی ملتی ہے لیکن ٹوڈی مین نکھاد اور مدھم ورج نہین این یہ فرق ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ راگ نہایت علمی اصُول پر گرنتھ کارون نے ایجاد کیا ہے یعنی جسطرح شام کو تیور سُرون کے ٹھاٹھ کو اوڈو کرکے بھوپ کلیان نکالا ہے اسیطرح صبح کے وقت کومل سُرون کے ٹھاٹھ مین سے وہی سُر یعنی مدھم اور نکھاد ورج کرکے بھوپال کا راگ ایجاد کیا ہی آجکل مشکل یہ پڑتی ہے کہ بھیروین اسقدر عام پسند ہے اور ایسی کثرت کے ساتھ مروّج ہے کہ اِسمین سے چاہے جتنے سُر نکال دیے جائین لیکن بھیروین کا نقشہ دل سے نہین مٹتا۔

آروہی۔ سا را گا پا دہا سا

امروہی۔ سا دہا پا گا را سا۔

لچھن گیت چوتال

آستائی - ملائے سُر بھیروی کے بھائے تانَن دھاگا سنگت گُنی بھوپال بکھانت -
انترہ - کو اُو لچھی ٹوڈی کہت مانی ورجت پر زلیف چتر کہت شاستر سُمت

آستائی

دھا	دھا	سا	سا	سا	سا	سا	—	دھا	دھا	پا	—
م	لا	آ	اے	سُ	ر	بھے	اے	ر	وی	کے	اے
×		○		ا		○		ا		٢	
دھا	دھا	گا	گا	را	را	سا	سا	دھا	—	پا	پا
بھا	آ	آ	اے	ما	نی	دھا	گا	سَن	اَن	گُ	ت
×		○		ا		○		ا		٢	
گا	گا	دھا	—	پا	—	گا	گا	را	—	سا	سا
گُ	نی	بھو	او	پا	آ	ل	ب	کھا	آ	نَ	ت
×		○		ا		○		ا		٢	

انترہ

پا	پا	پا	پا	دھا	—	سادھا	—	سا	سا	سا	سا
کو	اُو	لَ	چھَ	می	ای	ٹو	او	ڈی	کَ	ھَ	ت
×		○		ا		○		ا		٢	
سا	را	گا	گا	را	را	گا	گا	را	—	سا	سا
ما	نی	وَ	ر	جَ	ش	پ	ر	زی	ای	لَ	ف
×		○		ا		○		ا		٢	
سا	سا	دھا	دھا	پا	پا	گا	—	را	را	سا	سا
پرَ	ت	ر	کَ	ھَ	ت	شا	آ	ستر	سُ	مَ	ت
×		○		ا		○		ا		٢	

اساوری

یہ راگ دو طریق پر گایا جاتا ہے ایک مت سے اسکا علیحدہ ٹھاٹھ ہے جسمین رکھب تیور ہے اور دوسری مت سے یہ بھیروین ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اسکی آروہی مین گندہار اور نکھاد ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے۔ مدہم گرہ کا سُر ہے۔ پنچم نیاس کا سُر ہے اور دھیوت وادی سُر ہے۔ گانے کا وقت دن کے دوسرے پہر مین مانا گیا ہے۔ آروہی۔ سا را ما پا دہا سا۔ امروہی۔ سا نا دہا پا ما گا را سا

لچھن گیت۔ سواری

استائی۔ گاے آساوری چتر بھیروی کے سُر ساچ بچارے ئے۔
انترہ۔ دیوگندہاری جونپوری کھٹ دیسی کرنیاری گائی چھ اُندت آروہن مُون وادی دھیوت سُر کو بچارے ئے۔

استائی

ما	—	ما	پا	—	سا	سا	نا	دہا	پا	نا	دہا	پا	پا
گا	آ	اے	آ	آ	سُ	وا	آ	آ	آ	ری	پچ	تَ	رَ
×						۳							

دہا	—	دہا	دہا	دُہا	—	پا	دہا	گا	—	گا	گا	را	—	سا	—
بھے	اے	رَ	دی	کے	اے	سُ	رَ	سان	آن	چَ	بِ	جا	آ	ری	ای
۵								ا							

انترہ

ما	—	—	پا	—	پا	دہا	—	—	دہا	سا	—	سا	سا
وے	اے	اے	دَ	اَ	گن	دہا	آ	آ	ری	جَ	آ	دَ	نَ
×						۳							

سا	را	گا	—	را	را	سا	—	سا	—	را	را	دہا	—	پا	—
پُو	اُو	ری	ای	کھَ	ٹَ	دے	اے	سی	ای	کَ	رَ	نیا	آ	ری	ای
۵								ا							

گاَ گاَ ــ رآ ــ سا رآ ــ سا ــ دھا دھا پا ــ

گا نی ای یتھان آن ڈ آ آ رُو دُ ھَ نَ مُون اُون

× ۰ ۳

پا ــ نا ــ دھا ــ ما دھا دھا ما پا دھا گا ــ را سا

وا آ دی ای دھے اسے وَ تَ سُ رَ کو بِ چا آ ری اسے

۰ ۱

دھناسری

یہ راگ بھی دو طریقون سے گایا جاتا ہے ایک کافی ٹھاٹھ پر جسکا ذکر اُس ٹھاٹھ کے راگون مین کیا جائیگا اور دوسری مت سے بھیروین ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین رکھب اور دیھوت ورج ہے اور امروہی مین سمپورن ہے۔ اِس راگ مین گائک لوگ پنچم وادی اور کھرج سموادی مانتے ہین۔ راگ کو مندر استہان کی نکھاد سے شروع کرنا مناسب ہی۔ بھیروین ٹھاٹھ کی دھناسری کا وقت بھی صبح کا ہونا لازم ہے اور کافی ٹھاٹھ کی دہناسری کا سہ پہر کے وقت گانا مناسب ہی۔ آروہی۔ نیا سا گا ما پا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھا پا ما گا را سا۔

سرگم تیتالہ

آستائی

نیا	سا	گا	ما	پا	پا	دھا	پا	ما	گا	ما	پا	ما	گا	را	سا
نی	سا	گا	ما	پا	پا	دھا	پا	ما	گا	ما	پا	ما	گا	رے	سا
۱				×				۳				۰			
نیا	سا	ما	گا	را	سا	نا	سا	پیا	ما	گا	پا	ما	گا	را	سا
نی	سا	ما	گا	رے	سا	نی	سا	پیا	ما	گا	پا	ما	گا	رے	سا
۱				×				۳				۰			

انترہ

پا پا گا ما	پا نا سا –	سا نا سا سا	گا را سا نا
پا یا گا ما	یا نی سا آ	سا نی سا سا	گا رے سا نی
۱	×	۳	۰
دھا پا ما پا	سا نا دھا پا	پا گا ما پا	ما گا را سا
دھا یا ما یا	سا نی دھا یا	پا گا ما پا	ما گا رے سا
۱	×	۳	۰

جنگولہ

یہ راگ بھی عجم کی موسیقی سے ہندوستانی موسیقی مین نقل کیا گیا ہے صحیح نام اسکا زنگولہ ہے جس کو گرنتھ کارون نے جنگولہ کردیا اور رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے جنگولہ جنگلا کہا جانے لگا۔ اس راگ مین بھیروین اور اساوری سلے ہوئے معلوم ہوتے ہین اور اترانگ پر زور رہتا ہے۔ جنگلا بھی مشر راگ کہا جاتا ہے یعنی دو تین ٹھاٹھون کے ملانے سے ایک راگ پیدا ہوا ہے۔ اِسکے گانے کا وقت صبح ہے۔ ایسے راگون مین ہمیشہ رواج کو دیکھ کر چلنا چاہیے۔

سوم ناتھ پنڈت اپنے گرنتھ مین لکھتے ہین کہ کرناٹ گونڈ جو گرنتھ کا راگ ہے اِ مین بھیرون ملانے سے یہ راگ پیدا ہوتا ہے اور چتر پنڈت اپنے گرنتھ لکش سنگیت مین لکھتے ہین کہ بھیروین اور اساوری ملاکر یہ راگ ہمنے سُنا ہے۔ آروہی۔ سا را گی ما پا دھی نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما گی را سا۔

خیال۔ اِکتالہ

استائی۔ مَن شمعے گدازم تو صبح دلکشائی۔
انترہ۔ سوزِ دگران نہ بینی میرد چو رُخ نمائی۔

استائی

گی ما	پا پا	ما گی	را –	– سا	سا را	
مَ آ	آ نَ	شَ آ	مَ آ	آ لے	گُ دا	
×	۰	۴	۰	۱	۲	

سا سا	را گی	ما ما	ما پا	ما گی	را سا
زم تو	او مں	نج دِ	لَ کُ	شا آ	ای ای
×	○	۴	○	۱	۲

انترہ

گی ما	— گی	ما ما	پا پا	پا تسا	نا دھی
سُو رَ	دَ گ	ران نہ	.بی تی	می رو	چو او
×	○	۴	○	۱	۲
پا پا	ما پا	دھی نا	دھی پا	ما گی	را سا
رُ خ	نُ ما	آ آ	آ آ	آ آ	ای ای
×	○	۴	○	۱	۲

موٹکی

اِسے بعض لوگ مودکی بھی کہتے ہین۔ یہ بھیروین ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اور اِسکی آروہی مین رکھب دُربل ہے اور امروہی مین دھیوت دُربل ہے۔ رواج مین دونون دھیوتون کا استعمال ہے۔ مدھم اِسمین وادی سُر ہے۔ اِس راگ کے اتر انگ مین بعض جگہ باگیسری کا انگ معلوم ہوتا ہے جو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ یہ راگ لوگ بہت کم جانتے ہین اسوجہ سے اِسکے سُروپ کی نسبت ہمیشہ گانکون مین تکرار رہتی ہے۔ یہ راگ بھی مشرمیل کا کہا جاتا ہے۔ گرنتھون مین یہ راگ پنچم راگ سے نکلتا ہے اور پنچم راگ کا ٹھاٹھ کسی کسی گرنتھ مین کافی کا بھی لکھتے ہین۔ آروہی۔ ناسا گا ما پا دھی نا سا۔ امروہی۔ سا دہا نا دھی پا ما گا را سا۔

لچھن گیت۔ جھپ تال

آستائی۔ گاوت سو موٹکی کرے مشرمیل سُون بھیروین ہر ہر یانی سا گا ما پا دھانی پا دہا گا رے سا رے پا گا۔

انترہ۔ باگیسری انگ اساوری سنگ انولوم اور وہ مدھم کرے انش۔

آستائی

سا	—	پا	نا	پا	سا	..	سا	—	—
گا	آ	دَ	تَ	شُو	مو	او	ٹَ	کی	ای
x		۳			۰		۱		
سا	ما	ما	--	پا	گا	—	را	سا	—
کَ	رے	رہ	اِ	شر	مے	اے	لَ	سُون	اوُں
x		۳			۰		۱		
گا	—	گا	گا	ما	را	—	را	سا	—
نھے	اے	رَ	دین	ءَ	ر	اَ	پہ	یا	آ
x		۳			۰		۱		
نا	سا	گا	—	ما	پا	دھی	پا	پا	دھی
ی	سا	گا	—	ما	پا	دہا	،	پا	دہا
x		۳			..		۱		
گا	—	را	—	سا	را	پا	گا	—	—
گا	—	ے	—	سا	ے	پا	گا	—	—
x		۳			۰		۱		

انترہ

ما	پا	سا	—	نا	سا	—	نا	سا	سا
با	آ	گے	اے	ہِں	ری	ای	اَن	اَن	گَ
x		۳			۰		۱		
سا	را گا	را	—	سا	نا	سا	دھا	—	پا
آ	آ	سا	آ	وَ	ری	ای	سن	اَن	گَ
x		۳			۰		۱		
پا دھا	ما پا	گا	—	ما	پا	دھی	سا نا	—	دھی پا
آ	نُو	لو	او	مَ	آ	وِ	رو	او	ھَر
x		۳			۰		۱		

	گا —	را را سا	را پا	گا — را	
	م آ	دھ م گ	ر ت	آن آن ش	
	×	۳	○	۱	

سُدھ ساونت

بھیروین ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہو اور نکھاد کا سُر اسمین ورج ہے۔ اسکی آروہی مین گندہارا اور نکھاد ورج ہے اور امروہی مین صرف نکھاد کا سُر ورج ہے۔ اس راگ مین مدہم وادی سُر ہے اور اساوری مین دھیوت وادی ہے یہ فرق ہے۔ بعض پنڈت کھرج کو وادی سُر بھی مانتے ہین۔ گانے کا وقت صبح کو اِس راگ کا رواج کرنا ٹک دیس مین زیادہ ہے لیکن یہان بھی گائک اِس راگ کو گاتے ہین۔ آروہی۔ سا را گا ما پا دھا سا۔ امروہی۔ سا دھا پا ما گا را سا۔ افسوس ہے کہ اسکی کوئی شی باوجود کوشش اسوقت تک نہ دستیاب ہوئی۔

بسنت مکھاری

یہ راگ بھی مشر میسل کا ہے یعنی بھیرون اور بھیروین کے ٹھاٹھون کو ملانے سے بسنت مکھاری پیدا ہوتی ہی۔ اِس راگ کے پوروانگ مین ہمیشہ بھیرون گایا جاتا ہے اور اترانگ مین بھیروین۔ یہ سُروپ بہت اچھا ہے۔ دھیوت اِس راگ مین وادی سُر ہے اور گانے کا وقت صبح ہے۔ اِس سُروپ کو لوگ کم جانتے ہین لیکن یہ راگ زیادہ گائے جانے کے قابل ہے۔ بھیرونکی نکھاد تیور ہے اور اِسکی نکھاد کومل ہے۔ آروہی۔ سا راگی ما پا دھا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھا پا ما گی را سا۔

لچھن گیت جھپتال

استائی۔ میل نکولا بھرن کرت مدھر سو لچھن راگ تب کہے بسنتی مکھاری سجن۔

انترہ۔ انش دھیوت سو شم رکھب منتری اُتم کرت رنجن چتر سندھی مگت جام دن۔

استائی

×	۳	۰	۱
سا —	سا گی ما	پا —	پا دھا پا
ے لے	لَ بَ کرُ	لا آ	بھ رَ نَ
پا پا	دھا نا تا	دھا دھا	نادھا دھا پا
کَ رَ	تَ مَ دُھ	رَ سُ	لَ چھ نَ
پا نا	دھا دھا پا	دھا پا	پا ما گی
را آ	گَ تَ بَ	کَ ہے	بَ سَ اَن
ما گی نا	دھا پا —	ما گی	رگی را سا
قِ ای	مُ کھا آ	ری ای	سُ حَ نَ

انترہ

×	۳	۰	۱
پا —	پا دھا —	نا نا	تا تا تا
اَن اَن	سَ دھے لے	وَ تَ	سُو شَ مَ
نا نا	نا تا —	را تا	تا دھا پا
رِ کھَ	بَ مَن اَن	نری ای	اُ اُت تَم
پا پا	نا دھا پا	دھا پا	پا ما گی
کَ رَ	تَ رکن اَن	جَ نَ	چُ تَ رَ
ما نا	دھا پا پا	ما گی	را را سا
سَن اَن	دھی گَ تَ	جا آ	مَ دِ نَ

(بھیروین ٹھاٹھ)

سُر- سا را گا ما پا دھا نا سا

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	بھیروین	سا را گا ما پا دہا نا سا	سا نا دہا پا ما گا را سا	پنچم یا کھرج	پنچم یا کھرج	سمپورن	صبح	بعض دہیوت کو وادی اور گندہار کو سموادی کرتے ہین معمولی راگ ہے۔
۲	مالکوس	سا گا ما دہا نا سا	سا نا دہا ما گا سا	مدہم	کھرج	اوڈواوڈو	پچھلا پہر شبکو	رکھب اور پنچم ورج ہین۔ معمولی راگ ہی
۳	بھوپال	سا را گا پا دہا سا	سا دہا پا گا را سا	دہیوت	رکھب	〃	صبح	جسطرح بھوپالی تیور سُرون سے شب کے وقت گائی جاتی ہے اِسی طرح بھوپال کومل سُرون سے صبح کے وقت گایا جاتا ہی معمولی راگ نہین ہے
۴	اساوری	سا را ما پا دہا سا	سا نا دہا پا ما گا را سا	〃	گندہار یا رکھب	اوڈو سمپورن	دوپہر دن کو	اترانگ پر راگ کے زورہے۔ اِس راگ مین بعض آروہی مین تیور رکھب اور امروہی مین کومل رکھب دیتے ہین۔ معمولی راگ ہی۔
۵	دہناسری	نا سا گا ما پا نا سا	سا نا دہا پا ما گا را سا	پنچم	کھرج	〃	صبح	اِس راگ کی دوسری قسم کافی ٹھاٹھ پر ہے اور تیسری قسم پوربی ٹھاٹھ پر جسکو پوریا دہناسری کہتے ہین معمولی برتاوے کا راگ نہین ہے
۶	جنگولہ	سا را گا ما پا دہی نا سا	سا نا دہی پا ما گی را سا	کھرج یا مدہم	پنچم یا کھرج	سمپورن	〃	کم گاتے ہین۔
۷	موٹکی	نا سا گا ما پا دہی نا سا	سا دہا نا دہی پا ما گا را سا	کھرج یا پنچم	〃	〃	〃	باگیسری اور ٹوڈی کو ملایا ہے۔ دونون ٹھاٹھ دین اور دونون ہوتین

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
								ہین۔ یہ راگ یہان مروج نہین ہے۔
۸	شدھ سانت	سا را ما پا دہا سا	سا دہا پا ما گا را سا	مدہم یا کھرج	کھرج یا پنچم	اوڈو کھاڈو	صبح	مدراس کیطرف زیادہ رواج ہے۔ یہان یہ راگ کم گایا جاتا ہے۔
۹	بسنت کیھاری	سا را گی ما پا دہا نا سا	سا نا دہا پا ما گی را سا	دھیوت	رکھب	سپورن	"	بھیروان اور بھیروین کو اس راگ مین ملایا ہے اسلیے گندہار اس راگ مین تیور ہے اور باقی سب سُر بھیروین کے ہین۔ یہان یہ راگ مروج نہین ہے۔

آساوری ٹھاٹھ

گرنتھون مین جو بھیروین ٹھاٹھ لکھا ہے اسکو آجکل اساوری ٹھاٹھ کہتے ہین اِسکے سُر حسب ذیل ہین کھرج۔ سُدھ یا تیور رکھب۔ کومل گندہار۔ سُدھ مدھم۔ پنچم۔ کومل دھیوت۔ کومل نکھاد۔ فی زمانہ اِس ٹھاٹھ کا نام اساوری راگنی سے لیا گیا ہے جو بہت مشہور ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ گرنتھون مین اس ٹھاٹھ کو بھیروین ٹھاٹھ اسلیے کہتے تھے کہ بھیروین کی رکھب تیور تھی لیکن چونکہ آجکل بھیروین کی رکھب مسلمہ طور پر کومل مانی جاتی ہے اِسلیے اِس ٹھاٹھ کو بھیروین ٹھاٹھ نہین کہہ سکتے اور یہی وجہ ہے کہ موخرین نے اِسکا نام اساوری ٹھاٹھ رکھدیا۔

اساوری

اساوری ٹھاٹھ کا اوڑو سمپورن راگ ہے۔ آروہی مین گندہار اور نکھاد ورج ہے اور امروہی مین سمپورن ہے۔ وادی سُر اسکا دھیوت ہے۔ مدھم گرہ کا سُر ہے اور پنچم نیاس کا سُر ہے۔ بعض گائک امروہی مین کومل رکھب بھی لگاتے ہین اِس سے شاستر کے قاعدے کی خلاف ورزی نہین ہوتی کیونکہ ویادی سُر امروہی مین لگائے جانے سے راگ نہین بگڑتا یہ شاستر کا مشہور قاعدہ ہے لیکن اساوری راگ کی صحت کے لیے کومل رکھب ضروری نہین ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اساوری مین کومل رکھب نہ لگائی جائے تو راگ نہ رہے گا۔ یہ غلطی ہے۔ کومل رکھب کو ویادی سُر سمجھ کر اساوری مین لگانا جائز ہے اور وہ بھی امروہی مین اور کسی حالت مین کومل رکھب کا اِستعمال جائز نہین۔ اِس راگ کا انگ ہمیشہ امروہی مین ظاہر ہوتا ہے کیونکہ یہ اترانگ کا راگ ہے۔ یہ بھی ایک مشہور قاعدہ گرنتھون کا ہے کہ اترانگ کے راگون کا سُروپ زیادہ تر امروہی مین کھلتا ہے۔

امروہی مین مدھم کم آتی ہے یعنی دُربل ہے اور گندھار اور پنچم کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ گانیکا وقت دن کے دوسرے پہر مین پنڈتون نے مقرر کیا ہے۔ آروہی۔ سا رے ما پا دھا سا۔ امروہی۔ سا نا دھا پا ما گا رے سا۔

سرگم۔ اِکتالہ

آستائی

رے	ما	رے	ما	پا	پا	نا	تا	دھا	نا	دھا	پا
رے	ما	رے	ما	پا	پا	سا	نی	دھا	نی	دھا	پا
×		○		۱		○		۳		۴	
ما	پا	تا	نا	دھا	پا	ما	پا	گا	گا	رے	سا
ما	پا	سا	نی	دھا	پا	ما	پا	گا	گا	رے	سا
×		○		۱		○		۳		۴	
رے	رے	سا	نا	دھا	پا	ما	پا	دھا	دھا	سا	—
رے	رے	سا	نی	دھا	پا	پا	ما	دھا	دھا	سا	—
×		○		۱		○		۳		۴	
رے	ما	پا	دھا	ما	پا	گا	گا	رے	رے	سا	—
رے	ما	پا	دھا	ما	پا	گا	گا	رے	رے	سا	—
×		○		۱		○		۳		۴	

انترہ

ما	ما	پا	پا	دھا	دھا	تا	—	رے	رے	تا	—
ما	ما	پا	پا	دھا	دھا	سا	آ	رے	رے	سا	آ
×		○		۱		○		۳		۴	
دھا	دھا	تا	—	تا	رے	گا	گا	رے	رے	تا	—
دھا	دھا	سا	آ	سا	رے	گا	گا	رے	رے	سا	آ
×		○		۱		○		۳		۴	
گا	گا	رے	تا	رے	تا	تا	رے	تا	نا	دھا	پا
گا	گا	رے	سا	رے	سا	سا	رے	سا	نی	دھا	پا
×		○		۱		○		۳		۴	
ما	ما	پا	نا	دھا	پا	ما	پا	گا	گا	رے	سا
ما	ما	پا	نی	دھا	پا	ما	پا	گا	گا	رے	سا
×		○		۱		○		۳		۴	

جونپوری

اساوری ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین گندہار ورج ہے اور امروہی سمپورن ہے۔ ایک مت سے اِسکا وادی سُر نکھاد ہے اور دوسری مت سے دہیوت ہی۔ گانے کا وقت دن کے دوسرے پہر مین مانا جاتا ہے۔ آجکل گائک لوگ اِسکو اساوری سے یون الگ کرتے ہین کہ اساوری مین دونون نکھین لگاتے ہین اسطرح کہ آروہی مین تیور رکھب اور امروہی مین کومل۔ اور جونپوری کی آروہی امروہی مین صرف تیور رکھب لگائی جاتی ہے لیکن فرق علمی اصول سے یہ ہے کہ اساوری کی آروہی مین دو سُر یعنی گندہار اور نکھاد ورج ہین اسطرح۔ سا رے ما پا دہا سا۔ اور جونپوری کی آروہی مین صرف گندہار کا سُر ورج ہی اور نکھاد ورج نہین ہے اِسطرح۔ سا رے ما پا دہا نی سا۔ اور اِسکو اصطلاحاً یون کہا جائے گا کہ اساوری کا سُروپ اوڈو سمپورن ہے یعنی آروہی مین اوڈو اور امروہی مین سمپورن۔ اور جونپوری کا سُروپ کھاڈو سمپورن ہے یعنی آروہی مین کھاڈو اور امروہی مین سمپورن۔ گانے کا وقت وہی ہے جو اساوری کا۔ یہ راگ گرنتھ کا نہین ہے بلکہ اساوری کے سُروپ سے سلطان حسین جونپوری نے اِسے اختراع کیا ہے بعض پنڈت اِس راگ کے متعلق ایسا کہتے ہین کہ اسمین اساوری اور مدہ ماد ملنا لازمی ہے۔

آروہی۔ سا رے ما پا دہا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دہا پا ما گا رے سا۔

لچھن گیت۔ تیتالہ

استائی۔ مورے سیّان جیونپوری کو سُنائے نت بھیروی کو میل رچائے سا رے ما پا دہا نی سا رے گا رے سا رے سا نی دہا پا۔

انترہ۔ اساوری کو تی سُون بچائے دیو گندہا نہ رہی دہا بھلے دیسی آدہا گا چترگُنی سن مت دھیوت وادی بنائے۔

استائی

دھا	ما	پا	سا	دھانا	پا	پادھا	ماپا	گارے	سارے	ما	ما	پا	—	پا	—
مو	رے	سیّ	یان	جی	ای	وَ	نَ	پو	ری	کو	سُ	نا	آ	اے	اے
○				۱				×				۳			

ما	پا	دہا	—	دہا	دہا	پا	دہا	گا	—	رے	رےسا	رے	—	سا	—
نَ	ٹَ	نھے	اے	رَ	دی	کو	او	ے	اے	لَ	رَ	چا		آ	لے لے
○				ا				×				۳			
سا	رے	ما	پا	دہا	نا	سا	رے	گا	رے	سا	رے	سا	نا	دہا	پا
سا	رے	ما	پا	دہا	نی	ا	رے	گا	رے	سا	رے	سا	نی	دہا	پا
○				ا				×				۳			

آہستہ

ما	—	پا	—	دہا	دہا	نا	—	سا	—	سا	سا	نا	سا	سا	—
آ	آ	سا	آ	وَ	ری	کو	او	نی	ای	سو	بَ	چا	آ	اے	اے
○				ا				×				۳			
دہا	—	دہا	دہا	نا	سا	سا	رے	گا	گا	رے	سا	نا	سا	دہا	پا
دے	ا	ہ	گن	دہا	آ	رَ	نَ	ری	دہا	سَ	مَ	جھا	آ	[illegible]	[illegible]
○				ا				×				۲			
دہا	—	دہا	—	نا	دہا	پا	دہا	گا	ما	دہا	پا	گا	—	رے	سا
دے	اے	سی	ای	آ	دہا	گا	رج	تَ	رَ	گو	نی	سَ	اَن	مَ	تَ
○				ا				×				۳			
گا	—	رے	رے	سا	—	نا	سا	نا	سا	ناسا	رے	نا	دہا	پا	دہاپا
دھے	لے	وَ	تَ	وا	آ	دی	بَ	نا	آ	آ	آ	اے	اے	اے	اے
○				ا				×				۳			

دیوگندہار

آجکل یہ راگ گندہاری کے نام سے ہمارے حصۂ ملک مین زیادہ مشہور ہے۔ یہ اساوری ٹھاٹھ کا اڈو سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین رکھب اور دھیوت کے سُر ورجت ہین اور امروہی مین سمپورن ہے مدھم گرد کا سُر ہے اور کھرج نیاس ہے۔ کھرج وادی اور پنچم سموادی ہے۔ اس راگ مین اساوری اور دھناسری بڑی خوبی سے ملائے گئے ہین۔ دھناسری کا انگ آروہی مین معلوم ہوتا ہی اور اساوری کا

انگ امروہی مین کھلتا ہے آجکل گائکون کو صحیح آروہی امروہی اور وادی سموادی سُر گندہار کے نہ جاننے کی وجہ سے اِس راگ کو اساوری سے الگ کرنے مین بڑی مشکل پڑتی ہے لہذا ذیل مین چار راگونکی جو ہمشکل ہین آروہی لکھی جاتی ہے تاکہ اسے خوب اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ امروہی لکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ سب سمپورن ہین - یہ چار راگ اساوری - جونپوری - گندہاری اور دیسی ہین جنمین ہمیشہ ایک راگ دوسرے سے ملجانے کا خوف رہتا ہے۔

۱	اساوری	سا	رے	ما	پا	دہا	سا	
۲	جونپوری	سا	رے	ما	پا	دہا	نی	سا
۳	گندہاری	سا	گا	ما	پا	نی	سا	
۴	دیسی	سا	رے	ما	پا	نی	سا	

اوپر صرف راگون کی آروہی لکھی گئی ہے اب اگر ہر ایک کے وادی سُر پر زور دیا جائیگا تو ہر ایک راگ کی شکل علیحدہ علیحدہ نکل آئے گی۔ اب چند غیر مروّج گرنتھون کی متون، کا ذکر کیا جاتا ہے۔ کسی گرنتھ مین دیوگندہار بھیروین کے ٹھاٹھ پر آتا ہے اور اِسمین گندہار اور نکھاد کے سُر ورج ہین پنچم وادی ہے۔ کھرج نیاس کا سُر ہے۔ بعض سنگیت گرنتھون مین اِس راگ کو کافی ٹھاٹھ پر لکھا ہے لیکن آجکل کومل دھیوت رواج مین ہے۔ کرناٹک سنگیتون مین دیوگندہار بلاول ٹھاٹھ مین ہے مگر ایسا سُروپ اسطرف لوگ نہین مانتے۔ گانے کا وقت وہی ہے جو اساوری کا ہے۔ آروہی۔ سا گا ما پا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دہا پا ما گا رے سا۔

لچھن گیت۔ جھپ تال

آستائی۔ دیوگندہار سب مانت گُنی لوک اساوری میل رَتی دہا تجت ادھی روھ۔
انترہ۔ سا پا کرت سمواد دھناسری انگ وِ بُدھمت لچھگت سوچ کہے چتر مت۔

آستائی

ما	پا	نا	دہا	پا	سا	—	سا	سا	سا	سا	
دے	اے	وَ	گن	ان	دہا	آ	ر	س	ب		
×		۳			۵		۱				

نا	ـــ	سا	سا	گا	رے	سا	دھا	ـــ	پا
ما	آ	نَ	تَ	گُ	نی	ای	لو	او	کَ
×		۳			○		۱		
پا	ـــ	گا	ـــ	ما	پا	ـــ	رے	سا	سا
آ	آ	سا	آ	دَ	ری	ای	مے	اے	لَ
×		۳			○		۱		
پا	پا	گا	ما	پا	گا	گا	رے	ـــ	سا
ری	دھا	تَ	جَ	تَ	اَ	دھی	رو	او	ھَ
×		۳			○		۱		

انترہ

ما	پا	دھا	دھا	پا	سا	ـــ	سا	ـــ	سا
سا	پا	کَ	رَ	تَ	سَ	مُ	وا	آ	دی
×		۳			○		۱		
رے	سا	گا	ـــ	رے	رے	سا	دھا	ـــ	پا
دھ	اَ	ننّا	آ	سِ	ری	ای	اَن	اَن	گَ
×		۳			○		۱		
پا	پا	گا	ما	پا	دھا	پا	رے	سا	سا
دی	بُ	دھ	مُ	تَ	لَ	آ	پھ	گَ	تَ
×		۳			○		۱		
پا	ـــ	گا	ما	پا	گا	گا	رے	رے	سا
سو	او	جَ	کَ	سے	پَجَ	تَ	رَ	مَ	تَ
×		۳			○		۱		

سندھ بھیروین

اساوری ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ مدھم وادی سُر ہے پنچم کو کھرج بنا کر بھیروین گائی جائے تو سندھ

کی قطع ضرور نکل آئے گی۔ مندر اور مدھ استھان کے سرون سے اِس راگ کو گانا چاہیے۔

آروہی۔ سارے گا ما پا دھا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھا پا ما گا رے سا۔

لچھن گیت۔ تیتالہ

استائی۔ مندر پنچم کھرج سنگت نٹ یگ بھیروی میل بکھانت

انترہ۔ مدھم وادی تا مین سدھ کر سندھ بھیروی چتر بکھانت۔

استائی

پا	گا	رے	گا	سا	رے	نا	سا	گا	رے	نا	سا	نا	دھا	پا	پا
من	ان	د	ر	پن	ان	پچ	م	کھ	ر	ج	س	م	گ	ہ	ت
○				۱				×				۳			
پا	دھا	سا	سا	گا	رے	نا	نا	پا	—	دھا	سا	نا دھا	—	پا	پا
ن	ٹ	ی	گ	بھے	اے	ر	وی	مے	اے	ل	ب	کھا	آ	ن	ت
○				۱				×				۳			

انترہ

گا	سا	گا	ما	پا	—	دھا	پا	ما	ما	پا	—	دھا	پا	گا	رے
م	ا	دھ	م	وا	آ	دی	ای	تا	آ	مین	این	س	دھ	ک	ر
○				۱				×				۳			
پا	گا	رے	گا	سا	رے	نا	سا	ما	گا	رے	سا	نا	دھا	پا	پا
سن	ان	دھ	او	بھے	لے	ر	وی	چ	ت	ر	ب	کھا	آ	ن	ت
○				۱				×				۳			

دیسی

اسا وری ٹھاٹھ کا اوڑو سمپورن راگ ہے۔ آروہی مین گندھار اور دھیوت کے سُر ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے

کھرج اور مدہم کا سمواد ہے اور گندہار کو کمپن کر دینا اچھا ہے۔ رکھب اور نکھاد کی سنگت اس راگ مین اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اِس راگ کے اترانگ مین اساوری اور پوروانگ مین سارنگ ملتا ہے ایسا بعض جاننے والون کا قول ہے۔ کوئی گائک اسمین بجاے کومل دھیوت کے تیور دھیوت لگاتے ہین اور بعض دونون دھیوتین لگاتے ہین یہ پسند پر موقوف ہی۔ آروہی۔ سارے ما پا نا سا۔ امروہی سا نا دھا پا ما گا رے سا۔

ہوری۔ دھمار۔ (بلمپت لے)

آستائی۔ بالم ہمرے بدیس سدہارے تھوری ہماری پیت ری۔
انترہ۔ آس بھری مین ہوت نراسی کیسی چتر کی دیکھو اُلٹی ریت ری۔

آستائی

گا	رے	گا	رے	ـ	سا	ـ	ما	پا	ـ	نا	ـ	سا	رے
با	آ	آ	لَ	آ	مَ	آ	ھَ	مَ	اَ	رے	اے	اے	رب
×					۲					۱			
گا	ـ	ـ	رے	ـ	سا	سا	نا	ـ	ـ	سا	ـ	سا	ـ
دے	اے	اے	اے	لے	سَ	رِں	دھا	اَ	آ	آ	آ	رے	اے
×					۳					۱			
رےما	رےما	رےما	رے	ما	ما	ما	پا	ـ	سا	دھا	ـ	پا	پا
تھو	او	او	ری	ای	ای	ھَ	ما	آ	آ	ری	ای	ای	ای
×					۳					۱			
ما	ـ	ـ	پا	ـ	ـ	دھا	گا	ـ	ـ	ری	ـ	نا	سا
پی	ای	ای	ای	ای	ای	ٹ	ری	ای	ای	ای	ای	ای	ای
×					۳					۱			

انترہ

ما ـــ پا نا ـــ	نا نا سا ـــ ـــ	نا سا سا ـــ
آ آ اَ سَ اَ	ا بھ ری ای ای	ای ای ین این
×	۳	۱
نا ـــ ـــ سا ـــ	سا سا نا ـــ ـــ	سا ـــ ـــ ـــ
ہو او او تَ اَ	اَ نِ را آ آ	سی ای ای ای
×	۳	۱
نا ـــ ـــ سا ـــ	سا رے سا ناسا ـــ	دہا ـــ پا پا
کے اے اے سی ای	ای پر تَ رَ آ	کی ای ای ای
×	۳	۱
پادہا پاما پا گا ـــ	رےگا ساگا رما رما ما	پا ـــ سا ـــ
دے کھو او سَ آ	کھی ای اُ لَ اَ	ٹی ای ای ای
×	۳	۱
دہا ـــ پا پا ما	پا دہا گا ـــ ـــ	رے ـــ نا سا
ری ای ای ای ای	ای تَ ری ای ای	ای ای ای ای
×	۳	۱

ابھیری

اساوری ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین رکھب اور دھیوت کے سُر ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے۔ مدھم وادی ہے اور نکھاد سموادی۔ اِس راگ کی شکل بھیم پلاسی سے بہت مشابہ ہے لیکن بھیم پلاسی کی دھیوت تیور ہے اور اسکی کومل۔ یہ دونون مین فرق ہے۔

واضح رہے کہ آجکل بعض مقامات پر بھیم پلاسی مین رکھب اور دھیوت کومل کرکے لگانے کا رواج ہے لیکن یہ گرنتھ کی مت نہین ہے۔ آروہی۔ سا گا ما پا نا سا۔ امروہی سا نا دہا پا ما گا رے سا۔

لچھن گیت جھپتال

سنگ لیے ابھیر گن ناچت مدن موہن سانوری صورت سوشم دہن شری برج دہن

انترہ۔ سُوگم پَن سَہت دُھن سمپورن رَکت گن اَدھر مُرلی کی سُن ہرت چترا کو مَن۔

آستائی

ما ما	پا پا سا	سا —	نا دھا پا	گا ما	پا دھا پا	گا ما	گا رے سا
سَن گَ	لی یے اَ	بھے ای	رَ گَ نَ	نا آ	جَ تَ مَ	وَ نَ	مو ھَ نَ
×	۳	○	۱	×	۳	○	۱
ما پا	نا سا سا	ما گا	رے سا سا	رے سا	رے نا سا	رے سا	نا دھا پا
سان آن	وَ ری صو	رَ تَ	سُ شَ مَ	وَھ نَ	دَھ نَ تِن	ری پر	جَ دھَ نَ
×	۳	○	۱	×	۳	○	۱

انترہ

پا پا	گا ما پا	نا نا	سا سا سا	نا سا	سا گا رے سا	سا —	نا دھا پا
سُو گَ	مَ یَ نَ	سَ ھِ	تَ دھُ نَ	سَم اَم	پُو رَ نَ	رَ آ	کت گُ نَ
×	۳	○	۱	×	۳	○	۱
گا گا	ما پا پا	گا ما	گا رے سا	رے نا	سا رے سا	نا سا	نا دھا پا
اَ دھَ	رَ مُ رَ	لی ای	کی سُ نَ	ھَ رَ	تَ چِ تَ	را آ	کو مَ نَ
×	۳	○	۱	×	۳	○	۱

درباری

اساوری ٹھاٹھ کا سمپورن کھاڈو راگ ہی۔ یہ راگ الاپ کے قابل ہے اور اسکا وقت رات کے دوسرے پہر مین پنڈتون نے مقرر کیا ہے۔ اِس راگ کا سب لطف مندر استھان کے سُرون مین ہے۔ گندھار آروہی مین دُربل ہے اور امروہی مین دھیوت ورج ہے۔ مدھ استھان کا رکھب اسمین وادی سُر ہے اور نکھاد اور پنچم کی سنگت اسمین رہتی ہے۔ گندھار اندولت یعنی جھولتی رہتی ہے۔ اِس راگ کو بلمپت لَے مین گانا مناسب ہی۔ کانہڑا جو مشہور ہے دراصل صحیح لفظ کرناٹ ہی جسکو بدل کر کانہڑا مشہور ہوا۔ اور درباری مسلمانون کا نام رکھا ہوا ہے۔ چونکہ آروہی مین گندھار کمزور ہے اسیلیے کانی سے الگ ہوجاتا ہی

اور امروہی میں دھیوت ورج ہونے سے اساوری سے بھی الگ ہوجاتا ہے۔ آروہی۔ سا رے ما پا دہا نا سا۔ امروہی۔ سا دہا نا پا گا ما رے سا۔

لچھن گیت درباری جھپتال

آستائی۔ دربار کی صورت گنین نکھانت نٹ بھیروین میل کرنات اُپ بھید۔
انترہ۔ وادی رکھب ہوت دھیوت بلوم تج گندہار مور چہت رسک جن من ہرت۔
سنچائی۔ مندر بحیثرات سنگت نیت پانی پا۔ پوروانگ نت پربل سوئی مشیتھ کے سمے۔
ابھوگ۔ آروہی اوروہی تچھ سنگیت مت۔ نی سا رے ما پا دہا نی سا رے سا۔ رے رے سانی پا گا گا ما رے سا۔

آستائی

رے	سا	دہا	نا	پا	سا	دہا	نا	سا	سا
د	ر	با	آ	ر	کی	ای	صو	ر	ت
×		۳			०		۱		
نا	سا	نا	سا	رے	دہا	—	نا	نا	پا
گُ	نی	ی	ن	ب	کھا	آ	ا	ن	ٹ
×		۳			०		۱		
ما	پا	دہا	—	نا	سا	دہا	نا	سا	سا
ن	ٹ	نبھے	ے	ر	وی	ای	مے	لے	ل
×		۳			०		۱		
گا	گا	گا	ما	رے	رے	رے	سا	نا	سا
کن	ر	نا	آ	ٹ	اُ	پ	نبھے	ے	د
×		۳			०		۱		

انترہ

ما	پا	دھا	—	نا	سا	سا	سا	—	سا
وا	آ	دی	ای	ری	کھ	پ	ہو	او	ت
×		۳			۰		۱		
سا	نا	رے	رے	سا	نا	سا	دھا	نا	پا
دھے	اے	ی	ت	بی	لو	او	م	ت	ج
×		۳			۰		۱		
گا	—	گا	—	ما	رے	—	سا	رے	سا
گن	ان	دھا	آ	ر	مو	او	آ	چھ	ت
×		۳			۰		۱		
ما	پا	سا	نا	پا	گا	ما	رے	رے	سا
ر	سی	ک	ج	ن	م	ن	ھ	ر	ت
×		۳			۰		۱		

سنچائی

ما	—	ما	ما	ما	پا	—	پا	نا	پا
من	ان	د	ر	بی	پچی	ای	ترا	آ	ت
×		۳			۰		۱		
ما	—	پا	پا	سا	نا	پا	پا	نا	پا
سن	ان	گ	ت	نی	یا	ت	پا	نی	پا
×		۳			۰		۱		
پا	—	گا	—	ما	رے	رے	سا	رے	سا
پر	او	روان	آن	گ	ن	ت	پر	ب	ل
×		۳			۰		۱		
ما	ما	پا	—	سا	دھا	—	نا	نا	پا
س	نی	شی	ای	ھر	کے	اے	س	ے	اے
×		۳			۰		۱		

ابھوگ

ما	پا	دھانا	ـــ	نا	سا	سا	نا	سا	سا
آ	آ	رو	او	ہی	آ	وَ	رو	او	ہی
×		۳			०		۱		
نا	سا	رے	سا	ـــ	نا	سا	دھا	نا	پا
لَ	آ	پھر	سن	اَن	گی	ای	ٹ	مَ	ٹ
×		۳			०		۱		
نا	سا	رے	ما	پا	دھا	نا	سا	رے	سا
نی	سا	رے	ما	پا	دھا	نی	سا	رے	سا
×		۳			०		۱		
رے	رے	سا	نا	پا	گا	گا	ما	رے	سا
رے	رے	سا	نی	پا	گا	گا	ما	رے	سا
×		۳			०		۱		

اڈانا

نٹ بھیرو ین میل یعنی اساوری ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اور کسی گرنتھ مین ہری پریا میل یعنی کافی ٹھاٹھ کے اوپر راگ مانا گیا ہے۔ گرنتھون کے مطابق اِس راگ مین کومل دہیوت نہین ہے لیکن آجکل رواج مین دھیوت کومل ہے۔ مدہم گرہ کا سُر ہے اور کھرج وادی ہے اِس وجہ سے اِس راگ مین سارنگ کی شکل پیدا ہوتی ہے لیکن امروہی مین پنچم اور گندھار کی سنگت سے گائک کو سارنگ سے اِسکو علٰحدہ کرنا چاہیے۔ کرناٹک یعنی مدراس کے ملک کے سنگیتون مین اِسے ٹھانہ راگ کہتے ہین اور اسکا ٹھاٹھ کھماج کا مانتے ہین درباری مین تمام لطف مندر اور مدہم استہان کے سُرون مین ہوتا ہے۔ اسیطرح اڈانے مین تار اور مدہم استہان کے سُر اچھے معلوم ہوتے ہین جو اچھے جاننے والے ہین وہ اِس بھید سے واقف ہین کہ آدھی رات سے بعد جسقدر راگ ہین انکے تار استہان کے سُرون مین زیادہ لطف آتا ہے لہذا ایسے راگن مین جاننے سے پہلے اڈانا گانا چاہیے۔ آروہی۔ سا رے ما پا دھا نا سا۔

امروہی یسا دہا پا گا ما رے سا۔

لچھن گیت اڈانا تیتالہ

استائی۔ گاوُاڈانا وی بُدھ جن نٹ بھیروین کو میل ملاوت مدھم گرہ اور وادی کھرج سُر پاگا سنگت سوَن جانا
انترہ۔ ہر پریا میل گنی کو گاوت رات سمے نت گا نا۔ دہا گا دُربل ات بلوم منوہر سارنگ چتر سما نا

استائی

ما	—	پا	سا	سا	—	نا	دہا	نا	سا	سا	سا	رے	رے	سا	سا
گا	—	او	آ	ڈا	آ	آ	آ	آ	آ	نا	وی	بُ	دھ	ج	ن
۱				×				۳				۰			
ما	پا	سا	—	نا	نا	پا	—	گا	گا	ما	ما	رے	—	سا	سا
ن	ٹ	بھ	لے	ر	وین	کو	مُ	ے	لے	ل	ب	نا	آ	و	ت
۱				×				۳				۰			
ما	—	ما	ما	پا	پا	دہا	نا	سا	دہا	نا	نا	سا	سا	سا	سا
م	آ	دھ	م	گر	ہ	او	ر	وا	آ	دی	کھ	ر	ج	سُ	ر
۱				×				۳				۰			
سا	سا	رے	ما	رے	رے	سا	—	نا	سا	ناسا	رے	نا	دہا	نا	ما
پا	گا	سن	ان	گ	ت	سوُن	اوُن	جا	آ	آ	آ	نا	آ	آ	آ
۱				×				۳				۰			

انترہ

ما	ما	پا	پا	دہا	—	نا	نا	سا	—	سا	سا	نا	سا	سا	سا
ہر	ر	پر	یا	ے	اے	ل	گُ	نی	ای	کو	او	گا	آ	و	ت
۱				×				۳				۰			
نا	—	سا	سا	رے	رے	سا	سا	نا	سا	ناسا	رے	دہا	دہا	نا	پا
بھا	آ	ت	سن	ے	اے	جو	ت	گا	آ	آ	آ	نا	آ	آ	آ
۱				×				۳				۰			

نا پا سا سا	نا نا پا پا	گاما گاما گاما ما	رے — سا سا
دہا گا دُ رَ	بَ لَ آ ٹ	ب لو مَ مَ	نو او ھَ رَ
۱	×	۳	○
نا سا سا سا	رے سا سا سا	نا سا ناسا رے	نا دہا نا ما
سا آ رَن گ	پَچ ٹ رَ سَ	ما آ آ آ	نا آ آ آ
۱	×	۳	○

کوشک

اسکو عام طور پر کونسی یا کوسی کہتے ہین۔ یہ اساوری ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے اس راگ مین مالکوس کا انگ بہت کچھ معلوم ہوتا ہے۔ مدھم کا سُر وادی ہے۔ جہان پنچم لگایا جاتا ہے وہان دھناسری کا انگ معلوم ہوتا ہے مگر اترانگ مین مالکوس ہونے سے دھناسری کا انگ جاتا رہتا ہے۔ دوسری ست سے یہ راگ کافی ٹھاٹھ پر مانا گیا ہے اور کانہڑے اور مالکوس سے مرکب خیال کیا جاتا ہے۔ ہم ایسے راگ کو کوسی کانہڑا کہتے ہین جو کافی ٹھاٹھ مین بیان کیا جائیگا۔ آروہی۔ نا سا گا ما۔ پا ما۔ دہا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دہا ما پا ما۔ گا رے سا۔

لچھن گیت۔ روپک

استائی۔ نٹ جگ بھیروی جن ستھان لچھہ گیانی کرت پرمان

انترہ۔ مدھم وادی منڈت استھان کے شک سُکھد بھید بکھانے رتی پا اور وہ گت چتر مت کوڈ گُنی رکھب ورجت جانے۔

استائی

سا سا	دہا نا	سا ما ما	ما گا	ما پا	گا رے سا	
نَ ٹ	چُ گ	نھے لے رَ	وی ای	جَ نُ	ستھا آ نَ	
۱	۲	×	۱	۲	×	
نا —	نا —	سا — سا	ہا گا	ما گا	رے سا سا	
لَ آ	چھ آ	گیا آ نی	کَ رَ	ٹ پَرَ	ما آ نے	
۱	۲	×	۱	۲	×	

انترہ

ما	گا	ما	دھا	نا	سا	سا	سا	—	سا	سا	سا	—	سا
مَ	اَ	دھَ	م	وا	آ	دی	مَن	اَن	ڈِ	تَ	ستھا	آ	نَ
۱		۲		×			۱		۲		×		
سا	—	سا	سا	نا	دھا	ما	ما	دھا	نا	سا	نا	دھا	ما
کے	اسے	ثِ	کَ	سُ	کھ	دَ	بھے	اسے	دَ	بَ	کھا	آ	نے
۱		۲		×			۱		۲		×		
ما	پا	گا	ما	رے	—	سا	نا	دھا	ما	دھا	نا	سا	سا
ری	پا	اَ	وَ	رو	او	ھَر	گَ	تَ	چَ	تَ	رَ	مَ	تَ
۱		۲		×			۱		۲		×		
سا	سا	سا	نا	دھا	ما	ما	ما	دھا	نا	دھا	ما	گا	سا
کو	اُو	گُ	نی	بِر	کھَ	بَ	وَ	رَ	جِ	تَ	جا	آ	نے
۱		۲		×			۱		۲		×		

کھٹ

اساوری ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اسمین دھیوت وادی ہے اور مدھم گرہ ہے۔ پنچم نیاس ہے۔ یہ راگ سنکیرن ہے یعنی کئی راگون سے ملکر بنا ہے اِسی لیے اِسکو پنڈت لوگ مشرمیل کا راگ مانتے ہین۔ اِسمین بلاول ٹھاٹھ بھی ملا ہوا ہے۔ اِس راگ کا مزاج شوخ ہونے سے گائک اِسکو ٹمک وغیرہ سے گاتے ہین۔ یہ اترانگ کا راگ ہے اور گانے کا وقت صبح ہے بعض گائک اسمین تیور گندھار بھی لگاتے ہین اور بعض تیور دھیوت سے گاتے ہین دونون رکھبین دونون گندھارین دونون نکھادین دونون دھیوتین لگاتے ہین۔ پورو انگ مین بھیرون کا انگ دکھایا جاتا ہے اور اترانگ مین اساوری کا انگ دکھاتے ہین بعض پنڈت کہتے ہین کہ یہ راگ چھ راگون سے ملکر بنا ہے اور اِسی لیے اِسکا نام کھٹ ہے کھٹ کے معنے سنسکرت مین چھ کے ضرور ہے۔ آروہی۔ نی سا گا ما پا۔ دھا نا سا۔ امروہی [illegible] پا۔ دھی ما۔ گی را سا

[illegible]

آستائی۔ پرتھم سندھ ٹھاٹھ نٹ بھیروی کو کرے دونوں ری دھا گانی سُون رُوپ اُتّم دھرے۔
انترہ۔ وادی دھیوت رُوچر سمے پربھات ہے مُورت کھٹ ملت پُونی چترمت کو اوکھے

آستائی

سا	نی	سا	گاما	ما	پا	—	دھا	دھا	پا
پر	تھ	م	س	دھ	ٹھا	آ	ٹھ	ن	ٹ
×		۳			○		۱		
دھا	—	دھا	دھا	—	سا	—	سا	دھانا	پا
بھے	اے	ر	وی	ای	کو	او	ک	رے	اے
×		۳			○		۱		
گاما	ما	دھانا	—	نا	دھا	پا	گاما	ما	ما
دو	او	نو	او	ری	دھا	گا	نی	ای	سُون
×		۳			○		۱		
گا	ما	نا	دھا	پا	پاما	ماگا	را	سا	—
رُو	اُو	پ	آ	نُو	پ	م	دھ	رے	اے
×		۳			○		۱		

انترہ

ما	پا	دھا	دھا	—	پانا	سا	سا	سا	سا
وا	آ	دی	دھے	اے	وَ	ت	رُو	چ	ر
×		۳			○		۱		
دھا	دھا	دھا	نی	سا	سارے	سا	دھا	—	پا
سَ	مے	اے	پ	ر	بھا	آ	ت	ہے	اے
×		۳			○		۱		
سانا	نا	نا	دھا	ما	پا	دھی	نی	سا	سا
مُو	ر	ت	کھ	ٹ	م	لَ	ت	پُو	نی
×		۳			○		۱		

رے سا	نا دھی ما	پا دھی	نی نی سا
چَ ٹ	رَ مَ تَ	کو اُو	کَ سے اسے
×	۳	○	۱
نا دھا	پا گما ما		
پُر تھَ	مَ سُ دھَ		
×	۳		

اساوری ٹھاٹھ

سُر۔ سا رے گا ما پا دھا نا سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	بَرن	وقت	کیفیت
۱	اساوری	سا رے ما پا دھا سا	سا نا دھا پا ما گا رے سا	دھیوت	رکھب	اوڈو سمپورن	دوسرا پہر دن کا	پنچم سے گندھار کی مینڈ اچھی معلوم ہوتی ہے معمولی برتاوے کا راگ ہے
۲	جونپوری	سا رے ما پا دھا نا سا	سا نا دھا پا ما گا رے سا	دھیوت یا نکھاد	رکھب یا گندھار	کھاڈو سمپورن	〃	معمولی راگ ہے۔
۳	دیوگندھار	سا گا ما پا نا سا	سا نا دھا پا ما گا رے سا	پنچم	کھرج	اوڈو سمپورن	〃	دھناسری اور اساوری کو ملایا ہے۔ آروہی میں دھناسری کا رنگ ہے لیکن اساوری کا انگ راگ میں رہنا چاہیے معمولی برتاوے کا راگ ہے
۴	سندھ بھیرین	سا رے گا ما پا دھا نا سا	سا نا دھا پا ما گا رے سا	کھرج یا مدھم	پنچم یا کھرج	سمپورن	〃	بعض امروہی میں کومل رکھب بھی دیتے ہیں۔ نہایت معمولی راگ ہے۔
۵	دیسی	سا رے ما پا نا سا	سا نا دھا پا ما گا رے سا	مدھم	کھرج	اوڈو سمپورن	〃	بعض دونوں دھیوتین لگاتے ہیں اور بعض صرف تیور دھیوت۔ معمولی راگ ہے
۶	ابھیری	نا سا گا ما پا نا۔ سا	سا نا دھا پا ما گا رے سا	〃	نکھاد	〃	صبح	پرانے گرنتھوں کا راگ ہے۔ کم گایا جاتا ہے۔
۷	درباری	نا سا۔ گا رے۔ ما پا۔ دھا نا سا	سا دھا نا پا۔ ما پا۔ گا۔ ما۔ رے سا	رکھب	نکھاد	سمپورن کھاڈو	آدھی رات	گندھار پر اندولت ہے بعض گندھار کو آروہی میں چھوڑ دیتے ہیں۔ نکھاد اور پنچم کی مینڈ اچھی ہے معمولی راگ ہے۔
۸	اڈانا	سا رے ما پا دھا نا سا	سا دھا پا گا ما رے سا	کھرج	پنچم	کھاڈو کھاڈو	〃	تار استھان میں اس راگ کو گانا چاہیے۔ پنچم اور گندھار کی سنگت

[illegible]	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۹ ۱۰	کوسی کھٹ	نِا سا۔گاما۔پاما۔دہانا سا نِی ساگاماپا۔ دہا سا	سانا دہاما پاما گارے سا سانا دہاپا۔دھی ما۔پاما۔گی راسا	مدھم دھیوت	کھرج رکھب	اوڑوسمپورن 〃	آدھی رات دوپہرون کو	رہتی ہے معمولی راگ ہے۔ مالکوس اور دھناسری ملی ہوئی معلوم ہوتی ہین۔کم گایا جاتا ہے۔ دونون رکھبین دونون گندہارین دونون دھیوتین اور دونون نکھادین ہین کئی راگون کو بہت خوبی کے ساتھ ملایا ہے اسلیے اِسکی آروہی امروہی بہت مشکل ہے۔

ٹوڈی ٹھاٹھ

گرنتھون مین اس ٹھاٹھ کا نام نٹ برالی میل ہی اور آجکل یہ نام اسکا ٹوڈی راگنی کی وجہ سے مشہور ہوا۔ اِس ٹھاٹھ مین حسب ذیل سُر ہین۔ کھرج۔ کومل رکھب۔ کومل گندہار۔ تیور یا کڑی مدھم۔ پنچم۔ کومل دھیوت۔ تیور نکھاد۔ اسمین سب سے پہلا راگ باعتبار اہمیت ٹوڈی ہے۔ واضح رہے کہ فی زمانناٹوڈی کے بہت سے اقسام مروج ہین لیکن یہ سب راگ مسلمانون کے ایجاد ہین۔ گرنتھون مین صرف ایک ٹوڈی ہے۔

ٹوڈی

نٹ برالی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ دھیوت اسمین وادی سُر ہی۔ آروہی مین رکھب دُربل ہے۔ اِس راگ مین بعض پنڈت گندہار کو بھی وادی مانتے ہین لیکن چونکہ اسکا وقت دوسرے پہر دن کا ہے اسلیے دھیوت کو وادی کرنا مناسب ہی اور گندہار کو سموادی۔ صبح کے وقت تیور مدہم کا راگون مین استعمال شاستر کے اعتبار سے اچھا نہین ہے لیکن چونکہ رواج مین تیور مدھم ہے لہذا مجبوراً اِسکو ماننا پڑتا ہے صبح کے وقت کے راگون مین آجکل علاوہ ٹوڈی کے گورسارنگ اور ہنڈول مین بھی تیور مدھم کا رواج ہے لیکن گرنتھون مین سُدھ مدھم ہے اور تیور مدہم جائز نہین ہے۔ رواج مین آجکل چند اقسام ٹوڈی کے گائے جاتے ہین جنہین گائک سُدھ مدھم بھی لگاتے ہین۔ اِس راگ کا مزاج قائم ہے لہذا بلمپت لے مین اِس راگ کو گانا زیادہ مناسب ہی اور سُننے والون کو زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ آروہی۔ سا را گا می پا دھا نی سا۔ امروہی سا نی دھا پا می گا را سا۔

خیال تیتالہ

استائی۔ لنگر کا کری یے جن مارو مورے انگوا لگجاوے۔
انترہ۔ سن پاوے موری ساس ننَدیا دور دور موہے گروا لگا وے۔

استائی

			می گا دھا پا —
			ر گ نَ —
×	۳	۵	۱

دھا	—	—	—	—	پا (دھا)	—	—	پا (دھا)	—	دھا	—	پا	(گا گا)	—	—
کا	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	کَ	آ	رِی	اِی	سیلے	اسے	اسے	اسے
×				۳				○				۱			
را	گا	را	—	سا	—	نی	سا	سا	سا	دھا	—	—	—	پا	دھا
جِ	نَ	ما	آ	رو	او	مو	رے	اَن	گ	وا	آ	آ	آ	لَ	گَ
×				۳				○				۱			
پا	می	دھا	پا	نی	دھا	سا	نی	را	دھا	سا (را)	نی	دھا	پا	گا (می)	می
جا	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	آ	وے	لَن	گَ	رَ
×				۳				○				۱			

انترہ

گا	می	دھا	—	نی	سا	را	سا	دھا	نی	سا	را	سا	نی	دھا	پا
سُ	نَ	پا	آ	وے	اسے	مو	ری	سا	آ	سَ	نَ	نَ	دی	یا	آ
۱				×				۳				○			
گا	راگا	را	سا	نی	دھا	پا	می	دھا	نی	سا	را	سا	نی	دھا	—
دو	او	رَ	دو	او	رَ	مو	سے	گَ	رَ	وا	آ	آ	لَ	گا	آ
۱				×				۳				○			
پا															
اسے															
۱															

بہادری ٹوڈی

یہ راگ نائک بخشو کا بنایا ہوا ہے جس زمانے مین یہ شخص سلطان بہادر گجراتی کے دربار مین ملازم تھا اسنے یہ راگ اختراع کیا اور سلطان بہادر بادشاہ کے نام پر اسکا بہادری ٹوڈی نام رکھا۔ ٹوڈی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اور معمولی ٹوڈی سے اسمین یہ فرق ہی کہ اسمین زیادہ تر مندر استھان کے سر مستعمل ہین مندر استھان کی دھیوت وادی ہے اور مدھ استھان کی گندھار سموادی ہے۔ اس راگ کو صرف مندر

اور مدھ استھان کے سُرون سے گانا چاہیے اور ستے کے بلمپت رہنا چاہیے اسوقت اسکی شکل علحدہ رہنا ممکن ہے۔ مدھم اور رکھب کی اس راگ مین سنگت رہتی ہے۔ آروہی۔ دہا پا دہا نِ سا ۔ را گا۔ می پا۔ دہا نِ سا ۔ امروہی۔ سا نی دہا۔ می گا را سا۔

لچھن گیت۔ سُول

آستائی۔ اَنُودُرت دُرت بِرام لگھو گرُو پلُت نِشان مانت تال انگ شاستر سُمت پرمان۔
انترہ۔ سم وشیم اناگت اَتیت گرہ اگم دُرت مدھ بلمپت بھید چتر پرمان۔

آستائی

دہا	دہا	پا	پا	دہا	دہا	را	را	ـــ	سا
اَ	نُو	دُر	تَ	دُر	تَ	بِ	را	آ	مَ
×		○		۱		۲		○	
سا	را	گا	گا	را	گا	را	سا	ـــ	سا
لَ	گھو	گُ	رُو	پُ لُ	تَ	نِ	شا	آ	نَ
×		○		۱		۲		○	
نِ	سا	گا	گا	می	را	گا	می	ـــ	دہا
ما	آ	نَ	تَ	تا	آ	لَ	اَن	اَن	گَ
×		○		۱		۲		○	
می	دہا	می	گا	را	گا	را	را	ـــ	سا
شا	آ	ستر	سُ	مَ	تَ	پَر	ما	آ	نَ
×		○		۱		۲		○	

انترہ

نِ	سا	گا	گا	می	می	پا	ـــ	دہا	پا
سَ	مَ	دی	شَ	مَ	اَ	نا	آ	گَ	تَ
×		○		۱		۲		○	

می	ـــ	دہا	دہا	نی	سا	نی	دہا	پا	پا
ا	تی	ای	ش	گر	ھ	آ	آ	گ	م
×		○		۱		۲		○	
می	دہا	نی	سا	را	گا	گا	می را	گا	می
ڈ	ر	ت	م	دھ	ب	لم	ام	پ	ت
×		○		۱		۲		○	
دہا	نی	دہا	می	گا	را	گا	را	ـــ	سا
ٹھے	اے	د	یح	ت	ر	پر	ما	آ	ن
×		○		۱		۲		○	

مُلتانی

ٹوڈی ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہی اور اسکا وقت تیسرے پہر دن کا ہے۔ اِس راگ کو پوربی ٹھاٹھ کے راگون سے پیشتر گانا چاہیے۔ اِسکی آروہی مین رکھب اور دھیوت کے سُر ورجِ ہین یہ اِسلیے کیا گیا کہ اِسکا وقت تیسرے پہر کا ہی اور رکھب اور دھیوت کے سُر صبح کے راگون کی نشانی ہین۔ امروہی مین یہ راگ سمپورن ہی پنچم کا سُر وادی ہے۔ اِس راگ مین مدھم اور گندہار کی سنگت رہتی ہے بلکہ ان دونون سُرونکا اندولن یعنی جھولانا زیادہ مناسب ہی۔ آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج ہے یہ تیسرے پہر کے راگونکی نشانی ہے کیونکہ گرنتھون مین پنڈت لکھتے ہین کہ دوپہر کے راگون مین دھیوت اور گندہار چھوڑنے والے راگون کو اچھی طرح گاکر سُننے والون کے دلون مین رکھب اور دھیوت چھوڑنے والے راگون کے سُننے کی خواہش پیدا کرنا چاہیے۔ مُلتانی مین گندہار کومل ہے اِسی کو تیور کرنے سے فوراً پوربی ٹھاٹھ مین داخل ہوجاتا ہے۔ دن کے پچھلے پہر مین جو راگ ہین انکا تمام لطف کھرج مدھم اور پنچم کے سُرون مین منتقل ہوجاتا ہے اس بات کو سب اچھے گانے والے جانتے ہین۔ آروہی۔ سا گا می پا نی سا۔ امروہی سانی دہا پا می گا را سا۔

لچھن گیت۔ اِکتالہ

استائی۔ میل برالی کو سادہ گاوت سب مُلتان آروہن رتی دہا سُر ہین سمے کہت اپران۔

انترہ ‑ پنچم جہان وادی ہوت ما گا پا گا سنگت سمان دھناسی پلاسی گہت تیور و سر جت سرمان۔

استائی

سا	نی	سا	سا	می	گا	می	—	پا	پا	—	پا
ے	اے	لَ	بَ	را	آ	لی	ای	کو	سا	آ	دھ
×		०		۱		०		۱		۲	
می	—	پا	دھا	پا	پا	—	می	پا	می	گا	—
گا	آ	وَ	ت	سَ	بَ	مُ	اُ	لَ	تا	آ	نَ
×		०		۱		०		۱		۲	
گا	می	پا	—	نی	نی	نی	سا	نی	دھا	پا	پا
اَ	آ	رو	او	ھَ	نَ	ری	دھا	سُ	رَ	پ	نَ
×		०		۱		०		۱		۲	
پا	پا	می	گا	می	پا	گا	—	را	سا	—	سا
سَ	ے	اے	کَ	ھَ	ت	اَ	آ	پ	را	آ	نَ
×		०		۱		०		۱		۲	

انترہ

پا	—	پا	می	گا	می	پا	نی	نی	سا	—	سا
پَن	اَن	پچ	مَ	جَ	ہان	وا	آ	دی	ہو	او	ت
×		०		۱		०		۱		۲	
نی	نی	سا	گا	را	سا	نی	نی	سا	نی	دھا	پا
ما	گا	پا	گا	سَن	اَن	گَ	ت	سَ	ما	آ	نَ
×		०		۱		०		۱		۲	
گا	می	پا	نی	سا	گا	را	—	سا	نی	سا	سا
دھ	اَ	ننا	آ	سی	پ	لا	آ	سی	گ	ھَ	ت
×		०		۱		०		۱		۲	

نی سا	نی دہا	پا گا	پا گا	را سا	ـــ سا
نی ای	وَ رَ	دھَ رَ	پَچ آ	تَر ما	آ نَ
×	○	ا	○	ا	۲

گوجری

ٹوڈی ٹھاٹھ کا کھاڈو یعنی چھ سُر کا راگ ہو اور پنچم اسمین ورج ہے۔ دھیوت وادی سُر ہے اور رکھب سموادی گانے کا وقت دن کے دوسرے پہر مین مانا گیا ہے۔ گرنتھون مین گوجری بھیرون ٹھاٹھ کی راگنی ہو اسمین بھی پنچم کا سُر ورج ہے لیکن آجکل غیر مروج ہے بعض گائک گوجری کو سمپورن کرکے گاتے ہین جس سے ٹوڈی اور گوجری مین کوئی فرق نہین معلوم ہوتا لہذا پنچم کو ورج کرکے گانا مناسب ہو اور یہی مت صحیح ہے آروہی۔ سارا گامی دہانی سا۔ امروہی۔ سانی دہامی گا راسا۔

لچھن گیت۔اِکتالہ

آستائی۔کہت چترگوجری سُرَن ما دہا نی سا رے گا رے رے سا نی سا گا گا رے گا ما گا دہا دہا ما گا ما دہا نی دہا ما گا دہا ما نی دہا ما گا دہا ما گا رے سا۔

انترہ۔دہا دہا ما دہا نی سا سا سا سا نی سا گا گا رے سا نی نی سا رے نی دہا گا گا رے سا سا نی نی سا رے رے نی دہا ما دہا نی دہا ما گا رے رے گا رے سا سا۔

آستائی

را را	گا را	سا سا	نی نی	سا را	نی دہا
کَ ھَ	تَ پَچ	تَ رَ	گو او	جَ ری	سُ رَ
×	○	ا	○	ا	۲
می دہا	نی سا	را سا	را گا	را را	سا ـــ
ما دہا	نی سا	رے سا	رے گا	رے رے	سا آ
×	○	ا	○	ا	۲
نی سا	گا گا	را گا	می گا	دہا دہا	می گا
نی سا	گا گا	رے گا	ما گا	دہا دہا	ما گا
×	○	ا	○	ا	۲

می	دھا	نی	دھا	می	گا	دھا	می	گا	را	سا	ـ
ما	دھا	نی	دھا	ما	گا	دھا	ما	گا	رے	سا	ـ
×		۰		۱		۰		۱		۲	

انترہ

دھا	دھا	می	ـ	دھا	ـ	نی	ـ	سا	سا	سا	سا
دھا	دھا	ما	آ	دھا	آ	ما	آ	سا	سا	سا	سا
×		۰		۱		۰		۱		۲	
نی	سا	گا	گا	را	سا	نی	نی	سا	را	نی	دھا
نی	سا	گا	گا	رے	سا	نی	نی	سا	رے	نی	دھا
×		۰		۱		۰		۱		۲	
گا	گا	را	ـ	سا	سا	نی	نی	سا	راسا	نیسا	دھا
گا	گا	رے	اے	سا	سا	نی	نی	سا	رے	نی	دھا
×		۰		۱		۰		۱		۲	
می	دھا	نی	دھا	می	گا	را	را	گا	را	سا	سا
ما	دھا	نی	دھا	ما	گا	رے	رے	گا	رے	سا	سا
×		۰		۱		۰		۱		۲	

میان کی ٹوڈی

ٹوڈی ٹھاٹھ سے میان کی ٹوڈی پیدا ہوتی ہے۔ دھیوت وادی ہے اور رکھب سموادی۔ اسکا گانا مندر اور مدھ استھان کے سُرون سے مانا گیا ہے۔ بلمپت لے مین یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہے اسمین پنچم کا سُر بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہے اور اسی بناپر اسکو ٹوڈی سے علحدہ کیا جاتا ہے۔ گانے کا وقت وہی ہی جو ٹوڈی کا ہے۔ آروہی۔ سا را سا۔ دھا نی سا۔ را گا۔ می دھا۔ نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھا پا۔ می گا را سا۔

چھن گیت جھپ تال

استائی۔ میاں کی بُدھ سُمت ٹوڈی دوتی یا جامین سُر برالی سہمت گاوت ابھی رام۔
انترہ۔ لے بلمپت بچر مدھ مندر رُوچِسُر سموادی کرت دھرپادت سدا رام۔

استائی

گاسا	ـــ	را	ـــ	سا	نی	سا	را	نی	دہا
می	ای	یان	آں	کی	بُ	دھ	سُ	مَ	تَ
×		۳			۰		۱		
می	ـــ	دہا	نی	سا	را	گا	را	ـــ	سا
ٹو	او	ڈی	ای	دو	تی	یا	جا	آ	مین
×		۳			۰		۱		
نی	سا	را	نی	دہا	دہا	نی	دہا	پا	پا
سُ	رَ	بَ	را	آ	لی	ای	سَ	ہِ	تَ
×		۳			۰		۱		
پا گا	گا	را	گا	گا	را	ـــ	را	ـــ	سا
گا	آ	وَ	تَ	اَ	بھی	ای	را	آ	مَ
×		۳			۰		۱		

انترہ

پا	پا	دہا	دہا	ـــ	سا	سا	نی	سا	سا
لے	اے	بِ	لَم	اَم	پِ	تَ	بِ	چَ	رَ
×		۳			۰		۱		
می	ـــ	دہا	نی	سا	را	گا	را	سا	دہا
مَ	اَ	دھ	مَ	اَ	ند	رَ	رُو	چَ	رَ
×		۳			۰		۱		
می	دہا	می	گا	گا	را	را	گا	را	سا
سَم	اَم	وا	آ	دی	کَ	رَ	تَ	دھَ	رَ
×		۳			۰		۱		

	مٹی —	دھا نی سا	را گا	را — سا	
	پا آ	ئو ت ئ	دا آ	را آ ئم	
	×	۳	۰	۱	

درباری ٹوڈی

یہ مشر میل کا راگ ہے اور درباری اور ٹوڈی کو ملا کر بنایا گیا ہے۔ ٹوڈی کے جسقدر اقسام مروج ہین انکا سارا دارومدار مدھم اور نکھاد کے سُرون پر ہی ایسا پنڈت لوگ کہتے ہین یعنی انھین دونون سُرون کو تیور اور کومل کرنے سے ٹوڈی کی قسمین بنائی گئی ہین۔ مثلاً درباری ٹوڈی مین تھوڑی اساوری ملانے سے بلاس خانی ٹوڈی ہو جائے گی۔ یہ جسقدر ٹوڈی کے اقسام ہین سب مسلمان گائکون کے ایجاد کیے ہوئے ہین گرنتھ مین کوئی قسم نہین لکھی ہے۔ علیحدہ علیحدہ راگ جوڑ دینے سے ہمیشہ انکی شکلون کے متعلق گائکون مین تکرار رہتی ہے حسب ذیل قسمین ٹوڈی کی مختلف مقامات مین مروج پائی جاتی ہین۔

۱ آسا ٹوڈی۔ ۲ گوجری ٹوڈی۔ ۳ گندھاری ٹوڈی ۴ حسینی ٹوڈی۔ ۵ بہادری ٹوڈی۔ ۶ درباری ٹوڈی۔ ۷ بلاس خانی ٹوڈی۔ ۸ لچھمی ٹوڈی۔ ۹ دیشی ٹوڈی۔ ۱۰ کھٹ ٹوڈی۔ ۱۱ لاچاری ٹوڈی ۱۲ سگھرائی ٹوڈی۔ ۱۳ مندریک ٹوڈی ۱۴ سوہا ٹوڈی۔ ۱۵ جونپوری ٹوڈی۔ ۱۶ میان کی ٹوڈی۔

چتر پنڈت اپنی گرنتھ لکش سنگیت مین لکھتے ہین "جن راگون کا میل دیا گیا ہو اُنکے نام شریک کرنے مین کوئی ہرج نہین ہے اور جہان راگ کے قاعدے یعنی آروہی امروہی اور وادی سموادی سُر اچھی طرح پر قائم ہوسکین اور راگ کا دھرم رہ سکے اِسکو راگ کہنے مین اور اِسے ماننے مین کچھ ہرج نہین ہے۔ کیونکہ گرنتھون مین راگ کا لچھن ایسا لکھا ہے کہ جو سُروپ سُننے والون کے دل کو خوش کرے اُسے راگ کہنا لازم ہے۔ مشر راگون کا بیان ہمیشہ تکرار پیدا کرتا ہے اِس وجہ سے مین نے اپنے گرنتھ (لکش سنگیت) مین زیادہ بیان نہین کیا۔ مسلمانون نے ہندو سنگیت کو کچھ بڑھایا ہے یہ غلط نہین ہے۔ دکھن کو سنگیتون مین اسوقت بھی مسلمان گائکون کے راگ بنائے ہوئے موجود ہین۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو اِسمین کوئی ہرج نہین ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہین کہ اِن راگون سے ہمارے سنگست مین اضافہ ہوگیا" آروہی۔

پا پا دھا دھا نا سا۔ را سا۔ گا۔ می پا۔ دھا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھا۔ نی دھا پا۔ گا ما گا را سا

لچھن گیت جھپتال

استائی۔ آدھ نیک روپ دربار ٹوڈی سوگھد کرناٹ سن لاگ پار ٹوڈی سوکر۔

انترہ۔ سوہت دہوا وے وا ای کرناٹ جل اپر میلا یت ولٹ ستگیرن۔ کہے چتر

استائی

ما	ما	پا	پا	دھا	نا	سا	سا	دھا	نا
آ	آ	دھ	نی	ک	رو	او	پ	د	ر
×		٣			○		١		
را	را	را	را	سا	نا	سا	سا	را	دھا
با	آ	ر	ٹو	او	ڈی	ای	ز	کھ	د
×		٣			○		١		
دھا	دھا	گا	گا	گا	را	را	گا	—	پا
ک	ر	نا	آ	ٹ	سن	ان	یو	او	گ
×		٣			○		١		
گا	ما	را	گا	را	سا	—	دھا	نا	سا
چا	آ	ر	ٹو	او	ڈی	ای	سو	ک	ر
×		٣			○		١		

انترہ

پا	پا	دھا	دھا	دھا	نی	نی	سا	—	سا
سو	او	ہ	ت	دھو	وا	وی	وا	آ	ری
×		٣			○		١		
دھا	نی	سا	را	گا	را	را	را	سا	دھا
ک	ر	نا	آ	ٹ	ج	ل	آ	پ	ر
×		٣			○		١		
دھا	نا	دھا	پا	دھا	ما	پا	گا	گا	ما
ے	اے	لا	آ	پ	ک	و	ل	س	ت
×		٣			○		١		

	دہا	نا	دہا	ما	پا	گا	ما	گا	را	سا	
	سَ	اَن	کی	رَ	نَ	کَ	ہٹ	پَ	تَ	رَ	
	×		۳			○		۱			

بلاس خانی ٹوڈی

ٹوڈی ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین گندہار ورج ہے اور امروہی سمپورن ہے۔ کھرج وادی ہے اور پنچم سموادی۔ اِس ٹوڈی کو بلاس خان پسر تانسین نے اختراع کیا ہے۔ یہ مشرمیل کا راگ ہی اور ٹوڈی اور اساوری ٹھاٹھ کے ملا دینے سے اِس راگ کی قطع پیدا ہوتی ہے۔ اِس آمیزش کی وجہ سے کڑی مدہم کی جگہ اِس راگ مین سُدھ مدہم آگئی۔ کڑی مدہم اگر لگائی بھی جاتی ہے تو کمی کے ساتھ۔ دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ دونون رکھب اِس راگ مین مستعمل ہین آروہی مین تیور رکھب اور امروہی مین کومل رکھب۔ اور اساوری کیطرح اِسمین بھی آروہی مین گندہار کا سُر ورج ہے۔ بلاس خانی ہمیشہ اساوری کیطرح گائی جاتی ہے لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ اسمین نکھاد تیور ہے اور اساوری کی نکھاد کومل ہے۔ یہی تیور نکھاد بلاس خانی مین ایک ایسا سُر ہے جو اِسکی قطع کو ٹوڈی سے ملا دیتا ہے اور اساوری سے علٰحدہ کر دیتا ہے۔ ہمارے حصۂ ملک یعنی لکھنؤ مین دونون نکھادون اور دونون مدہمون کا اِستعمال ہے لیکن تیور رکھب مصرف مین نہین آتی اور نہ گندہار آروہی مین ورج کیجاتی ہے۔ ذیل مین جو خیال اس راگ کا لکھا گیا ہے وہ اِسی طریقے پر ہے جیسے یہ راگ لکھنؤ مین گایا جاتا ہے۔ آروہی۔ سا رے ما پا دہا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دہا پا ما گا را سا

خیال تیتالہ

آستائی۔ جب تے مَن موہن دیکھی لا پیارا تب تے کچھ نا سوہاوے مائی

انترہ۔ اُنکے دیکھے بِن دیکھے جیا مین جو آوت ہے تو ہے یا ہو کیسے نہ جائے مائی

آستائی

دہا	دہا	می	گا	گا	—	را	سا	را	—	نی	—	گا	گا	—	گا
جَ	بَ	تے	اے	مَ	آ	آ	نَ	مو	او	او	او	او	ھَ	آ	نَ
۱				×				۳				○			

گا را را سا	نِ سا نِ نِ	دھا نی سا را	گا ـــ گا ـــ
وے اے ٹھی لا	پیا آ را آ	ت ب تے اے	کہ آ چھُ ن
۱	×	۳	○
پا ـــ ـــ پا	گا ـــ را سا	سا ـــ دھا ـــ	دھا سا دھا ـــ
نا آ آ سو	ہا آ آ آ	آ آ آ آ	آ آ آ آ
۱	×	۳	○
دھا نی سا را	گا ـــ ما ـــ	گا ـــ را ـــ	سا را گا می
آ آ آ آ	وے اے ما آ	آ آ آ آ	ای ای ای ای
۱	×	۳	○

انترہ

			ما ما دھا ـــ
			اُ ن کے اے
			○
دھا سا سا ـــ	سا سا نی سا را	سا نی سا را سا دھا	دھا نی دھا پا
وے اے کھے اے	پ ن وے	اے کھے جی	یا آ مین جو
۱	×	۳	○
پا ـــ پا پا	گا ـــ ما ـــ	نا ـــ دھا ـــ	ما ـــ گا ـــ
آ آ وَ تَ	ہے اے اے اے	اے اے اے اے	اے اے اے اے
۱	×	۳	○
را ـــ سا ـــ	نی ـــ سا ـــ	گا ـــ پا دھا	را ـــ سا ـــ
اے اے اے اے	تو او او او	ہے اے یا ہو	او او او او
۱	×	۳	○
سا دھا پا دھا	پا ـــ گا ـــ	دھا ـــ نی ـــ	سا را گا می
کی ای جے نہ	جا اے اے اے	ہا آ آ آ	آ آ ای ای
۱	×	۳	○

ٹوڈی ٹھاٹھ

سُر سا را گا می پا دھا نی سا

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	ٹوڈی	سا را گا می پا دھا نی سا	سا نی دھا پا می گا را سا	دھیوت	گندھار	سمپورن	دوپہر دن	معمولی راگ ہے۔
۲	بہادری ٹوڈی	دھا پا پا نی سا۔ راگامی پا۔ دھانی سا	سا نی دھا۔ می گا را سا	"	"	سمپورن کھاڈو	"	مندر استھان میں یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ امروہی میں پنچم ورج ہے۔ کم گایا جاتا ہے
۳	ملتانی	نی سا گا می پا نی سا	سا نی دھا پا می گا را سا	پنچم	نکھاد	اوڈو سمپورن	تیسرے پہر دن	معمولی راگ ہے۔
۴	گوجری	سا را گا می دھا نی سا	سا نی دھا می گا را سا	دھیوت	گندھار یا رکھب	کھاڈو کھاڈو	دوپہر دن	"
۵	میاں کی ٹوڈی	سا را سا۔ دھا نی سا۔ راگامی دھا۔ نی سا	سا نی دھا پا۔ می گا را سا	"	رکھب	کھاڈو سمپورن	"	آروہی میں پنچم نہیں ہے اور امروہی میں پنچم الپ ہے یعنی بہت کمی کے ساتھ لگائی جاتی ہے
۶	درباری ٹوڈی	پا نی پا نی سا۔ را ما۔ گا می پا۔ دھا نی سا	سا نی دھا پا۔ می دھا پا۔ گا ما گا را سا	کھرج	پنچم	وکر سمپورن	"	درباری اور ٹوڈی کو ملایا ہے۔ مندر استھان میں درباری ہوتی ہے اور مدھ استھان میں اور مدھ تیور ٹوڈی کی ہے۔ کم گائی جاتی ہے۔
۷	بلاس خانی ٹوڈی	سا رے ما پا دھا نی سا	سا نی دھا پا۔ ما گا۔ را سا	"	"	کھاڈو سمپورن	"	اساوری اور ٹوڈی کو ملایا ہے دونوں رسمیں ہیں۔ مدھم سدھ سُر ہے۔ آروہی میں گندھار نہیں ہے صرف نکھاد تیور ہے اور اسی سے ٹوڈی کی شکل پیدا ہوتی ہے۔ کم گاتے ہیں۔
۸	چھایا ٹوڈی	سا را گا۔ می دھا سا	سا دھا می گا را سا	دھیوت	رکھب	اوڈو اوڈو	"	پنچم اور نکھاد کے سُر ہیں۔ مندر استھان میں زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کم گائی جاتی ہے۔

پوربی ٹھاٹھ

شاستر گرنتھون مین جس ٹھاٹھ کو پیشتر رام کریا (रामक्रिया) کہتے تھے اسی کو آجکل پوربی ٹھاٹھ کہتے ہین۔ اسکے سُر حسب ذیل ہین۔ کھرج۔ کومل رکھب۔ تیور گندہار۔ تیور مدھم۔ پنچم۔ کومل دھیوت۔ کومل نکھاد۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو پوربی اور بھیرون ٹھاٹھ مین صرف ایک مدھم کا فرق ہے یعنی اگر بھیرون ٹھاٹھ مین سُدھ مدھم کی جگہ تیور مدھم رکھدیا جائے گا تو پوربی ٹھاٹھ بنجائے گا۔ کرناٹک سنگیت مین اس ٹھاٹھ کا نام کام وردھنی میل (कामवर्धनी) ہی۔ آجکل اس ٹھاٹھ کا نام۔ پوربی راگنی سے لیا گیا ہے جواب بیان کیجاتی ہے۔ واضح رہے کہ پوربی ٹھاٹھ مین جسقدر راگ ہین، وہ دو طریق پر گائے جاتے ہین بعض پوربی انگ اور بعض سری انگ۔ جو راگ پوربی انگ گائے جاتے ہین ان مین ہمیشہ نکھاد اور گندہار کی سنگت رہتی ہے اور جو راگ سری راگ کے طریق پر گائے جاتے ہین ان مین پنچم اور رکھب کی سنگت رہتی ہے۔

پوربی

کام وردھنی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ گانے کا وقت شام ہے۔ گندہار کا سُر اسمین وادی ہے عام طور پر اسے سری راگ کی راگنی مانتے ہین اور یہ سُروپ شام کے وقت واقعی بہت اچھا معلوم ہوتا ہی۔ سری راگ مین وادی سُر رکھب ہی اور پوربی مین گندہار وادی سُر ہے لہذا اس راگ کو سری راگ کے بعد گانا مناسب ہی۔ گائک اس راگ مین گندہار کے ساتھ سُدھ مدھم بھی امروہی مین لگاتے ہین اسمین کوئی شاستر کا قاعدہ نہین ٹوٹتا جیسا کہ پیشتر بیان کیا جاچکا ہے کسی گرنتھ مین پوربی راگنی بھیرون ٹھاٹھ پر لکھی ہوئی ہے اس اعتبار سے اسمین سُدھ مدھم کا ہونا لازم ہے لیکن چونکہ رواج مین یہ راگنی شام کے قریب گائی جاتی ہے لہذا گائک اسمین دونون مدھمین لگاتے ہین اور اصل تو یہ ہی کہ آجکل یہ راگنی دونون مدھمون ہی کے ذریعہ سے پہچانی جاتی ہے لیکن تیور مدھم پر زیادہ زور رہتا ہے۔ دکھن کے سنگیتون مین پوربی مین صرف تیور مدھم لکھی ہوئی ہے لیکن یہان ایسا رواج نہین ہے۔ شام کے وقت کے راگون مین پنچم کے سُر پر زیادہ خیال رکھنا چاہیے کیونکہ اسی کے اوپر سے بہت سے راگ الگ الگ ہوجاتے ہین۔

پیشتر بیان کیا جاچکا ہے کہ بھیرون ٹھاٹھ مین سُدھ مدھم کی جگہ تیور مدھم داخل کرنے سے پوربی ٹھاٹھ بنتا ہے اسیطرح پر بھیرون ٹھاٹھ کی آروہی مین مدھم اور نکھاد ورج کرنے سے جیسے رام کلی بنتی ہی اسی طور پر

پوربی ٹھاٹھ کی آروہی میں رکھب اور دھیوت کو ورجت کرنے سے ایک راگنی بنتی ہے جسکا نام رام کریا ہے۔
یہ تقسیم بھیرون اور پوربی ٹھاٹھون کی بابت ہے اور تیور مدہم دونوں کے ذریعہ سے اور انہین مدہم اور نکھاد ورجت
کرکے رام کلی اور راگ ... راگون کا نکالنا نہایت عمدہ اصول پر ہے۔ افسوس ہے کہ ہماری طرف اس راگ
یعنی رام کریا کا رواج نہین ہے لیکن ہمارے نزدیک یہ راگ رواج دیے جانے کے قابل ہی۔
اِس ٹھاٹھ کے اترانگ کے راگون مین ایک اور غیر مروّج راگ ہی جسکا نام برج (त्रिज) ہی اسمین بھی دونون
مدھمین ہین لیکن رات کے پچھلے پہر کا راگ ہونے کیوجہ سے اسمین سُدھ مدھم خلاصہ ہی۔ پوربی بڑی
سیدھی سُروپ کا راگ ہے یعنی اِسکی آروہی امروہی وکر یعنی ٹیڑھی نہین ہے۔ اِس راگ کو بھی آشرے
راگ کہتے ہین۔ آشرے راگ کی تعریف پیشتر بیان کیجاچکی ہے۔
بعض گائک کہتے ہین کہ سری راگ کی رکھب اور دھیوت سے پوربی کی رکھب اور دھیوت ایک سُرتی
اونچی ہے مگر ایسی باتون سے ہمیشہ تکرار بڑھتی ہے اور نتیجہ کچھ نہین پیدا ہوتا۔ ہمارے حصہٴ ملک یعنی لکھنؤ
مین یہ رواج ہے کہ پوربی مین دونون دھیوتین لگائی جاتی ہین بلکہ زیادہ تر صرف تیور دھیوت کا رہتا ہی
اور کومل دھیوت کمی کے ساتھ مستعمل ہوتی ہے۔ آروہی سا را گی می پا دہا نی سا۔ امروہی سا نی
دہا پا می گی را سا۔

لچھن گیت پوربی چکرتال

استائی۔ ارے مَن رَبَن بچار تج سب اَویچار گھری پل اَودھ بیتت۔
انترہ۔ چترکو کرسمرن ہوت بہو ترن چکر دھر کو سمبھار۔

استائی

	پا دہا می پا	می گی	گی ما را	گی گی
	اَ رے مَ نَ	رَ بَ	نَ بِ	چا رَ
	×	۲	۳	۴
	نی را گی می	گی را	سا سا	
	تَ جَ سَ بَ	اَ وِی	چا رَ	
	۵	۶	۷	

می دِہا نِی سا	نِی را	گی را	سا سا
گھا ری پ ل	آ و	دھ بی	ت ت
٨	٩	○	○
انترہ			
گی گی می دہا	نی نی	سا سا	سا سا
چ ت ر کو	ک ر	ں م	ر ن
×	۲	۳	۴
نی سا سا را	سانی نی	دہا پا	
ہو او ت بھ	و ت	ر ن	
۵	۶	۷	
می دہا می گی	می را	گی را	سا سا
ج آ کر آ	دھ ر	کو م	بہا ر
٨	٩	○	○

سری راگ

پوربی ٹھاٹھ سے سری راگ نکلتا ہے لیکن بعض مرّوجہ مت اور شاستروں مین سری راگ کا ٹھاٹھ کافی ہی۔ آروہی مین گندہار اور دھیوت ورج کرنے کا رواج ہے اور امروہی اسکی سمپورن ہی۔ رکھب وادی سُر ہے اور سموادی پنچم ہے اور کوئی پنچم کو وادی مانتا ہے اور کھرج کو سموادی۔ دکھن کے پنڈت گرنتھون کے مت کے اعتبار سے اِس راگ کو کافی کے ٹھاٹھ پر گاتے ہین۔ اِس راگ کا مزاج قائم ہی اِسلیے بلمپت لے مین گانا زیادہ بہتر ہے۔ گانے کا وقت شام ہے۔ سری راگ مین بعض کا یہ قول ہے کہ دہیوت کو سموادی کرنا چاہیے لیکن چونکہ دھیوت آروہی مین ورج ہے لہذا الکش سنگیت کے مصنف چتر پنڈت کے نزدیک پنچم ہی کو سموادی ماننا چاہیے۔ آروہی۔ سا رامی پا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دہا پا می گی را سا

لچھن گیت سری راگ چوتالہ

آستائی۔ سری راگ گنی بکھانے پوربی کو میل جانے آروہن دہا گابن کر وادی سُر رکھب مانے۔

انترہ۔ گورنی مالوی ترون پوروی کی سوہت بھار بجا پانچ شبہ تیرانہ رے یست ستہ یرمانے۔
بیچائی)۔ مرن ہر بھوپال جیت کلیان ہمیرہیم۔ پوریا آشام کہت کلپ درم تن پہ نامے
ابہوگ۔ تن سا لرہہ گو مالو گمبھیر سندھ گو گاو کلیان کنبد جاو بت مت پرمانے۔

آستائی

را	را	را	ا	—	نا	نی	نی	سا	نی	دھا	پا
ی	دی	ای	را	آ	گ	گ	ی	ب	کھا	آ	ئے
x		٥		ا		٥		ا		۲	
می	—	پا	دھا	می	گی	گی	—	را	سا	[illegible]	سا
یو	او	ر	دی	کو	او	ئے	اے	اَ	جا	آ	ئے
x		٥		ا		٥		ا		۲	
نی	سا	را	—	سا	سا	دھا	پا	نی	نی	سا	سا
آ	آ	رو	او	ھر	نَ	دھا	گا	ب	نَ	نَ	ز
x		٥		ا		٥		ا		۲	
نی	سا	نی	دھا	پا	دھاپا	می	گی	را	گی	را	سا
وا	آ	دی	ای	سُ	رَ	رِ	کھَ	بَ	ما	آ	ئے
x		٥		ا		٥		ا		۲	

انترہ

پا	دھا	پا	—	نی	—	نی	نی	سا	سا	سا	سا
گو	او	ری	ای	ما	آ	لَ	وی	تِ	ر	وَ	نَ
x		٥		ا		٥		ا		۲	
نی	—	را	گی	را	—	سا	—	نی	—	دھا	پا
پو	او	رَ	وی	ای	ای	کو	او	سو	او	ھَ	ٹ
x		٥		ا		٥		ا		۲	

نی —	را گی	گی سا	نی —	سا نی	دھا پا
ا آ	لَ وَ	گم ام	بھی ای	رَ میں	اِن دکھ
×	○	١	○	١	٢
می می	پا —	نی سا	را —	سا نی	سا سا
گو او	گاو او	او کَ	لیا آ	نَ کمُ	اُم بھ
×	○	١	○	١	٢
نی سا	نی دھا	— پا	می گی	را گی	را سا
بھا آ	وَ بہ	اَ ٹ	مَ تَ	پَر ما	آ نے
×	○	١	○	١	٢

ہنس نارائن

پوربی ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہے اور آروہی مین دھیوت اور نکھاد کے سُر ورج ہین اور امروہی مین صرف دھیوت کا سُر ورج ہے۔ کھرج وادی اور پنچم سموادی ہے۔ پوربی ٹھاٹھ مین اِس راگ کے علاوہ کوئی دوسرا متذکرہ بالا سُرون کو اِسی طریق پر آروہی امروہی مین ورج نہین کرتا۔ گانے کا وقت سہ پہر ہے۔ آروہی۔ سا را گی می پا سا۔ امروہی۔ سا نی پا می گی را سا۔

لچھن گیت تیتالہ

آستائی۔ بھج مَن نارائن ہنس نام پُورَت سَب تورے مَن کے شیو کام

انترہ۔ نام لیت واکو ندہن نہ پیرت جا شرَن چترتجے ابھی مان۔

آستائی

سا را گی می	پا — پا —	می گی گی می پا	می گی را سا
بھَ جَ مَ نَ	نا آ را آ	ئَ ن ہَن اَن	سَ نا آ مَ
١	×	٣	○
سا را گی را	سا سا پا پا	می گی می را	گی را — سا
پو اُو رَ تَ	سَ بَ تو رے	مَ نَ کے شی	وَ کا آ مَ
١	×	٣	○

انترہ

پا	—	پا	سا	سا	سا	سا	سا	رآ	رآ	گا	رآ	سا	—	رآ	سا
تا	آ	م	ے	لے	ت	وا	آ	کو	ن	دھن	ن	پی	ای	ر	ت
۱				×				۳				۰			
سا	—	رآ	نی	پا	پا	پا	پا	می	گی	می	می گی	پا	گی	را	سا
جا	آ	شس	ر	ن	ج	ت	ر	ت	ج	ا	بھی	ای	ما	آ	ن
۱				×				۳				۰			

مالوی

پوربی ٹھاٹھ کی سمپورن راگنی ہے۔آروہی مین نکھاد دُربل یعنی کمزور ہے اور امروہی مین دھوت دُربل ہی اسلیے کھاڈو کھاڈو کرکے گائی جاتی ہے یہ راگنی بھی سری انگ گائی جاتی ہے اور سری راگ کی ایسی رکھب اسمین بھی وادی ہے۔اس راگنی کو شام کے وقت گانا چاہیے۔سندھی پرکاشس راگومین جیساکہ پیشتر بیان کیا جاچکا ہے گندہارا اور پنچم کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے لہذا یہ سنگت اس راگ مین بھی گائک لوگ دکھلاتے ہین۔یہ راگ پنڈتون نے نیا نکالا ہے اور چونکہ خوبصورت ہی اسلیے مانا جاتا ہے کسی گرنتھ مین مالوی مارواٹھاٹھ مین پائی جاتی ہے یعنی اسکی دھیوت تیور لکھی ہے۔سارامرت گرنتھ مین یہ راگنی بھیرون کے ٹھاٹھ پر لکھی ہے اور کسی گرنتھ مین یہ راگنی کھماچ ٹھاٹھ پر پائی جاتی ہی لیکن یہ مختلف متین پرانے زمانے کی ہین اور مروج نہین ہین۔آروہی۔سارا گی می پا۔می دہا سا۔امروہی۔ سانی پامی گی راسا۔

لچھن گیت۔تیتالہ

استائی۔اُو ٹھن من کرلے پیارے دِن کراستا چلت بدھارے۔
انترہ۔کنچن مندت گگن براجت دیو پشپ گل مالوی راجے

استائی

سا	—	پا	پا	گی	گی	پا	پا	گی	—	را	سا	سا	را	سا	—
او	او	ٹھ	ن	م	ن	ک	ر	لے	اے	اے	اے	پیا	آ	رے	اے
۰				۱				×				۳			

سا	سا	گی	گی	می	دھا	سا	ـ	سا	سا	سا	سا	سا	می	دھا	ـ
دِ	نَ	نَ	ا	آ	آ	ستا	آ	قَ	لَ	ث	یں	دھا	آ	رے	اے
○				۱				×				۳			

انترہ

گی	ـ	می	دھا	سا	ـ	سا	سا	سا	سا	سا	سا	سا	را	سا	سا
کَن	اَن	جَ	نَ	مَن	اَن	ڈِ	ثَ	گَ	گَ	نَ	پ	را	آ	تَ	تَ
○				۱				×				۳			
را	ـ	گی	می	ـ	گی	را	سا	سا	ـ	سا	سا	نی	ـ	می	دھا
دی	ای	وَ	چُ	اُ	شَپ	گَ	ل	ما	آ	لَ	دی	را	آ	جی	اے
○				۱				×				۳			

ترون

اسکا نام گرنتھون مین تربینی ہے۔ یہ پوربی ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہو اور مدہم کا سُر اسمین ورج ہے۔ یہ راگ سری راگ انگ ہونے کی وجہ سے اسکا وادی سُر رکھب مانا جاتا ہو۔ مدہم ورج ہونے سے گندہار اور پنچم کی سنگت رہتی ہے۔ امروہی مین یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہے بعض اِسکو سمپورن مانتے ہین اور رکھب کو وادی سُر مانتے ہین مگر چتر پنڈت کو یہ مت پسند نہین ہے بعض اسے مارواٹھاٹھ مین شام کے وقت پنچم وادی کرکے گاتے ہین۔ سری راگ اور اسمین یہ فرق ہے کہ اِسکی آروہی مین گندھار اور دھیوت نہین ہے اور امروہی سمپورن ہے یعنی ترون کھاڈو کھاڈو راگ ہو اور سری راگ اوڈو سمپورن ہے اسمین گندہار اور پنچم کی سنگت کی وجہ سے اور بھی سری راگ سے اِسکی شکل علٰحدہ ہو جاتی ہے۔ آروہی سا را گی پا دھا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھا پا گی را سا۔

لچھن گیت جھپتال

آستائی۔ کام ورد ھنی جنیت ترون لکھت بھید لچھم کو بسُگر مدھم کرنی شید۔
انترہ۔ راکھت سری انش گا پار ہت نت سنگ سمپورن کو او کہت چتر جن مت بھید

آستائی

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠
را	—	را	را	سا	گی	را	سا	سا	سا
کا	آ	مَ	وَ	رَ	دھَ	نی	جَ	نِ	تَ
×		٢			○		٣		
را	را	گی	گی	پا	گی	گی	را	—	سا
تِ	رَ	وَ	نَ	لِ	کھَ	تَ	نھے	اے	وَ
×		٢			○		٣		
نِ	سا	پا	پا	—	پا	پا	دھا	پا	پا
اِ	اَ	پچھَ	کو	او	بِ	دَ	سُ	گ	رَ
×		٢			○		٣		
سا	نی	دھا	پا	پا	گی	پا	گی	را	سا
مَ	اَ	دھَ	مَ	کَ	رَ	نی	شی	ای	دَ
×		٢			○		٣		

انترہ

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠
پا	—	نی	نی	سا	سا	—	سا	—	سا
را	آ	کھَ	تَ	سِ	ری	ای	اَن	اَن	شَس
×		٢			○		٣		
نی	سا	گی	رآ	سا	نی	سا	نی	دھا	پا
گا	پا	رَ	ھَ	تَ	نِ	تَ	سَن	اَن	گَ
×		٢			○		٣		
سا	—	گی	پا	پا	پا	پا	دھا	دھا	پا
سَن	اَن	پُو	رَ	نَ	کو	اُو	کَ	ھَ	تَ
×		٢			○		٣		
نی	سا	نی	دھا	پا	گی	پا	گی	را	سا
پَج	تَ	رَ	جِ	نَ	مَ	تَ	نھے	اے	دَ
×		٢			○		٣		

سری ٹنک

اِسکو ٹنکیکا بھی کہتے ہین او ٹنکرا بھی عوام مین مشہور ہے - یہ پوربی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اور سری راگ کے انگ سے گا یا جاتا ہے - پنچم اسمین وادی سُر ہے اور کھرج سموادی ہے - ایک مت سے یہ راگ کھاڈو کرکے گا یا جاتا ہے اور مدھم کا سُر اسمین ورج کیا جاتا ہے لیکن کھاڈو ہونے پر بھی یہ راگ ترون سے علیحدہ رہے گا اِسلیے کہ ترون مین رکھب وادی سُر ہے اور اس راگ مین پنچم وادی سُر ہے - گوری جو اس ٹھاٹھ مین گائی جاتی ہے اسمین گندھار نہین ہے اِسلیے یہ راگ گوری سے الگ ہوگیا اور مالوی سے یون الگ ہی کہ مالوی کی آروہی مین نکھاد ورج ہے اور امروہی مین دھیوت ورج ہی - علاوہ برین مالوی مین وادی سُر رکھب ہی اور اس راگ مین پنچم - سری راگ سے اِسطرح علیحدہ ہے کہ سری راگ کی آروہی مین گندھار اور دھیوت ورج ہین لیکن اس راگ مین ایسا نہین ہے - آروہی - سا راگی پا دہا نی سا - امروہی - سا نی دہا پا می گی را سا -

لچھن گیت - سول -

استائی - کام وَرَدھنی سُر ٹنکی مانت نر سندھی پر کاش ہہر پنچم نیوت کر -
انترہ - ترون انش رکھب مدھم اُج جہست جب گوری برنت اگ مالوی اندہ چتر -

استائی

گی	—	را	سا	سا	سا	سا	را	سا	سا
کا	آ	مَ	وَ	رَ	دھ	تی	ای	سُ	رَ
×		○		ا		۲		○	
سا	—	نی	را	گی	می	گی	را	سا	سا
تَن	اَن	کی	ای	ما	آ	اَن	تَ	اَن	رَ
×		○		ا		۲		○	
سا	—	پا	پا	می	دہا	نی	دہا	پا	پا
سَن	اَن	دھی	پر	کا	آ	شَ	پَ	ھ	رَ
×		○		ا		۲		○	

پا	—	می	می	گی	می گی	گی	را	سا	سا
یَن	اَن	پتَّ	مَ	نی	ای	وَ	تَ	کَ	رَ
X		○		۱		۲		○	

انترہ

پا	دھا	پا	پا	نی	—	سا	سا	سا	سا
تِ	رَ	وَ	نَ	اَن	اَن	شَس	ری	کھَ	بَ
X		○		۱		۲		○	
نی	—	رَا	گا	رَا	سا	رَا	نی	دھا	پا
مَ	اَ	دھَ	مَ	اُ	اُ	نجھ	تَ	جَ	بَ
X		○		۱		۲		○	
می	—	می	—	سا	سا	نی	دھا	پا	پا
گو	او	ری	ای	بَ	رَ	نَ	تَ	آ	گَ
X		○		۱		۲		○	
دھا می	دھا	می	گی	می	را	گی	را	سا	سا
ما	آ	لَ	وی	اَن	اَن	دھَ	جَ	تَ	رَ
X		○		۱		۲		○	

گوری

یہ راگ ایک مت سے بھیرون ٹھاٹھ پر بیان کیا جا چکا ہے۔ دوسری مت سے یہ راگ پوربی ٹھاٹھ پر کا یا جاتا ہے۔ اوڈو کھاڈو راگ ہی۔ اسکی آروہی مین گندھار اور دھیوت ورج ہے اور امروہی مین گندھار ورج ہی۔ رکھب ہمین وادی سُر ہے اور پنچم سموادی۔ گانے کا وقت شام کو مانا جاتا ہے۔ اس راگ مین سری راگ کا انگ خلاصہ طور پر معلوم ہوتا ہے اور مندر استھان کی نکھاد بہت لطف دیتی ہے۔ گوری راگ کی شکل کی بابت کئی مت بھید ہین۔ اگلے زمانے مین سری راگ کو پنڈت لوگ کافی ٹھاٹھ مین اوڈو سمپورن کر کے گاتے تھے یعنی اسکی آروہی مین گندھار اور دھیوت ورج مانتے تھے اور گوری کو بھیرون ٹھاٹھ کے سُرون مین گاتے تھے اور اسکی آروہی مین بھی گندھار اور دھیوت ورج کرتے تھے اور امروہی سمپورن

رکھتے تھے۔ چونکہ اُس وقت یہ دونون راگ علٰحدہ علٰحدہ ٹھاٹھ سے نکلتے تھے اِسلیے اِن دونون کی شکل ایک دوسرے مین نہین ملتی تھی کیونکہ جب ٹھاٹھ بدلا تو راگ کی شکل خواہ مخواہ علٰحدہ علٰحدہ رہے گی لیکن اِس زمانے مین سنگیت بدل گیا اور یہ دونون راگ پوربی ٹھاٹھ مین مانے جانے لگے۔ جب اِنکے لکشن ایک سے ہو گئے تو انکا گانا بھی مشکل ہو گیا اِسلیے لوگون نے اور بہت ایجاد کیے کسی نے یہ کہا کہ دھیوت اور گندھار آروہی امروہی دونون مین ورج ہونا لازم ہین۔ اور کسی نے کہا کہ گوری مین پنچم ورج کرنا ضروری ہے۔ سوم ناتھ پنڈت اپنے گرنتھ مین لکھتے ہین کہ گوری مین دھیوت اور گندھار ورج کرنا ضروری ہے۔ انھون نے چیتا گوری کا بھی نام لکھا ہے لیکن اسکا لکشن نہین لکھا۔ آجکل رواج مین بعض گائک دونون مدھمون سے اِس راگ کو گاتے ہین اِس طرح سے کہ سری راگ کے انگ پر اسمین زیادہ زور دیتے ہین اِسلیے پوربی سے الگ ہو جاتا ہے۔ بھاؤ بھٹ پنڈت اپنی گرنتھ رتناکر مین لکھتے ہین کہ گوری کی آٹھ قسمین ہین لیکن چونکہ وہ مروج نہین ہین لہذا انکا بیان لکھنا فضول۔ آروہی۔ سا رامی پا نی سا۔

امروہی۔ سا نی دہا پا می را سا۔

لچھن گیت جھپتال

استائی۔ پُوروی میل گت گوری مُون گنی کھت پنچم سمواد نِت انگ سری سب سُمت۔

انترہ۔ سمپورن کو اُو کہت آپر گندھار بہت چُنچل مدھم سُمت بُدھ کھت لچھ گت۔

استائی

را ـــ	را را ـــ	گی ـــ	را را سا	نی سا	سا سا ـــ	سانی را	نی دہا دہا
پو او	ر وی ای	سے اے	ل گ ت	گو او	ری مون اون	گ نی	ک ھ ت
×	٣	○	١	×	٣	○	١
می ـــ	می را را	را ـــ	را سا سا	منی دہا	می گی را	گی گی	را را سا
بن ان	چ م دی	وا آ	دی ن ت	ان ان	گ س ری	س ب	س م ت
×	٣	○	١	×	٣	○	١

انترہ

را ـــ	سا سا سا	سا سا	نی سا سا	نی سا	را را سا	نی سا	را نی دہا
سم ام	پو ر ن	کو او	ک ہ ت	آ پ	ر گن ان	دہا آ	ر ھ ت
×	٣	○	١		٣	○	

مٰی	دھا	مٰی	گی	—	گی	را	را	را	سا	آ	آ	تا	تا	تا	را	—	گی	را	سا
ہُو	گ	ل	م	آ	دھ	م	س	چ	ت	پ	دھ	ک	ٹھ	ت	ل	آ	چھ	ن	ت
×		۲			۰		۱			×		۳			۰		۱		

دیپک

پوربی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین رکھب ورج ہے اور امروہی مین نکھاد ورج ہے۔ کھرج اسمین وادی سُر ہے گانے کا وقت دن کے چوتھے پہر مین مانا گیا ہے۔ دوسری مت مین اسکو کلیان ٹھاٹھ مین نکھاد کا سُر ورج کر کے لکھتے ہین سنگیت پاریجات مین اسکو بھیرون ٹھاٹھ کا راگ لکھا ہے۔ اس مت سے اسمین مدہم اور نکھاد ورج کرتے ہین اور کھرج کو وادی سر مانتے ہین لیکن چتر پنڈت لکش سنگیت مین لکھتے ہین کہ ہمکو پہلا مت پسند ہے۔ اس راگ کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ راگ اب نہین رہا یہ غلط ہی۔ دیپک کے گانے سے چراغ روشن نہین ہوتے یہ خیال کر کے گانے والون نے اسے چھوڑ رکھا ہے مگر وہ میگھ کونسا ہے جسکے گانے سے پانی برستا ہے؟ آجکل آئے دن قحط رہتا ہے ایسے راگ کی بہت ضرورت ہی۔ چتر پنڈت لکھتے ہین کہ جب گانکون نے دیپک کا گانا چھوڑ دیا اسوقت سری راگ کی رکھب کومل کر کے گانے لگے۔ پہلے سری راگ کو کافی ٹھاٹھ مین گاتے تھے یہ گرنتھون سے ثابت ہی۔ آروہی۔ ساگی مٰی پا دھا نی سا۔ امروہی سا دھا پا۔ مٰی گی را سا۔

لچھن گیت دیپک۔ جھپتال

استائی۔ دیپک کٹھن کرت راگ لچھن گرنتھ میل کام ورد ہن دن است جانگت۔

انترہ۔ آروہ تجے رکھب آوروہ آنی کھت وادی سُر بہیو کھرج چتر کونت سُمت۔

سنچائی۔ آہوبل کہت میل مالو ماتی ورج کلیانی کو او کہت سپتمو سُر برہت۔

ابھوگ۔ لوپن گنی کہت رُوپ کو مند مت پنڈت سگل چتر شاستر کو انوسرت

استائی

	سا	—	پا	گی	پا	گی	را	سا	را	سا
	دی	ای	پ	ک	ک	تھ	ن	ک	ر	ت
	×		۲			۰		۱		

سا ني	را	سا	گی	—	پا	پا	می	دھا	پا
را	آ	گ	ل	آ	چھ	ن	گرَن	ان	تھ
×		٣			○		١		
پا	—	می	می	گی	می	دھا	پا	نی	سا
ے	لے	ل	کا	آ	ئم	وَ	رَ	دھ	ن
×		٣			○		١		
سا	سا	پا	گی	پا	گی	—	را	را	سا
دِ	ن	ا	آ	ست	جا	آ	م	گ	ت
×		٣			○		١		

انترہ

گی	—	می	دھا	پا	سا	سا	نی	را	را
آ	آ	رو	او	ھ	ت	جے	ر	کھ	ب
×		٣			○		١		
نی	نی	را	—	سا	می	گی	را	را	سا
آ	وَ	رو	او	ھ	آ	نی	ک	ھ	ت
×		٣			○		١		
ني	را	سا	گی	می	پا	پا	نی	را	سا
وا	آ	دی	سُ	ر	بھ	یو	کھ	ر	ج
×		٣			○		١		
سا	سا	پا	گی	—	پا	گی	را	سا	سا
جَ	ت	ر	کو	او	نِ	ت	سُ	م	ت
×		٣			○		١		

سنچائی

را	سا	پا	پا	پا	می	می	دھا	—	پا
آ	ہو	بَ	لَ	کَ	ھَ	تَ	مے	اے	لا
×		۳			٥		۱		
می	—	دھا	دھا	پا	می	—	می	گی	گی
ما	آ	لَ	دَ	ما	نی	ای	دَ	رَ	جَ
×		۳			٥		۱		
گی	—	می	دھا	می	گی	گی	گی	را	سا
کَ	آ	لیا	ا	نی	کو	اُو	کَ	ھَ	تَ
×		۳			٥		۱		
نی	را	سا	گی	می	پا	می	گی	می	گی
سَ	آ	پت	ہُو	سُ	رَ	وِ	رَ	ھَ	تَ
×		۳			٥		۱		

ابھوگ مثل استھائی کے گایا جائیگا

ریوا

پوربی ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی- اسمین مدہم اور نکھاد کے سُر ورج ہین- پنچم اور گندہار کی اسمین سنگت رہتی ہی- بعض کے نزدیک گندہار وادی ہے اور بعض کے نزدیک کھرج- یہ راگ پوروانگ کا ہے اور وقت اسکا شام کو مانا گیا ہے- چونکہ اِس راگ مین سری راگ کا انگ ہی اسلیے اسمین رکھب کو سموادی مانتے ہین بعض کا بیان ہے کہ اسمین مدہم کا ورج کرنا لازمی ہے اور بعض کے نزدیک اسے سمپورن گانا چاہیے- لیکن چتر پنڈت نے جو مت پسند کی ہے اسکو اوپر لکھدیا گیا ہے اسمین یہ خوبی ہی کہ اِس مت سے یہ راگ تروَن اور سری ٹنک وغیرہ سے بآسانی الگ ہو جاتا ہے- تروَن مین صرف مدھم ورج ہے اور اسمین مدہم اور نکھاد دونون ورج ہین یہ فرق ہے- آروہی- سا را گی پا دھا سا- امروہی- سا دھا پا گی را سا-

لچھن گیت- سول-

استائی- پوربی میل لکھت ریوا شاستر سموست اَوڈو لوم پرتی لوم مانی سُر نت وَرجت-

ستا	—	دھا	ن	گی	پا	گی	پا	سا	نا
گُ	اُ	پَت		تَ	رَ		ا	جَ	تَ
×		٥		۱		۲		٥	

جیت سری

پوربی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ اِسکی آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج ہین اورامروہی اِسکی سمپورن ہے بعض گندہار کو وادی کہتے ہین اور بعض کھرج کو وادی مانتے ہین۔ گانے کا وقت شام ہے۔ اِسکو بعض گرنتھ صبح کا راگ لکھتے ہین اور بعض اِس راگ مین تیور دھیوت مان کر مارواٹھاٹھ مین اِسکو داخل کرتے ہین لیکن لکشن سنگیت کے مصنف کہتے ہین کہ یہ دونون متین ہمین ناپسند ہین۔ اِس راگ مین براہی دیسکار اور دھولسری ملتے ہین شام کے وقت رکھب دھیوت ورج کرنے والے راگ سوائے اِسکے کوئی نہین ہین لہذا اسکی شکل بہت صاف ہی۔ شام کے وقت رکھب اور دھیوت آروہی مین ورج کرنے والے راگ سوائے اِسکے کوئی نہین ہے اِسلیے اِسکی شکل سب سے علحدہ ہے آروہی سا گی نی پا نی سا۔ امروہی۔ ستا نی دھا پا می گی را سا۔

لچھن گیت جیت سری سول فاختہ ○

آستائی۔ آہوبل راگ لکھت جیت سری ویدہی یُت کام وردھنی جنت سندھی پرکاش اُچت
انترہ۔ ادھ ردہ رتی دھادہی یُت گرہ سُرنی اُچت انش گندہار کرت۔ چتر ہردے ہر کہت۔

آستائی

نی	نی	می	گی	می	گی	را	را	سا	سا
آ	ہو	بَ	لَ	را	آ	گَ	لِ	کھَ	تَ
×		٥		۱		۲		٥	
سا	را	سا	سا	گی	—	پا	گی	را	سا
جے	اے	تَ	سِ	ری	ای	وی	دھی	یو	تَ
×		٥		۱		۲		٥	

ما ـ	ذ، گی	می دھا	پا نی	سا سا
کا آ	اَ وَ	رَ دھ	نی جَ	نِ تہ
×	٥	۱	۲	٥
نی ـ	می می	گی ـ	پا گی	را سا
سَن اَن	دِہی پَر	کا آ	شَ اُ	چِ تَ
×	٥	۱	۲	٥

انترہ

می می	گی ـ	می دھا پا	سا سا	سا سا
اَ دھ	رُو اُو	ھَ ہی	دہا وی	یُو تَ
×	٥	۱	۲	٥
نی نی	سا را	نی ـ	سا نی	دھا پا
گر ھَ	سُ رَ	نی ای	اُ ح	اَ تَ
×	٥	۱	۲	٥
پا را	را را	سا ـ	نی دھا	پا پا
اَن اَن	شَ گَن	دھا آ	رَ کَ	رَ تَ
×	٥	۱	۲	٥
نی نی	می می	گی گی	می گی	را سا
جَ تُ	رَ ہر	دے اے	ہَ رَ	کھ تَ
×	٥	۱	۲	٥

پوریا دھناسری

پوربی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ وادی سُر اسمین پنچم ہی۔ یہ راگ پوریا اور دہناسری سے مل کر بنتا ہے
اسمین شُدھ مدھم ہونے اور پنچم وادی ہونے سے راگ پوربی سے علحدہ ہو جاتا ہے اور سری راگ
کا بھی انگ اسمین نہین ہی۔ بسنت اور پرج اترانگ کے راگ ہین اور یہ پوروانگ کا لہذا انسے بھی الگ ہی
ایک مت مین یون لکھا ہے کہ دھناسری اور بھیم پلاسی کو الگ کرنے کے لیے یہ قاعدہ رکھا ہے کہ

بھیم پلاسی کو کافی ٹھاٹھ پر گاتے ہیں اور یہ جو پوریا دھناسری مشہور ہی یہی درصل دھناسری ہی۔ چتر پنڈت کہتے ہیں کہ متین تو اسکے متعلق بہت سی ہیں لیکن رواج کو دیکھ کر چلنا چاہیے۔ سنپورن جاتی ہی۔ آمین وادی ہی اور سر سمبادی ہے۔ آروہی۔ سا را گی می پا دہا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دہا پا می گی را سا۔

لچھن گیت تیتالہ

آستائی۔ سُرلی بجا۔ سے یہ وِمَن لیسنو پیارے شام سُندر نے دھن ناسری پوربی مُون ملائے

انترہ۔ پنچم وَس مان کی رتَب چتر مورے مَن بھائے

استائی

	۱				×				۳				○			
می	گی	را	سا	را	سا	—	—	سا	نی	را	گی	گی	می	را	گی	پا
مُ	ر	اَ	لی	ب	جا	اَ	اَ	اے	مے	و	مَ	نَ	لی	ای	نو	او
	۱				×				۳				○			
	پا	—	می	گی	می	—	را	گی	می	—	(ر)	(گ)	می	دہامی	دہا	سا
	پیا	آ	آ	اَ	رے	اے	اے	اے	شا	آ	مَ	سُن	دَ	ر	نے	اے
	۱				×				۲				○			
	سا	—	نی	دہا	را	نی	دہا	پا	پا	—	می	گی	می	را	گی می دہا	می گی
	دھن	اَن	نا	آ	بس	ری	پُو	رَ	بی	ای	مون	می	لا	آ	اے	مُ
	۱				×				۳				○			

انترہ

	می	گی	می	دہامی	سا دہا	—	سا	سا	نی	دہا	نی را	نی	دہا	—	پا	پا
	پَن	اَن	چ	مَ	جی	ای	وَ	سَ	ما	آ	نَ	کی	یو	او	تَ	بَ
	۱				×				۳				○			
	پا	پا	می دہا	گی	نی	دہا	نی را	نی	دہا	پا	—	—	می	گی	می	گی می دہامی
	چَ	تَ	رَ	مو	رے	اے	مَ	نَ	بھا	آ	آ	آ	آ	آ	اے	مُ
	۱				×				۳				○			

پرج

پوربی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہو - یہ اپنی آروہی امروہی مین سمپورن رہتا ہے۔ اترانگ کی راگ ہونے کیوجہ سے تار استھان کی کھرج بہت لطف دیتی ہے۔ گانے کا وقت رات کے پچھلے پہر کا ہے گرنتھون مین سُدھ مدھم اس راگ مین لکھی ہے لیکن رواج مین زیادہ تر تیور مدھم اور بعض اوقات دونون مدھمین آتی ہین۔ چتر پنڈت کہتے ہین کہ چونکہ یہ راگ رات کا ہے اسلیے اسمین تیور مدھم کا لینا غلط نہین ہی۔ اِس راگ کا مزاج شوخ ہے لہذا اس مین چھوٹی چھوٹی چیزین زیادہ لطف دیتی ہین اِسکی شکل بسنت سے بہت ملتی ہے لیکن اس راگ مین کھرج وادی ہے اور سطح نکھاو کے سُر پر زور پرج مین رہتا ہے ویسا بسنت مین نہین رہتا۔ دوسرے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بسنت کی آروہی مین پنچم ورجت ہے اور پرج کی آروہی سمپورن ہے۔ رواج مین بعض گائک اسکو لنگڑے سے ملا کر گاتے ہین۔ آروہی۔ سا را گی می پا دہا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دہا پا می گی را سا۔

لچھن گیت پرج۔ تیتالہ

استائی۔ پرج پیا نے سُنائی موہے پرج پیا نے سنائی۔ رِکھی دہا کومل کر گا مانی تیور سمپورن سُر گا کے سکھی موہے۔

انترہ۔ پنچم چھو کر سوہنی بجا ہی ساوادی کرگا ہی۔ اُتر انگی ات چپلا گت رَس سرنگار دکھائے سکھی۔ موہے

استائی

نی	سا	نی	دہا	پا	دہامی	پا	دہا	نی	ـ	سا	ـ	سا	نی	دہا	پا
پ	ر	ج	پی	یا	آ	نے	سُ	نا	آ	ای	ای	ای	ای	مو	ہے
۰				۱				×				۳			
نی	سا	نی	دہا	پا	دہامی	می	دہا	نی	ـ	سا	ـ	سا	ـ	ـ	ـ
پ	ر	ج	پی	یا	آ	نے	سُ	نا	آ	ای	ای	ای	ای	ای	ای
۰				۱				×				۳			
نی	نی	سا	را	سا	نی	دہا	پا	می	گی	می	گی	را	ـ	سا	سا
ری	دہا	کو	او	م	ل	ک	ر	گا	ما	نی	ای	تی	ای	و	ر
۰				۱				×				۳			

سا	...	گی،	—	می،	گی	نی	دھا	نی	—	سا	را	سا	نی	دھا	می
نم	ام	پو	ا	.	ان	سُ	رَ	گا	آ	ای	سَ	کھی	ای	مو	ہے
○				۱				×				۳			

انترہ

گی	—	می،	دھا	نی	—	سا	سا	سا	را	سا	را	نی	—	سا	—
پتن	ان	جَ	م	پچھ	اُو	کَ	ر	و	نَ	نی	بَ	جا	آ	ای	ای
ر،				۱				×				۳			
را	—	سا	را	سا	نی	پا	دھا	نی	—	سا	.	—	—	—	—
سا	آ	وا	آ	دی	ای	کَ	رَ	گا	ا	ای	ای،	ہی	ای	ای	ای
○				۱				×				۳			
نی	—	سا	را	سا	نی	دھا	پا	می	گی	می	گی	را	—	سا	سا
اُ	اُ	تَّ	رَ	را	آ	گَ	نی	اَ	تَ	جَ	پَ	لا	اَ	گَ	تَ
ں				۱				×				۳			
سا	سا	گی	گی	گی	—	می	دھا	نی	—	سا	را	سا	نی	دھا	پا
رَ	سَ	سین	اِن	گا	آ	رَ	دِ	کھا	آ	ای	سَ	کھی	ای	مو	ہے
○				۱				×				۳			

بسنت

پوربی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی اسکا وادی سُر تار استھان کی کھرج ہے اور گانے کا زمانہ بسنت رُت ہے لیکن آجکل پرج کے وقت اسکو بھی گاتے ہین مدہم اور گندھار اس راگ مین بار بار لگائے جاتے ہین۔ اسی جگہ وہ پرج سے الگ ہوتا ہے بعض گائک اس راگ کے پوروانگ مین تھوڑا اللت کا انگ دکھاتے ہین اسطرح پر کہ شُدھ مدہم بھی اسمین لگاتے ہین جس سے اسکی شکل پرج سے فوراً الگ ہو جاتی ہے بسنت مین پنچم کا سُر آروہی مین اگر لگایا جائیگا تو لُطف نہ دیگا اور غلط بھی ہے لیکن وہی پنچم کا سُر پرج کی آروہی مین نہایت لطف دیتا ہے پرج مین جسطرح نکہاد کے سُر کو بڑھتے ہین اسطرح بسنت مین نہین بڑھ سکتے۔

آروہی۔ سا را گی می دھا نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھا پا می گی را سا۔

لچھن گیت بسنت تیتالہ

آستائی کیسی سَرسَ بسنتَ چای سکھی - مین جانون پیا پرچ سُناوت شروتی ین بھید بتاے سکھی کیسی
انترہ - آروہن پنچم بِن رکھب سری مُورَت دِکھلائی - مند بلوم سکھی تا گا سنگت تن من سُدھ بسراے سکھی کیسی

آستائی

												—	—	می	دھا
												—	—	کے	سی
												۳			
سا	نی	دھا	پا	می	گی	می	دھا	آرا	—	سا	سا	سا	نی	می	دھا
سَ	رَ	سَ	بَ	سن	اَن	تَ	رَ	چا	آ	ای	سَ	کھی	ای	کے	سی
○				ا				×				۳			
نی	—	سا	آرا	نی	—	دھا	پا	می	گی	نی	می	گی	—	را	سا
مین	این	جا	آ	نون	اوُن	پی	یا	پَ	رَ	ءِ	سُ	نا	آ	وَ	تَ
○				ا				×				۳			
سا	سا	گی	می	گی	گی	می	دھا	آرا	—	سا	سا	نی	—	می	دھا
شرو	تی	یَ	نَ	شھے	اے	دَ	بَ	تا	آ	ای	سَ	کھی	ای	کے	سی
○				ا				×				۳			

انترہ

گی	—	گی	—	می	گی	می	دھامی	سا	سا	سا	سا	سا	آرا	سا	سا
آ	آ	رو	او	ھَ	نَ	پَن	آن	چَ	مَ	پ	نَ	ری	ای	کھَ	بَ
○				ا				×				۳			
نی	را	گی	آرا	سا	سا	سا	سا	سا	—	آرا	سا	نی	دھا	پا	پا
شری	ای	صُو	اُو	رَ	تَ	دِ	کھ	لا	آ	آ	آ	آ	آ	ای	ای
○				ا				×				۳			
پا	—	پا	پا	ما	—	گی	گی	گی	نی	می	گی	گی	را	سا	سا
مَن	اَن	دَ	بِ	لو	او	مَ	سَ	کھی	ای	ما	گا	سَن	اَن	گَ	تَ
○				ا				×				۳			
سا	سا	گی	گی	می	گی	می	دھا	آرا	—	سا	سا	نی	—	می	دھا
تَ	نَ	مَ	نَ	سُ	دھَ	بِ	سَ	را	آ	ای	س	کھی	ای	کے	سی
○				ا				×				۳			

پوربی ٹھاٹھ

سُر سا را گی می پا دہا نی سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	پوربی	سا را گی می پا دہا نی سا	سا نی دہا پا می گی ما گی را سا	پنچم یا گندہار	نکھاد	سمپورن	قریب شام	دونون مدھمین ہین۔ معمولی راگ ہی۔
۲	سری	سا را می پا۔ نی سا	سا نی دہا پا۔ می گی را۔ سا	رکھب	پنچم	اوڈو سمپورن	״	آروہی مین گندہارا اور دھیوت نہین ہی۔ معمولی راگ ہی۔
۳	ہنس نارائن	سا را گی می پا سا	سا نی پا ما گی را سا	کھرج	״	اوڈو کھاڈو	״	گرنتھ کا پرانا راگ ہی۔
۴	مالوی	سا را گی می پا۔ می دہا سا	سا نی پا می گی را سا	رکھب	״	کھاڈو [illegible]	[illegible]	آروہی مین نکھاد نہین ہی۔
۵	ترہبینی	سا را گی پا دہا۔ نی سا	سا نی دہا پا گی را سا	پنچم	کھرج	״	״	مدہم اس راگ مین نہین ہی۔ سری راگ کا انگ رہنا چاہیے۔
۶	ٹنکرا	سا را گی پا دہا نی سا	سا نی دہا پا می گی را سا	پنچم	״	کھاڈو سمپورن	״	ترہبینی سے بہت مشابہ ہی لیکن وادی سُرون مین فرق ہے۔
۷	گوری	سا را می پا نی سا	سا نی دہا پا می را سا	رکھب یا پنچم	پنچم یا رکھب	اوڈو کھاڈو	״	آروہی مین گندہارا اور دھیوت ورج ہی اور امروہی مین گندہارا ورج ہی بعض آروہی امروہی دونون مین گندہارا اور دھیوت کو ورج کرتے ہین۔ سری راگ کا انگ کمزور رکھنا چاہیے معمولی راگ ہی۔
۸	دیپک	سا گی می پا دہا نی سا	سا دہا پا۔ می گی را سا	کھرج	پنچم	کھاڈو کھاڈو	״	یہ راگ سمپورن ہی لیکن آروہی مین رکھب ورج ہی اور امروہی مین نکھاد

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	بَرن	وقت	کیفیت
								اِسلیے کھاڈو کھاڈو لکھا گیا ورنہ ساتون سُر اِس راگ مین موجود ہین۔ بعض اسے کلیان کے ٹھاٹھ پر گاتے ہین اور بعض بھیرون کے ٹھاٹھ پر لیکن لکش سنگیت کے نزدیک پوربی ٹھاٹھ کی مت سب سے اچھی ہے غیر مروج ہے۔
۹	ریوا	سا را گی پا دہا سا	سا دہا پا گی را سا	گندہار یا کھرج	دھیوت یا پنچم	اوڈوا اوڈو	قریب شام	مدہم اور نکھاد کے سُر اِس راگ مین ورج ہین۔ کم گایا جاتا ہے۔
۱۰	جیت سری	سا را سا۔ گی می پا۔ نی سا	سا نی دہا پا می گی را سا	گندہار	نکھاد	اوڈو سمپورن	”	آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج ہے۔
۱۱	پوریا دھناسری	سا را گی می پا۔ دہا نی۔ سا	سا نی دہا پا می گی را سا	پنچم	کھرج	سمپورن	”	معمولی راگ ہی۔
۱۲	پرج	سا را گی می پا دہا نی سا	سا نی دہا پا می گی را سا	کھرج	پنچم	”	بعد نصف شب	کومل مدہم بھی لگاتے ہین۔ معمولی راگ ہی۔
۱۳	بسنت	سا را گی می دہا نی سا	سا نی دہا پا می گی را سا	”	”	کھاڈو سمپورن	”	معمولی راگ ہی۔

ماروا ٹھاٹھ

اِس ٹھاٹھ کا نام گرنتھون مین گامن شرم میل ہی۔ پوربی ٹھاٹھ سے اِسمین یہ فرق ہو کہ اِس ٹھاٹھ مین دھیوت تیور ہے سُر حسب ذیل ہین۔ کھرج۔ کومل رکھب۔ تیور گندہار۔ تیور مدھم پنچم۔ تیور دھیوت۔ تیور نکھاد اِس ٹھاٹھ کا آجکل ماروا راگ کی وجہ سے نام رکھا گیا ہے جو اِس سے پیدا ہوتا ہے۔

ماروا

ماروا ٹھاٹھ کا کھاڈو رگ ہی۔ اِسمین پنچم کا سُر ورج ہے بعض پنڈت ماروا مین وادی سُر دھیوت کرتے ہین مگر یہ مت اچھی نہین ہے اِسلیے کہ راگ شام کے وقت کا ہی اور اِسمین دھیوت وادی کرنے سے ہنڈول کی شکل پیدا ہو جاتی ہے جو صبح کے وقت کا راگ ہی۔ پنچم کا سُر اِسمین بھی ورج ہے لہذا اس راگ کو پوروانگ ہونا لازم ہے اور اسکا وادی سُر گندہار یا کھرج کو بنانا لازم ہے اور یہی سُر گرنتھون مین بھی وادی لکھے ہوئے ہین سنگیت پاریجات مین ماروا راگ کافی ٹھاٹھ پر لکھا ہوا ہے اور سوم ناتھ پنڈت اپنے گرنتھ مین ماروا راگ کو بسنت بھیروین ٹھاٹھ پر لکھتے ہین سنگیت سارامرت گرنتھ مین ماروا راگ شام کے وقت لکھا ہے لیکن اب آجکل رواج مین تیور دھیوت اور تیور مدھم کا اِستعمال ہی اور پنچم قطعی اِس راگ مین ورج ہے۔ رواج مین رکھب کا سُر وکر ہونا اچھا معلوم ہوتا ہے بعض لوگ آروہی مین رکھب اور دھیوت چھوڑنے کو لکھتے ہین لیکن ایسا رواج نہین ہی لہذا یہ مت ہم پسند نہین کرتے۔ ماروا اور پوریا یہ دو راگ جسطرح دن کے آخر مین پنچم ورج کر کے گائے جاتے ہین اسیطرح رات کے آخر حصہ مین للت اور سوہنی سمجھ لینا چاہیے۔ پہلے راگون مین پوروانگ اچھا معلوم ہوتا ہے اور دوسرے دو راگون مین اُترانگ لطف دیتا ہے۔ آروہی۔ سا را گی می دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی می گی را سا۔

لچھن گیت ماروا۔ چوتال

استائی۔ میل گمن شری کو کرت پنچم سُر نت ورجت سندھی پر کاشں سم گت مارواتب شاستر سُمت انترہ۔ دھیوت کو اُوانش کہت انگ ہنڈولی انگت سا گا وادی آپر کہت واہو چتر کو آبھی مت

استائی

گی	می	گی	را	گی	را	سا	سا	را	را	سا	سا
سے	اسے	لَ	گَ	مَ	اَنَ	شی	ری	کو	کَ	رَ	تَ
×		○		۱		○		۱		۲	

سا	ـ	را	را	سا	سا	گی	می	گی	را	سا	سا
پنَ	اَن	چَ	مَ	سُ	رَ	نِ	تَ	وَ	رَ	چِ	تَ
×		○		۱		○		۱		۲	

سا	را	سا	گی	گی	ـ	می	دھی	می	دھی	می	گی
سَن	اَن	وہی	پر	کا	آ	شَ	سَ	ے	اسے	گَ	تَ
×		○		۱		○		۱		۲	

می	دھی	می	می	می	گی	را	گی	می	گی	را	سا
ما	آ	رُو	وا	تَہ	بَ	شا	آ	ستر	سُ	مَ	تَ
×		○		۱		○		۱		۲	

انترہ

گی	ـ	می	گی	می	دھی	می	سا	سا	سا	سا	سا
دھے	لے	وَ	تَ	کو	اُو	اَن	اَن	شَ	گَ	ھَ	تَ
×		○		۱		○		۱		۲	

سا	ـ	سا	را	نی	دھی	می	دھی	می	ـ	گی	گی
اَن	اَن	گَ	ہن	ڈو	او	لی	ای	اَن	اَن	گَ	تَ
×		○		۱		○		۱		۲	

را	را	گی	ـ	می	دھی	می	گی	می	گی	را	سا
سا	گا	وا	آ	دی	ای	اَ	پَ	رَ	کَ	ھَ	تَ
×		○		۱		○		۱		۲	

می	را	نی	دھی	می	گی	را	گی	را	را	سا	سا
وا	آ	ہو	چَ	تَ	رَ	کو	اُو	اَ	بھی	مَ	تَ
×		○		۱		○		۱		۲	

پوریا

مارواٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی۔ اور پنچم کا سُر اسمین ورجت ہی۔ گندھار وادی ہی اور نکھاد سموادی۔ اس راگ مین اسچھے گانیوالے مندر کی سپتک مین گندھار تک جاتے ہین۔ در اصل یہ راگ مندر اور مدھ سپتکو نمین اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اسمین پورواانگ کے سُرون پر زور رہتا ہے اسلیے اسکا وقت شام ہے اگر اسی راگ مین اترانگ کے سُرون پر زور دیا جائے تو سوہنی ہو جائیگی اِس راگ مین نکھاد اور رکھب اور نکھاد اور مدہم کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ مندر سپتک کی نکھاد اور دھیوت پر جب گائک جاتا ہی تو راگ کی شکل فوراً ظاہر ہوتی ہے۔ مندر سپتک کی نکھاد وغیرہ زیادہ لگانے سے یہ راگ مارواسے الگ ہوگا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ مارواراگ مین رکھب اور دھیوت وادی سموادی سُر ہین اور انھین پر راگ کا زور رہتا ہے اور پوریا مین گندھار اور نکھاد کے سُر وادی سموادی ہین اور انھین پر تمام راگ کا زور رہتا ہے۔ بھاؤ بھٹ پنڈت نے اپنے گرنتھ رتناکر مین پوریا کی قسمین یون لکھی ہین کہ پوربی اور للت ملاکر ہنڈولی پوریا بنتا ہے اور بھیرواں کو پوریا مین ملانے سے بھیرون پوریا بنتا ہے۔ للت اور بھاگرا ملانے سے پوریا بہاگ ہوتا ہی [illegible] اور دھناسری کے میل سے پوریا دھناسری بنتی ہے للت اور امین ملانے سے امینی پوریا ہوتی ہی فی زمانناسوائے پوریا دھناسری اور اقسام مروج نہین پائے جاتے لکش سنگیت کے مصنف چتر پنڈت لکھتے ہین کہ بھاؤ بھٹ پنڈت نے پوریا کے بھید یعنی قسمین تو اپنے گرنتھ مین لکھی ہین لیکن اُنکے لچھن نہین لکھے یہ غور کرنے کے قابل بات ہی چتر پنڈت کہتے ہین کہ ایسے مشر یعنی ملے ہوئے راگو ںکا لچھن لکھنا آسان بات نہین ہی اسی لیے رتناکر کے مصنف نے خاموشی اختیار کی۔ آروہی۔ سا رے گا می دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی می گی رے سا۔

لچھن گیت پوریا تیتالہ

استائی۔ پوری آس سکھی مورے من کی چتر پیا موہے راگ سُنائے میل گن شری پنچم ورجت وادی گندھار سُرتس بتلائے۔

انترہ۔ پورواانگ پربل مانی سنگت مندر نی دہانی سُر چتر دکھلائے۔ سندھی پرکاش سموات سموچت موہن آدبہت سُکھ اپجائے۔

استائی

۱	۲	۳	۴
گی می گی را	سا — را نی	می گی می دھی	سا سا سا —
پو او ری ای	آ آ سَ سَ	کی ای مو رے	مَ نَ کی ای
○	۱	×	۳
سا — نی دھی	نی — نی نی	نی را گی می	گی را سا —
چَ اَ تر پی	یا آ مو ہٹ	را آ گَ سُ	نا آ اے اے
○	۱	×	۳
نی را گی گی	می می گی گی	می دھی می گی	می می گی گی
ے اے لَ گَ	مَ نَ شری ای	پَن اَن چَ مَ	وَ رَ جِ تَ
○	۱	×	۳
نی — نی نی	می — گی گی	می را گی می	گی را سا —
وا آ دی گَن	دہا آ رَ سُ	رَ سَ بَ تَ	لا آ اے اے
○	۱	×	۳

انترہ

۱	۲	۳	۴
گی — گی گی	می — دھی می	سا سا سا سا	سا را سا سا
پو او رَ وَ	اَن اَن گَ پَر	بَ لَ ما نی	سَن اَن گَ تَ
○	۱	×	۳
نی — را را	گی گی را سا	نی را نی نی	می — گی —
سَن اَن دَر نی	دہا نی سُ رَ	چی ای تر دی	کھا آ اے اے
○	۱	×	۳
می را گی گی	گی نی می می	می گی می گی	گی را سا سا
سَن اَن دھی پَر	کا آ شُ سَ	مے اے اَ تَ	سَ مو چِ تَ
○	۱	×	۳
نی را نی دھی	نی دھی می گی	می را می گی	گی را سا —
ہو اُو مَ نَ	اَ دَ بھَ تَ	سُ کھَ اُ پَ	جا آ اے اے
○	۱	×	۳

براری

مارواٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی - آروہی امروہی سکی سمپورن ہی - وادی سُر اسمین گندہار ہے اور سمبوادی دہیوت ہی - اِس راگ کو گانے مین اندولن آنا چاہیے یعنی سُرون کو جھولانا چاہیے - گانے کا وقت شام کا ہے - اِس راگ مین کچھ مارواراگ کی شکل معلوم ہوتی ہے لیکن ماروا کھاڑو ہی اور پنچم اسمین ورج ہی اسمین نہین ہی - اِس راگ مین مدھم دُربل یعنی کمزور ہے اور اسلیے گندہار اور پنچم کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہی سوم ناتھ پنڈت اپنے گرنتھ مین لکھتے ہین کہ براری سمپورن ہی اور پوربی ٹھاٹھ پر ہے اور اسمین رکھب اور کھرج وادی سمبوادی سُر ہین - اور بھی گرنتھون مین براری کی بہت سی قسمین لکھی ہین لیکن ہندستانی سنگیت مین جو آجکل مروج ہے اسمین انکا رواج نہین ہے - براری کی قسمین ذیل مین لکھی جاتی ہین -
سُدھ[1] براری - کُنتل[2] براری - دروینڑی[3] (द्राविरा) براری - سیندھوی[4] براری - آپسرا[5] برارے (स्वपस्वरा) ہت سُرا[6] براری (हतस्वरा) پرتاپ[7] براری (प्रताप) ٹوڈی[8] براری - ناگ[9] براری شوک[10] براری - کلیان[11] براری - ہمارے نزدیک اوپر لکھی ہوئی قسمون مین کوئی بھی آجکل مروج نہین ہے مگر اِنکے سُرون کا بیان سنگیت پاریجات مین آہوبل پنڈت نے صاف صاف لکھا ہے -
آروہی - سا را گی می پا - می دھی سا - امروہی - سا نی دھی پا می گی را سا -

لَلِت

مارواٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہے اور پنچم کا سُر اسمین ورج ہے - اسمین مدھم خلاصہ طور پر لگانا چاہیے مدھم اور دھیوت کی اِس راگ مین سنگت ہی - مدھم اسکا وادی سُر ہے - یہ راگ اترانگ کا ہے اور اسمین تار استھان کی کھرج بہت لُطف دیتی ہے - گانے کا وقت رات کے پچھلے پہر مین ہے آدھی رات کے بعد للت کا انگ زیادہ کھلتا ہے اسلیے اچھے گانے والے پنچم راگ وغیرہ کو للت انگ سے گاتے ہین -
راگ لچھن گرنتھ مین للت بھیرون ٹھاٹھ کا راگ ہی لیکن پنچم کا سُر وہان بھی ورج ہے - اور کھرج کے سُر کو انس گرہ اور نیاس لکھا ہے سنگیت سُرمیل کلا ندہ مین اُسکے مصنف راما مات پنڈت نے کومل رکھب اور دھیوت اور تیور نکھاد اور گندھار لکھا ہے - سوم ناتھ پنڈت للت کو پوربی ٹھاٹھ مین لکھتے ہین اور چتر ڈنڈی پرکاش گرنتھ مین بھی یہ راگ پوربی ٹھاٹھ پر لکھا ہوا ہے

واضح ہو کہ چتر پنڈت کی مت سے للت مین دھیوت تیور ہے اور للت تیور دھیوت سے اکثر مقامات مین گایا جاتا ہے لیکن ہمارے حصۂ ملک مین للت راگنی مین کومل دھیوت لگائی جاتی ہے۔ یہ محض رواج پر موقوف ہی۔ آروہی۔ سا را سا۔ گی ما۔ می ما گی۔ ما دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی می ما گی را سا

لچھن گیت للت گج جھنپا تال

استائی۔ گمن شری سُر پنچم تجت مدہم جیو کہت گُنی للت

انترہ۔ سب گج جھنپا چتر بچرت گرو ورت دُور م کرت

استائی

گی	را	سا	سا	سا	را	سا	سا	سا	ــ	گی	ما	می	ما	گی
گَ	مَ	نِ	شْں	ری	ای	ں	رَ	پَن	ان	پَچ	مَ	ت	ج	ت
×				○				۲		۳		۴		
گی	گی	می	دھی	سا	سا	سا	ــ	سا	نی	دھی	منی‌دھی	نی	ما	گی
مَ	اَ	دھ	مَ	جی	ای	وَ	ک	ھَ	ت	گ	نی	لَ	لِ	ت
×				○				۲		۳		۴		

انترہ

گی	گی	می	دہی	سا	ــ	سا	ــ	سا	سا	سا	سا	را	را	سا
سَ	بَ	گَ	ج	جھَ	اَم	پا	آ	چَ	تُ	رَ	بِ	چ	رَ	ت
×				○				۲		۳		۴		
را	سا	گی	را	سا	را	سا	سا	سا	نی	دہی	می‌دہی	می	ما	گی
گُ	رُو	دُ	رُ	تَ	دُ	رُ	تَ	دَ	وِ	رَ	مَ	کَ	رَ	ت
×				○				۲		۳		۴		

جیت

ماروا ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی اور مدھم اور نکھاد کے سُر اسمین ورج ہین۔ اسکا وادی سُر پنچم ہے اور سموادی کھرج ہے۔ گانے کا وقت شام ہے۔ ریوا راگ مین بھی مدھم اور نکھاد ورج ہین اور بہاس

پا —	سا ـ سا	سا سا	سا ـ سا
رے اے	وا آ کَ	ھو تَ	کُا آن شر
×	۳	○	ا
سا —	سا را سا	سا —	پا پا گی
دے اے	سَ کَ رَ	دہا آن	شَ نِ تَ
×	۳	○	ا
سا —	گی پا — پا	سا سا	سا پا گی
کَ اَ	لیا آ ن	سُ رَ	جَ تَ رَ
×	۳	○	ا
دھی پا	گی را سا		
کو اُو	گو نی کَ		
×	۳		

بھٹیار

ماروا ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی ۔ اسمین مدہم کا سُر وادی ہے۔ یہ اترانگ کا راگ ہی اور اسمین مدہم کے سُر کو واضح طور پر دکھانا چاہیے۔ مدھم کا سُر اسمین نیاس بھی ہے۔ یہ نیا سُروپ ہی مگر اچھا ہی۔ امروہی مین دھیوت سے جب مدہم پر آتے ہین تو بہت لُطف آتا ہے۔ للت ۔ کا لنگڑا ۔ اور پرج سے ملکر یہ راگ بنا ہے۔ اترانگ مین کسی جگہ مانڈ کی شکل نظر آتی ہے لیکن مانڈ کی رکھب تیور ہے اور اسکی رکھب کومل ہے یہ فرق ہے بعض کہتے ہین کہ یہ راگ بھرتری راجہ کا بنایا ہوا ہے شاید ایسا ہی ہو مگر شکل راگ کی اچھی ہے اسمین کوئی شک نہین ۔ اس راگ مین گندہار پنچم اور دھیوت مدھم کی سنگت ہی۔ آروہی مین نکھا د دُربل ہے اور امروہی وکر ہے۔ آروہی ۔ سا را سا ۔ گی می دھی سا ۔ امروہی ۔ سا نی دہی پا ۔ ما ۔ گی می گی ۔ را سا ۔

لچھن گیت جھپتال (بلمپت لے)

استھائی ۔ نِسدن نہ بی سُمرت صُورت تہاری گُھن برَن سُندرتن اَت سُبھ تہاری ۔
انترہ ۔ مُرلی گُھن شرج کرت سُرات سُرسَ اَنش گت مدھم چتر نیت من ہاری ۔

آستائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
سا سا	دھی دھی پا	پا ما	ما پا گی	نی دھی	سا ـ سا	نی ـ (را)	ـ دھی پا
نِ سَ	وِ نَ اَ	بَ نْ	مَ ر تَ	سْ رَ	تَ اَ تَ	ہا آ	آ آ ری
×	۳	○	۱	×	۳	○	۱
سا سا	سا دھی دھی	دھی دھی	نی پا ما	ما ما	دھی دھی پا	ما گی ما	را پا ـ سا
گھَ نَ	بَ رَ مَ	سُن دَ	رَ تَ نَ	اَ تَ	سُ بُھ تی	ہا آ	آ آ ری
×	۳	○	۱	×	۳	○	۱

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
نی دھی	سا ـ سا	سا سا	سا را سا	نی را	گی را سا	سا سا	گی دھی پا
مُ رَ	لی ای گَ	مَ نَ	شَ رِ جَ	کَ رَ	تَ سُ رَ	اَ تَ	سُ رَ سَ
×	۳	○	۱	×	۳	○	۱
پا ـ	دھی سا سا	نی دھی	دھی پا ما	ما دھی	دھی پا ما	ما ما	را ـ سا
اَن اَن	شَ گَ تَ	مَ اَ	دھَ مَ جَ	تَ رَ	نی یُ تَ	مَ نَ	ہا آ ری
×	۳	○	۱	×	۳	○	۱

بھکھار

مارواٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ اسکا وادی سُر پنچم ہے۔ یہ اتر انگ کا راگ ہی اور گانے کا وقت رات کے تیسرے پہر مین مانا گیا ہے۔ اس راگ مین مدہم اور نکھاد کے سُر ہین اسلیے مارواٹھاٹھ کے بہاس سے یہ الگ ہوجاتا ہے بعض گائک اسمین دونون مدھمین بھی لگا کر گاتے ہین اس سے اس راگ کی شکل الگ ہوجاتی ہے۔ اس راگ مین مدھم خلاصہ ہونے سے بھٹیار راگ سے جُدا ہوجائیگا۔ آروہی۔ سا را سا۔ گی می دھی سا۔ امروہی سانی دھی پا۔ ما۔ گی می گی۔ را سا۔

لچھن گیت۔ تیورا

استائی۔ روگن گارے بھلا مانو دے ہی آج ہُون۔

انترہ۔ گمن سری کرسُر میل پنچم وادی سمجھ چتر بھلا۔

آستائی

سا	را	گی	ما	پا	—	گی
رَ	وَ	گُ	نَ	گا	اَ	آ
۱		۲		×		
پا	گی	پا	گی	را	سا	—
رے	اے	بھَ	آ	لا	آ	آ
۱		۲		×		
گی	—	ما	گی	نی	دھی	می
ما	آ	نَ	وَ	دے	اے	اے
۱		۲		×		
دھی	می	گی	می	گی	را	سا
ہی	ای	ای	ای	رُ	جَ	ہُون
۱		۲		×		

انترہ

نی	سا	گی	ما	پا	—	—
گَ	مَ	نَ	سِ	ری	ای	ای
۱		۲		×		
گی	گی	پا	گی	را	—	سا
کَ	رَ	سُ	رَ	مے	اے	لَ
۱		۲		×		
نی	—	سا	را	گی	—	—
بنَ	اَن	جَ	مَ	وا	آ	آ
۱		۲		×		

ما	—	گی	—	پا	پا	پا
دی	ای	ای	ای	سَ	مَ	جَ
۱		۲		×		
گی	گی	پا	گی	را	—	سا
جَ	تَ	رَ	بھ	لا	آ	آ
۱		۲		×		

پنچم

مارواٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ مدھم اسمین وادی سُر ہی۔ رات کے پچھلے پہر مین اِسے گاتے ہین
یہ بھی اترانگ کا راگ ہی اور اسمین دونون مدھمین لگائی جاتی ہین جب اِسکو پَرج کے بعد گاتے ہین تب
اچھا معلوم ہوتا ہے۔ مدھم خلاصہ آنے سے للت کا انگ پیدا ہوتا ہے اور راگ کی صورت بھٹیار
سے مشابہ ہے بعض اِسمین رکھب یا پنچم ورج کرنے کو لکھتے ہین لیکن یہ مت مروج نہین ہے۔
رکھب کے ورج کرنے سے یہ راگ بھٹیار سے بالکل علیحدہ ہو جائے گا مگر یہ گائک کی پسند پر ہے۔
ایک للت انگ پنچم بھیرون ٹھاٹھ پر ہے جسکا ذکر پیشتر کیا جا چکا ہے اسمین دھیوت کومل ہے۔
رواج مین بعض گائک اُس راگ کو سوہنی کے انگ سے راگ کو گاتے ہین اور اسمین پنچم کا سُر ورج کرتے
ہین مگر یہ مت اچھی نہین ہی۔ سوم ناتھ پنڈت پنچم راگ کو بھیرون ٹھاٹھ پر لکھتے ہین اور رکھب کو اس مین
ورج لکھتے ہین اور پنچم کے سُر کو وادی لکھتے ہین۔ ہمارا خیال ایسا ہے کہ کسی پنڈت نے اُسکو بدل کر
یعنی مدہام اور دھیوت کو تیور کر کے یہ نئی شکل پیدا کی ہے۔ گرنتھون مین بھیرون ٹھاٹھ مین ایک
راگ پورن پنچم نام کا بھی پایا جاتا ہے لیکن اسمین نکھاد کا سُر ورج ہے اور آجکل غیر مروج ہے۔
آروہی۔ ساگی ما۔ پا ما گی۔ می دہی سا۔ امروہی۔ سانی دہی پا ما۔ گی پا گی۔ را سا۔

لچھن گیت جھپتال

استائی۔ مارواسما کھیات میلن سمت پنا پنچم گنی پر یا کہت راگ جایو۔
انترہ۔ ہنڈول ری پا ہین سوہنی سودہا مادین للیت انگ ماوچتر سب کو بچایو

استائی

سوہنی

ماروا ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی اور پنچم اہمین ورج سُر ہے۔ یہ راگ اترانگ کا ہے اِسلیے اہمین دھیوت وادی سُر ہے اور گندہار سموادی ہے۔ گانے کا وقت رات کے پچھلے پہر مین ہے۔ اِس راگ مین دھیوت گندہار کی سنگت ہ... ...ت۔ راگ صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ رات کے پچھلے پہر کا راگ ہونے کی وجہ ...ت ا رکا لطف تار استھان کی طرف پر ہے کیونکہ سنگیت کا یہ قاعدہ ہے کہ جیسی جیسی رات بھیگتی جائیگی ویسے ہی گانے کا لطف اوپر کے سُرون مین آتا رہے گا۔ مندر اور مدھ استھان کے سُرون سے گاتے ہین نہ... راگ پوریا ہو جاتا ہے۔ پُرانے گرنتھون مین سوہنی راگ نہین پایا جاتا لہذا یہ نیا سروپ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ نہایت خوبصورت ہی بعض گائک سوہنی مین کومل دھیوت بھی لگاتے ہین لیکن یہ مت اچھی نہین ہے۔ آروہی۔ سا گی می دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی می۔ دھی گی۔ ری گی را سا۔

لچھن گیت سوہنی اِکتالہ

آستائی۔ ماروا کو ٹھاٹھ کرے پنچم سُر چھانڈے پوریا بچاے گا انش سوہنی سُدھ مانیئے۔

انترہ۔ تار استھان سوہت نِت وادی دہا کو مانیے مدھم سُدھ چھووت کو اور راگنی پہچانیئے

آستائی

گی —	گی می	دھی نی	سا —	سا را	سا —
ما آ	رُ وا	آ کو	ٹھا آ	ٹھ ک	رے لے
× ○	ا ○	ا ۲	× ○	ا ○	ا ۲
سا —	سا را	سا سا	نی دھی	نی دھی	— —
پَن اَن	جَ مَ	سُ رَ	چھان آن	ڈی یے	اے لے
× ○	ا ○	ا ۲	× ○	ا ○	ا ۲
دھی —	نی سا	— گی	گی —	را سا	— سا
پو اُو	ری یا	آ بَ	چا آ	سے گا	آں شُ
× ○	ا ○	ا ۲	× ○	ا ○	ا ۲

نی	—	دھی	می	دھی	سا	نی	دھی	نی	دھی	می	گی
سو	ا	ھَ	نِ	سُ	دھَ	ما	آ	نی	یے	اے	اے
×	○	۱	○	۱	۲	×	○	۱	○	۱	۲

انترہ

گی	—	گی	نی	دھی	نی	سا	—	سا	سا	سا	سا
تا	رَ	اَ	ستھا	آ	نَ	سو	او	ھَ	تَ	نِ	تَ
×	○	۱	○	۱	۲	×	○	۱	○	۱	۲
سا	—	گی	رآ	—	سا	نی	دھی	نی	دھی	—	—
وا	آ	دی	دہا	آ	کو	ما	آ	نی	یے	اے	اے
×	○	۱	○	۱	۲	×	○	۱	○	۱	۲
دھی	—	نی	سا	گی	گی	نی	دھی	می	گی	را	سا
مَ	اُ	دھَ	مَ	سُ	دھَ	چھو	او	وَ	تَ	کو	او
×	○	۱	○	۱	۲	×	○	۱	○	۱	۲
نی	—	دھی	می	دھی	سا	نی	دھی	نی	دھی	می	گی
را	آ	گَ	نی	پَ	ہے	چا	آ	نی	لے	اے	اے
×	○	۱	○	۱	۲	×	○	۱	○	۱	۲

بہاس

اِس راگ کی کئی متین ہین۔ پہلی مت بھیرون ٹھاٹھ پر بیان کی گئی دوسری مت سے یہ مارواٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے اور اترانگ مین اسکا زور رہتا ہے۔ دہیوت وادی ہے اور گندہار سموادی۔ گندہار اور پنچم۔ مدھم اور دہیوت کی سنگت اِس راگ مین رہتی ہے۔ بلمپت لے مین یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہے اور شاستر کے پرمان پنچم پر نیاس کرکے گانا چاہیے۔ ایک گرنتھ مین مدھم اور نکھاد ورج اور پنچم گندہار کی سنگت لکھی ہے وہ بھی مت اچھی ہے لیکن جیت سے الگ کرنا مشکل ہوگا پوروانگ مین گوری اور اترانگ مین دیسکار ملانے سے یہ شکل پیدا ہوتی ہے۔ آروہی۔ سا را سا۔ گی پا دھی پا۔ دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا۔ می گی پا گی۔ پا گی را سا۔

لچھن گیت۔ تیتالہ

آستائی۔ ہری بھج رے منو جا رِدہ سِدھ دا نک بھونکھے ہارک بھاو دھرے دِڈھ اپنے بھیتر
انترہ۔ گگن سری کے میلن سمودِت گاوے بھاس ما نی دُربل سُر دھیوت وادی اَت سُندر کر

آستائی

۱	×	۳	○
پا پا دھی گی	پا — — —	پاگی — دھی —	پامی دھی پا گی
ھَ ری بھَ جَ	رے اے اے اے	لے لے لے لے	مَ نو جا آ
۱	×	۳	○
را را گی پا	گی را سا سا	پاگی پاگی گی را	پاگی — گی (راسانیدھی)
ری دھَ رِ دھ	دا اَ یَ کَ	بھَ وَ بھُ ی	ہا آ رَ کَ
۱	×	۳	○
می دھی می سا	سا — سا سا	نی نی را گی	را گی را سا
بھا آ وَ دھَ	رے لے دِ ڈھ	اَ پَ نے لے	بھی ای تَ رَ

انترہ

۱	×	۳	○
پا پا گی گی	می — دھی —	دھی — دھی دھی	دھی می دھی نی
گَ مَ نَ سِ	ری ای کے لے	مے لے لَ نَ	سَ مَ وِ تَ
۱	×	۳	○
نی — دھی نی	پا — پا پا	پامی دھی پا دھی	پا گی را سا
گا آ لے بِ	بھا آ سَ ما	نی ای دُ رَ	بَ لَ سُ رَ
۱	×	۳	○
می دھی می سا	سا — سا —	نی را گی پا	را گی را سا
دھیے لے وَ تَ	وا آ دی ای	اَ تَ سُن اُن	دَ رَ کَ رَ

مالیگورا

ماروا ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے رکھب وادی سُر ہے اور گرہ کا سُر بھی یہی ہے۔ گانے کا وقت شام ہے۔ یہ راگ پوریا اور سری راگ کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے۔ مندر اور مدھ استھان کے سُرون سے اس راگ کو گاتے ہین بعض پنڈت کہتے ہین کہ اس راگ مین دہیوت کو ورج کر دینے سے یہ راگ سب سے علحدہ ہو جائے گا اور بعض پنڈت کہتے ہین کہ اسمین دونون دہیوت لگانا چاہیے اور اسکو گوری کے انگ سے رکھب وادی کر کے گانا چاہیے۔ تیسری مت پنڈتون کی یہ ہے کہ پوریا مین پنچم خلاصہ لگانے سے اس راگ کی شکل پیدا ہو جائے گی۔ اسمین کوئی شک نہین کہ در اصل ایسا ہوتا ہے۔ آروہی۔ سا را سا۔ نِی دھِی پا۔ دھِی سا۔ را گی می پا دھی نی دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا می گی را سا۔

لچھن گیت تیتالہ (مدھ لے)

استائی۔ کریا دچتر تو آج گورا کے سُر شاستر سو سمت گن سری کے ٹھاٹھ کر۔
انترہ۔ سمپورن سموادی تے پا سُر دھیوت دواُ کو اُمانے گائے ان برت سندھی سے گت پورت سب من کاج کر۔

استائی

پا پا	گی — را سا	نِی دھِی نِی سا را	نِی(دھِی) — — دِھی	— — پا پا
کَ رَ	یا آ دَ چَ	تَ رَ تو اُ	آ آ آ آ	آ آ آ جَ
	×	۳	○	۱
	مِی — گِی —	مِی — دھِی دھِی	سا(دھِی) — سا سا	سا(نِی) را سا سا
	گو او را آ	کے لے سُ رَ	شا آ ستر سُ	سَ اَن مَ تَ
	×	۳	○	۱
	نِی نِی نِی نِی	سا را گی —	پا(گی) پا(گی) گی را	سا سا پا پا
	گَ مَ نَ سی	ری ای کے لے	ٹھا آ آ آ	آ ٹھ کَ رَ
۱	×	۳	○	۱

انترہ

گی	—	گی	—	می	می	دھی	—	سا	—	سا	سا	نی	را	سا	سا
سَم	اَم	پو	اُو	یَ	نَ	سَم	اَم	وا	آ	دی	ری	پا	آ	ئُن	رَ
×				۳				۰				ا			
سا	—	سا	سا	نی	دھی	را	نی	دھی	—	پا	—	—	—	—	پا
دھے	اے	وَ	تَ	دو	اُو	کو	ای	ما	آ	آ	آ	آ	آ	آ	نے
×				۳				۰				ا			
نی	—	نی	نی	می	می	گی	گی	گی	—	می	گی	را	را	سا	سا
گا	آ	لے	اَ	نَ	بَ	اَ	تَ	سَن	اَن	دھی	سَ	مے	لے	گ	تَ
×				۳				۰				ا			
نِی	—	نِی	نِی	سا	را	گی	گی	پاگی	پاگی	گی	را	سا	سا	پاگی	پاگی
پو	او	رَ	تَ	سَ	بَ	مَ	نَ	کا	آ	آ	آ	آ	جَ	کَ	رَ
×				۳				۰				ا			

سازگیری

ماروا ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ یہ نیا سُروپ ہی پُرانے گرنتھون مین نہین پایا جاتا۔ گندھار اِس کا وادی سُر ہی آہین دونون دھیوتون کا رواج ہے اور نکھاد اور مدھم کی سنگت ہی۔ گانے کا وقت شام ہے۔ اِس راگ مین تھوڑا شُدھ مدھم بھی لگاتے ہین جس سے اِسکی شکل مین کوئی خرابی نہین پیدا ہوتی۔ یہ راگ پوریا اور پوربی کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ راگ چونکہ پوریا انگ ہی لہذا اسکو مندر اور مدھ استھان کے سُرون سے گانا چاہیے۔ پوریا اور پوربی کے ملنے سے سازگیری کا روپ جو لکھا ہے اِسے رواج مین بہت کم گاتے ہین۔ آروہی۔ نِی راگی را سانِی دھِی۔ نِی راگی ما۔ گی می پا دھی نی سا۔ امروہی۔ سانی دہا پا دھی می گی راسا۔

پوریا کلیان

ماروا ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ یہ مشر میل راگ ہی یعنی ماروا اور کلیان ٹھاٹھ کے ملانے سے اِسکی

شکل پیدا ہوئی ہے پنچم وادی ہے اور کھرج سموادی۔ نکھاد کا سُر آ دہیا ین ورکر ہے یعنی ہا ہا ہے۔ گانے کا
وقت سہ پہر ہے۔ آروہی۔ سا را گی می پا نی دھی سا۔ امروہی۔ سا نی دھی پا می گی را سا۔

خیال - اڑا چوتالہ

استھائی۔ اے ری میرو شیام کنھیا برج کے من بھایو۔
انترہ۔ برج کی سکھی سب وہ تمہیں چاہین اے ری جا کو نام کنھیا۔ برج کے من بھایو

استھائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
						سا	نی	دھی پا	می پا	می	گی می	را	گی
						لے	ری	ای	ای	مے	سے	رو	او
						۳		○		۴			
پا	—	می	گی	می پا می	گی می	را	سا	نی	نی	نی	دھی	دھی	دھی
شیا	آ	م	ک	کھی	یا	آ	آ	بر	ج	کے	سے	م	ن
×		۲		○		۳				۴			
می	نی	دھی	سا	نی	دھی پا می پا								
بھا	آ	آ	آ	یو	او								
×		۲											

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
						گی	گی	می	دھی	سا	—	سا	سا
						بر	ج	کی	س	کھی	ای	س	ب
						۳		○		۴			
را سا نی سا	نی	دھی	سا نی سا	نی	دھی پا	می دھی نی سا	نی	دھی پا	می پا	می	گی می	را	سا
وہ	تُ	مہین	چا	ہین	این	اے	ری	ای	ای	جا	آ	کو	او
×		۲		○		۳				۴			
پا	—	می	گی	می پا می	گی می								
نا	آ	م	ک	کھی	یا								
×		۲		○									

مارواٹھاٹھ

سُر۔ سا رَا گی می پا دھِی نی سا

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	بران	وقت	کیفیت
۱	مارووا	نِی راگی می دھی نی دھی سا	سا نی دھی می گی را سا	گندہار	دھیوت	اکھاڑو کھاڈو	ست ...	آروہی مین رکھب اور امروہی مین نکہاد وکر ہے۔ معمولی راگ ہی۔
۲	پوریا	سا نی دھی نی۔ راگی می دھی نی دھی سا	سا نی دھی نی۔ می گی را سا	″	نکھاد	″	″	رکھب اور نکھاد کی سنگت رہنا چاہیے۔ معمولی راگ ہی۔
۳	پراری	سا را گی می پا۔ می دھی سا	سا نی دھی پا۔ می گی را سا	″	دھیوت	وکر سمپورن	″	نکھاد دُربل یعنی کمزور ہے۔ پنچم اور گندھار کی سنگت رہنا چاہیے۔ کم گایا جاتا ہے۔
۴	للت	سا را سا۔ گی ما۔ می گی۔ می دھی سا	سا نی دھی۔ دھی می گی را سا	مدہم	کھرج	کھاڈو کھاڈو	آدھی رات کے بعد	پنچم کا سُر ورج ہے۔ دونون مدھمین ہین۔ ہمارے حصۂ ملک مین کومل دھیوت اس راگ مین لگائی جاتی ہے۔
۵	جیت	سا را گی پا دھی سا	سا دھی پا گی را سا	پنچم	″	اوڈو اوڈو	شام	اتر انگ کمزور رہنا چاہیے۔ عموماً کلیان ٹھاٹھ پر ہمارے حصۂ ملک مین اس راگ کو گاتے ہین۔ معمولی راگ ہی۔
۶	بھٹیار	سا را سا گی می دھی سا	سا نی دھی پا۔ ما۔ گی می گی۔ را سا	مدہم	″	اوڈو سمپورن	بعد نصف شب	اتر انگ پر زور ہے۔ آروہی مین کڑی مدہم ہے۔ امروہی مین دونون مدھین ہین۔ سُدھ مدہم بھی اچھی طرح لگائی جاتی ہے۔

[illegible]	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۷	بھنکار	سارا ساگی ما گی می دھی سا	سانی دھی پا-می گی-پا گی-را سا	پنچم	کھرج	اوڈو سمپورن	بعد نصف شب	سدھ مدھم اہین بمقابلہ بھٹیار کے کمی کے ساتھ لگائی جاتی ہے- اترانگ راگ کے زور ہے- کم گاتے ہین-
۸	پنچم	ساگی ما- پا ماگی- می دھی سا	سانی دھی پاما- گی پاگی- راسا	مدھم	”	”	”	سُدھ مدہم سے للت کا انگ معلوم ہوتا ہے-
۹	سوہنی	ساگی می دھی نی سا-	سانی دھی می دھی- گی- می گی راسا	دھیوت	گندہار	اوڈو کھاڈو	”	پنچم کا سُر ورجت ہے- آروہی مین رکھب نہین ہے- معمولی راگ ہے-
۱۰	بہاس	سارا سا- گی پا دھی پا- دھی سا	سانی دھی پا- می گی- پا گی را سا	”	”	اوڈو سمپورن	صبح	اترانگ پر زور رہتا ہے-
۱۱	مالیگورا	سارا سا- نِی دھی پا- دھِی سا- راگی می پا- دھی نی دھی سا	سانی دھی پا می گی را سا	رکھب	پنچم	وکر سمپورن	شام	سری راگ اور پوریا ملا ہوا معلوم ہوتا ہے- مندر اور مدھ استھان کا راگ ہے کم گایا جاتا ہے-
۱۲	سازگیری	نِی راگی را سانی دھِی- نِی راگی ما- گی می پا دھی نی سا	سانی دھا پا دھی می گی را سا	گندہار	نکھاد	”	”	دونون دھیوتین نکھادین اور مدہمین ہین- پوریا اور پوربی کو ملایا ہے کم گایا جاتا ہے-
۱۳	پوریا کلیان	سارا گی می پا نی دھی سا	سانی دھی پا می گی را سا	پنچم	کھرج	سمپورن	سہ پہر	پوریا اور کلیان کو ملانے سے یہ راگ پیدا ہوتا ہے- کم گایا جاتا ہے

مارواٹھاٹھ کے راگونپر یادداشت

مارواٹھاٹھ مین پنڈتون نے جو بارہ راگ لکھے ہین ان مین چھ راگ شام کے وقت کے مانے جاتے ہین اور چھ راگ صبح کے وقت کے ۔ پوریا ۔ ماروا ۔ جیت ۔ گوری ۔ سازگیری ۔ براری ۔ یہ چھ راگ شام کے ہین اور للت ۔ پنچم ۔ بھٹیار ۔ بہباس ۔ جھنکار ۔ سوہنی ۔ یہ چھ راگ دن کے مانے جاتے ہین ۔

جاننا چاہیے کہ علمی اصول سے دن کا شمار بارہ بجے شب کے بعد سے ہوتا ہے لہذا سوہنی وغیرہ کا وقت چونکہ بارہ بجے کے بعد ہے اسلیے انکا شمار دن کے راگون مین پنڈت کرتے ہین اسیطرح رات کا شمار بارہ بجے دن کے بعد سے کیا جاتا ہے اسلیے ماروا وغیرہ شام کے راگون مین داخل ہین ۔

شام کے جو چھ راگ اوپر لکھے گئے ہین ان مین بعض گوری انگ گائے جاتے ہین اور بعض پوریا انگ ۔ اور صبح کے راگ بعض للت انگ گائے جاتے ہین اور بعض سوہنی انگ ۔ شام کے راگون مین پوروانگ پر زور رہتا ہے اسے سب مانتے ہین اور اسیطرح صبح کے راگون مین اترانگ پر زور رہتا ہے ۔

کافی ٹھاٹھ

اسکو گرنتھون مین ہرپریا میل کہتے ہین ۔ اس ٹھاٹھ مین حسب ذیل سُر ہین ۔ کھرج ۔ تیور رکھب ۔ کومل گندہار ۔ سُدھ مدھم ۔ پنچم ۔ تیور دھیوت ۔ کومل نکھاد ۔ آجکل اس ٹھاٹھ کا نام کافی راگنی پر رکھا گیا ہے جو ذیل مین بیان کیجاتی ہے ۔ اس ٹھاٹھ کے راگ عموماً دوپہر دن اور دوپہر رات کو گائے جاتے ہین ۔ یہ اسلیے ہے کہ نکھاد اور گندہار اس ٹھاٹھ مین کومل ہین ۔ رات کو درباری وغیرہ کومل دھیوت کے راگ گاکر اس ٹھاٹھ کے راگون کو یعنی تیور دھیوت کے راگون کو گانا چاہیے اسیطرح صبح کو کومل دھیوت کے راگ مثلاً اساوری جونپوری وغیرہ گاکر تیور دھیوت کے راگ اس ٹھاٹھ کے گانا چاہیے ۔ بعض گرنتھون مین اس ٹھاٹھ کو سری راگ کا ٹھاٹھ بھی لکھتے ہین کیونکہ سری راگ اگلے زمانے مین اسی ٹھاٹھ پر گایا جاتا تھا

کافی

ہرپریا ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے ۔ اسکی آروہی امروہی بہت سیدھی ہے ۔ اس راگ مین پنچم نیاس کا سُر ہے اور سُننے والے اسی سر سے راگ کو پہچانتے ہین ۔ آجکل کافی مین چھوٹی چھوٹی چیزین گائی جاتی ہین ۔ پنچم وادی ہے اور کھرج سموادی ۔ آروہی ۔ سارے گاما پا دھی ناسا ۔ امروہی ۔ سانا دھی پاماگا رے سا

V.7air

لچھن گیت

آستائی۔ گُنی گاوت کافی راگ کر ہر پریا ٹھاٹھ جنت کومل گانی اُجبل پر سُر پنچم وادی سادہ۔
انترہ۔ سَرَل سَروپ دی بکشروت مانت سب نِت اوبکل آشرے سم چتر کہت۔

آستائی

نا	پا	گا	—	سا	سا	گا	—	ما	پا	—	ما
گُ	نی	گا	آ	وَ	تَ	کا	آ	نی	را	آ	گ
○		۱		۲		×		○		۱	
سا	رے	سا	نا	دھی	پا	گا	—	رے	سا	رے	سا
کَ	رَ	ھَ	رَ	پَر	یا	ٹھا	آ	ٹھ	جَ	نِ	تَ
○		۱		۲		×		○		۱	
سا	سا	رے	رے	گا	گا	ما	—	پا	پا	دھی	دھی
کو	او	مَ	لَ	گا	نی	اُ	اُ	جَ	بَل	پ	رَ
○		۱		۲		×		○		۱	
نا	سا	ناسا [with a slur]	رے	سا	نا	دھی	—	ما	پا	—	پا
سُ	رَ	پنَ	اَن	پچَ	مَ	وا	آ	دی	سا	آ	دھ
○		۱		۲		×		○		۱	

انترہ

ما	ما	ما	پا	نا	—	سا	نا	سا	—	سا	سا
سَ	رَ	لَ	سَ	رُو	اُو	پَ	دی	پَ	آ	کِشُر	ت
○		۱		۲		×		○		۱	
نا	سا	رے	گا	رے	سا	رے	نا	سا	نا	دھی	دھی
ما	آ	نَ	تَ	سَ	بَ	نِ	تَ	آ	دی	کَ	لَ
○		۱		۲		×		○		۱	

سا	—	نا	دھی	ما	پا	گا	گم	رے	سا	رے	سا
آ	آ	نِش	ری	سَ	مَ	پَ	تَ	رَ	کَ	ھَ	تَ
○		ا		۲		×		○		ا	

دہانی

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہی اور رکھب اور دھیوت اِسمین ورج ہین۔ گندہار وادی ہے اور نکھاد سموادی سنگیت پاریجات مین اسکو اوڑو دھناسی اور دوسرے گرنتھون مین اِسے کھاڑو دھناسی کہتے ہین دھناسری کو جُدا کرنے کے لیے پنڈتون نے اِس راگ کا نام دہانی لکھا ہے۔ مگر ایسی تکرار بڑھانیوالے اگون مین ہمیشہ رواج کو دیکھکر چلنا چاہیے اِس راگ مین کھرج اور مدھم اور پنچم کے سُر دُربل اور رکھب اور دھیوت کے سُر ورج ہونے کی وجہ سے اِس راگ کا مزاج قائم نہین رہتا۔ آروہی سا گا ما پا نا سا۔ امروہی۔ سا نا پا ما گا سا۔

لچھن گیت۔ تیتالہ

آستائی۔ تو ہے دہانی کہون سمجھائے سکھی اوڈو سمت دُھن ناسی سکھی۔
انترہ۔ کرہر پرپیا ا ہو بل کہے سندر گاشن رہت دہا گا مان سکھی۔

آستائی

نِا	سا	گا	—	گا	گا	گا	سا	گا	ما	پا	نا	پا	پا	گا	—	گا	ما
تو	ہے	دہا	آ	نی	کَ	ہُون	اُون	سَ	مَ	بھا	آ	ئے	سَ	کھی	ای	اُو	اُو
		○				ا				×				۳			
		پا	پا	پا	پا	پا	پا	گا	ما	پا	نا	پا	پا	گا	—	نِا	سا
		ڈُ	وَ	سَ	نَ	مَ	تَ	دھن	اَن	نا	آ	سی	س	کھی	ای	تو	ہے
		○				ا				×				۳			

انترہ

ما	ما	ما	ما	پا	پا	نی	نی	سا	سا	سا	سا	نی	سا	سا	سا
کَ	رَ	ھَ	رَ	پرِ	یا	آ	ہو	بَ	لَ	کَ	ہے	سُن	اُن	دَ	رَ
○				ا				×				۳			
سا	ـــ	نا	نا	پا	پاما	گا	ما	پا	نا	پا	پا	گا	ـــ	نا	سا
گان	آن	شَ	رَ	ھِ	تْ	دہا	گا	ما	آ	نَ	سَن	کھی	اِی	تو	ہے
○				ا				×				۳			

سندھوی

اِسے عموماً لوگ سیندورا کہتے ہین۔ یہ کافی ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہی۔ اور اِسکی آروہی مین گندہار اور نکھاد ورج ہین اور امروہی اِسکی سمپورن ہی۔ اِس راگ مین کھرج اور پنچم کا سمواد ہے بعض رکھب اور دھیوت کا سمواد مانتے ہین۔ نکھاد کا سُر آروہی مین ورج کرنے کی مت رواج مین نہین ہے لہذا کمی کے ساتھ نکھاد کو آروہی مین اگر لیا جاوے تو ہرج نہین ہے۔ سوم ناتھ پنڈت نے اِس راگ مین گندہار اور نکھاد ورج کرنے کو لکھا ہے۔ اہوبل پنڈت نے امروہی سمپورن لکھی ہے۔ رواج مین گائک سیندورے مین اکثر کافی ملا دیتے ہین۔ اساوری کی آروہی مین گندہار اور نکھاد ورج ہے۔ لیکن اسمین دھیوت کومل ہے اور اسمین تیور ہے یہ دونون مین فرق ہے۔ بھیرون ٹھاٹھ مین گندہار اور نکھاد ورج ہونے سے گن کلی پیدا ہوتی ہے۔ بلاول ٹھاٹھ مین یہی سُر ورج ہونے سے دُرگا نکلتی ہے۔ کھاج ٹھاٹھ مین بھی گندہار اور نکھاد ورج کرنے سے سُدھ ملار پیدا ہوتی ہے۔ یہ باتین یاد رکھنے کے قابل ہین۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ دسون ٹھاٹھون مین آروہی یا امروہی مین گندہار اور نکھاد ورج کرنے سے بہت سے راگ پیدا ہوسکتے ہین۔ آروہی سارے ما پا دھی سا۔ امروہی سا نا دھا پا گا رے سا۔

لچھن گیت تیتالہ

آستائی۔ بدہن بناشنا چتر بُجھا اِک دنت لمبودر ہر پریا۔
انترہ۔ سِندور بدنا موشک بہنا ردھ سدھ کے داتک گن نائک سارے مارے ماپا
دہا ما پا دہا رے سانی دہا پا دہا

آستائی

ما ما پا دھی	سا دھی دھی دھی	سا نا دھی پا	ما گا ـ رے
پ دھ نَ بِ	نا اَ شَ نا	آ پَ تَ رَ	بھُ جا آ اِے
ا	×	۳	○
ـ ما گا ـ	گا رے ـ سا	ـ رے سا سا	نا دھی پا دھی
اے کَ دَن اَن	تَ لَم اَم بر	او ـ دَ رَ ھَ	رَ آ پَر یا
ا	×	۳	○

انترہ

ما ـ پا دھی	سا دھی سا ـ	رے گا رے سا	رے رے سا رے
بن اِن دُو رَ	بَ دَ نا آ	مُو اُو شَ کَ	بِ ھِ نا ری
ا	×	۳	○
سا دھی/نا پا گا	ـ گا ـ رے	گا ـ رے سا	رے ـ سا سا
دھ بِن دھ کے	لے دا آ یَ	کَ اَ گُ نَ	نا آ یَ کَ
ا	×	۳	○
سا رے ما رے	ما پا دھی ما	پا دھی رے سا	نا دھی پا دھی
سا رے ما رے	ما پا دھا ما	پا دھا ری سا	نی دھا پا دھا
ا	×	۳	○

دھناسری

کافی ٹھاٹھ کا (اڈُھو) سمپورن راگ ہی - آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج ہین اور امروہی مین سمپورن - پنچم وادی ہے اور کھرج سموادی - دن کے تیسرے پہر مین اسے گاتے ہین - اکثر گرہ کا سُر نکھاد مانا جاتا ہے اور پنچم کو نیاس مانتے ہین - اِس راگ کی امروہی مین پنچم اور گندھار کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے - اگر مدھم وادی ہوتا تو اِنھین سُرون سے بھیم پلاسی ہو جاتی - بھیم پلاسی کی بھی آروہی مین رکھب

اور دھیوت ورج ہیں کہین مدھم کا سُر وادی ہے تیسرے پہر کے راگو نکی آروہی میں رکھب اکثر دُربل رہتی ہے۔ ایسا پنڈت لوگون کا قاعدہ بنا یا ہوا ہے۔ جن جن راگون مین رکھب اور دھیوت دُربل ہین وہان "سا ما پا" بہت کرکے بڑھتے ہین۔ دھناسری اور بھیم پلاسی مین یہ قاعدہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ آہوبل پنڈت ایسا ہی لکھتے ہین کہ کافی ٹھاٹھ کی آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج کرنے سے دھناسری ہو جائے گی۔ سارامرت گرنتھ مین دھناسری کافی ٹھاٹھ مین رکھب دھیوت ورج کرکے اوڈو لکھی ہے مگر اسکا وقت صبح کا لکھا ہے۔ کوئی پنڈت دھناسری کو پوربی ٹھاٹھ کی امروہی مین رکھب دھیوت ورج کرکے لکھتے ہین یہ بات بھی ذہن مین رکھنا لازم ہے۔ سوم ناتھ پنڈت کہتے ہین کہ جب رکھب اور دھیوت ورج ہوتے ہین اور کھرج کا سُر وادی ہوتا ہے اور پنچم کے سُر گمک ہوتی ہے تب اسے دھولاسری کہتے ہین۔ آروہی۔ نِا سا گا ما پا۔ نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما گا رے سا

لچھن گیت۔ چوتال

استائی۔ شاستر سُمت راگ گاے اوڈو پورن بنائے ہر پر پا ئسُر میل سادہ ری دہا ورجت نت دکھاے۔

انترہ۔ پنچم جب وادی کرت دھناسی گُنی بَرنت بھیم پلاسی مُون چتر وادی مدھم کہاے

استائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
پا	—	پا	پا	گا	پا	گا	ما	گا	رے	—	سا
شا	آ	ستر	سُ	مَ	تَ	را	آ	گ	گا	آ	اے
×		○	،	ا		○		ا		۲	
نا	—	سا	سا	گا	ما	پا	پا	نا	دھی	—	پا
اُو	اُو	ڈَ	وَ	پُو	اُو	رَ	نَ	بَ	نا	آ	اے
×		○		ا		○		ا		۲	
پا	پا	گا	ما	پا	پا	ناپا	—	ناپا	سا	—	سا
ہَ	رَ	پَر	یا	سُ	رَ	مے	اے	ل	سا	آ	دھ
×		○		ا		○		ا		۲	

سا نا	دھی پا	گا پا	گا ما	گا رے	ــ سا
ری دہا	وَ رَ	جِ تَ	نِ تَ	دِ کھا	آ لے
×	○	۱	○	۱	۲

انترہ

پا ــ	پا پا	گا ما	پا نا	نا سا	سا سا
پنَ اَن	پرَ مَ	جَ بَ	وا آ	دی کَ	رَ تَ
×		۱	○	۱	۲
نا ــ	سا ما	گارے سا	رے سا	نا دھی	پا پا
دھو اَن	نتّا آ	سی ای	گُ نی	بَ رَ	نَ تَ
×		۱	○	۱	۲
ما پا	نا سا	گا ــ	ما پا	ما گا	رے سا
بھی ای	مَ پَ	لا آ	سی ای	مُون پَ	تَ رَ
×		۱	○	۱	۲
سا ــ	دھی پا	گا ــ	پا گا	ما گا	رے سا
وا آ	دی ای	مَ اَ	دھَ مَ	کَ ہا	آ لے
×	.	۱	○	۱	۲

بھیم پلاسی

کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے مدھم کا سُر وادی ہے اور گرہ اور نیاس کا سُر بھی یہی ہے۔ گانے کا وقت تیسرے پہر کو ہے۔ چونکہ مدھم کا سُر وادی ہے اِسلیے دھناسری نہین ہوسکتی اور امروہی سمپورن ہے اِسلیے دہانی سے بھی الگ ہی اور آروہی مین گندہار اور نکھاد ہے اِسلیے سیندورے سے بھی الگ ہی۔ ایک مت مین ایسا بھی لکھتے ہین کہ بھیم پلاسی کی دہیوت اور رکھب کومل ہے اور بعض کہتے ہین کہ اِس راگ مین رکھب بالکل چھوڑ دینے سے یہ دھناسری سے بالکل الگ ہوجائے گا۔ آروہی۔ نیا سا گا ما۔ پا نا سا۔

امروہی سا نا دھی پا ما ۔ گا رے سا۔

لچھن گیت بھیم پلاسی ۔ تیتالہ

استائی ۔ مانت سب بھیم پلاسی اوڈو سمپورن چھانڈری دھن کو آدھی رو ہے۔
انترہ ۔ سُروادی کرے مدھم کو چتر گنی سب دھناسری کو بچاے۔

استائی

ما ڈھی ما	ما گا رے سا	رے نا نا نا	سا — — ما	ما — — گا
ما آ	نَ تَ سَ ب	بھی ای مَ پ	لا آ آ سی	ای ای ای ای
	○	١	×	٣
	نا سا گا ما	پا پا — پا	— ما — پا	ما سا — نا
	اُو اُو اُو اُو	ڈَ وَ آ سَم	اَم پُو اُو رَ	نَ چھان آن ڈَ
	○	١	×	٣
	سا رے سا نا	— دھی — پا	— ما — ما	— گا
	ری دہا نَ کو	او آ آ دھی	ای رو او ہے	اے اے
	○	١	×	٣

انترہ

	سا سا نا نا	— نا نا نا	ناسا — سا —	نا دھی پا —
	سُ رَ آ وا	آ دی ای کُ	رے اے مَ اَ	دھَ مَ کو او
	×	٣	○	١
	پا ما گا ما	پا نا سا سا	— رے — سا	نا دھی — پا
	پَ تَ رَ گُ	نی ای سَ بَ	اُ دھَ نا آ	سِ ری ای کو
	×	٣	○	١
	— دھی پاپا پا ما	— گا		
	او بَ اَ چا	آ اے		
	×	٣		

ہنس کنکنی

کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین رکھب دھیوت ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے دھناسری کے انگ سے یہ راگ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اِس راگ مین دونون گندھار بڑی خوبی سے لگائی جاتی ہین۔ آروہی مین گندھار تیور ہے اور امروہی مین کومل ہے۔ پنچم کا سُر اِسمین وادی ہے۔ اِس راگ مین بھی کھرج۔ مدھم اور پنچم کے سُر بڑھتے ہین۔ کرناٹ اور کافی یہ دو ٹھاٹھ ملنے سے راگ پیدا ہوتا ہے۔ یہ راگ زیادہ مشہور نہین ہے لیکن اچھے جاننے والے کبھی کبھی گاتے ہین۔ آروہی۔ نا سا گی ما۔ پا نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا۔ ما گا رے ما۔

لچھن گیت جھپتال

استھائی۔ دھن ہنس۔ کنکنی اَت چتر راگنی۔
انترہ۔ ہے کرناٹ سکل سُدھ میل سون ملائے پنچم کرت وادی چت سرگن سادھنی۔

استھائی

گی	گی	ما	—	پا	گا رے	—	رے	سا	—
دھ	ن	ہن	ان	س	کن	ان	ک	نی	ای
×		۳			○		۱		
نی	نی	سا	گی	ما	پا	—	پا	ما	گی
آ	ٹ	چ	ا	ر	را	آ	گ	نی	ای
×		۳			○		۱		

انترہ

ما	پا	نی	—	نی	سا	سا	سا	سا	سا
ک	ر	نا	آ	ٹ	س	ر	س	ک	ل
×		۳			○		۱		

ما	پا	نی	سا	گا	رے	سا	نا	دھی	پا
سُ	دھ	مے	لے	لَ	سوُن	م	لا	آ	اسے
x		۳			○		۱		
پا	نا	دھی	پا	ما	گی	گی	ما	—	ما
پَن	اَن	چَ	مَ	کَ	رَ	تَ	وا	آ	دی
x		۳			○		۱		
سا	سا	گی	گی	ما	پا	ما	پا	ما	گی
چَ	تَ	رَ	گُ	نَ	سا	آ	دھ	نی	ای
x		۳			○		۱		

پٹ منجری

کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی - یہ راگ کم گایا جاتا ہے - آروہی مین دھیوت اور گندھار دُربل یعنی کمزور ہی جسکی وجہ سے کچھ سارنگ کی شکل پیدا ہوتی ہے لیکن سارنگ مین دھیوت اور گندھار کے سُر بالکل ورجِ ہین یہی دونون راگون مین فرق ہے - کھرج وادی سُر ہے اور پنچم سموادی - اِس راگ کو سارنگ کے بعد گانا چاہیے - ایک مت سے اس راگ مین دونون گندھار ہین - ایک اور مت سے یہ راگ سُدھ سُرون سے گایا جاتا ہے اِسطرح کی پٹ منجری بلاول ٹھاٹھ مین بیان کیجاچُکی ہے - اِس راگ کو تیسرے پہر دن کو گانا چاہیے - اس راگ کی شکل دیسی سے بہت ملتی ہے لیکن دیسی کی دھیوت کومل ہے اور بعض دونون دھیوتین لگاتے ہین لیکن اسمین صرف تیور دھیوت ہو اور بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہے - اِس راگ کو برتنے کی خوبی یہ ہے کہ دھیوت کو کمزور کرکے سارنگ کا انگ پیدا کیا جائے تاکہ دیسی کی شکل نہ پیدا ہونے پائے - اِس راگ مین دونون نکھاد مستعمل ہین -

آروہی - سا رے ما پا نا سا - امروہی سا نا دھی پا ما گا رے سا -

لچھن گیت - تیتالہ

استائی - کرہر پریا کے میل مون سا ما سموادی سُر کریے -

انترہ - آروہن دہا گا مان ورج سُر راگ جنت پٹ منجری پکریے -

استائی

گا ـ ـا سا	ما پا نی سا	گا ـ ـے ـ	نی ـ ـے ـ
کَ اَ رَ آ	ھَ رَ پر یا	کے اے ے اے	نَ آ مُون اُون
○	ا	×	۳
سا سا رے ما	رے ما ما پا	نی پا رے گا	رے ـ نی سا
سَا مَا سَ مَ	وا آ دی ای	سُ رَ کَ آ	ری ای یے اے
○	ا	×	۳

انترہ

ما ما ما پا	نی نی سا سا	نی سا رے سا	ما پا رے گا رے نی سا
آ رو ھَر نَ	دہا گا ما آ	نَ وَ رَ ج	سُ رَ را
	ا	×	۳
سا رے نا سا	نا دھی پا ما	ما پا نا پا (پا پا ما)	رے گا رے نی سا
گَ جَ نِ ٹ	پَ ٹ مَن اَن	جَ ری بِ جَ	ری ای یے اے
	ا	×	۳

پردیپکی

کافی ٹھاٹھ کا اوڑو سمپورن راگ ہی آروہی مین رکھب اور دھیوت ورج ہے اور امروہی مین سمپورن ہے کھرج وادی ہے اور پنچم سموادی۔ پٹ منجری گانے کے بعد جب یہ راگ گایا جاتا ہے تو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ جب مندر اور مدھ استھان کے سُر لیے جاتے ہین تو اس راگ مین بھیم پلاسی کا شبہہ ہوتا ہی لیکن بھیم پلاسی مین مدھم وادی ہے اور اِسمین کھرج وادی ہے۔ اِس راگ کی آروہی مین رکھب ورج نہین ہے لیکن بہت دُربل ہے اور ہونا نہ ہونا دونون برابر ہین۔ دھناسری مین رکھب خلاصہ ہی۔ اس راگ مین دونون گندھار ین ہین۔

آروہی۔ نِسا گی ما۔ پا نا پا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما۔ گا رے سا۔

لچھن گیت - تیتالہ

آستائی - پردیسکی صورت ایسی بنی جب دونوں گن دہار کرت من رنجن دھناسی انگ سجت دہاتی
انترہ - آروہن رے دہا بن سب سنگت رنجی روہنی تسے دہا کو اوسجت مدھم وادی سنوتر
کرت بچاے پلاسی گنی پر -

آستائی

پا پا	گا - رے سا	- سا سا رے	نا - سا سا	سا - سا سا
پ ر	دی ای پ کی	ای صو ر ت	لے لے سی ب	نی ای ج ب
	٥	١	×	٣
	نا سا گی ما	پا - پا پا	دھی پا ما ما	گی پا ما ما
	دو او نو گن	دہا آ ر کَ	رَ تَ مَ نَ	رَن اَن جَ نَ
	٥	١	×	٣
	سا - سا -	دھی - پا پا	دھی پا ما گی	گی ما پا پا
	دھن اَن نا آ	سی ای اَن گ	س ج ت دہا	نی ای پ ر
	٥	١	×	٣

انترہ

	پا - پا -	ما ما گی ما	پا پا نا نا	سا - سا سا
	آ آ رو او	ھَ نَ ری دہا	ب نَ سَ ب	سَن اَن مَ تَ
	٥	١	×	٣
	ناسا - نا نا	سا - سا سا	گاسا گا رے سا	نا دھی پا پا
	رَن اَن جَ نی	رو او ھَ نی	ری دہا کو او	سَ مَ جَ تَ
	٥	١	×	٣
	نا سا گی ما	پا - پا -	دھی پا ما ما	گی پا ما ما
	مَ آ دھ مَ	وا آ دی ای	بُ رَ نِ تَ	پچ مَ کَ تَ
	٥	١	×	٣

سا	سا	سا	سا	دھی	-	پا	پا	دھی	پا	ما	گی	گی	ما	پا	پا
کَ	رَ	تَ	بَ	پیا	آ	لے	بَ	لا	آ	سی	گُ	نی	ای	پ	ر
۰				۱				×				۳			

بہار

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو کھاڈو راگ ہی یہ نیا سروپ ہی۔ کھرج وادی اور مدھم سموادی ہے۔ اِسکو بسنت رُت مین گاتے ہین اِسمین دھیوت اور مدھم کی سنگت رہتی ہے۔ آروہی مین رکھب کو ورج کرنا اور امروہی مین دھیوت کو ورج کرنا مناسب ہی۔ آروہی مین مدھم اور دھیوت کی جہان سنگت ہوتی ہے وہان کچھ باگیسری کا شک ہوتا ہے۔ اور امروہی مین جب دھیوت چھوڑتے ہین تو اڈانے کی شکل پیدا ہوتی ہی لیکن اڈانے مین کومل دھیوت ہے اور اسمین تیور یہ فرق ہے۔ بہار راگ بہت سے راگون مین جوڑدیا جاتا ہے۔ اِس راگ کا مزاج شوخ ہے لہذا مدھم اور دُرت لے مین گانا چاہیے۔ لکھنؤ مین بہر راگ دونوں دھیوتون سے گایا جاتا ہے۔ اِسطرح۔ ری سا دھا نا پا دھی پا دھی پا ما پا گا مارے سا آروہی۔ نِا سا گا ما پا۔ دھی نا سا۔ امروہی۔ سا نا پا ما پا۔ گا مارے سا۔ اس راگ مین دونون نکھادین لگائی جاتی ہین۔

لچھن گیت تیورا (دُرت لے)

آستائی۔ کہت راگ بہار گُنی جن کومل کرت گاتی سُرن کو کھرج مدھم انش سمجت میل کر کر ہار۔
انترہ۔ باگیسری ملار سُون ملت نی سارے نی سانی پا گا گا مارے رے سا سا سُر اڈانا بیچ چمکت چتر کہے من ہار

آستائی

نا	نا	پا	ما	پا	گا	ما	دھنی	-	دھی	نی	سا	رے	سا
کَ	ھَ	تَ	را	آ	گَ	بَ	ہا	آ	رَ	گُ	نی	جَ	بَ
×			۱		۲		×			۱		۲	
سا	-	سا	نا	پا	ما	پا	گاما	گاما	ما	رے	رے	سا	-
کو	او	مَ	لَ	کَ	رَ	تَ	گا	نی	بُن	رَ	نَ	کو	او
×			۱		۲		×			۱		۲	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
سا	ما	ما	ما	پا	گما	ما	دن	دھی	نی	سا	نی	سا	سا
کھَ	رَ	ج	مُ	آ	ھَ	مُ	ال	آن	ش	سَ	مَ	جَ	ت
×			۱		۲		×			۱		۲	
سا	ـــ	ما	رے	رے	سا	رےسا	سا	نا	دھی	نی	سا	رے	سا
نے	سے	لَ	کَ	رَ	کَ	رَ	ہا	آ	رَ	گُ	نی	جَ	نَ
×			۱		۲		×			۱		۲	

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
گا	گا	ما	دھی	دھی	نی	ـــ	سا	ـــ	نی	سا	نی	سا	سا
با	آ	گے	بِن	ری	مَ	آ	لا	آ	رَ	سُون	م	لَ	ت
×			۱		۲		×			۱		۲	
نی	سا	رے	نی	سا	نا	پا	گا	گا	ما	رے	رے	سا	سا
نی	سا	رے	نی	سا	نی	پا	گا	گا	ما	رے	رے	سا	سا
×			۱		۲		×			۱		۲	
ما	ما	ما	پا	ـــ	گا	ما	دھی نا	ـــ	نی	سا	نی	سا	سا
سُ	رَ	اَ	ڈا	آ	نا	آ	بی	ای	جَ	جَ	مَ	کَ	ت
×			۱		۲		×			۱		۲	
سا	ـــ	ما	رے	ـــ	سا	سا	نا سا	ـــ	دھی	نی	سا	رے	سا
پَ	آ	تر	کے	لے	مَ	نَ	ہا	آ	رَ	گُ	نی	جَ	نَ
×			۱		۲		×			۱		۲	

نلام بری

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہے پنچم وادی ہے۔ اِس راگ مین کھرج اور پنچم کی سنگت رہتی ہے اور گندھار کمپن رہے۔ پنڈت لوگ کہتے ہین کہ اِسکی آروہی مین دھیوت نہین لینا چاہیے۔ اِسکی آروہی مین گائک تیور گندھار بھی لگاتے ہین۔ اگر سلیقے کے ساتھ یہ سُر آروہی مین لگایا جاوے تو راگ کی شکل خراب نہین ہوتی۔ مدھ مات اور بھیم پلاسی اِس راگ مین ملتے ہین۔

آروہی۔ سارے گا ما پا۔ نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما گا رے سا

لچھن گیت۔ تیورا (دُرت لے)

استائی۔ چتر گنی ور راگ برنت نلام بری کو پورن سُر سدا چیلا۔
انترہ۔ ٹھاٹھ کر ہر پانش ن ہر تجت انو لوم گت دھیوت سنگت سا پا جُگل مت گا آہت سکھدا

استائی

پا پا پا	دھی پا	ما گی	ما — پا	ما پا	گا رے
جَ ت ر	گُ نی	وَ ر	،، آ گ	بَ ر	نَ ت
×	۱	۲	×	۱	۲
گارے گا گاما	رے رے	سا —	نا سا سا	گی ما	پا پا
نی لا آ	مَ بری	کو او	نَم ام پُو	رَ نَ	سُ ر
×	۱	۲	×	۱	۲
پا پا —	گا گا	ما —			
سَ ،، آ	جَ پَ	لا آ			
×	۱	۲			

انترہ

ما — ما	پا پا	نی نی	سا — سا	نی نی	سا سا
ٹھا آ ٹھَ	کَ ر	ھَ ر	پان آن شَ	مَ نَ	ھَ ر
×	۱	۲	×	۱	۲
سا رے سا	رے رے	سا —	نی نی سا	نا —	پا پا
تَ جَ ت	اَ نُو	لو او	مَ گَ تَ	دھے اے	وَ ت
×	۱	۲	×	۱	۲
پا دھی پا	ما گا	ما —	پا سا سا	نا دھی	پا —
سَن اَن گَ	ت سا	پا آ	جُ گَ لَ	مَ ت	گا آ
×	۱	۲	×	۱	۲

پا	دھی	پا	ما	گی	ما	—
ا	م	تا	ں	کھ	دا	آ
×			ا		۲	

پیلو

کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی - یہ مشر میل کا راگ ہی یعنی اِسمین دو تین ٹھاٹھ ملتے ہین - گانے کا وقت کوئی خاص مقرر نہین ہے لیکن عموماً دن کے تیسرے پہر مین گاتے ہین گندھار وادی ہے اِس راگ مین تیور کومل سب سُر لگائے جاتے ہین اِسلیے یہ نہایت سنکیرن سروپ کا راگ ہی - اگر غور کیا جائے تو اِس راگ مین گوری بھیم پلاسی اور بھیرون یہ تین راگ ملے ہوئے پائے جائین گے - اِس راگ کی آروہی مین عموماً تیور سُر لیے جاتے ہین اور امروہی مین کومل - یہ راگ مسلمان گائکون کا ایجاد کیا ہوا ہے اور پُرانے گرنتھون مین نہین پایا جاتا - اِس راگ کا بھی مزاج شوخ ہے - آروہی نِی سارے گا - ما پا دھی - نا سا - امروہی سا نا دھی پا ما گا - رے سا نِی سا -

لچھن گیت - تیتالہ (مدھ لے)

استائی - پیا تورے پیلو کی چمک مَن بس گئی - گا نی سمواد کرت ہر سُر بانسری کی دُھن موے جیا مین بس گئی -

انترہ - سب سُر وِکرت مَن ہرن سُنت سُنت سُدھ بُدھ ہُون بسر گئی -

استائی

نِی	سا	گا	رے	سا	نِی	سا	نِی	دھا	پا	دھا	دھا	نِی	نِی	سا	سا
پ	یا	تو	رے	پی	ئو	کی	چ	م	ک	م	ن	ب	س	گ	ای
۳				○				ا				×			
گا	گا	گا	گا	گا	—	گا	رے	گا	ما	پا	ما	گا	رے	نِی	سا
گا	تی	س	م	دا	آ	و	ک	ر	ت	ھ	ر	پر	یا	س	ر
۳				○				ا				×			

۳				۰				۱				×			
گی	گی	گی	گی	ما	ما	ما	ما	رےگ	ما	پا	—	گا	گا	نی	سا
بان	س	ری	کی	دھ	ن	مو	ے	جی	یا	مین	این	ب	س	گ	ای

انترہ

۳				۰				۱				×			
نی	سا	گی	ما	پا	پا	پا	پا	گی	گی	ما	پا	گا	گا	نی	سا
س	ب	س	ر	و	ک	ر	ت	م	ن	ھ	ر	ن	ک	ر	ت
گی	گی	گی	گی	ما	پا	گی	ما	رےمے	ما	پا	پا	گا	گا	نی	سا
س	ن	ت	س	ن	ت	س	دھ	ب	دھ	ہون	ب	س	ر	گ	ای

باگیسری

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہی۔ آروہی مین پنچم ورج ہے اور امروہی سمپورن ہے۔ مدھم اسکا وادی سُر ہی اور کھرج سموادی ہے۔ پنچم امروہی مین بھی تھوڑا لگایا جاتا ہے۔ بعض مت مین پنچم کے سُر کو اس راگ مین ورج کرنے کو کہا ہے۔ پنچم پر زور دینے سے دھناسری کی شکل معلوم ہوگی۔ اگر اس راگ مین سے پنچم ورج کر دیا جائے تو گرنتھ کی ایک راگنی پیدا ہو جائے گی جسکا نام سری رنجنی ہی۔ سنسکرت گرنتھون مین دونون گندھارین باگیسری مین لکھی ہین یعنی آروہی مین تھوڑی سی تیور اور امروہی مین کومل۔ جن لوگون کو بہادر حسین خان کا ترانہ باگیسری کا یاد ہے وہ بخوبی اس مت کو سمجھ سکتے ہین۔ آجکل بھی اچھے گانے والے باگیسری گانے مین کسی کسی جگہ بڑی خوبی سے تیور گندھار کا کن دیتے ہین۔ راگ ترنگنی گرنتھ مین لکھا ہے کہ دھناسری اور کانہڑا ملنے سے یہ راگ پیدا ہوتا ہی یہ صحیح ہے۔ کانہڑون کی بہت سی قسمین ہین اور انکے بابت کبھی کبھی تکرار بھی پیدا ہوتی ہے۔ دراصل تکرار کی جڑ کانہڑون مین گندھار اور دھیوت یہ دو سُر ہین ایسے مقامات پر ہمیشہ رواج کو دیکھکر چلنا چاہیے۔

آروہی۔ سا نیا دھی۔ نیا سا۔ ماگا۔ مادھی۔ نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی ما۔ پا ماگا رے سا۔

لچھن گیت جھپتال

آستھائی۔ راگ باگیسری وکرت لگت گائی کرہر پریا ٹھاٹھ تیور کرت دھاری
انترہ۔ مدھم سُر پر دہان انولوم اپ مان ریت گوندسم سب چتر مانت گنی

آستھائی

ما	گا	رے	سا	—	نا	دھی	نا	سا	—
را	آ	گَ	با	آ	گے	اے	سِ	ری	ای
×		۳			۰		۱		
نا	سا	ما	ما	ما	ما	ما	پا	گا	—
وِ	کَ	رَ	تَ	لَ	گَ	تَ	گا	ئی	ای
×		۳			۰		۱		
گا	ما	نا	دھی	نا	سا	سا	سا	—	سا
کَ	رَ	ھَ	آ	رَ	پر	یا	ے	لے	لَ
×		۳			۰		۱		
سا	—	نا	دھی	نا	دھی	ما	پا	گا	گاما
تی	ای	وَ	رَ	کَ	رَ	تَ	دہا	ری	ای
×		۳			۰		۱		

انترہ

ما	—	دھی	نا	سا	سا	سا	سا	سا	—
مَ	اَ	دھ	مَ	سُ	رَ	پر	دہا	آ	نَ
×		۳			۰		۱		
نا	سا	رے	گا	رےسا	نا	سا	نا	دھی	دھی
اَ	نُو	لو	او	مَ	اَ	پ	ما	آ	نَ
×		۳			۰		۱		

دھی نا	سا ما گا	رے ما	گا رے سا
ری ای	نی گون اون	ڈ سَ	مَ سَ بَ
×	۳	٥	۱
سا سا	سا دھی نا	دھی ما	پا گا گا
چ ث	ر ما آ	نَ تَ	گُ نی ای
×	۳	٥	۱

اڈانا

یہ راگ بھی دو طرح پر گایا جاتا ہے۔ ایک مت سے یہ راگ اساوری ٹھاٹھ پر بیان کیا جاچکا ہے اور دوسری مت سے یہ کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو کھاڈو راگ ہے۔ تار استھان کا کھرج اِس راگ مین وادی ہے۔ دھیوت اور گندھار کے سُر اسمین کم مستعمل ہین جس سے سارنگ کا شک ہوتا ہی لیکن سارنگ مین یہ دونون سُر ورج ہین۔ جس جگہ مدھم خلاصہ طور پر لگایا جاتا ہے وہان سوہا راگ کی شکل پیدا ہوتی ہے لیکن سوہے مین کانہڑے کا انگ کھُلا ہوا ہے ایسا اس راگ مین نہین ہے۔ گندہار کے لگانے سے سور ملار سے الگ ہوجاتا ہے اور سارنگ سے بھی علیحدہ ہوجاتا ہے۔ اِس راگ مین میگھ اور مدھ ماد ملتے ہین۔ چونکہ اِسکی شکل حُسینی کانہڑے سے بہت ملتی ہے لہذا اُس راگ سے الگ کرنے کے لیے اڈانے کو پنڈتون نے اساوری ٹھاٹھ پر قائم کیا یعنی اِسکی دھیوت کومل کردی۔ آروہی۔ سارے ما پا۔ دھی نا پا۔ نا سا۔ امروہی۔ سا نا پا۔ گا ما۔ رے سا۔

شہانہ

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہی۔ یہ نیا سروپ مسلمان گائکون کا نکالا ہوا ہے۔ رواج مین اِسکو رات کے وقت گاتے ہین۔ پنچم کا سر وادی ہے۔ اِسکی شکل اڈانے سے بہت ملتی ہے۔ شہانے کی امروہی مین تھوڑی دھیوت لگاکر اسکو اڈانے سے الگ کرتے ہین۔ اسمین بھی چونکہ گندہار کا سُر لگایا جاتا ہے لہذا سارنگ سے الگ ہی۔ آروہی مین اِس راگ کی دھیوت ورج ہے اِسلیے کافی وغیرہ سے بھی راگ الگ ہوجاتا ہے۔ درباری اور میگھ سے یہ راگ مرکب ہی۔ آروہی۔ سارے ما پا نا سا امروہی۔ سا نا دھی پا۔ ما پا۔ گا ما رے سا۔

پلھن گیت جھپتال

آستائی۔ شہانا وی بُدھ پانش آدھنک کہے روپ کرناٹ کوئی شیش گاوت سب نی شتھ
انترہ۔ اڈانہ دہا گا مِردُل سارنگ آدھا گامت سُدھ راپرتی رُوپ دن گے یے چترمت
کرناٹ کوئی شیش گاوت سب نی شیتھ۔

آستائی

دھی	دھی	پا	—	پا	پا	ما	پا	—	پا
شَ	ہا	نا	آ	دی	بُ	دھ	پان	آن	شَ
×		۳			०		۱		
سا	—	نا	نا	پا	پا	پا	گا	ما	ما
آ	آ	دھُ	نَ	کَ	کَ	ھے	رُو	اُو	پ
×		۳			०		۱		
ما	پا	گا	ما	ما	رے	رے	سا	—	سا
کَ	رَ	نا	آ	ٹَ	کَ	وی	شے	ۓ	شَ
×		۳			०		۱		
سا	ما	ما	ما	ما	پا	پا	گا	ما	ما
گا	آ	وَ	تَ	سُ	بَ	نی	شی	ای	تھَ
×		۳			०		۱		

انترہ

ما	پا	نی	—	سا	سا	نی	سا	سا	سا
آ	آ	ڈا	آ	نہ	دہا	گا	مر	دُ	لَ
×		۳			०		۱		
نی	سا	رے	—	رے	سا	سا	نا	دہا	پا
سا	آ	رَن	اَن	گَ	آ	دھا	گا	مَ	تَ
×		۳			०		۱		

دھی دھی	پا — پا	پا ما	پا — پا
سُ دھ	را آ آ	رُ پر نی	رُ اُو پ
×	۳	۰	۱
سا سا	نا — پا	پا ما	پا گا ما
دِ نَ	گے لے یے	پَ جَ تَ	رَ مَ تَ
×	۳	۰	۱
ما پا	گا — ما	رے رے	سا — سا
کَ رَ	نا آ ٹ	کَ وی	شے اے ش
×	۳	۰	۱
سا ما	ما ما ما	پا پا	گا ما ما
گا آ	وَ تَ سَ	بَ نی	شی ای ٹھَ
×	۳	۰	۱

حسینی کانہرا

کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ یہ بھی نیا سروپ ہی اور مسلمان گائکون کا بنایا ہوا ہے گرنتھون مین نہین ہے۔ جسطرح اڈانے کو مدھم سے شروع کرتے ہین اِسی طریق سے اِس راگ کو بھی شروع کرتے ہین۔ اڈانے سے اِسین کانہرے کا انگ زیادہ ہے۔ آڈانا۔ میگھ۔ حسینی۔ شہانا۔ سوہا سگھرئی۔ سور ملار۔ ان سب راگون مین سارنگ کا انگ ہی۔ تار استہان کا کھرج انمین اچھا معلوم ہوتا ہے اور دھیوت گندھار کے استعمال مین زیادتی اور کمی سے یہ راگ ایک دوسرے سے علٰحدہ ہوتے ہین۔ راگ لچھن گرنتھ مین حسینی کانہرے مین آروہی سمپورن لکھی ہوئی ہے۔ اور امروہی مین نکھاد ورج ہے اور ایک دوسرے گرنتھ سارامرت مین آروہی امروہی دونون سمپورن ہین۔ کھرج وادی ہے اور پنچم کا سُر سموادی۔ آروہی۔ سارے گا ما پا دھی نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا۔ گا ما رے سا

نائیکی کانہرا

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی اور آروہی امروہی مین دھیوت ورج ہے۔ یہ راگ پورو انگ مین سوہا

معلوم ہوتا ہے اور اس راگ مین سارنگ کی شکل پیدا ہوتی ہے۔ مدھم وادی ہے اور کھرج سموادی۔ دیوساکھ۔ کوسی۔ نائیکی۔ سوہا۔ یہ راگ سارنگ انگ کے ہوتے ہین اور انمین گندھار بہت کمی کے ساتھ لگانا چاہیئے۔ یہ راگ بالیسری اور کوسی ملاکر بنایا گیا ہے۔ گانے کا وقت دوسرا پہر شب کا ہے۔ آروہی۔ سا رے گا ما پا نی سا۔ امروہی۔ سا نا پا ما۔ گا ما رے سا

چھن گیت۔ تیتالہ V. Good

آستائی۔ سجن بن بھئی نراس ہون کہو سکھی کس بدھ پاؤن درس

انترہ۔ کہت نائیکی اپنے جیا کی رُج ہر کے درس بن نسدن ترس

آستائی

پا نا	نا	پا	پا	ما	پا	ما	—	پا	گاما	گاما	ما	پا	—	نا	ما	پا
سَ	جَ	نَ	بِ	نَ	بھَ	ای	ای	نِ	رُ	آ	سَ	ہون	اون	کَ	ہو	سَ
	۱				×				۳				۰			
	سا	—	—	نا	پا	پا	گاما	گاما	—	گاما	—	ما	رے	سا	—	نا
	کھی	ای	ای	کِ	سَ	بِ	دھَ	یا	آ	اون	اون	دَ	رَ	سَ	ا	سَ
	۱				×				۳				۰			

انترہ

سا	سا	سا	نی	سا	نی	سا	—	پا	نا	پا	نی	سا	رے	رے	سا	پا نا
کَ	ھَ	ت	نا	آ	ای	کی	ای	آ	پَ	نے	جی	یا	کی	رُ	جَ	ھَ
	۱				×				۳				۰			
	پا	گاما	گاما	ما	پا	پا نا	پا	سا	پا نا	پا	گاما	ما	رے	رے	سا	پا نا
	رَ	کے	اے	دَ	رَ	سَ	پ	نَ	نِ	سَ	دِ	نَ	تَ	رَ	سَ	سَ
	۱				×				۳				۰			

کوسی کانہرا

یہ کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہے۔ اسکا وادی سُر مدھم ہے اور سموادی کھرج ہے اسمین مدھم اور

دھیوت کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے اور انھیں سُروں کی سنگت سے ملار کا انگ پیدا ہوتا ہے۔
یہ بھی ایک کانہڑے کی قسم مانا جاتا ہے اور کانہڑے کے انگ سے اِسے گانا چاہیے۔ آروھی۔
سا رے گا ما۔ پا دھی نا سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما۔ گا رے سا۔

لچھن گیت۔ چوتال

استائی۔ ہر پریا کے میل مُون چتر ورہ کرت راگ کونسی سُدھ گوپی جن پرم انندت اُپجائے
انترہ۔ سمپورن سُرات دُھن سوہنت جایں مدھم مُون مَن کو ٹُھلسائے

استائی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
پاپا	ما	پاپا	دھی	گاما	گاما	گاما	ما	پاپا	گاگا	گاما	ما
ہَ	رَ	پر	یا	کیہے	اے	ے	اے	لَ	مون	اون	جَ
۱		۲		×		۰		۱		۰	
رے	رے	سا	سا	نا	سا	رے	نا	سا	سا	گاما	ما
تَ	رَ	وَ	رَ	کَ	رَ	تَ	را	آ	گَ	کون	اون
۱		۲		×		۰		۱		۰	
رے	سا	نا دھی	پاپا	پاپا	نا دھی	نا دھی	—	نا دھی	پاپا	دھی	نی
سی	ای	سُ	دھَ	گو	او	پی	ای	جَ	نَ	پَ	رَ
۱		۲		×		۰		۱		۰	
سا	نی	سا	—	نی پاپا	پاپا	پاپا	ما	پاپا	ما	—	ما
مَ	اَ	نَن	اَن	دَ	نِ	تَ	اُ	پَ	جا	آ	ئے
۱		۲		×		۰		۱		۰	

انترہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
نی	سا	سا	—	نی	سا	سا	سا	نی	سا	رے	نی
سَم	اَم	پو	اَو	رَ	نَ	سُ	رَ	اَ	تَ	ہون	سو
×		۰		۱		۰		۱		۲	

سا	سا	سا	نا پا	—	پا	ما	—	دھی	دنی	نا	پا
او	ھَ	تَ	جا	آ	مین	مَ	اَ	دَھ	مَ	مُون	اوُن
×		○		۱		○		۱		۲	
دھی	نی	سا	دھی نا	پا	ما	—	ما				
مَ	نَ	کو	ھُو	لَ	سا	آ	اے				
×		○		۱		○					

سوہا

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی اور اسکی آروہی امروہی مین دھیوت کا سُر ورج ہی۔ مدہم اسمین بھی وادی سُر ہے اور کھرج سموادی ہے۔ گانے کا وقت دوپہر دن ہے۔ اِسکے اترانگ مین سارنگ کا سروپ ہی مگر پوروانگ مین گندھار کا سُر لگایا جاتا ہے جس سے یہ راگ سارنگ سے الگ ہوجاتا ہی۔ مدھم کا خلاصہ لگانا اچھا ہے۔ اس راگ مین نکھاد اور پنچم کی سنگت اور مدہم کا نیاس اچھا معلوم ہوتا ہے۔ درباری اور میگھ سے یہ راگ مرکب ہی جیسے رات کو اڈانا گایا جاتا ہے ایسا ہی دنکو سوہا سمجھنا چاہیے صرف فرق یہ ہے کہ سوہے کے اترانگ مین سارنگ ہی یعنی دھیوت نہونے سے سارنگ کے سُر معلوم ہوتے ہین اور اڈانے مین دھیوت کا سُر موجود ہے۔ سوہا پوروانگ کا راگ ہی اور اڈانا اترانگ کا راگ ہی۔ آروہی۔ سارے گا ما۔ پا نا سا۔ امروہی۔ سا نا پا ما گا رے سا۔

لچھن گیت سوہا۔ جھپتال

استائی۔ کرہر پریا ٹھاٹھ سُدھ راگ کری۔ سوہا چتر نام واکو بچریے۔
انترہ۔ مدھم کھرج انش دھیوت کو تج دیے درباری میگھ ریت نی پا سنگ کریے۔ سوہا چتر نام واکو بچریے

استائی

سا	ما	گا	—	ما	پا	پا	پا نا	ما پا	سا
ک	رَ	ھَ	اَ	رَ	پَر	یا	ٹھا	آ	ٹھَ
×		۲			○		۱		

نی	پا	پانی	ماپا	سا	نا	پا	گاما	—	ما
سُن	دھ	را	آ	گَ	کَ	پر	سیے	اے	اے
×		۳			०		۱		
ما	پا	گاما	—	ما	رے	رے	سا	—	سا
سو	او	ہا	آ	چ	ت	رَ	نا	آ	مَ
×		۳			०		۱		
نا	سا	گاما	—	ما	رے	ما	رے	—	سا
وا	آ	کو	او	بِ	پچ	ری	سیے	اے	اے
×		۳			०		۱		

انترہ

ما	پا	ناپا	ناپا	سا	سا	سا	سا	—	سا
مَ	آ	دھ	مَ	کَ	ھَ	ت	اَن	اَن	شَ
×		۳			०		۱		
سا	—	سا	رے	سا	نا	سا	نا	—	—
وسے	اے	وَ	ت	کو	تَ	جی	سیے	اے	اے
×		۳			०		۱		
پا	پا	گاما	—	ما	پا	—	نا	پا	سا
دَ	رَ	با	آ	رَ	مے	اے	گھَ	ئی	ت
×		۳			०		۱		
نا	پا	ما	—	پا	ما	پا	گاما	—	ما
نی	پا	سَن	اَن	گَ	کَ	ری	سیے	اے	اے
×		۳			०		۱		
سا	پا	گاما	—	ما	رے	رے	سا	—	سا
سُو	اُو	ہا	آ	پچ	ت	رَ	تا	آ	مَ
×		۳			०		۱		

نی	سا	گاما	ما	پا	رے	ما	سا	ـــ	سا
دا	آ	کو	او	نۓ	نج	ری	سبے	لے	لے
×		۳			०		۱		

سُگھرائی

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو سمپورن راگ ہی - آروہی مین دہیوت کا سُر ورج ہے وادی کھرج ہے اور سموادی پنچم ہے - گانے کا وقت دوپہر ہے - اِس راگ مین کھرج اور پنچم کا سمواد ہے اور اِسکو کانہرے کی ایک قسم مانتے ہین - اِس راگ مین بھی سارنگ کا انگ نظر آتا ہے - رات کو جیسے شہانا گاتے ہین ویسے ہی دن کو سُگھرائی ہے اور رات کو جیسے اڈانا ہے ویسے ہی دن کو سوہا ہی - سوہے اور سُگھرائی مین یہ فرق ہے کہ سوہے مین دھیوت بالکل ورج ہے اور سُگھرائی کی صرف آروہی مین دھیوت ورج ہے بعض کا قول ہے کہ اِس راگ مین باگیسری اور مدھ مادھ ملتے ہین - اور بعض کا مت ایسا ہے کہ اِس راگ مین اڈانا - کانہڑا اور بندرابنی ملتے ہین - سوہے مین دھیوت ورج ہے - بندرابنی مین گندھار ورج ہے - اڈانے مین دہیوت کومل ہے - شہانے مین دھیوت خلاصہ طور پر لگائی جاتی ہے لہذا سگھرائی اِن سب سے الگ ہی - اِن سب راگون مین تار استہان کا کھرج بہت لطف دیتا ہے - آروہی - سارے گا ما پا - نا سا - امروہی - سا نا دھی پا - ما گا رے سا -

لچھن گیت جھپتال

استائی - دیّا پیا بِن میکا پل نہ سُہاوے آلی نِسدن ترپ ترپ جیارا اُکلاے
انترہ - ہرپریا چرن پا نش کب لاوین سگے سُگھرائی کھوہری تپت مٹاے

استائی

دھی	پا	ـــ	پا	دھی	پا	ما	رے	تا	سا
دی	ای	ای	یا	پی	یا	بِ	ن	مین	کا
×		۳			०		۱		
نا	سا	گاما	ـــ	گاما	گاما	ـــ	ما	رے	سا
پ	ل	نا	آ	سُ	ہا	آ	لے	آ	پی
×		۳			०		۱		

×		۳			٥		۱		
سا	سا	رےما	ما	ما	پا	پا	دھی نا	ما	پا
نِ	سَ	دِ	نَ	ت	رَ	پَ	تَ	رَ	پَ
×		۳			٥		۱		
پا	نا	سا	سارے	سارے	سانا	—	پا	دھی نا	پا
جی	یا	را	اُ	کَ	لا	آ	لے	آ	ی
×		۳			٥		۱		

انترہ

×		۳			٥		۱		
ما	پا	نا	سا	سا	سا	سا	نا	سا	سا
ھَ	رَ	پر	یا	جَ	رَ	نَ	پا	آ	نش
×		۳			٥		۱		
نا	سا	رےما	ما	رے	سا	—	پا	نا	پا
کَ	تَ	لا	آ	دین	گے	لے	سُ	گھَ	رَ
×		۳			٥		۱		
پادھی	پاماپا	گاما	—	ما	پا	—	پا	نا	پا
اِ	تَ	نی	ای	کَ	ہو	اُو	ھَ	مَ	ری
×		۳			٥		۱		
پا	رے	سا	—	سارے	سانا	—	پا	دھی پا	پا
تَ	پَ	تَ	آ	م	تا	آ	لے	آ	ی
×		۳			٥		۱		

دیوساکھ

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہی۔ اسمین مدھم وادی ہے اور کھرج سموادی۔ اور دھیوت اور گندھار دونون دُربل ہین۔ اِس راگ مین کانہرا اور سیگھ ملتے ہین۔ ایسا بعض کا مت ہی۔ بعض پنڈت اسمین دھیوت کا سُر ورج کرنے کو کہتے ہین۔ لیکن چتر پنڈت کہتے ہین کہ ہم اِس سُر کا پرچھادن یعنے نہایت کمی کے ساتھ لگانا پسند کرتے ہین اور گندھار پر اندولن ہے یعنی جھولانا چاہیے۔ مدھم

کے اوپر نیاس ہے۔ اس راگ مین تھوڑی سوہا کی شکل نظر آتی ہے۔ گانے کا وقت صبح کا ہے اور
اِسمین سارنگ کا انگ ہے۔ سنگیت سارامرت مین اِس راگ مین دونون گندہار مین لکھی ہوئی ہین۔
اور کب کو درج مانا ہے۔ مگر یہ مت آجکل مروج نہین ہے۔ آروہی۔ سارے ما پا نا سا۔ امروہی
سا نا دھی پا ما۔ گا رے سا۔

چھن گیت دیوسا کھ جھپتال

استائی۔ لگھو درت لگھو لگھو دُھروا کو کہت انگ لگھو دُرت لگھو سُمٹھ دُرت لگھو رُوپک
انترہ۔ لگھو آنو دُرت جھنپ لگھو دُرت دو یا ترُپٹ لگھو لگھو دُرت دُرت آٹھ ایک لگھو ایک

استائی

ما	دھی نی	دھی نا	دھی نا	پا	پا	ما	پا	(ما)گا	—
لَ	گھوُ	وُ	رَ	تَ	لَ	گھوُ	لَ	گھوُ	اوُ
×		۳			۰		۱		
(ما)گا	(ما)گا	(ما)گا	ما	ما	رے	رے	سا	—	سا
دُھر	وا	کو	او	کَ	ھَ	تَ	آن	آن	گَ
×		۳			۰		۱		
نا	سا	(ما)رے	(ما)رے	ما	پا	پا	دھی نا	ما	پا
لَ	گھوُ	وُ	رَ	تَ	لَ	گھو	سُ	مَ	تَھ
×		۳			۰		۱		
پا	نی	سا	سا	(سا)رے	سا	نا	پا	—	ما
دُ	رَ	تَ	لَ	گھوُ	رو	او	پَ	آ	کَ
×		۳			۰		۱		

انترہ

ما	پا	نا	نا	سا	سا	سا	سا	—	سا
لَ	گھو	آ	نُو	دُ	رَ	تَ	جھَم	اَم	پَ
×		۳			۰		۱		

نی سا	گا گا ما	رے سا	نا نا پا
ل گھو	ڈ ر ت	دو یا	تر پ ٹ
×	۳	○	ا
نی سا	رے رے ما	پا پا	دھنی نا ما پا
ل گھو	ل گھو ڈ	ر ت	ڈ ر ت
×	۲	○	ا
پا سا	سا - رےسا	سا نا	پا - ما
آ ڈھ	اے اے کی	ل گھو	اے اے کی
×	۳	○	ا

میگھ

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہو اور آروہی امروہی مین دھیوت ورج ہے- کھرج وادی سُر ہے اور پنچم سموادی ہے اور رکھب پرا ندولن ہے اور گندھار گُپت یعنی چھپی ہوئی رہتی ہے یعنی صرف کن گندھار کا لگاتے ہین- ایک مت سے گندھار اور دھیوت، یہ دونون سُر اسمین ورج ہین اور اس مت کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ سور داسی سے یہ بالکل اِس راگ کو الگ کر دیتا ہے- سورداسی ملار مین سارنگ کا انگ زیادہ ہے لہذا اس راگ مین دھیوت گندھار ورج کرنا مناسب ہوگا یہ چتر پنڈت کا مت ہی رواج مین دھیوت بھی گندھار کے ساتھ ورج کر کے میگھ گایا جاتا ہے- اِسی راگ مین جب دھیوت بھی شامل کر دیتے ہین تو اِسی سورداسی ملار کہتے ہین مدھم اور رکھب کی سنگت اِس راگ مین رہتی ہے اور اِسی سے راگ کی شکل ظاہر ہوتی ہے- اِس راگ کا مزاج بہت قائم ہے لہذا اسکو بلپت لے مین اور تار استھان اور مدھ استھان کے سُرون سے گاتے ہین- یہ راگ برکھارت مین بہت لطف دیتا ہی

آروہی- سارے ما پا- نا سا- امروہی- سا نا پا- ما رے سا-

لچھن گیت جھپتال- (مدھ لے)

صفحہ ۲۰۸

آستائی- چتر نرگاے سب میگھ ملار کو نی سارے ما ما پانی پانی سا میل کر ہار کو

انترہ- سارنگ دھرے انگ ساکو کرت انش گنگ میت تار سُر مارے سارے نی سانی نی پا

سنجاری - مدہم سون سنچار ما پا ساسون نی پاکرسے جھولت رکھب سُر دھیوت چھپا یو
ابھوگ - اَڑاَنَ کورو پ اُتّرَ دَھرت انگ بڑھا رت کہاے راگ ملار کو

استھائی

تا تا | تا نا پا | ماگے — | رگے رے رے
چ ت | ر ن ر | گا آ | اے س ب
× | ٣ | ٥ | ١

رگے — | ما رے سا | رے — | رے سا —
ے لے | گھ م اَ | لا آ | ر کو او
× | ٣ | ٥ | ١

نی سا | رے ما ما | پاپا نا | پاپا نی سا
نی سا | رے ما ما | پا نی | پاپا نی سا
× | ٣ | ٥ | ١

رے — | ما رے سا | سا — | پا پانا ماپا
مے لے | ل کَ ر | ہا آ | ر کو او
× | ٣ | ٥ | ١

انترہ

ما پا | پاناپا — نا | سا سا | سا — سا
سا آ | مَن اَن گ | دھ لے | اَن اَن گ
× | ٣ | ٥ | ١

سا — | رگے سا رے | سا سا | ناپا — پا
سا آ | کو او کَ | ر ٹ | اَن اَن شَن
× | ٣ | ٥ | ١

رگے — | — — ما | رے — | رے سا سا
گ مَ | کَ یُو ت | تا آ | ر سُ ر
× | ٣ | ٥ | ١

ما ما	رے سا رے	نی سا	نا نا پا	
ما ما	رے سا رے	نی سا	نی نی پا	
×	۳	٠	۱	

سنچاری

ما —	ما ما ما	پا —	پا — پا	
مَ اَ	دھَ مَ سون،	سَن اَن	چا آ رَ	
×	۳	٠	۱	
ما پا	ما ما ما	پا —	رے — ما	
ما پا	سا آ سُون	نی پا	کَ اَ سے	
×	۳	٠	۱	
رے —	ما ما پا	رے ما	رے — سا	
جھُو اوُ	لَ تَ رِ	کھَ بَ	سْ اُ رَ	
×	۳	٠	۱	
ما —	پا پا پا	نا —	نا ما پا	
دھے اے	وَ تَ چھ	پا آ	یو او او	
×	۳	٠	۱	

نوٹ - ابھوگ بعینہ انترہ کیطرح گایا جاے گا۔

سورداسی ملار

یہ راگ گرنتھون کا نہین ہے بلکہ اکبر شاہ کے عہد سلطنت مین بابا سورداس نے اِسے اختراع کیا۔ کافی ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہی۔ آروہی امروہی دونون مین دھیوت گندھار چھپائے جاتے ہین لیکن بالکل ورج نہین ہین۔ مدہم وادی ہے اور کھرج سموادی۔ جب دھیوت گندھار دُربل ہوتے ہین تو سارنگ کا شک ہوتا ہے لہذا سارنگ سے جُدا کرنے کے لیے ذھیوت کا کن دیتے۔ مدھم اور رکھب کی سنگت سے سورٹھ کی کچھ شکل پیدا ہوتی ہے لیکن سورٹھ مین دھیوت بہت خلاصہ ہی اِسلیے یہ راگ اِس سے الگ ہوجاتا ہے۔ سوہا اور اڈانا ان دونون راگون مین گندھار صاف

دکھائی جاتی ہے اسواسطے اِن راگون سے بھی الگ ہوجاتا ہے۔ بعض پنڈت کہتے ہین کہ یہ راگ مدماد اور ملار ملاکر بنایا گیاہے یہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اِسے سور ملار بھی کہتے ہین۔ آروہی۔ سا رے ما پا نی سا۔ امروہی۔ سا نا پا ما۔ نا دھی پا۔ ما رے سا۔

لچھن گیت تیتالہ

آستائی۔ برکھا رُت بیری ہمارے ماس اکھا دگھنا گھن گرجت چتر بدیس ہمارے
انترہ۔ مور پپیہا وادر چاترک ہر پر یا کرت پکارے اب نہ سہت سکھی سوربرہ دُکھ نکست پران ہمارے

آستائی

ما	پا	ناپا	ناپا	پا	ما	پا	ما	رے	سا	رے	—	پا	ما	ما	—	—	—
بَ	رَ	کھا	آ	رُ	تَ	بیے	اے	ری	ھَ	ما	آ	اے	اے	اے	اے	اے	اے
		○				۱				×				۳			
		ما	—	پا	پا	ناپا	ما	نی	نی	سا	—	سا	سا	نی	نی	سا	سا
		ما	آ	سَ	آ	کھا	آ	وَ	گھَ	ٹا	آ	گھَ	نَ	گَ	رَ	جَ	تَ
		○				۱				×				۳			
		نی	—	سا	سا	رے	—	سا	سا	سارے	—	نی	—	ما	—	—	پا
		چَ	آ	تَر	بِ	دے	اے	سَ	ھَ	ما	آ	رے	اے	اے	اے	بَ	رَ
		○				۱				×				۳			

انترہ

		ما	—	ما	پا	نا	پا	نی	—	سا	—	سا	—	نی	سا	سا	سا
		مو	او	رَ	پَ	پی	ای	یا	آ	دا	آ	دَ	رَ	چا	آ	تر	کَ
		○				۱				×				۳			
		نا	نا	پا	ما	پا	ما	رے	سا	رے	—	پا	—	ما	—	—	—
		ھَ	رَ	پِیہ	یا	کَ	رَ	تَ	پُ	کا	آ	رے	اے	اے	اے	اے	اے
		○				۱				×				۳			

ما	مَا	ما	پا	ناپا	پا	نی	نی	سا	—	سا	سا	نی	نی	سا	سا
آ	بَ	ۂ	سَ	چھِ	ت	سَ	کھی	سُو	اُو	ۂ	بِ	کَ	ھَ	دُ	کھَ
○				ا				×				۳			
نی	نی	سا	سا	رے	مَا	رے	سا	سارے	—	نی	—	مَا	—	—	پا
نِ	کَ	سَ	تَ	پر	آ	ن	ھَ	ما	آ	لے	لے	لے	لے	بَ	رَ
○				ا				×				۳			

میان کی ملار

اِس راگ کو اکبر شاہ کے عہد سلطنت مین میان تان سین نے اختراع کیا۔ گرنتھون کا راگ نہین ہے کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو کھاڈو راگ ہی۔ یہ راگ برکھارُت مین بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کھرج وادی ہی اور پنچم سموادی۔ گندہار پر اندولن یعنی جُھلانا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ نکھاد اور دھیوت کے سنجوگ سی راگ کا سروپ اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ مندر استھان کے سُر اسمین اچھے معلوم ہوتے ہین۔ اسمین بلمپت لئے سے الاپ بہت اچھا معلوم ہوتا ہی۔ اس راگ مین دونون نکھاد مین لگائی جاتی ہین اور اِسی سے بہار بھی الگ ہو جاتی ہے۔ جہان گندھار کا اندولن ہوتا ہے وہان کا نہڑے کی شکل پیدا ہوتی ہے لیکن مدھم اور رکھب کی سنگت سے ملار کا انگ قائم رہتا ہے اِس راگ مین کرناٹ اور گونڈ ملتے ہین ایسا بعض لوگ کہتے ہین۔ مدہم اس راگ مین خلاصہ لگایا جاتا ہی اور پنچم اور نکھاد کی بھی سنگت رہتی ہے

آروہی۔ سا رے ما پا نا دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نا پا۔ گا ما رے سا

لچھن گیت میان کی ملار۔ تیتالہ

استائی۔ گاوَت راگ ملار گُنین میان سنگت ہر پریا میل سُون انگ کرَت دربار گنین

انترہ۔ سموادی سا پا۔ نی دہا سنگت سُبھہ پرچھِوِت دہیوت اَور وہن وولت گندہا ریے بلمپت چتر کہت ملہار گنین

آستائی

سانی	ما	رے	سا	نادھی	دھی	پا	پا	نا	—	دھی	نی	سا	سا	رے	سا
گا	آ	وَ	تَ	را	آ	گَ	مَ	لا	آ	آ	مَ	گُ	نی	یَ	نَ
○				ا				×				۳			

نی	سا	سا	ـ	رے	ـ	سا	سا	سا	پا	ما	پا	گا	ما	رے	سا
می	ای	یان	آن	سن	ان	گ	ت	ھ	ر	پر	یا	ت	لے	ل	سون
○				۱				×				۳			
ما	ـ	ما	ما	پا	پا	ما	پانا	ناپا	ما	گا	ما	رے	رے	سا	سا
ان	ان	گ	ک	ر	ت	د	ر	با	آ	آ	ر	گ	نی	ی	ن
○				۱				×				۳			

انترہ

ما	ـ	پا	ماپا	نادھی	ـ	نی	نی	سا	سا	سا	ـ	نی	سا	سا	سا
سم	ام	وا	آ	دھی	ای	سا	ما	نی	دہا	سن	ان	گ	ت	س	بھ
○				۱				×				۳			
نادھی	ـ	نی	ـ	سا	سا	سا	ـ	سا	رے	رے	سا	نا	ـ	پا	پا
پر	آ	چھ	آ	د	ت	دھے	لے	و	ت	آ	و	رو	او	ھ	ن
○				۱				×				۳			
ما	پا	ماپا	نا	گاما	ـ	گاما	ـ	گا	ما	پا	پا	گا	ما	رے	سا
دو	او	ل	ت	گن	ان	دہا	آ	ر	یے	لے	بے	لم	ام	پ	ت
○				۱				×				۳			
نی	سا	سا	ما	رے	سا	پاما	ماپانا	ناپا	ما	گا	ما	رے	رے	سا	سا
پ	آ	تر	ک	ھ	ت	م	ل	ہا	آ	آ	ر	گ	نی	ی	ن
				۱				×				۳			

مدھماد

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو راگ ہے اور گندھار اور دھیوت کے سُر رواج مین ورج ہین۔ یہ سارنگ کی قسم مانا جاتا ہے اور گانے کا وقت دوپہر دن ہے۔ رکھب وادی سُر رواج مین مانا جاتا ہے اور پنچم سموادی اور اہوبل پنڈت نکھاد کو وادی مانتے ہین۔ دن کے وقت رکھب کا وادی ہونا سنگیت کے عالم اچھا نہین سمجھتے ہین اِسی لیے اہوبل پنڈت نے نکھاد کو وادی مانا ہے۔ اترانگ مین نکھاد

اور پنچم کی سنگت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ رواج مین سارنگ کی بہت سی قسمین ہین لیکن جو مشہور ہین اُنکا بیان کیا جاتا ہے۔ جُدا جُدا وادی سُر ماننے سے راگون کی شکلین بھی الگ الگ ہو جاتی ہین یہ چتر پنڈت کا مت ہی اور بالکل درست ہی۔ دوپہر دن اور آدھی رات کے راگون مین سارنگ کا انگ آتا ہے یہ یاد رکھنے کے قابل بات ہی۔ سوہا اور سگھرائی دوپہر دن کے راگ ہین اور شہانا۔ اڈانا یہ آدھی رات کے راگ ہین لیکن اِن سب مین سارنگ کا انگ موجود ہے۔ آروہی۔ سارے ما پا نی سا۔ امروہی۔ سا نا پا ما رے سا

لچھن گیت۔ جھپتال

استائی۔ لکھت مدھ ما دھ بدُھ اوڈو دہا گا ور ہت۔
انترہ۔ کہت سارنگ یہ بھید گُنی لچھّ گت رکھب سُر انش نی پا چتر سنگت سمت

استائی

نا پا	نا پا	پا	ما	پا	رے	رے	سا	رے	سا
ل	گھ	ت	م	دھ	ما	آ	دھ	بُ	دھ
×		۳			۰		۱		
نی	سا	سا	رے	پا	ما	رے	ما	پا	پا
اُو	اُو	ڈ	و	دہا	گا	وِ	ر	ہ	ت
×		۳			۰		۱		

انترہ

نی	نی	سا	سا	ـــ	نی	سا	سا	سا	سا
ک	ہ	ت	سا	آ	رن	ان	گ	یہ	آ
×		۳			۰		۱		
نی	سا	سا	رے	ما	رے	ـــ	سا	نا پا	نا پا
بھے	دے	د	گُ	نی	لی	آ	چھ	گ	ت
×		۳			۰		۱		

پا پا	تے سا تے	نی تا	تا نا ۔ پا
رِ کہَ	بَ سُ رَ	اَن اَن	شَ نی پا
×	۳	○	۱
ما پا	تا نا پا	ما رے	سا رے سا
پَ تَ	رَ سَن اَن	گَ ۔تَ	سُ مَ تَ
×	۳	○	۱

شُدھ سارنگ

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہی اور گندھار کا سُر اسمین ورج ہی۔ رکھب وادی ہے اور پنچم سموادی اِس راگ مین دھیوت خلاصہ آتی ہے اور یہی سُر اِس راگ کو مدھ ماد سے الگ کرتا ہے۔ دکھن کے گرنتھون مین سارنگ مین تیور گندھار اور تیور مدہم ہے لیکن ایسا سارنگ رواج مین نہین ہے۔ سنگیت پاریجات مین سارنگ مین دونون مدھمین اور دونون نکھادین لکھی ہین لیکن یہ مت بھی مروج نہین ہے۔ بعض پنڈت سارنگ مین تیور مدھم دیکر اِس نئے سُروپ کا نام کامودسری رکھتے ہین اور بعض پنڈت ایسا کہتے ہین کہ تیور مدھم دینے سے اور گندھار و دھیوت ورج کرنے سے سور سارنگ ہو جائے گا۔ سارنگ کے متعلق مت بھید خلاصہ لکھدیے گئے گانے والے کو چاہیے کہ اِن کو دیکھ کر اپنا مت اُنہین سے چُن لے۔ آجکل عموماً شُدھ سارنگ ہمارے حصہ ملک مین گندھار کو ورج کر کے گاتے ہین لیکن دھیوت کو شامل کرنا ضروری ہے ورنہ مدھ مادہ سے الگ ہونا سخت مشکل ہے۔

آروہی۔ سارے ما پا نی سَا۔ امروہی سَا دھی نا پا۔ مارے سا۔

لچھن گیت۔ اکتالہ

استھائی۔ مائی ری مین کاسے کہون پیر اپنے جیا کی بیاکل ہووت سر یر۔
انترہ۔ جا سو لگی سو ایک ہی نہ جانے کھو کیسے رہے اَب دھیر۔

استھائی

سا	رے	ما	رے	پا	—	—	می	پا	دھی	—	پا
ما	اِی	ری	مین	کا	آ	آ	آ	آ	سے	لے	کَ
۱		۲		×		○		۱		○	
پا	پا	—	رے	نِ	نِ	سا	رےما	پا	پا	—	رے
ہون	پی	اِی	رَ	آ	پ	آ	سنے	لے	جی	اِی	یا
۱		۲		×		○		۱		○	
—	سا	سا	نِ	—	پا	—	نِ	سا	سا	—	سا
آ	کی	اِی	اِی	اِی	یا	اَ	کُ	اُ	لَ	اَ	ہو
۱		۲		×		○		۱		○	
رے	رے	—	سا	پا	پا	رے	ما	سا	رے	نِ	سا
او	ۂ	آ	تَ	سَ	ری	اِی	اِی	اِی	اِی	اِی	نہ
۱		۲		×		○		۱		○	

انترہ

—	سا	—	رما	ما	ما	—	ماپا	پا	پا	—	—
—	جا	آ	سو	او	لَ	اَ	گی	اِی	سو	او	او
×		○		۱		○		۱		۲	
پا	پا	میپا	دھی	—	پا	—	پا	ما	رے	—	سا
لے	کَ	اَ	ھی	اِی	نہ	اَ	جا	آ	آ	آ	نے
×		○		۱		○		۱		۲	
نِ	نِ	سا	رما	پا	ما	رے	رے	—	سا	نِ	سا
کَ	ہو	او	کے	لے	سے	اے	رَ	آ	سے	اَ	ب
×		○		۱		○		۱		۲	
پا	رے	ما	سا	رے	—	نِ	سا				
دھی	اِی	اِی	اِی	اِی	اِی	اِی	رَ				
×		○		۱		○					

بندرابنی

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہی۔ دھیوت اور گندھار آروہی مین ورج ہین اور امروہی مین صرف گندھار ورج ہے اور بعض دھیوت کا کن امروہی مین دیتے ہین۔ رکھب وادی سُر ہے اور سموادی پنچم ہے مدھ مادھ مین نکھاد سموادی سے ہے۔ بعض ایسا لکھتے ہین کہ بندرابنی مین تیور نکھاد ہمیشہ لگانے سے یہ مدھ مادسے الگ ہو جائے گا اور بعض بندرابنی مین دونون نکھاد دین دیتے ہین اسطرح پر کہ آروہی مین تیور اور امروہی مین کومل۔ یہی مت لکشن سنگیت کے مصنف چتر پنڈت کی ہے۔ آروہی۔ سارے ما پا نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما رے سا۔

لچھن گیت۔ جھپتال

استائی۔ کرت ہرپریا میل تجت سُر گندھار بندرابنی ادھگ انولوم آگ بلوم
انترہ۔ سموادی کہت ریِ پا مدھ مادھ تجت ڈہا گا سارنگ بھید ایک سب چتر کہت جن

استائی

رے	رے	رے	پا	ما	رے	رے	سا	—	سا
کَ	رَ	تَ	ھَ	رَ	پَر	یا	مے	لے	لَ
×		۳			○		۱		
نِ	سا	رے	ما	رے	سا	—	نِ	—	سا
تَ	جَ	تَ	سُ	رَ	گن	اَن	دھا	آ	رَ
×		۳			○		۱		
نِ	سا	رے	ما	ما	پا	—	پا	دھی	پا
بن	دَ	را	آ	بَ	نِ	ای	اَ	دھَ	گَ
×		۳			○		۱		
پا	ما	پا	دھی	پا	ما	رے	نِ	سا	سا
اَ	نو	لو	او	مَ	آ	گَ	بَ	لو	مَ
×		۳			○				

انترہ

ما پا	نی سا ـ سا	سا سا	نی سا سا
سَ مَ	وا آ دی	کَ ھَ	تَ ری پا
×	۳	○	۱
نی سا	رے ـ سا	نی سا	نا نا پا
مَ دھ	ما آ دھ	تَ جَ	تَ دھا گا
×	۳	○	۱
ما پا	رےنی ما ما	پا ـ	پا دھی پا
سا آ	رَن اَن گَ	بھے اے	دَ اے کَ
×	۳	○	۱
رے سا	نا پا پا رےنی	پا ما	رے نی سا
سَ بَ	چَ تَ رَ	کَ ھَ	تَ جَ نَ
×	۳	○	۱

میان کا سارنگ

کافی ٹھاٹھ سے یہ راگ نکلتا ہے اور تانسین کے گھر کا راگ کہا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک سارنگ کی قسم ہے اور رکھب آسمین خلاصہ ہی۔ مندر اور مدھ استھان کے سرون سے یہ راگ اچھا معلوم ہوتا ہی۔ نکھاد دھیوت کی تھوڑی سی سنگت مندر استھان مین جہان آتی ہے وہان کچھ شکل میان کی ملار کی معلوم ہوتی ہے۔ ایسا مشہور ہے کہ تانسین کے قبضہ کا راگ کانہڑا تھا اسلیے بعض کا قول ہی کہ اس راگ مین بھی تھوڑی سی شکل کانہرے کی آنا چاہیے۔ مسلمان گائکون کے جو راگ نکالے ہوئے ہین انمین ہمیشہ رواج کو دیکھ کر چلنا چاہیے یہ چتر پنڈت کا قول ہے۔ بعض گنی ایسا بھی لکھتے ہین کہ بندرا بنی مین کومل نکھاد اگر بالکل نہ لگایا جائے تو جو سارنگ پیدا ہوگا وہ اور سب سارنگون سے الگ ہوگا یہ ذھن مین رکھنے کے قابل بات ہی۔

لنکدھن سارنگ

کافی ٹھاٹھ کا کھاڈو راگ ہی اور آروہی امروہی دونون مین دھیوت کا سُر ورج ہے۔ یہ سارنگ کی ایک قسم مانی جاتی ہے اور دونون نکھا دین مستعمل ہین رکھب اسمین وادی سُر ہے اور پنچم سموادی۔ اس راگ کی شکل بہت کچھ دیس سے ملنا چاہیے۔ لیکن گندھار کومل اور دھیوت کے ورج ہونے سے علیحدہ رہتا ہی۔ آروہی۔ پانِی سارے گارے ما پانی سا۔ امروہی۔ سا نا پا گا مارے سا۔

چھن گیت۔ جھپتال

استائی۔ رَٹ ہر پریا کو نام نت مورے رَس سنے تَن من دُرَت دَھن کرلے تو اپنے

انترہ۔ جوئی جوئی دھاوت پرم پَھل پاوَت سارنگ پانی کو بھج چترا اپنے

استائی

پانِی سارے	رے	رے	سا	سا	سا	سارے	پا	—	نِی
رَ	ٹَ	ھَ	رَ	پُر	یا	کو	نا	آ	مَ
×		۳			۰		۱		
گاما	گاما	گاما	ما	رے	سا	سا	سارے	نِی	پا
نِ	تَ	مو	او	رے	رَ	سَ	نے	لے	اے
×		۳			۰		۱		
ما	پا	نِی	نِی	سا	رے	رے	سا	رے	سا
تَ	نَ	مَ	نَ	دُ	رِ	تَ	دھ	اَ	نَ
×		۳			۰		۱		
گاما	گاما	مارے	ما	رے	سا	سارے	نِی	—	پا
کَ	رَ	لے	لے	تُو	اَ	پَ	نے	لے	لے
×		۳			۰		۱		

انترہ

ما	پا	نی	سا	سا	سا	—	نی	سا	سا
جو	ای	جو	او	ای	دھا	آ	وَ	آ	تَ
×		۳			۰		۱		

ما ما	ما رے سا	سا —	سا ما پا
پ ر	م پھ ل	پا آ	و آ ت
×	۳	۰	۱
پا رے	رے ما رے	سا —	نی سا سا
سا آ	رن ان گ	پا آ	تی ای کو
×	۳	۰	۱
گا ما گا	ما گا رے سا	سا سارے	نی — پا
بھ ج	پج ت ر	آ پ	نے ے ے
×	۳	۰	۱

سری رنجنی

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہی اور آروہی مین رکھب اور پنچم کا سُر ورجت ہے اور امروہی مین پنچم ورجت ہے مدھم وادی ہے اور کھرج سموادی۔ اِس راگ کی قطع باگیسری سے بہت مشابہ ہے مگر خیال رکھنا چاہیئے کہ باگیسری کی امروہی مین پنچم کا سُر لگایا جاتا ہے لیکن اِس راگ مین پنچم قطعاً متروک ہی یہ دونون اُگون مین فرق ہے۔ گانے کا وقت دو پہر شب ہی۔ آروہی۔ ساگا مادھی ناسا۔ امروہی۔ سانادھی ماگارے سا۔

لچھن گیت۔ اکتالہ

آستائی۔ گُنی جن کرت میل جب سُدھ ہر پر یا اَت منوہر شری رنجنی روپ مدھ پنچم ورجت نت سُر۔
انترہ۔ بلست باگیسری انگ سا ماسُر سموادکرت کومل نی اَت سُندر برنت نی پُن کوئی چتر

آستائی

گا گا	رے سا	دھی نا	سا دھی	— نا	سا سا
گُ نی	ج ن	ک ر	ت مے	ے ل	ج ب
×	۰	۴	۰	۱	۲
نا سا	ما ما	ما ما	ما ما	گا گا	گا گا
سُ دھ	ھ رُ	پر یا	آ ت	م نو	ھ ر
×	۰	۴	۰	۱	۲

گا گا	ما دھی	ما دھی	تا —	تا تا	تا تا
ڑں بی	ں اَں	تَ نی	رُو اُو	پَ م	دُھ رَ
×		۴	٥	١	٢
تا —	نا دھی	نا نا	دھی ما	گا گا	رے سا
پَن اَن	چَ مَ	بَ رَ	جِ تَ	نِ تَ	سُ رَ
×		۴	٥	١	

انترہ

گا ما	دھی نا	تا —	تا —	رے رے	تا تا
بِ لَ	سَ تَ	ہا آ	گے لے	سِ ری	اَن گَ
×		۴	٥	١	
نا سا	مَا گاَ	رے —	تا —	نا نا	دھی دھی
سا ما	سُ رَ	سَم اَم	وا آ	دِ کَ	رَ تَ
×		۴	٥	١	
گاَ —	رے تا	رے —	تا تا	نا تا	نا دھی
کو او	مَ لَ	نی ای	اَ تَ	سُن اُن	دَ رَ
×		۴	٥	١	
تا تا	دھی نا	دھی دھی	ما ما	گا گا	رے سا
بَ رَ	نَ تَ	نی پُ	نَ گَ	وی جَ	تَ رَ
×		۴	٥	١	

ساونت سارنگ

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو کھاڈو راگ ہی۔ آروہی مین گندھار اور دھیوت کے سُر ورج ہین اور امروہی مین صرف گندھار کا سُر ورج ہے۔ رکھب وادی ہو اور پنچم سموادی۔ یہ بھی ایک سارنگ کی قسم سمجھی جاتی ہی گانے کا وقت وہی ہے جو سارنگ کا ہے۔ دونون نکھاد مین مستعمل ہین۔ آروہی۔ سا رے ما پا نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا ما پا رے سا۔

چھن گیت۔ جھپتال

آستائی۔ ساونت سارنگ بِلست یہائی یُت جب اُترانگ گت دھیوت چھوت اَشت
انترہ۔ ری پاکرت سمواد گاندھار سُر تجت اَوروہ کرم بھجت سُر چھایا پانی دہا پا۔

آستائی

ما پا	ما دھی/نا پا	رے/ما ـ	ـ سا سا	نا رے	ما پا پا	پا ما	نا/ما دھی پا
سا آ	وَ نَ تَ	سا آ	اَ رَن گَ	پِ لَ	سَ تَ یَ	یہا آ	نی مُ تَ
×	۳	○	۱	×	۳	○	۱
ما پا	نی سا سا	سا ـ	نی سا سا	سا/نی رے سا	رے سا سا	نا/دھی پا ما	نا/ما دھی پا
جَ بَ	اُ اُ تَ	ران آن	گَ گَ تَ	دھے اے	وَ تَ چھو	وَ تَ	لِ شَ تَ
×	۳	○	۱	×	۳	○	۱

انترہ

ما پا	نی سا سا	نی سا	سا ـ سا	نی سا	سا ـ سا	نی سا	رے رے رے
ری پا	کَ رَ تَ	سَ مَ	وا آ دَ	گا آ	ندھا آ رَ	سُ رَ	تَ جَ تَ
×	۳	○	۱	×	۳	○	۱
رے/ما رے/ما	رے ما رے	سا سا	نی سا سا	سا/نی رے سا	سا نا پا	پا ما	نا دھی پا
اَ وَ	رو او مَہ	کر مَ	بھَ جَ تَ	سُ اُ	رَ چھا آ	یا آ	نی دھا پا
×	۳	○	۱	×	۳	○	۱

رامداسی ملار

یہ راگ گرنتھون کا نہین ہے بلکہ شاہنشاہ اکبر کے زمانے مین رامداس نامے ایک گائک نے اسکو اختراع کیا اور اسی کے نام سے یہ مشہور ہوا۔ کافی ٹھاٹھ کا سمپورن راگ ہی۔ دونون گندھار ین اور دونون نکھاد مین مستعمل ہین۔ تیور گندھار اور نکھاد صرف آروہی مین لگائی جاوے گی۔ مدھم وادی ہے

اورکھرج سموادی دا نے کے پیتہ کوئی خاص وقت مقرر نہین ہی لیکن ملار ہونے کی وجہ سے برسات کی فصل مناسب ہے آروہی ۔ نی سارے گی ما ۔ پاگا ما ۔ نا پا نی سا ۔ امروہی ۔ سا نا دہی نا پاگا مارے سا ۔

پچھن گیت ۔ اڑاچوتالہ

استائی ۔ کہو ہر رنگ رادا سی کی شکل گنی مت ۔
انترہ ۔ انو لوم تیور گھت دہا گا سموادی چتر ابھی مت ۔

استائی

نا	پا گا گا ما	رے ـ ـ سا	ـ نی	سا سا سا نی	
کَ	ھے اے ھَ رَ	رَن اَن اَن گَ	آ را	آ مَ آ وا	
	۴	×	۲	۳	
	سا رے گی ما	پا ما پا ماگا	ما پا	ما نا پا نا	
	آ سی ای کی	شَ کَ اَ لَ	اَ گُ	نی مَ تَ کَ	
	۴	×	۲	۳	

انترہ

پا	دھی نی سا سا	سا رے سا رے	نی سا	سا نا پا ما	
اَ	تو لو او مَ	تی ای وَ رَ	گَ ھَ	تَ دھا گا سَ	
	۴	×	۲	۳	
	ما ما گا ما	پا ما پا گا	ما پا	ما نا پا تا	
	مَ وا آ دی	چَ تَ اَ رَ	آ اَ	بھی مَ تَ کَ	
	۴	×	۲	۳	

بروا

کافی ٹھاٹھ کا اوڈو سمپورن راگ ہے ۔ آروہی مین گندھار اور دھیوت ورج ہین اور امروہی سمپورن ہے کھرج وادی ہے اور پنچم سموادی ۔ دونون نکھادین اس راگ مین مستعمل ہین ۔ یہ راگ دو طریق پر گایا جاتا ہے ایک طریق سے صرف کومل گندھار مستعمل ہے اور دوسری طرح پر دونون گندھارین لگائی

جاتی ہین۔ جب بروا اُتری گن دھا رے سے گایا جائے گا تو اسکی قطع دیسی سے بہت مشابہ ہوگی لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ دیسی کی دھیوت کومل ہے اور اسمین تیور دھیوت لگائی جائے گی۔ یہ راگ بھی مسلمان گائکون کا ایجاد کیا ہوا ہے۔ آروہی۔ سا رے ما پا دھی نی سا۔ امروہی۔ سا نا دھی پا دھی ما گا رے گا سا۔

خیال۔تیتالہ

استائی۔ اے، ری میسکو ناہین پرے چین ۔ تڑپت ہون مین پری۔
انترہ۔ وے من رنگ اجھون نہین آئے انسون لاگی جھری

استائی

×	۳	○	۱
		رے گا	سا رے ما پا (دھی)
		اے ںے	ری ہین کو او
گا رے گا رے سا	ما رے سا رے	نا سا سا سا	رے ما گا رے
نا آ آ ہین	پ رے اے پچ	اے ںَ تَ رَ	پ تَ ہون اون
×	۳	○	۱
ما پا ـ نا	دھی پا ما گا	رے ـ	
ہین این این پ	ری ای ای ای	ای ای	
×	۳		

انترہ

×	۳	○	۱
		ما ما ما ما	ما ما پا نی
		وے مَ نَ رَن	گ اَ جھ ہون
		○	۱
سا سا سا سا رے	سا سا نا دھی پا ما پا ما گا رے گا سا	سا سا	رے ما رے ما
اون نَ ہین این	آ ںے لے ںے	اے اسے آن سو	وَ ن لا آ
×	۳	○	۱
ما پا نا دھی	پا ما گا رے	ما پا	
گی ای جھ ری	ای ای ای ای	ای ای	
×	۳	○	

کافی ٹھاٹھ

سُر۔ سارے گا ما پا دھی نا سا

نمبر شمار	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برن	وقت	کیفیت
۱	کافی	سارے گا ما پا دھی نا سا	سا نا دھی پا ما گا رے سا	پنچم	کھرج	سمپورن	ہروقت	بعض مرتبہ تیور نکھاد بھی اس راگ مین لگاتے ہین اور بعض تیور گندہار بھی لگاتے ہین۔ معمولی برتاوے کا راگ ہی۔
۲	وہانی	سا گا ما پا نا سا	سا نا پا ما گا سا	گندھار	نکھاد	اوڈو اوڈو	"	گرنتھون مین یہ راگ اوڈو دھناسری کے نام سے مشہور ہے۔ کم گاتے ہین
۳	سیندورا	سارے گا ما پا دھی سا	سا نا دھی پا ما گا رے سا	کھرج	پنچم	اوڈو سمپورن	"	بعض لوگ آروہی مین بھی نکھاد لگاتے ہین معمولی برتاوے کا راگ ہی
۴	دھناسری	نِا سا گا ما پا۔ نا سا	سا نا دھی پا۔ ما گا رے سا	پنچم	کھرج	"	سہ پہر	گندہار اور پنچم کی سنگت رہنا چاہیے۔ کم گاتے ہین
۵	بھیم پلاسی	نِا سا گا ما۔ پا نا سا۔	سا نا دھی پا ما۔ گا رے سا	مدھم	"	"	"	دھناسری سے اسکا بچنا بہت مشکل ہی۔ معمولی برتاوے کا راگ ہی۔
۶	ہنس کنکنی	نِا سا گی ما۔ پا نی سا	سا نا دھی پا۔ ما گا رے سا	پنچم	"	"	"	پیلو اور دھناسری ملا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کم گاتے ہین۔
۷	پٹ منجری	سا رے ما پا نا سا	سا نا دھی پا ما گا رے سا	کھرج	پنچم	"	"	
۸	پردیپکی	نِا سا گی ما۔ پا نا سا	سا نا دھی پا ما۔ گا رے سا	"	"	"	"	اڈانے اور باگیسری کی شکل۔
۹	بہار	نِا سا گا ما پا۔ ما دھی نا سا	سا نا پا ما پا گا ما رے سا	"	مدھم	کھاڈو کھاڈو	فصلی	

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	بَرن	وقت	کیفیت
۱۰	[illegible]	سارے گا ما پا - نا سا	سا نا دھی پا - ما گا رے سا	پنچم	کھرج	کھاڈو سمپورن	سہ پہر	
۱۱	پیلو	نی سا رے گا - ما پا دھی - نی سا	سا نا دھی پا ما - رے سا - نی سا	گندہار	نکھاد	سمپورن	″	
۱۲	[illegible]	سا نا دھی سا سا - ما گا - ما دھی نا سا	سا نا دھی ما - پا ما گا - رے سا	مدھم	کھرج	کھاڈو سمپورن	آدھی رات	
[illegible]	[illegible]	سا رے ما پا - دھی نا پا - نا سا	سا نا پا - گا ما - رے سا	کھرج	پنچم	کھاڈو کھاڈو	″	
[illegible]	[illegible]	سا رے گا ما پا - نا سا	سا نا دھی پا - ما پا - گا ما رے سا	پنچم	کھرج	کھاڈو سمپورن	″	
[illegible]	[illegible]	سا رے گا ما پا دھی نا سا	سا نا دھی پا - گا ما رے سا	کھرج	پنچم	سمپورن	″	
[illegible]	[illegible]	سا رے گا ما پا نا سا	سا نا پا ما - گا ما رے سا	مدھم	کھرج	کھاڈو	″	
[illegible]	[illegible]	سا رے گا ما پا دھی نا سا	سا نا دھی پا ما - گا رے سا	″	″	سمپورن	″	
[illegible]	[illegible]	سا رے گا ما - پا نا سا	سا نا پا ما گا رے سا	″	″	کھاڈو	دوپہر دن	
[illegible]	[illegible]	سا رے گا ما پا - نا سا	سا نا دھی پا ما گا رے سا	کھرج	پنچم	کھاڈو سمپورن	″	
[illegible]	[illegible]	سا رے [illegible] پا نا سا	سا نا دھی پا ما - گا رے سا	مدھم	کھرج	اوڈو سمپورن	″	
۲۱	[illegible]	سا رے ما پا - نا سا	سا نا پا - ما رے سا	کھرج	پنچم	کھاڈو	برسات	
۲۲	[illegible]	سا رے ما پا - نی سا	سا نا پا ما - نا دھی پا ما رے سا	مدھم	کھرج	اوڈو کھاڈو	″	

نمبر	نام راگ	آروہی	امروہی	وادی سُر	سموادی سُر	برَن	وقت	کیفیت
۲۳	میاں کی ملار	سارے ما پا نا دھی نی سا	سا نا پا - گا ما رے سا	کھرج	پنچم	کھاڈو کھاڈو	برسات	
۲۴	مدہماد سارنگ	سا رے ما پا نی سا	سا نا پا ما رے سا	رکھب	″	اوڈو	دوپہردن	
۲۵	سُدھ سارنگ	سارے ما پا نی سا	سا دھی نا پا - مارے سا	″	″	اوڈو کھاڈو	″	
۲۶	بندرابنی سارنگ	سارے ما پا نی سا	سا نا دھی پا مارے سا	″	″	″	″	
۲۷	میاں کا سارنگ	سارے ما پا - دھی نی سا	سا نا دھی پا - می پا - سا رے سا - نا دھی نی سا	″	″	کھاڈو کھاڈو	″	
[illegible]	لنکدھن سارنگ	پا نی سارے گا رے ما پا نی سا	سا نا پا گا مارے سا	″	″	کھاڈو	″	
۲۹	سری رنجنی	سا گا ما دھی نا سا	سا نا دھی ما گا رے سا	مدھم	کھرج	اوڈو کھاڈو	دوپہررات	
۳۰	سامنت سارنگ	سارے ما پا نی سا	سا نا دھی پا ما پا رے سا	رکھب	پنچم	اوڈو کھاڈو	دوپہردن	
۳۱	بروا	سارے ما پا دھی نی سا	سا نا دھی پا دھی ما گا رے گا سا	کھرج	″	اوڈو سمپورن	شب	
۳۲	رامداسی ملار	نی سارے گی ما پا گا ما - نا پا نی سا	سا نا دھی نا پا گا مارے سا	مدھم	کھرج	سمپورن	برسات	

ختم شد

تال ادھیائے

جاننا چاہیے کہ تمام اجسام کی حرکت کے متعلق یہ دریافت کیا جاسکتا ہے کہ وہ کس پیمانے پر ہے۔ اِس پیمایش سے مقصود یہ ہے کہ حرکت کے مختلف درجے اور انکے تناسب کا اندازہ ہمکو معلوم ہوتا رہے۔ اِسی تناسب کا نام موسیقی مین "لَے" ہی۔ یونانی اپنی زبان مین رتھم (Rythm) کے لفظ کا استعمال کرتے تھے جو لَے کا مرادف ہی۔ اِن لوگون کا خیال تھا کہ موجودات مین کوئی شے لَے سے خالی نہین ہے۔ حالتِ پرواز مین چڑیونکے پرون کی حرکت۔ جانورون کے پیرون کا حالتِ رفتار مین باقاعدہ زمین پر پڑنا۔ انسان کی نبض کی حرکت یہ تمام چیزین اُنکے نزدیک لَے مین تھین۔

لَے کے مفہوم کو آخر یونانیون نے یہانتک وسیع کردیا تھا کہ بیجان اور غیر متحرک چیزون کے لیے بھی تناسب کے معنون مین لَے کا لفظ استعمال کیا کرتے تھے لیکن درصل لَے کا صحیح مصرف یہ ہے کہ جو آوازین یکے بعد دیگرے ہین سُنائی دین اُنکا زمانہ یا فصل تباوے عام اِس سے کہ وہ آوازین موسیقی کی ضرورتون کے لیے گلے یا ساز سے پیدا کیجاوین یا اُنکو موسیقی سے کوئی تعلق نہو نظم کو موسیقی سے بہت کچھ تعلق ہے اور یہ مشابہت پیدا کرنے والی شے لَے ہے۔ کوئی مضمون کیسا ہی پاکیزہ کیون نہو کیسے ہی عمدہ الفاظ مین کیون نہ بیان کیا گیا ہو لیکن اگر عروض کے قواعد کے باہر ہے تو اُسے شعر نہین کہہ سکتے۔ بحر کیا ہے؟ لَے کی ایک قسم۔ ہمارے لکھنؤ مین اب بھی ایک قابل اور نازک خیال شاعر اپنے تلامذہ کو عروض کی بحرین طبلے پر یاد کرایا کرتے ہین اور سچ تو یہ ہے کہ اِس سے بہتر طریقہ غیر ممکن ہے۔ موسیقی بھی نظم کیطرح لَے کی محتاج ہے۔ کیا وجہ ہے کہ معمولی ادّھے اور دادرے عوام الناس کو زیادہ خوش کرتے ہین اور اعلیٰ قسم کے الاپ سے بھی اُنکو ویسی مسرّت نہین ہوتی۔ زیادہ تر یہی باعث ہی کہ اِن معمولی چیزون کی لَے اسقدر شوخ اور عام فہم ہوتی ہے کہ عام قلوب پر بہت جلد اثر کرتی ہے۔ حکیم افلاطون کے نزدیک جبتک کوئی شخص لَے نہ جانتا ہو موسیقی سے ناواقفِ محض ہے۔ حکیم فیثاغورس لَے کو مرد سے تشبیہ دیا کرتا تھا اور راگ کو عورت سے اور حکیم دَوِنی لَے کو تصویر کہا کرتا تھا اور راگ کو رنگ آمیزی سے مشابہت دیا کرتا تھا۔

ہندوستانی موسیقی مین لَے تین قسم کی مانی جاتی ہے۔ بلمبت (विलम्बित) مدہ (मध्य) دُرت (द्रुत)
بلمبت کے معنی سنسکرت مین دیر کے ہین۔ مدہ کے معنی درمیانی یا اوسط کے ہین۔ اور دُرت تیز یا جلد کو کہتے ہین
لیکن دراصل یہ سب الفاظ نسبتی ہین اور انسے صحیح اندازہ لَے کا نہین کیا جا سکتا۔ پس ضرورت ہوئی کہ لَے
کے لیے کوئی معیار قائم کیا جائے۔ یہ سنسکرت گرنتھون مین حسب ذیل پایا جاتا ہے۔

آٹھ چھن (क्षण) کا ایک لو (लव) ہوتا ہے
آٹھ لو (लव) کا ایک کاشٹا (काष्ठा) ہوتا ہے
آٹھ کاشٹا (काष्ठा) کا ایک نمش (निमिष) ہوتا ہے
آٹھ نمش (निमिष) کا ایک کلا (कला) ہوتا ہے
چار کلا (कला) کا ایک انودرت (अणुद्रुत) ہوتا ہے۔ مخفف اسکا انو ہے اور برام (विराम) بھی کہتے ہین
دو انودرت (अणुद्रुत) کا ایک دُرت (द्रुत) ہوتا ہے
دو دُرت (द्रुत) کا ایک لگھو (लघु) ہوتا ہے
دو لگھو (लघु) کا ایک گرو (गुरु) ہوتا ہے
تین لگھو (लघु) کا ایک پلت (प्लुत) ہوتا ہے
چار لگھو (लघु) کا ایک کاکپد (काकपद) ہوتا ہے

زمانے کی اس تقسیم کو سمجھ لینا بہت ضروری ہے کیونکہ تمام تالین علمی طور پر انھین نامون سے لکھی اور بیان کیجاتی
ہین۔ تال کی ضرورتون کے لیے ابتدا زمانے کی یون سمجھنا چاہیے کہ جتنی دیر مین ایک معمولی صحت کے آدمی
کی نبض ایک مرتبہ حرکت کرے اِسے اصطلاحاً ماترہ (मात्रा) کہتے ہین۔ اب اگر یہ ماترہ یا نبض کی حرکت
ایک انودُرت کے برابر بھی جائے تو خیال کرنا چاہیے کہ چھن کا زمانہ کسقدر کم ہوگا۔ درحقیقت چھن کے
زمانے مین انسان کی زبان سے ایک حرف نکلنا بھی غیر ممکن ہے بلکہ لو اور کاشٹا کے زمانے مین بھی دو حرف
زبان سے نہین ادا ہو سکتے۔ اسی لیے سنگیت درپن کا مصنف کہتا ہے ؎

अणुद्रुतं समारभ्य तालकालोऽत्र कथ्यते
लघ्वादि रुप कालेन तालं नेतुं नशक्यते

اِس اشلوک کا مطلب یہ ہے کہ کم سے کم زمانۂ تال کی ضرورتون کے لیے انودُرت ہو سکتا ہے کیونکہ اسکے نیچے
تال کا جانا غیر ممکن ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ چھن۔ لو۔ نمش اور کاشٹا وغیرہ تال کے مصرف مین نہین آ سکتے۔
ماترے کے زمانے کے متعلق پنڈتون مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین جتنی دیر مین معمولی صحت کے آدمی

کی نبض ایک مرتبہ چلنے وہ زمانہ ماترے کا ہے بعض کہتے ہین کہ جتنی دیرمین انسان کی پلک ایک ایک مرتبہ جھپکے
بعض کا قول ہے کہ جتنی دیرمین انسان کی زبان سے کا۔کھا۔گا مین سے کوئی ایک حرف ادا ہو لیکن تمام باتون پر
غور کرکے ماترے کے زمانے کو معمولی آدمی کی نبض کی ایک مرتبہ کی حرکت کے برابر مان لینا مناسب ہی۔
لگھو کے متعلق بھی کئی مت ہین بعض کا قول ہے کہ لگھو چار ماترون کے برابر ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ لگھو
ایک ماترے کے برابر ہونا چاہیے۔ اِن مین سے کوئی بھی قول صحیح مان لیا جائے تو چندان قباحت نہین
بشرطیکہ ہم لَئے کے ابتدائی زمانے کو صحیح طور پر سمجھ لین اور اسکے مختلف درجے یعنی دونی اور چوگنی کو بھی
بخوبی ذہن نشین کرلین۔ مثلاً اگر پہلا قول صحیح مان لیا جائے کہ لگھو چار ماترون کے برابر ہے تو اسیحا لتمین
دُرت دو ماترون کے برابر ہوگا اور انودُرت ایک ماترے کے برابر سمجھا جائے گا۔ اسیطرح کاکپد سولہ ماترون
کے برابر ہوا بس انودُرت سے لیکر کاکپد تک سولہ ماترے موسیقی کی اصطلاح مین یون بیان کیے جاتے ہین۔

ایک ماترے کو برام یا انودُرت کہتے ہین	(برام = ۱)
دو ماترون کو دُرت کہتے ہین	(دُرت = ۲)
تین ماترون کو دُرت برام کہتے ہین	(دُرت = ۲ + برام = ۱)
چار ماترون کو لگھو کہتے ہین	(لگھو = ۴)
پانچ ماترون کو لگھو برام کہتے ہین	(لگھو = ۴ + برام = ۱)
چھ ماترون کو لگھو دُرت کہتے ہین	(لگھو = ۴ + دُرت = ۲)
سات ماترون کو لگھو درت برام کہتے ہین	(لگھو = ۴ + درت = ۲ + برام = ۱)
آٹھ ماترون کو گرو کہتے ہین	(گرو = ۸)
نو ماترون کو گرو برام کہتے ہین	(گرو = ۸ + برام = ۱)
دس ماترون کو گرو دُرت کہتے ہین	(گرو = ۸ + دُرت = ۲)
گیارہ ماترون کو گرو درت برام کہتے ہین	(گرو = ۸ + درت = ۲ + برام = ۱)
بارہ ماترون کو پلت کہتے ہین	(پلت = ۱۲)
تیرہ ماترون کو پلت برام کہتے ہین	(پلت = ۱۲ + برام = ۱)
چودہ ماترون کو پلت درت کہتے ہین	(پلت = ۱۲ + درت = ۲)
پندرہ ماترون کو پلت درت برام کہتے ہین	(پلت = ۱۲ + دُرت = ۲ + برام = ۱)
سولہ ماترون کو کاکپد کہتے ہین	(کاکپد = ۱۶)

سولہ ماترے تال کی ضرورتون کے لیے نہایت کافی ہین اسلیے پنڈتون نے اسپر اکتفا کی۔ آگے چلکر دکھایا جائیگا کہ صرف سولہ ماترون سے بقاعدۂ علمی تینتیس ہزار کئی سو تالین پیدا ہوسکتی ہین۔

ذیل مین اُن ماترون کے لکھنے کے لیے اگلے پنڈتون نے جو علامتین مقرر کردی ہین وہ بیان کیجاتی ہین اِن علامتون کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ تمام تالین اِسی طریق پر لکھی جاتی ہین۔

◡ یہ قوس کا نشان انودُرت یا برام کے لیے ہے اور یہ ایک ماترے کے برابر سمجھا جائے گا۔

○ یہ دائرے کا نشان دُرت کی علامت ہے اور یہ دو ماترون کے برابر سمجھا جائے گا۔

ا یہ الف کی علامت لگھو کے لیے ہے اور یہ چار ماترون کے برابر سمجھی جائے گی۔

ء یہ ہمزہ کا نشان گرو کے لیے ہے اور یہ آٹھ ماترون کے برابر سمجھا جائے گا۔

ءٔ یہ علامت پلت کی ہے اور یہ بارہ ماترون کے برابر سمجھی جائے گی۔

+ یہ نشان کاکپد کا ہے اور یہ سولہ ماترون کے برابر سمجھا جائے گا۔

اب اگر ہمین تین ماترے لکھنا منظور ہین تو کیونکر لکھین گے؟ اسکا طریقہ ان علامتون کے مقرر کردینے کے بعد نہایت آسان ہوگیا۔ درحصل تین ماترون کی یہ شکل ہوئی ۱ + ۲ = ۳ یعنی برام + دُرت پس ان دونون علامتون کو ملادینگے اسطرح (◡○ = ۳ ماترے) بالفرض ہمین پانچ ماترے لکھنا ہین تو اسکی شکل یہ ہوئی ۵ = ۴ + ۱ = لگھو + انو = ا◡۔ اگر سات ماترے لکھنا ہین تو یون لکھین گے ۷ = ۴ + ۳ = ۴ + ۲ + ۱ = لگھو + دُرت + برام = ا○◡

اب اِس طریق پر ہمارا تین تال کا ٹھیکہ یون لکھا جائے گا۔ ا ء ا یعنی پہلا الف لگھو کا نشان ہوا جو چار ماترون کے برابر ہے اور دوسرا ہمزہ گرو کا نشان ہوا جو آٹھ ماترون کے برابر ہے اور دوسرا الف پھر لگھو کے برابر ہی جو چار ماترون کے برابر ہے پس یہ سب ملکر سولہ ماترے ہوئے۔ تالون کو اِن علامتون مین لکھنے سے صرف یہی فائدہ مقصود نہین ہے کہ تال کے ماترون کے اعداد معلوم ہون بلکہ اسمین ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ تال کی ضربین بھی معلوم ہوجاتی ہین اور ان ضربون کے درمیان مین جو فاصلہ ہے وہ بھی معلوم ہوجاتا ہے۔ کیونکہ کسی تال مین جسقدر علامتین ہونگی اُتنی ہی ضربین بھی ہونگی اور جو علامت ہوگی اُسی کے برابر ماترون کے بعد دوسری ضرب آوے گی۔ یہ تال لکھنے کا قاعدہ نہایت علمی اصول پر بنایا گیا ہے اور نہایت مفید اور کارآمد ہے۔ اب پکھاوجی کا کام صرف ان ماترون کے ہموزن الفاظ مقرر کردینا ہے جسوقت کسی تال مین ماترون کے ہموزن پکھاوجی بول رکھ دیتا ہے تو اُسے اصطلاحاً ٹھیکہ کہتے ہین۔

مثلاً چار ماترون کے لیے تِ ٹ کَ تَ۔ تین ماترون کے لیے تِ کِ ٹ۔ پانچ ماترون کے لیے تَ کِ ٹ کِ ٹ وغیرہ۔ سب سے پہلے ہم کرنٹکی تالون کو بیان کرتے ہین جنکو آجکل کی تالون سے تعلق ضرور ہی لیکن

ایک ہی چیز نہین ہین - یہ پُرانی تالین دو قسم کی پائی جاتی ہین ایک باقاعدہ اور دوسری بے قاعدہ -
باقاعدہ تالون کا نام گرنتھون مین جاتی تال (जाती ताल) ہو سب سے پہلے اِسی کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے
اِن تالون کے متعلق پنڈتون کا بیان ہے کہ ان مین دس مخصوص باتین پائی جاتی ہین جنکو اصطلاحًا پران (प्राण)
کہتے ہین - یہ دس پران حسب ذیل ہین کال काल مارگ मार्ग کریا क्रिया انگ अंग
گرہ ग्रह جاتی जाती پرستار प्रस्तार کلا कला لَے लय یتی यति
کال - اِس سے مطلب انودرت - درت - لگھو وغیرہ سے ہی جو کسی نہ کسی صورت مین ہر تال مین پائے جاتے ہین
مارگ - یہ پُرانے گرنتھون مین چار قسم کے ہوتے تھے - دُھروا ध्रुवा چترا चित्रा وکشنا दक्षिणा
وَرتیکا वार्तिका اور کلا کے مختلف ماترون کے حساب سے اُنکی تقسیم کی گئی تھی لیکن مارگ کا اصلی مصرف
کیا تھا یہ کسی گرنتھ مین نہین پایا جاتا - یہ تحقیق ہے کہ پربندھ جو گیت کی ایک قسم دُھرپد سے پیشتر مروج تھی اُسمین
اِسکی ضرورت ہوتی تھی آجکل مارگ کی ضرورت نہین -
کریا - اِسکے لفظی معنی حرکت کے ہین یہ دو قسم کی ہوتی ہے سشبد सशब्द یعنی جسمین آواز پیدا ہو اور دوسری
نشبد निशब्द یعنی جسمین آواز نہ پیدا ہو - جو تالے مین سم پر ضرب ہی یہ مثال سشبد کی ہوئی - روپک کے سم پر
خالی ہے - یہ مثال نشبد کی ہوئی -
انگ - اِس سے مراد چند علامتون سے ہی جو پنڈتون نے تالون کے لیے اختراع کی ہین - اِس پران کا ذکر
تفصیل کے ساتھ دوسرے موقع پر کیا جائیگا -
گرہ - سم بِسم - اَتیت وغیرہ کو کہتے ہین - اسکا بھی بیان وضاحت کے ساتھ بعد کو ہوگا -
جاتی - اِسکے لفظی معنی ذات کے ہین اور مطلب اقسام سے ہی مفصل بیان مناسب موقع پر ہوگا -
پرستار - اِسکے لفظی معنی بڑھانے کے ہین یہ ایک ہندسہ کا حساب ہی جس سے تمام تالین پیدا ہوتی ہین -
کلا - اِسکے لفظی معنی تقسیم کے ہین - اِسکی آجکل ضرورت نہین ہی - پربندھ گانے مین ضرورت پڑتی ہی کیونکہ پربندھ
مختلف حصّون پر تقسیم ہوتا تھا اور ہر حصہ کی تال علٰحدہ علٰحدہ ہوتی تھی -
لَے - اِسکی تعریف پیشتر بیان ہو چکی ہے - یہ تین قسم کی ہوتی ہے - بلمبت - مدھ - درت
یتی - اِسکے معنی ٹھہرنے کے ہین - ہر تال مین چند ماترون کے بعد کسی نہ کسی جگہ ٹھہرنے کی ضرورت پڑتی ہی بس
یتی سے یہی مطلب ہی -
اب ہم سب سے پہلے انگ کو تفصیل وار بیان کرتے ہین - دراصل انگ سے مطلب اُنھین چند علامتون سے ہے جو
پنڈتون نے - درت - لگھو - گرو - پلت وغیرہ کے لیے ایجاد کی ہین - ہمکو مروجہ تالون کے برتنے کے لیے کس

چیز کی ضرورت پڑتی ہے ؟ صرف خالی اور ضربون کے درمیان مین جو ماترے ہین اُنکو دیکھنا پڑتا ہے کہ شمار مین کمی بیشی نہو جائے۔ آجکل کے تیتالے کو دیکھو۔ اسمین سولہ ماترے ہین اور تین ضربین اور ایک خالی کے درمیان مین چار برابر حصون پر تقسیم ہین۔

اِسطرح ۱-۲-۳-۴ (+ سم) ۔ ۵-۶-۷-۸ (۱ ضرب) ۔ ۹-۱۰-۱۱-۱۲ (۱ خالی) ۔ ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ (۱ ضرب)

اب گرنتھ کے تیتالے کو دیکھو اور اسپر غور کرو۔ وہ لوگ اِس طرح لکھتے تھے۔

۱-۲-۳-۴ (+ سم) ۔ ۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲ (ضرب) ۔ ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ (ضرب)

یعنی پہلے ماترے پر سم ہے اور دوسری ضرب پانچوین ماترے پر اور تیسری ضرب تیرھوین ماترے پر۔ یعنی خالی اُنکے نزدیک کوئی شے نہ تھی۔ پس گرنتھ کا تیتالہ تین حصون پر تقسیم ہوا۔ پہلا حصّہ چار ماترے کا اور دوسرا حصہ آٹھ ماترے کا اور تیسرا حصّہ پھر چار ماترے کا۔ اب اِس تقسیم کا علمی طریقے پر نام ہوا لگھو۔ گرو لگھو۔ اور اِسکی علامت ہوئی **ا ء ا** پس یہ تیتالہ کا انگ ہوا۔

اب گرنتھ کی باقاعدہ تالون کا بیان کیا جاتا ہے۔ انھین جاتی تال کہتے ہین اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ اِن تالون مین سے ہر ایک کی بہت سی ذاتین یا قسمین ہوتی ہین۔ یہ تالین شمار مین سات ہین اور اُنکے نام مع انگ اور ماترون کی تعداد ذیل کے نقشے مین لکھی جاتی ہے۔

جاتی تال

نمبر	نام تال	انگ یعنی علامت	اِصطلاحی نام	تعداد ماترونکی
۱	دُھروا (ध्रुवा)	ا ا ٠ ا	لگھو دُرت لگھو لگھو = ۴ + ۲ + ۴ + ۴ =	چوّدہ ماترے
۲	مٹھ (मठ)	ا ٠ ا	لگھو دُرت لگھو = ۴ + ۲ + ۴ =	دس ماترے
۳	جھنپ (झंप)	٠ ں ا	لگھو انو دُرت = ۴ + ۱ + ۲ =	سات ماترے
۴	ترپُٹ (त्रिपुट)	٠ ٠ ا	لگھو دُرت دُرت = ۴ + ۲ + ۲ =	آٹھ ماترے
۵	اَٹھ (अठ)	٠ ٠ ا ا	لگھو لگھو دُرت دُرت = ۴ + ۴ + ۲ + ۲ =	بارہ ماترے
۶	رُوپک (रूपक)	ا ٠	درت لگھو = ۲ + ۴ =	چھہ ماترے
۷	اِکتال (एकताल)	ا	لگھو = ۴	چار ماترے

خیال رکھنا چاہیے کہ چند مروجہ تالون کیلیے بھی نام یہی ہین مثلاً روپک یا اکتال لیکن انکو ان تالون سے کوئی تعلق نہین یہ یہان صرف گرنتھ کی جاتی تالون کا بیان کیا جا رہا ہے۔ جاتی (जाती) کے معنی جیساکہ پیشتر

بیان کیا جا چکا ہے ذات کے ہین اور مطلب اقسام سے ہے۔ یہ سات ابتدائی تالین جو ابھی بیان کیجا چکی ہین اُنین لگھو چار ماترون کے برابر ہے لیکن اقسام پیدا کرنے کے لیے پنڈتون نے ایک نہایت دلچسپ طریقہ اختیار کیا ہی یعنی لگھو کے ماترون کے عدد علاوہ چار کے اور بھی مان لیے ہین۔ یہ مختلف اعداد حسب ذیل ہین۔

لگھو = چار۔ تین۔ پانچ۔ سات۔ نو۔ یعنی لگھو کو علاوہ چار ماترون کے برابر ماننے کے تین اور پانچ اور سات اور نو ماترون کے برابر بھی مان لیا ہے لیکن انو دُرت۔ دُرت۔ گرو۔ پلُت اور کاکپد کے ماترے حسب دستور قائم رکھے۔ اب یہین سے ذات کی پیدایش شروع ہوئی کیونکہ لگھو کے پانچ مختلف عدد مان لینے سے اِن ابتدائی سات تالون سے پینتیس ۳۵ مختلف تالین پیدا ہو گئین۔ اِسطرح (۷ × ۵ = ۳۵) ان تمام تالون کو بالتفصیل آگے بیان کیا جائے گا۔ اسوقت تمثیلاً ہم دُھروا تال کو بیان کرتے ہین۔ اِسکی علامت جیساکہ پیشتر بیان کیا جا چکا حسب ذیل ہے

دُھروا تال = ا۔ ○ ا ا = ۴ + ۲ + ۴ + ۴ = چودہ ماترے۔ لیکن لگھو کو تین ماترے کے برابر ماننے سے اِسکی شکل یہ ہو جائیگی

دُھروا تال = ا ○ ا ا = ۳ + ۲ + ۳ + ۳ = گیارہ ماترے۔ اور پانچ ماترون کے برابر لگھو کو ماننے سے یہ شکل ہوگی

دُھروا تال = ا ○ ا ا = ۵ + ۲ + ۵ + ۵ = سترہ ماترے۔ یہ دُھروا تال سترہ ماترے کا ہوا۔

خیال رکھو کہ صرف لگھو کے ماترون مین کمی بیشی کیگئی ہے اور انو دُرت۔ دُرت وغیرہ کے عدد حسب دستور قائم ہین جیساکہ ابھی دکھایا گیا یعنی تین قسمون کی دُھروا تال مین صرف لگھو کے ماترون مین کمی بیشی ہے لیکن دُرت کے ماترے اِن جملہ تالون مین ایک ہی رہے ہین۔ اب اس مقام پر ایک سوال یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ جن تالون مین لگھو چار ماترون کے برابر نہین ہے اُنکو دُھروا تال کیون کہین گے؟ وجہ یہ ہے کہ یہ ساتون ابتدائی تالین علامتون پر بنائی گئی ہین جبتک کسی تال مین دُھروا تال کا انگ یعنی یہ علامت (ا ○ ا ا) قائم رہیگی وہ تال علمی طریقے پر دُھروا تال کہا جائے گا۔ لگھو کے ماترون مین کچھ ہی کمی بیشی کیون نہو۔ پنڈتون کا جاتی تال سے یہی مطلب ہی۔

ذیل مین دُھروا تال کی پانچون جاتی یعنی قسمین بیان کیجاتی ہین۔ اِن تالون کا انگ ایک ہی ہے یعنی ضربونکی تعداد ایک ہی سی ہے صرف لگھو کے ماترون مین فرق ہے۔

۱۔ دُھروا تال = ا ○ ا ا = ۴ + ۲ + ۴ + ۴ = چودہ ماترے۔ اسمین لگھو چار ماترون کے برابر ہے۔

۲۔ دُھروا تال = ا ○ ا ا = ۳ + ۲ + ۳ + ۳ = گیارہ ماترے۔ اسمین لگھو تین ماترون کے برابر ہے۔

۳۔ دُھروا تال = ا ○ ا ا = ۵ + ۲ + ۵ + ۵ = سترہ ماترے۔ اسمین لگھو پانچ ماترون کے برابر ہے۔

۴۔ دُھروا تال = ا ○ ا ا = ۷ + ۲ + ۷ + ۷ = تیئیس ماترے۔ اسمین لگھو سات ماترون کے برابر ہے۔

۵۔ دُھروا تال = ا ○ ا ا = ۹ + ۲ + ۹ + ۹ = اُنتیس ماترے۔ اسمین لگھو نو ماترون کے برابر ہے۔

اِن مختلف اقسام کے نام ایک دوسرے سے پہچاننے کے لیے پنڈتون نے مقرر کیے ہین جو ذیل مین لکھے جاتے ہین

۱۔ جس دھروا تال مین لگھو چار ماترون کے برابر ہو اُسے چترستر جاتی دُھروا चतुरस्त्र जाती धुरवा کہتے ہین
۲۔ 〃 〃 تین 〃 تیستر جاتی دُھروا तिस्त्र जाती धुरवा کہتے ہین
۳۔ 〃 〃 پانچ 〃 کھنڈ جاتی دُھروا खंडजाती धुरवा کہتے ہین
۴۔ 〃 〃 سات 〃 مشر جاتی دُھروا मिश्रजाती धुरवा کہتے ہین
۵۔ 〃 〃 نو 〃 سنکیرن جاتی دُھروا संकीर्णजाती धुरवा کہتے ہین

دُھروا تال کا بیان ختم ہوچکا اب مٹھ تال کو دیکھو۔ دُھروا تال کیطرح اسکے بھی پانچ اقسام ہین مٹھ تال کی علامت یہ ہے ا٥ا یعنی لگھو دُرت لگھو۔ پس اگر

۱۔ اگر لگھو چار ماترون کے برابر ہے تو اُسے چترستر جاتی مٹھ کہتے ہین۔
۲۔ اگر لگھو تین ماترون کے برابر ہے تو اُسے تیستر جاتی مٹھ کہتے ہین
۳۔ اگر لگھو پانچ ماترون کے برابر ہے تو اُسے کھنڈ جاتی مٹھ کہتے ہین
۴۔ اگر لگھو سات ماترون کے برابر ہے تو اُسے مشر جاتی مٹھ کہتے ہین
۵۔ اگر لگھو نو ماترون کے برابر ہے تو اُسے سنکیرن جاتی مٹھ کہتے ہین

ذیل مین اُنکے ماترے اور انگ بیان کیے جاتے ہین۔

۱۔ چترستر جاتی مٹھ = ا٥ا = ۴ + ۲ + ۴ = دس ماترے۔
۲۔ تیستر جاتی مٹھ = ا٥ا = ۳ + ۲ + ۳ = آٹھ ماترے۔
۳۔ کھنڈ جاتی مٹھ = ا٥ا = ۵ + ۲ + ۵ = بارہ ماترے۔
۴۔ مشر جاتی مٹھ = ا٥ا = ۷ + ۲ + ۷ = سولہ ماترے۔
۵۔ سنکیرن جاتی مٹھ = ا٥ا = ۹ + ۲ + ۹ = بیس ماترے۔

جھنپ تال کے پانچون اقسام مع انکے انگ اور ماترون کے نیچے لکھ کر دکھائے جاتے ہین۔

۱۔ چترستر جاتی جھنپ = ا ں ○ = ۴ + ۱ + ۲ = سات ماترے۔
۲۔ تیستر جاتی جھنپ = ا ں ○ = ۳ + ۱ + ۲ = چھ ماترے۔
۳۔ کھنڈ جاتی جھنپ = ا ں ○ = ۵ + ۱ + ۲ = آٹھ ماترے
۴۔ مشر جاتی جھنپ = ا ں ○ = ۷ + ۱ + ۲ = دس ماترے
۵۔ سنکیرن جاتی جھنپ = ا ں ○ = ۹ + ۱ + ۲ = بارہ ماترے

ترپٹ تال کی پانچون قسمین حسب ذیل ہین۔

١ چترستر جاتی ترپٹ = |OO = ۴ + ۲ + ۲ = آٹھ ماترے

٢ تیستر جاتی ترپٹ = |OO = ۳ + ۲ + ۲ = سات ماترے

٣ کھنڈ جاتی ترپٹ = |OO = ۵ + ۲ + ۲ = نو ماترے

٤ مشر جاتی ترپٹ = |OO = ۷ + ۲ + ۲ = گیارہ ماترے

٥ سنکیرن جاتی ترپٹ = |OO = ۹ + ۲ + ۲ = تیرہ ماترے

آٹھ تال کی پانچ قسمین حسب ذیل ہین

١ چترستر جاتی اٹھ = ||OO = ۴ + ۴ + ۲ + ۲ = بارہ ماترے

٢ تیستر جاتی اٹھ = ||OO = ۳ + ۳ + ۲ + ۲ = دس ماترے

٣ کھنڈ جاتی اٹھ = ||OO = ۵ + ۵ + ۲ + ۲ = چودہ ماترے

٤ مشر جاتی اٹھ = ||OO = ۷ + ۷ + ۲ + ۲ = اٹھارہ ماترے

٥ سنکیرن جاتی اٹھ = ||OO = ۹ + ۹ + ۲ + ۲ = بائیس ماترے

روپک تال کے پانچ اقسام یہ ہین

١ چترستر جاتی روپک = O| = ۲ + ۴ = چھ ماترے

٢ تیستر جاتی روپک = O| = ۲ + ۳ = پانچ ماترے

٣ کھنڈ جاتی روپک = O| = ۲ + ۵ = سات ماترے

٤ مشر جاتی روپک = O| = ۲ + ۷ = نو ماترے

٥ سنکیرن جاتی روپک = O| = ۲ + ۹ = گیارہ ماترے

اکتال کے پانچ اقسام حسب ذیل ہین

١ چترستر جاتی اِکتال = | = ۴ = چار ماترے

٢ تیستر جاتی اِکتال = | = ۳ = تین ماترے

٣ کھنڈ جاتی اِکتال = | = ۵ = پانچ ماترے

٤ مشر جاتی اِکتال = | = ۷ = سات ماترے

٥ سنکیرن جاتی اِکتال = | = ۹ = نو ماترے

پنڈتون نے ان مین سے ہر ایک تال کے نام علیٰحدہ علیٰحدہ رکھ دیے ہین جسکی وجہ سے یہ تالین علیٰحدہ علیٰحدہ معلوم ہوتی ہین مثلاً تیستر جاتی دھروا کا نام منٹری تال ([illegible]) ہے۔ اب اگر کسی پکھاوجی سے منٹری تال

کی فرمایش کیجائے تو وہ ضرور گھبرا جائے گا لیکن درصل یہ وہی تیستر جاتی دُھروا ہے جسمین چونکہ گھو تین ماترون کے برابر مانا گیا ہے اِسلیے یہ تال گیارہ ماترون کا ہے۔

ذیل مین ہر ایک تال کے نام مع ماترون کے لکھے جاتے ہین تاکہ اِنکے سمجھنے مین سہولت ہو۔

۱	چترستر دُھروا کو شیکر تال (शेकरताल) کہتے ہین اور یہ چودہ ماترون کا تال ہے
۲	تیستر دُھروا کو منٹری تال (मणीताल) کہتے ہین اور یہ گیارہ ماترون کا تال ہے
۳	کھنڈ دھروا کو پرمان تال (प्रमानताल) کہتے ہین اور یہ سترہ ماترون کا تال ہے
۴	مشر دھروا کو پورن تال (पूर्णताल) کہتے ہین اور یہ تیئیس ماترون کا تال ہے
۵	سنکیرن دُھروا کو بھوون تال (भुवनताल) کہتے ہین اور ماترے اِسمین اُنتیس ہین
۶	چترستر مٹھ کو سم تال (समताल) کہتے ہین اور ماترے اِسکے دس ہین
۷	تیستر مٹھ کو سار تال (सारताल) کہتے ہین اور اِسمین آٹھ ماترے ہوتے ہین
۸	کھنڈ مٹھ کو اُدیرن تال (उदीर्णताल) کہتے ہین اور یہ بارہ ماترون کا تال ہے
۹	مشر مٹھ کو اُودے تال (उदयताल) کہتے ہین اور یہ سولہ ماترون کا تال ہے
۱۰	سنکیرن مٹھ کو راو تال (रावताल) کہتے ہین اور یہ بیس ماترون کا تال ہے
۱۱	چترستر جھنپ کو مدُھر تال (मधुरताल) کہتے ہین اور یہ سات ماترون کا تال ہے
۱۲	تیستر جھنپ کو کدمب تال (कदंबताल) کہتے ہین اور یہ چھہ ماترون کا تال ہے
۱۳	کھنڈ جھنپ کو جن تال (जणताल) کہتے ہین اور یہ آٹھ ماترون کا تال ہے
۱۴	مشر جھنپ کو سُر تال (सुरताल) کہتے ہین اور یہ دس ماترون کا تال ہے
۱۵	سنکیرن جھنپ کو کرتال تال (करतालताल) کہتے ہین اور یہ بارہ ماترون کا تال ہے
۱۶	چترستر ترپٹ کو آد تال (आदताल) کہتے ہین اور یہ آٹھ ماترون کا تال ہے
۱۷	تیستر ترپٹ کو شنکھ تال (शंखताल) کہتے ہین اور یہ سات ماترون کا تال ہے
۱۸	کھنڈ ترپٹ کو دوشکر تال (दुष्करताल) کہتے ہین اور یہ نو ماترون کا تال ہے
۱۹	مشر ترپٹ کو لیل تال (लीलताल) کہتے ہین اور یہ گیارہ ماترون کا تال ہے
۲۰	سنکیرن ترپٹ کو بھوگ تال (भोगताल) کہتے ہین اور یہ تیرہ ماترون کا تال ہے
۲۱	چترستر اٹھ کو لیکھ تال (लेखताल) کہتے ہین اور یہ بارہ ماترون کا تال ہے
۲۲	تیستر اٹھ کو گپت تال (गुप्तताल) کہتے ہین اور یہ دس ماترون کا تال ہے

۲۳	کھنڈ اٹھ کو ویدل تال (विड़लताल) کہتے ہین اور یہ چودہ ماترون کا تال ہے
۲۴	مشر اٹھ کو لوپ تال (लोपताल) کہتے ہین اور یہ اٹھارہ ماترون کا تال ہے
۲۵	سنکیرن اٹھ کو دھیر تال (धीरताल) کہتے ہین اور یہ بائیس ماترون کا تال ہے
۲۶	چتر ستر روپک کو پت تال (पत्तिताल) کہتے ہین اور یہ چھتہ ماترون کا تال ہے
۲۷	تیستر روپک کو چکر تال (चक्रताल) کہتے ہین اور یہ پانچ ماترون کا تال ہے
۲۸	کھنڈ روپک کو کل تال (कुलताल) کہتے ہین اور یہ سات ماترون کا تال ہے
۲۹	مشر روپک کو راج تال (राजताल) کہتے ہین اور یہ نو ماترون کا تال ہے
۳۰	سنکیرن روپک کو بندو تال (बिंदुताल) کہتے ہین اور یہ گیارہ ماترون کا تال ہے
۳۱	چتر ستر اکتال کو مان تال (मानताल) کہتے ہین اور اسمین چار ماترے ہوتے ہین
۳۲	تیستر اکتال کو شدہ تال (शुद्धताल) کہتے ہین اور یہ تین ماترون کا تال ہے
۳۳	کھنڈ اکتال کو رتی تال (रतिताल) کہتے ہین اور یہ پانچ ماترون کا تال ہے
۳۴	مشر اکتال کو رام تال (रामताल) کہتے ہین اور یہ سات ماترون کا تال ہے
۳۵	سنکیرن اکتال کو بسو تال (बसुताल) کہتے ہین اور یہ نو ماترون کا تال ہے

یہ گرنتھ کی پینتیس ۳۵ باقاعدہ تالین تھین جو بیان کی گئین۔ انکو باقاعدہ اسلیے کہا گیا کہ انکے بنانے مین اب تک خاص طریقہ اختیار کیا گیا تھا یعنی لگھو کے ماترون کے عدد مختلف قائم کرکے یہ اقسام ابتدائی سات تالون سے پیدا کی گئی ہین۔ ذیل مین اُن تالون کا بیان کیا جاتا ہے جنکو ہم پہلے بیقاعدہ لکھ چکے ہین۔ مطلب یہ ہے کہ انکے بنانے مین کوئی خاص اصُول جاتی تالون کیطرح مدنظر نہین رکھا گیا ہے۔ یہ سارنگ دیو پنڈت نے اپنے گرنتھ رتناکر مین حسب ذیل لکھی ہین۔

نمبر	نام تال		علامت	ماترے	جملہ	ضرب
۱	چچت پٹ تال	चच्चुत्पुट	ی ی ا ی ۱	۱۲+۴+۸+۸	۳۲	چار
۲	چاچ پٹ تال	चाचपुट	ی ا ا ی	۸+۴+۴+۸	۲۴	چار
۳	سنپد وشٹاک تال	संपद्वेष्टाक	ی ی ی ی ی	۱۲+۸+۸+۸+۱۲	۴۸	پانچ
۴	شٹ پتا پتر تال	षटपितापुत्र	ی ا ی ی ا ی	۱۲+۴+۸+۸+۴+۱۲	۴۸	چھ
۵	اُدگھٹ تال	उद्घट्ट	ی ی ی	۸+۸+۸	۲۴	تین
۶	آد تال	आदिताल	۱		٦	ایک

ضربیں	جمع	ماترے	علامت	نام تال		نمبر
تین	۱۲	۸+۲+۲	ऽOO	दर्पण	درپن تال	۷
چوبیس	۴۰		UOO اسی طرح آٹھ مرتبہ	चर्चरी	چرچری تال	۸
پانچ	۱۴	۴+۲+۲+۲+۴	IOOOI	सिंहलीला	سنگھ لیلا تال	۹
پانچ	۲۴	۸+۸+۴+۲+۲	ऽऽIOO	कंदर्प	کندرپ تال	۱۰
آٹھ	۶۴		ऽऽऽIऽIऽ	सिंहविक्रम	سنگھ بکرم تال	۱۱
پانچ	۳۲	۱۲+۴+۸+۴+۴	ऽIऽII	श्रीरंग	شری رنگ تال	۱۲
چار	۲۴	۴+۸+۸+۴	IऽऽI	रतिलील	رتی لیل تال	۱۳
پانچ	[illegible]	۸+۲+۲+۲+۲	ऽOOOO	रंगताल	رنگ تال	۱۴
پانچ	۳۲	۸+۸+۴+۴+۴	ऽऽIII	परिक्रम	پری کرم تال	۱۵
پانچ	۱۷	۱+۴+۴+۴+۴	UIIII	गजलीला	گج لیلا تال	۱۶
تین	۲۴	۱۲+۸+۴	ऽऽI	त्रिभिन्न	تربھنگ تال	۱۷
چار	۱۶	۸+۲+۲+۴	ऽOOI	वीरविक्रम	بیرو کرم تال	۱۸
تین	۹	۱+۴+۴	UII	हंसलील	ہنس لیل تال	۱۹
چار	۱۶	۸+۴+۲+۲	ऽIOO	वर्णभिन्न	برن بھنگ تال	۲۰
پانچ	۴۰	۱۲+۴+۸+۸+۸	ऽऽऽIऽ	रंगद्योतन	رنگ دیوتن تال	۲۱
پانچ	۳۲	۴+۴+۸+۸+۸	IIऽऽऽ	प्रत्यंग	پرت انگ تال	۲۲
نو	۳۲		ऽIOOIIIOO	राजचूड़ामणि	راج چوڑامنی تال	۲۳
سات	۲۸		ऽIऽOOऽऽ	राजताल	راج تال	۲۴
نو	۶۸		ऽIऽऽIऽऽII	सिंहविक्रीडित	سنگھ وکریڑت تال	۲۵
آٹھ	۲۴		ऽOOIOOOO	वनमाली	بن مالی تال	۲۶
چھ	۳۲		ऽOOIऽऽ	चतुरस्रवर्ण	چترستر برن تال	۲۷
چھ	۲۴		ऽIIOOI	त्र्यस्रवर्ण	ترستر برن تال	۲۸
پندرہ	۲۷		UOOOO تین بار	मिश्रवर्णी	مشر برن تال	۲۹
پانچ	۴۰	۱۲+۸+۴+۸+۸	ऽऽIऽऽ	रंगप्रदीप	رنگ پردیپ تال	۳۰

نمبر	نام تال		علامت	ماترے	میزان	حصے
۳۱	ہنس نادتال	हंसनाद	ااڈ○○ی	۴+۴+۱۲+۲+۲+۸	۳۲	چھ
۳۲	سنگھ نادتال	सिंहनाद	اییای	۴+۸+۸+۴+۸	۳۲	پانچ
۳۳	مِلّ کامودتال	मल्लिकामोद	اا○○○○	۴+۴+۲+۲+۲+۲	۱۶	چھ
۳۴	شربھ لیل تال	शरभलील	اا○○○اا	۴+۴+۲+۲+۲+۴+۴	۲۲	سات
۳۵	رنگابھرن تال	रंगाभरण	ییااڈ	۸+۸+۴+۴+۱۲	۳۶	پانچ
۳۶	ترنگ لیل تال	तुरंगलील	○○ا	۲+۲+۴	۸	تین
۳۷	سنگھ نندن تال	सिंहनन्दन	ییاڈای○○ییاڈاڈیاا × یہان چار لگھو کے برابر وقفہ ہے۔			
۳۸	جیشری تال	जयश्री	ییاای	۸+۸+۴+۴+۸	۳۲	پانچ
۳۹	وِجیا نندن تال	विजयनंदन	ااییی	۴+۴+۸+۸+۸	۳۲	پانچ
۴۰	پرتی تال	प्रतिताल	ا○○	۴+۲+۲	۸	تین
۴۱	دُوتیا تال	द्वितीया	○ا○	۲+۴+۲	۸	تین
۴۲	مکرند تال	मकरंद	○○ااای	۲+۲+۴+۴+۴+۸	۲۴	چھ
۴۳	کیرتی تال	कीर्ति	یایڈاڈ	۸+۴+۱۲+۸+۴+۱۲	۴۸	چھ
۴۴	وِجیا تال	विजय	ییییای	۸+۸+۸+۴+۸	۳۶	پانچ
۴۵	جے منگل تال	जैमंगल	ایڈایڈ	۴+۸+۱۲+۴+۸+۱۲	۴۸	چھ
۴۶	مٹھ تال	मठ्य	اایااا	۴+۴+۸+۴+۴+۴	۲۸	چھ
۴۷	جے تال	जय	ایاا○○	۴+۸+۴+۴+۲+۲	۲۴	چھ
۴۸	کُڑکّ تال	कुडुक्क	○○اا	۲+۲+۴+۴	۱۲	چار
۴۹	راج بدیادھر تال	राजविद्याधर	ای○○	۴+۸+۲+۲	۱۶	چار
۵۰	نی سارک تال	नीःसारुक	ایی	۴+۸+۸	۲۰	تین
۵۱	کریڑا تال	क्रीड़ा	○○◡	۲+۲+۱	۵	تین
۵۲	تربھنگی تال	त्रिभंगी	ااییاا	۴+۴+۸+۸+۴+۴	۳۲	چھ
۵۳	کوکل پریا تال	कोकिलप्रिय	یاڈ	۸+۴+۱۲	۲۴	تین
۵۴	شری کیرتی تال	श्रीकीर्ति	ییاا	۸+۸+۴+۴	۲۴	چار

نمبر	نام تال		علامت	ماترے	[illegible]	[illegible]
۵۵	بندومالی تال	विन्दुमाली	ऽOOOOऽ	۸+ ۲+۲+۲+۲+۸	۲۴	چھ
۵۶	سم تال	समताल	∪OOII	۱+۲+۲+۴+۴	۱۳	پانچ
۵۷	نندن تال	नन्दन	ʒOOI	۱۲+۲+۲+۴	۲۰	چار
۵۸	اُدیکشنٹر تال	उदीक्षण	ऽII	۸+۴+۴	۱۶	تین
۵۹	منٹھیکا تال	मंठिका	ʒOऽ	۱۲+۲+۸	۲۲	تین
۶۰	ڈھنکیکا تال	ढेंकिया	ऽIऽ	۸+۴+۸	۲۰	تین
۶۱	برنڑ منٹھیکا تال	वर्णमंठिका	OOIOO	۲+۳+۴+۲+۲	۱۲	پانچ
۶۲	ابھی نندن تال	अभयनंदन	ऽOOII	۸+۲+۲+۴+۴	۲۰	پانچ
۶۳	انترکرینڑا تال	अंतरक्रीड़ा	∪OOO	۱+۲+۲+۲	۷	چار
۶۴	ملّ تال	मल्ल	∪OOIIII	۱+۲+۲+۴+۴+۴+۴	۲۱	سات
۶۵	دیپک تال	दीपक	ऽऽIIOO	۸+۸+۴+۴+۲+۲	۲۸	چھ
۶۶	اننگ تال	अनंग	ऽIIʒI	۸+۴+۴+۱۲+۴	۳۲	پانچ
۶۷	بشم تال	विषम	∪OOOO∪OOOO		۱۸	دس
۶۸	نندی تال	नंदी	ऽIIOOI	۸+۴+۴+۲+۲+۴	۲۴	چھ
۶۹	مکند تال	मुकुंद	ऽIOOI	۸+۴+۲+۲+۴	۲۰	پانچ
۷۰	ایک تال	एकताल	O	۲	۲	ایک
۷۱	اٹھڑ تال	[illegible]ताल	IOOI	۴+۲+۲+۴	۱۲	چار
۷۲	پورنڑ کنکال	पूर्णकंकाल	IऽOOOO	۴+۸+۲+۲+۲+۲	۲۰	چھ
۷۳	سم کنکال	समकंकाल	Iऽऽ	۴+۸+۸	۲۰	تین
۷۴	کھنڈ کنکال	खंडकंकाल	ऽऽOO	۸+۸+۲+۲	۲۰	چار
۷۵	بشم کنکال	विषमकंकाल	ऽऽI	۸+۸+۴	۲۰	تین
۷۶	چتس تال	चतुसताल	OOOऽ	۲+۲+۲+۸	۱۴	چار
۷۷	اونبولی تال	डोंबुली	YY	۵+۵	۱۰	دو
۷۸	ابھنگ	अभंग	ʒI	۱۲+۴	۱۶	دو

نمبر	نام تال		علامت	ماترے	[illegible]	[illegible]
۷۹	رایانبکول تال	सम्बंकोल	ऽIऽOO	۲+۲+۸+۴+۸	۲۴	پانچ
۸۰	لگھوشیکھر تال	लघुशेखर	IU	۱+۴	۵	دو
۸۱	پرتاب شیکھر تال	प्रताप शेखर	३OO⊖	۱، ۲+۲+۱۲	۱۷	چار
۸۲	گجھ جھنپا تال	गजझंपा	ऽOOOU	۱+۲+۲+۲+۸	۱۵	پانچ
۸۳	چترمکھ تال	चतुर्मुख	३IऽI	۱۲+۴+۸+۴	۲۸	چار
۸۴	جھنپ تال	झंप	OOUI	۴+۱+۲+۲	۹	چار
۸۵	پرتی مٹھ تال	प्रतीमठ	IIऽऽII	۴+۴+۸+۸+۴+۴	۳۲	چھ
۸۶	گاروگی تال	गारुगी	OOOOOU	۱+۲+۲+۲+۲+۲	۱۱	چھ
۸۷	بسنت تال	वसंत	IIIऽऽऽ	۸+۸+۸+۴+۴+۴	۳۲	چھ
۸۸	للت تال	ललित	OOIऽ	۸+۴+۲+۲	۱۶	چار
۸۹	رتی تال	रतीताल	Iऽ	۸+۴	۱۲	دو
۹۰	کرنرتی تال	कर्णायती	OOOO	۲+۲+۲+۲	۸	چار
۹۱	یتی تال	यति	ऽIII	۴+۴+۴+۸	۲۰	چار
۹۲	کھٹ تال	षट्ताल	OOOOOO	۲+۲+۲+۲+۲+۲	۱۲	چھ
۹۳	وردھن تال	वर्धनताल	OOI३	۱۲+۴+۲+۲	۲۰	چار
۹۴	برنریتی تال	वर्णायति	३३II	۱۲+۱۲+۴+۴	۳۲	چار
۹۵	راج نارائن تال	राजनारायण	OOIऽIऽ	۸+۴+۸+۴+۲+۲	۲۸	چھ
۹۶	مدن تال	मदन	OO३	۱۲+۲+۲	۱۶	تین
۹۷	کاریکا تال	कारिका	OOOOU	۱+۲+۲+۲+۲	۹	پانچ
۹۸	پاربتی لوچن تال	पार्वतीलोचन	OOIOOऽऽIIIIऽII		۹۰	چودہ
۹۹	شری نندن تال	श्रीनंदन	IIऽ३	۱۲+۴+۴+۸	۲۸	چار
۱۰۰	لیلا تال	लीला	OI३	۱۲+۴+۲	۱۸	تین
۱۰۱	ولوکت تال	विलोकित	IऽOO३	۱۲+۲+۲+۸+۴	۲۸	پانچ
۱۰۲	للت پریا تال	ललितप्रिय	IIऽII	۴+۴+۸+۴+۴	۲۴	پانچ

نمبر	نام تال		علامت	ماترے	[illegible]	ضرب
۱۰۳	جھلک تال	झल्लक	ऽ।।	۸ + ۴ + ۴	۱۶	تین
۱۰۴	جنک تال	ज्ञनक	।।।।ऽऽ।।ऽ		۴۸	نو
۱۰۵	لکشمیش تال	लक्ष्मीश	OO।।ऽ	۲+۲+۴+۴+۱۲	۲۴	پانچ
۱۰۶	راگ وردھن تال	रागवर्धन	OO∪Oऽ	۲+۲+۱+۲+۱۲	۱۹	پانچ
۱۰۷	اُت سَو تال	उत्सव	ऽ।	۱۲ + ۴	۱۶	دو
۱۰۸	چندر کلا	चंद्रकलाताल	ऽऽऽऽऽऽ।		۶۴	سات
۱۰۹	لے تال	लयताल	ऽ।ऽऽऽऽऽOOO		۷۴	دس
۱۱۰	سکند تال	सकंदताल	ऽ।ऽOOऽऽ		۴۰	سات
۱۱۱	اڈّ تال	अड्डताल	O।		۳	تین
۱۱۲	دھتّا تال	घत्तताल	।OO।ऽ		۲۴	چھ
۱۱۳	دُوندوا تال	द्वंद्वताल	।।ऽऽ।ऽ		۴۸	سات
۱۱۴	مُکند تال	मुकुंदताल	।OOOOऽ		۲۰	چھ
۱۱۵	کوبند تال	कुंदताल	।OOऽऽ		۲۸	پانچ
۱۱۶	کلدھونی تال	कलध्वनिताल	।।ऽ।ऽ		۳۲	پانچ
۱۱۷	گوری تال	गौरीताल	।।।।।		۳۰	پانچ
۱۱۸	سرستی کنٹھابھرن	सरस्वतीकंठाभरण ताल	ऽऽ।।OO		۲۸	چھ
۱۱۹	بھگن تال	भग्न ताल	OOOO।।ऽ		۲۱	سات
۱۲۰	راج مرگانک تال	राजमृगांक	OO।ऽ		۱۶	چار
۱۲۱	راج مارتنڈ تال	राजमार्तंडताल	ऽ।O		۱۴	تین
۱۲۲	نی شنکھ تال	निःशंकताल	।ऽऽऽऽऽऽ।		۶۰	آٹھ
۱۲۳	سارنگ دیو تال	शारङ्गदेवताल	OOऽऽऽऽ		۴۰	چھ

قرمہٰذالا تالیں رتناکر سے نقل کی گئی ہیں لیکن علاوہ رتناکر کے اور بھی گرنتھوں نے تالوں کے اقسام لکھے ہیں۔ سنگیت مکرند संगीतमकरंद کے تال حسب ذیل ہیں اور ان میں سے بعض اب بھی مروج ہیں۔

نمبر	نام تال		علامت	ماترے	تعداد	ضرب
۱	برہم تال	ब्रह्म ताल	1000100101		۲۸	دس
۲	چتشکرتال	चक्र ताल	1010010001		۲۸	دس
۳	سارس تال	सारस ताल	110001	۴+۴+۲+۲+۲+۴	۱۸	چھ
۴	ارجن تال	अर्जुन ताल	010001010		۲۴	نو
۵	مکرند تال	मकरंद ताल	11100	۴+۴+۴+۲+۲	۱۶	پانچ
۶	شکھر تال	शिखर ताल	1100100110		۳۰	دس
۷	پچھمی تال	लक्ष्मी ताल	δ01δ0δ∪∪10δ0∪∪100		۴۱	اٹھارہ

پچھمی کے متعلق مختلف مت ہین اور گرنتھون کی مت کے موجب مرقومۂ بالا تالون مین سے چند تالین حسب ذیل ہین۔

نمبر	نام تال		علامت	ماترے	تعداد	ضرب
۸	شکھر تال	शिखर ताल	8 01010	۳+۲+۴+۱+۴+۲	۱۷	چھ
۹	جگپال تال	जगपाल ताल	000ϒ	۲+۲+۲+۱	۱۱	چار
۱۰	مل تال	मल्ल ताल	∪00 11	۱+۲+۲+۴+۴	۱۳	پانچ
۱۱	سنمکھ تال	संमुख ताल	0δ 11	۲+۳+۴+۴	۱۳	چار
۱۲	رُدر تال	रुद्र ताल	×0100010010 1		۲۴	گیارہ
۱۳	رُدر تال	دوسری قسم	1000010 1ऽऽऽ		۴۶	گیارہ
۱۴	پاربتی لوچن تال	पार्वतीलोचन	11ऽ1111ऽऽ001100		۶۴	پندرہ
۱۵	نندی تال	नंदी ताल	ऽ1101	۸+۴+۴+۲+۴	۲۲	پانچ
۱۶	گنیش تال	गणेश ताल	ऽ11ऽऽ11ऽऽऽ		۶۲	دس
۱۷	اشٹ منگل تال	अष्टमंगल ताल	00010101		۲۲	آٹھ
۱۸	وشنو تال	विष्णु ताल	100000110111		۳۶	بارہ
۱۹	کنبھ تال	कुंभ ताल	100101	۴+۲+۲+۴+۴+۲+۴	۲۲	سات
۲۰	مت تال	मत्त ताल	100101	۴+۲+۲+۴+۲+۴	۱۸	چھ
۲۱	وشنو تال	دوسری قسم	ऽ ।'	۸+۴+۵	۱۷	چار
۲۲	ورنچی تال	विरंची ताल	· 1000	۴+۲+۲+۲	۱۰	چار

[illegible]

[illegible]	نام تال		علامت	ماترے	تعداد	ضربین
	چورامنی تال	(चूरामणिताल)	۸ ۰ ۱۱۱	۴-۴+۴+۲+۳	۱۷	پانچ
	جے منگل تال	(जयमंगलताल)	۱۰۱۱	۴+۲+۴+۴	۱۴	چار
	اشٹ تال	(अष्ट ताल)	۰۰۱۱۱ᴗᴗᴗ۰	۱+۱+۴+۴-۴+۲+۲ ۲+۱+	۲۳	آٹھ
	فرودست	(फ़रोदस्तताल)	۰۰۰۰۱	۲+۲+۳+۲+۴	۱۳	پانچ
	فرودست	(دوسری قسم)	۱۰۰۰۱	۴+۲+۲+۲+۴	۱۴	پانچ

گرنتھ کے تالون کی اور انکے ماترون اور ضربون کی تعداد بیان کیجا چکی اب ہم مروجہ تالون کو بیان کرتے ہین اور اُنکے ماترے اور ضربین اور ٹھیکے کے بول بھی لکھتے ہین۔ دراصل ٹھیکہ خود کوئی چیز نہین صرف جیسا کہ پیشتر بیان کیا جا چکا ہے ماترون کی خانہ پُری کے لیے چند الفاظ مقرر کردیے گئے ہین جو اِس نام سے مشہور ہین۔ اِسی لیے ایک تال کے کئی ٹھیکے ممکن ہین جنکے بول ایک دوسرے سے مختلف ہین لیکن ظاہر ہے کہ اِس سے تال مین کوئی نقص واقع نہین ہوتا۔ عموماً رواج مین آجکل حسب ذیل تال ہین۔

چوتالہ	اِکتالہ	تیتالہ	تِلواڑہ	رُوپک	سُول	دھمار	اڑاچوتالہ	فرودست	چاچر
تیورا	سواری	جھپ تال	پشتو	جھومرا	اِکوائی	پنجابی ٹھیکہ	دادرا	کھروا	قوالی

پہلے چوتالے کا بیان کیا جاتا ہے یہ بارہ ماترے کا تال ہے اور گرنتھون کے قاعدے کے موافق اِسکی علامت یہ ہوئی (لگھو لگھو دُرت دُرت ۱۱۰۰) یعنی چار چار ماترون کی دو ضربین اور دو دو ماترونکی دو ضربین۔ یہ گرنتھون کا قاعدہ ہے لیکن آجکل کے موسیقی کے کاملین نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ دو ضربون کے درمیان مین جہان کہین ماترون کے عدد اُنھون نے زیادہ دیکھے وہان اُسکو دو حصّون مین تقسیم کردیا تاکہ تال یاد رکھنے مین سہولت رہے اور لَے کا حلقہ ذہن مین رہے۔ اِن تقسیمون کا نام "خالی" ہے اور اِسکے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چھوٹا نقطہ اِسطرح کا (۰) بنا دیتے ہین۔ مثلاً لگھو چار ماترون کا ہوتا ہے۔

۱ (ضرب) ۲ ۳ ۴ | اِسکو دو حصّون مین یون تقسیم کرینگے | ۱ (ضرب) ۲ | ۳ (خالی) ۴ | یعنی ایک ضرب اور ایک خالی رہیگی۔

اِس سے یہ فائدہ ہے کہ تال مین جسقدر ضربین ہین اُنکی تعداد بھی بڑھنے نہین پاتی اور تقسیم بھی ہو جاتی ہے اب چوتالے کو دیکھو کہ کسطرح اِسمین لگھو کے ماترون کو تقسیم کیا جاتا ہے۔

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
بول	دھا	دھا	دِھن	تا	کِٹ	تا	دِھن	تا	تِٹ	کِٹ	گد	گِن
ضرب وخالی	سَم +		۰		۲		۰		۳		۴	

یعنی اِس تال مین چار ضربین اور دو خالیان آجکل مانی جاتی ہین۔ یہ تال عموماً دُھرپد گانے کے لیے مصرف مین آتا ہے اور لَے زیادہ تر بلمپت رہتی ہے۔

اِکتالہ (सकताला) (بارہ ماترے)

ماترے	۱ ۲	۳ ۴	۵ ۶	۷ ۸	۹ ۱۰	۱۱ ۱۲
ٹھیکہ	دھین دھین	دھا ترک	تو نا	کت تا	دھا ترک	دھی نا
ضرب وخالی	سم+	٥	۲	٥	۳	۴

یہ تال ذیل کے طریقے سے بھی پکھاوج بجانیوالون مین پائی جاتی ہی

ماترے	۱ ۲	۳ ۴	۵ ۶	۷ ۸	۹ ۱۰	۱۱ ۱۲
ٹھیکہ	دھی دِھن	دھا دھا	تھُن نا	کت تی	دھِگ ٹِکلت	دھین دھا

دسوین ماترے پر "تِٹ کٹ" ایک ماترے کے زمانے مین نکلنا چاہیئے

سول فاختہ (सूल फ़ाख़्ता) (دس ماترے)

ماترے	۱ ۲	۳ ۴	۵ ۶	۷ ۸	۹ ۱۰
ٹھیکہ	دھا آ	دِھڑ نک	دِھڑ نک	تِٹ کِت	گِد گِن
ضرب وخالی	×	٥	۲	۳	٥
دوسرا ٹھیکہ	دھا تِت	تا دھا	تِت تا	تِٹ تک	گِد گِن
تیسرا ٹھیکہ	دِھن دِھن	دھا ترکٹ	دِھن دِھن	دھا ترکِٹ	تِن نا

جھپ تال (झप ताल) (دس ماترے)

ماترے	۱ ۲	۳ ۴ ۵	۶ ۷	۸ ۹ ۱۰
ٹھیکہ	دِھن نک	دِھن دِھن نک	دِھن نک	تِن تِن نک
ضرب وخالی	×	۱	٥	۱
دوسرا ٹھیکہ	دھا آ	دَھ گِ نَ	تا آ	دھی تا آ
تیسرا ٹھیکہ	دِھن نا	دِھن دِھن نا	کت تا	دِھن دِھن نا

جھومرا (झूमरा) (چودہ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ٹھیکہ	دھین	دھا	ترکٹ	دِھن	دِھن	دھا	تِت	تین	تا	ترکٹ	دِھن	دِھن	دھا	تِت
ضرب و خالی	×			۳				۰			۱			
دوسرا ٹھیکہ	دِھن	دھا	تِرک	دھن	دھن	دھا	تِرک	ین	تاگے	تِرک	دھن	دھن	دھاگے	تِرک
تیسرا ٹھیکہ	دِھن	نا	کڑنک	دِھن	نا	تِت	تا	کت	تا	کڑنک	دِھن	نا	دِھن	نا

چاچر (चाचर) (چودہ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ٹھیکہ	دھا	دھین	این	دھا	گے	تین	این	نا	تین	این	دھا	گے	دھین	این
ضرب و خالی	×			۳				۰			۱			
دوسرا ٹھیکہ	دھا	دھا	آ	تِ	نَ	تِ	نَ	تا	تا	آ	دِھ	نَ	دِھ	نَ

اڑا چوتالہ (आड़ा चौताला) (چودہ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ٹھیکہ	دھی	دھی	دھا	ترک	تو	نا	کت	تا	دھی	دھی	نا	دھی	دھی	نا
ضرب و خالی	×		۲		۰		۳		۰		۴			
دوسرا ٹھیکہ	دھا	آک	دھا	دھا	دھین	تا	کت	تگ	نگ	دِھر	کِٹ	تک	گد	گن

دھمار (धमार) (چودہ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ٹھیکہ	کا	دھی	ٹ	دھی	ٹ	دھا	آ	گھے	تی	ٹ	تی	ٹ	تا	آ
ضرب و خالی	×					۲		۰						

روپک (रूपक) (سات ماترے)

ماترے	۱ ۲	۳ ۴	۵ ۶ ۷	اِس تال مین سم کی ضرب پر خالی ہے۔
ٹھیکہ	دِھن نگ	دھن نگ	تِن تِن نگ	
ضرب	۱	۲	×	
دوسرا ٹھیکہ	دُھم کِٹ	گِد گِن	تا تُھن نا	

تیورا (तिवरा) (سات ماترے)

ماترے	۱ ۲	۳ ۴	۵ ۶ ۷
ٹھیکہ	تِٹ کِت	گِد گِن	دھا دھن نا
ضرب	۱	۲	×
دوسرا ٹھیکہ	گِد دی	دِھڑ نگ	دھا کِڑ نگ
تیسرا ٹھیکہ	دِھن نگ	دِھن نگ	دھا دِھن نگ
چوتھا ٹھیکہ	دِھن نا	دِھن نا	دِھن دِھن نا

پشتو (पश्तो) (سات ماترے)

ماترے	۱ ۲ ۳	۴ ۵	۶ ۷
ٹھیکہ	دِھین این تگ	دھین این	دھا دھا
ضرب	×	۲	۳
دوسرا ٹھیکہ	تا کے دِھن	دھا دھا	تِن اِن
تیسرا ٹھیکہ	تَ کت دِھن	دھا دھا	دھا دِن

تیتالہ (तिताला) (سولہ ماترے)

ماترے	۱ ۲ ۳ ۴	۵ ۶ ۷ ۸	۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲	۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶
ٹھیکہ	دھا دِھن دِھن نا	دھا دِھن دِھن نا	تا تِن تِن نا	دھا دِھن دِھن نا
ضرب و خالی	×	۳	۰	۱

تلواڑہ (तिलवड़ा) (سولہ ماترے)

ماترے	۱ ۲ ۳ ۴	۵ ۶ ۷ ۸	۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲	۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶
ٹھیکہ	دھا ترکٹ دِھن دِھن	دھا دھا تن تن	تا ترکٹ دھن دھن	دھا دھا دھن دھن
ضرب و خالی	×	۳	۰	۱

پنجابی ٹھیکہ (पंजाबी ठेका) (سولہ ماترے)

ماترے	۱ ۲ ۳ ۴	۵ ۶ ۷ ۸	۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲	۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶
ٹھیکہ	دھا دھینگ دھا	دھا تینگ تا	دھا دھینگ دھا	دھا دھینگ دھا
ضرب و خالی	×	۲	۰	۱

اکوائی (सकवाई) (سولہ ماترے)

ماترے	۱ ۲ ۳ ۴	۵ ۶ ۷ ۸	۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲	۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶
ٹھیکہ	تا آ گھے گھے	تا گھے اے گھے	تا آ کے کے	تا گھے اے گھے
ضرب و خالی	×	۳	۰	۱
دوسرا ٹھیکہ	دھا آ آ گِھن	دھا آ گِھن گِھن	تا آ آ کِن	دھا آ گِھن گِھن

دادرا (दादरा) (چھ ماترے)

ماترے	۱ ۲ ۳	۴ ۵ ۶
ٹھیکہ	دِھن دِھن نا	دھا تو نا
ضرب	×	۲
دوسرا ٹھیکہ	دھا گے نے	وا دھے نے
تیسرا ٹھیکہ	دھا دِن دھا	دھا دِن تا

سواری (सवारी) (تیئس ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
بول	دھی	تا	ک	دھی	تا	ک	دھی	دھی	تا	ک	دھی	دھی	تا	ک	تی	نا
ماترے	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰		
بول	تی	نا	تر	کِٹ	دھی	نا	دھی	دھی	نا	دھی	دھی	نا	دھی	نا		

واضح ہو کہ جو سواری ہمارے حصۂ ملک مین رائج ہوئی وہ بتیس ۳۲ ماترے کی حسب ذیل ہے

سَواری (सवारी) (بتیس ۳۲ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ٹھیکہ	دھی	ای	نا	آ	دھی	ای	دھی	ای	نا	آ	دھی	دھی	نا	دھی	دھی	نا
ضرب	×								۲							
ماترے	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
ٹھیکہ	تِن	ترکٹ	تِن	تِن	نا	نا	تُو	نا	کتَ	تا	ترکٹ	دھی	نا	دھی	دھی	نا
ضرب	۳								۴							

کھمٹا (खेमटा) (بارہ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ٹھیکہ	دھا	ٹے	دھے	نا	تے	نے	تا	ٹے	دھے	نا	تے	نے
ضرب	×			۲			۰			۳		
دوسرا ٹھیکہ	تا	تِٹ	دھین	تا	تا	دھین	تا	تٹ	دھین	تا	تا	دھین

کہروا (कहरवा) (آٹھ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ٹھیکہ	دھا	گے	نا	تی	نا	کے	دھی	نا
ضرب	×				۲			
دوسرا ٹھیکہ	دھی	دھی	کِ	ٹَ	نَ	کَ	دھی	نَ

(फ़रोदस्त) فرودست (چودہ ماترے)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ٹھیکہ	دھاگے	ترکٹ	تاگے	ترکِٹ	تِت تا	ترکِٹ	دِھن	دھا	دِھن	دِھن	دھا	گے	نگ	گھن
دوسرا ٹھیکہ	دِھین	کرِٹتک	دِھین	کرِٹتک	دِھین	کرِٹتک	نگھن	نگھن	دِھین	کرِٹتک	دِھین	نا	کت	تا
ضرب	X		٥		۲		۳		۴		۵			
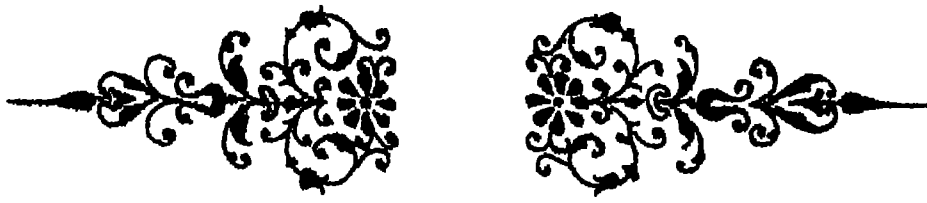
تالون کے مروجہ اقسام سمجھ لینے کے بعد اب چند اور ضروری اصطلاحون کا سمجھ لینا بھی ضروری ہے جنکو مُجمَلاً تال کی گرہ (ग्रह) کہتے ہین۔ یہ حسب ذیل ہین سَم (सम) بِسَم (विसम) اَتِیت (अतीत) اَناگت (अनागत) سَم کے لفظی معنے سنسکرت مین برابر کے ہین۔ پیشتر بیان کیا جاچکا ہے کہ ہر ایک تال مین ایک سم کا ہونا ضروری ہے اور وہین سے تال کے ماترون کا شمار ہوتا ہے۔ یا یہ کہنا مناسب ہوگا کہ تال کی پہلی ضرب وہین سے شروع ہوتی ہے پس اگر گانے والا اپنے گیت کا سم بھی وہین مان لے اور تانین اسی مقام پر ختم کرے تو ایسے سم کو گرہ کہا جائیگا۔ گرہ کے لفظی معنی ہین شروع ہونے کا مقام۔

بِسَم کے لفظی معنی ہین برابر نہ ہونا بعض اوقات دھرپد گانے والے سم کے بول کو ہٹا کر کسی اور ضرب یا خالی پر قائم کرتے ہین اور پھر بدل کر کسی دوسرے مقام پر قائم کرتے ہین۔ اسکو بسم گرہ کہتے ہین۔ بیتالہ گانیوالا ہمیشہ بسم گرہ مین گاتا ہے کیونکہ جو کچھ اس سے سرزد ہوتا ہے محض ناواقفیت کی وجہ سے برخلاف اسکے یہی عیب گئے دار گوییے کے لیے ہنر مین داخل ہے اِسلیے کہ وہ دانستہ طور پر سم کے بول کو مقررشدہ جگہ سے ہٹا کر کسی دوسرے مقام پر قائم کرتا ہے۔ اِسکی مثال یون سمجھنا چاہیے کہ جسطرح راگ ادھیاے مین اچھا جاننے والا دانستہ طور پر مناسب موقع پر کسی راگ مین دیوادی سُر لگا دیتا ہے اور اُسکی تعریف کیجاتی ہے اور نہ جاننے والے سے اکثر دیوادی سُر راگ مین لگجاتے ہین اور اہل لوگ مضحکہ کرتے ہین۔ وجہ یہی ہے کہ اُس شخص سے نادانستہ طور پر خلاف موقع کسی راگ مین دیوادی سُر لگجاتے ہین۔ رتناکر اور سنگیت درپن بسم گرہ کو علحدہ نہین مانتے ہین اُنکا قول ہے کہ اگر سم گرہ نہوگی تو بسم گرہ ہونا لازمی ہے اور اس حالت مین یا تو اتیت گرہ ہوگی یا اناگت گرہ

اتیت کے لفظی معنے تال کے بعد کے ہین پس اگر گانے والے کا سم پہلی ضرب کے بعد آئے تو اسکو اتیت گرہ کہتے ہین اور اگر ضرب کے پیشتر سم ائے تو اسکو اناگت گرہ کہتے ہین۔ اناگت کے معنی یہ ہین کہ ضرب ابھی تک نہین آئے ہے۔

جو پنڈت کہ بسم کو علیحدہ گرہ مانتے ہین وہ یہ کہتے ہین کہ ممکن ہے سم ایسی جگہ رکھا جائے کہ نہ وہ آتیت ہو سکے اور نہ اناگت مثلاً چوتالے مین دوسری خالی پر پس اسی وجہ سے بسم کو علیحدہ گرہ ماننا ضروری ہے۔
رتناکر اپنی تال ادھیاے مین ان گرہون کے متعلق یون لکھتا ہے

(समोऽतीतोऽनागतश्चग्रहस्तालेनिधामत
गीतादि समकालस्तु सम पाणि ॥=॥)

اِس اشلوک کا مطلب یہ ہے کہ تال مین گرہ تین قسم کی ہوتی ہے۔ سم۔ اتیت۔ اناگت۔ جب گیت اور تال ایک ہی جگہ سے شروع ہوتی ہے تو اسے سم گرہ کہتے ہین۔

(सोत्व पाणि रतीतः स्यात्वो गीतादौ प्रवर्तत)

لیکن جب تال گیت سے پہلے شروع ہوتی ہے تو یہ اتیت ہے۔

(अनागतः प्राक् प्रवृतः स स्वो परा पाणिक:)

جہان کہین گیت تال سے پہلے شروع ہوتا ہے تو یہ اناگت گرہ ہے۔
تال شروع ہونے سے رتناکر کا مطلب سم ہے کیونکہ پُرانی تالین سب سم سے شروع ہوتی تھین اور اسی طرح چیز بھی سم سے شروع ہوتی تھی۔ فی زمانہ تال اور خصوصاً گیت کا سم سے شروع کرنا ضروری نہین ہے۔

(लयाः क्रमात समादौ स्युर्मध्य द्रुत विलंबिताः)

اِس اشلوک کا مطلب یہ ہے کہ جب سم گرہ ہوتا ہے تو لَے مدہ ہوتی ہے اور جب اتیت گرہ ہوتی ہے تو لَے دُرت یعنی تیز ہوتی ہے اور جب اناگت گرہ ہوتی ہے تو لَے بلمپت ہوتی ہے" یہ کھُلی ہوئی بات ہے کہ جب سم سے چیز شروع ہے تو برابر لَے مین گا کر پھر دوسرے سم کی ضرب پر آنا ممکن ہے لیکن جب اتیت گرہ ہوگی یعنی سم کا بول چند ماترے سم کی ضرب کے بعد شروع کیا جائے گا تو خواہ مخواہ دوسرے سم کی ضرب پر آنے کے لیے جلد ہی کیجائے گی اور لَے دُرت ہو جائے گی۔ اسیطرح اناگت گرہ مین جب سم کا بول چند ماترے سم کی ضرب کے قبل شروع کیا جائے گا تو پھر دوسرے سم پر آنے کے لیے بول کو کھینچنا پڑے گا اور لے بلمپت ہو جائے گی۔ اِسی لیے پکھاوجی مُہرے اور پرن اور توڑے وغیرہ یاد رکھتے ہین جو تال مین ہر جگہ سے شروع ہو کر سم تک آتے ہین اور جسوقت اُنھون نے دیکھا کہ گانے والے نے اس جگہ سے چیز شروع کی ہے تو اُسی

حساب سے وہ بھی پرن باندھ کر سم پر ساتھ آتے ہین جسطرح گانے والے کسی چیز مین تان اور اُپج کرتے ہین اسیطرح پکھاوجی ٹھیکے مین خوبصورتی اور بڑہت کے لیے پرن اور ٹکڑے لگاتے ہین۔ پس پرن یا ٹکڑہ الفاظ کے مجموعے کا نام ہے جو کسی تال کے ٹھیکے کے بولون کے علاوہ اِسی تال مین استعمال کیا جائے۔ یہ پرن یا ٹکڑے تالون کیطرح بے شمار ہو سکتے ہین۔ جب کوئی پرن یا ٹکڑہ کسی تال کا ٹھیکے کے شروع کرنے سے قبل لیا جاوے اور اسکے بعد ٹھیکہ شروع کیا جائے تو اُسے مُہرہ کہتے ہین یہ آجکل کی اصطلاح ہے۔

اب مختصر طور پر تال پرستار بیان کیا جاتا ہے۔ پرستار کے لفظی معنی سنسکرت مین بڑھانے یا پھیلانے کے ہین۔ پس تال پرستار کے معنی تال کا بڑھانا اور پھیلانا ہوا۔ تال کے پھیلانے سے کیا مطلب ہوا اِسکی ایک مثال بیان کیجاتی ہے۔ راگ ادھیا مین تال پرستار بیان کیا جا چکا ہے۔ اِس طریقے سے سات سُرون سے پانچ ہزار چالیس تانین پیدا ہوئی تھین یہان بھی وہی طریقہ اختیار کر کے ہمکو دیکھنا ہے کہ ماترون کی ایک مجوزہ تعداد سے کتنی تالین پیدا ہو سکتی ہین۔ مثلاً اگر ہمکو چار ماترے تال پرستار کے لیے دیے گئے ہین تو اب ہمکو دیکھنا ہے کہ اِن چار ماترون سے کتنی تالین پیدا ہو سکتی ہین یا یہ کہنا مناسب ہوگا کہ یہ چار ماترے ضربون کے درمیان مین کتنی طرح پر تقسیم ہو سکتے ہین کیونکہ ہر نئی تقسیم ایک نئی تال ہو گی۔ یہ چار ماترے آٹھ طرح پر ضربون کے درمیان مین تقسیم کیے جا سکتے ہین جو حسب ذیل ہین۔

چار ماترے	(۱)	۴	یعنی صرف ایک ضرب چار ماترون کے بعد
"	(۲)	۱ + ۳	یعنی دو ضربین ایک ایک ماترے کی اور دوسری تین ماترکی
"	(۳)	۲ + ۲	دو ضربین۔
"	(۴)	۱+۱ + ۲	تین ضربین۔
"	(۵)	۱ + ۳ +	دو ضربین۔
"	(۶)	۱ + ۲ + ۱	تین ضربین
"	(۷)	۱ + ۱ + ۲	تین ضربین
"	(۸)	۱+۱ + ۱ + ۱	چار ضربین

یعنی چار ماترون مین آٹھ مختلف تالین پیدا ہو سکتی ہین اس سے زائد ناممکن ہین۔

اب تال پرستار کا قاعدہ بیان کیا جاتا ہے۔ تمثیلاً ہم صرف چار ماترے پرستار کے لیے لیتے ہین۔ یہ آٹھ طریقے سے تقسیم ہو سکتے ہین جیسا کہ پیشتر بیان کیا گیا ہے۔ پرستار کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ہر نئی تال مین ماترون کی مجموعی تعداد اُسی قدر رہے گی جتنی کہ پیشتر مقرر کی گئی۔ چونکہ اس مثال مین ماترون کی مجوزہ تعداد چار ہے

لہذا ہر نئی تال مین ماترون کی مجموعی تعداد چار ہوگی۔ اب پرستار کا طریقہ دیکھو۔ چار ماترے ہمکو پرستار کے لیے دیے گئے ہین انکو ہم نیچے لکھتے ہین اسطرح - (۱) ۴ یہ ہماری پہلی تال ہوئی۔ اب دوسری تال اس سے پیدا ہوگی اسکا طریقہ یہ ہے کہ چار کے بعد جو سب سے بڑا عدد ہے اسے ہم چار کے نیچے لکھتے ہین یہ عدد تین ہے لہذا تین کو چار کے نیچے لکھا۔ اس طرح

(۱) ۴

(۲) ۳

لیکن ہر نئی تال کیلیے شرط یہ ہے کہ مجموعی تعداد ماترون کی مجوزہ تعداد کے برابر ہونا چاہیے پس اس حالت مین چونکہ مجوزہ تعداد ماترون کی چار ہے لہذا دوسری قسم مین ایک ماترہ باقی رہتا ہے اسے ہم تین کے پہلے لکھدینگے اسطرح

(۱) ۴

(۲) ۳ + ۱

پس یہ دوسرا پرستار ہوا اور نئی تال دو ضربون کی پیدا ہوئی۔ اب تیسری تال دوسری تال سے پیدا ہوگی بیشتر کی طرح تین کے بعد جو سب سے بڑا عدد ہے اُسکو تین کے ہندسے کے نیچے لکھا جائیگا۔ یہ عدد دو ہے اسکو ہم ذیل مین تین کے نیچے لکھین گے اسطرح

(۲) ۳ + ۱

(۳) ۲

لیکن تیسری قسم مین تعداد ماترون کی چار ہونا چاہیے پس دو ماترے کی کمی ہے اسکو ہم بیشتر کیطرح دو اسی طرف لکھین گے

اسطرح (۲) ۳ + ۱

(۳) ۲ + ۲

اب تیسری قسم مین سے چار ماترے پورے ہو گئے اور یہ نئی تال دو ضربون کی دو دو ماترون پر تیار ہو گئی۔ اب چوتھی تال تیسری تال سے نکلے گی اور ۲ کے بعد جو سب سے بڑا عدد ہے وہ دو کے نیچے چوتھی تال مین لکھا جائیگا۔ یہ عدد ایک ہے لہذا اسکو ہم ذیل مین تیسری تال کے نیچے لکھتے ہین اسطرح -

(۳) ۲ + ۲

(۴) ۱

اب ہمکو یہان پر تیسری تال مین داہنے ہاتھ پر جو ہندسہ ہے اسکو بعینہ چوتھی تال مین بائین طرف نقل کر دینا ہوگا

اسطرح (۳) ۲ + ۲

(۴) ۲ + ۱

لیکن اب بھی ماترون کی مجموعی تعداد چار ماترے نہین ہوتے بلکہ ایک ماترے کی کسر رہتی ہے لہذا ما بقی

ماترے کو ہم داہنی طرف لکھے دیتے ہین اِسطرح

(۳) ۲ + ۲

(۴) ۱ + ۱ + ۲

پس یہ چوتھی تال تین ضربون کی ہوئی۔ اب پانچوین تال چوتھی سے نکلے گی۔ ہم چوتھی تال کے دو کے ہندسے کے نیچے ایک کا عدد لکھ سکتے ہین اِسطرح۔

(۴) ۱ + ۱ + ۲

(۵) ۱

لیکن ابھی تین ماترون کی کمی ہے لہذا ہم تین کے ہندسہ کو پانچوین تال کے داہنی طرف لکھتے ہین اِس طرح۔

(۴) ۱ + ۱ + ۲

(۵) ۱ + ۳

یہ پانچوین تال ہوئی۔ چھٹی تال پانچوین سے نکلے گی۔ ہم پانچوین تال کے تین کے ہندسہ کے نیچے دو کا ہندسہ چھٹی تال مین لکھ سکتے ہین اور باقی ماترے کو بجنسہ نقل کر سکتے ہین اِسطرح۔

(۵) ۱ + ۳

(۶) ۱ + ۲

لیکن اب بھی ایک ماترے کی کمی رہی جسکو ہم داہنی طرف لکھتے ہین اِس طرح

(۵) ۱ + ۳

(۶) ۱ + ۲ + ۱

پس یہ چھٹی تال ہوئی۔ اب ساتوین چھٹی سے نکلے گی۔ چھٹی تال کے دو کے ہندسے کے نیچے ہم ساتوین تال مین ایک کا ہندسہ لکھ سکتے ہین کیونکہ دو کے بعد سب سے بڑا عدد ایک ہے اور مابقی ایک ماترے کو بدستور بجنسہ نقل کر سکتے ہین اس طرح

(۶) ۱ + ۲ + ۱

(۷) ۱ + ۱

لیکن ابھی دو ماترون کی کمی ہے جسکو حسب دستور داہنی طرف رکھنا چاہیے۔ اِس طرح

(۶) ۱ + ۲ + ۱

(۷) ۱ + ۱ + ۲

پس یہ ساتوین تال ہوئی۔ اب آٹھوین تال ساتوین تال سے نکلے گی۔ ہم ساتوین تال کے دو کے ہندسہ کے نیچے آٹھوین تال مین ایک کا ہندسہ لکھ سکتے ہین اور بقیہ تال بجنسہ نقل کر سکتے ہین۔ اِسطرح

(۷) ۲ + ۱ + ۱

(۸) ۱ + ۱ + ۱ + ۱

لیکن اب بھی ایک ماترے ہی کمی ہے لہذا اس ایک ماترے کو ہم حسب قاعدہ داہنی طرف لکھتے ہین اسطرح

(۷) ۲ + ۱ + ۱

(۹) ۱ + ۱ + ۱ + ۱ + ۱

پس یہ آٹھوین تال ہوئی - اب چونکہ سب ہندسے ایک ہین اور ایک سے چھوٹا مسلّم عدد کوئی ممکن نہین لہذا پرستار ختم ہوگیا - چار ماترون مین اس سے زائد تالین کسی طرح نہین پیدا ہوسکتین -

تمثیلاً تین ماترون کا پرستار کرکے دکھایا جاتا ہے

(۱) ۳

(۲) ۱ + ۲

(۳) ۲ + ۱

(۴) ۱ + ۱ + ۱

پانچ ماترون کا پرستار دکھایا جاتا ہے -

(۱) ۵

(۲) ۱ + ۴

(۳) ۲ + ۳

(۴) ۱ + ۱ + ۳

(۵) ۳ + ۲

(۶) ۱ + ۲ + ۲

(۷) ۲ + ۱ + ۲

(۸) ۱ + ۱ + ۱ + ۲

(۹) ۴ + ۱

(۱۰) ۱ + ۳ + ۱

(۱۱) ۲ + ۲ + ۱

(۱۲) ۱ + ۱ + ۲ + ۱

(۱۳) ۳ + ۱ + ۱

(۱۴) ۱ + ۲ + ۱ + ۱

(۱۵) ۲ + ۱ + ۱ + ۱

(۱۶) ۱ + ۱ + ۱ + ۱ + ۱

یہان پر پانچ ماترون کا پرستار ختم ہوگیا - اب غور کرو کہ تمام پرستار ماترون کی مجوزہ تعداد سے شروع ہوتے ہین اور آخر مین ایک ایک ماترے کو جوڑ کر مجوزہ تعداد پوری ہوتی ہے یہ دانستہ نہین رکھے جاتے ہین بلکہ جو قاعدہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس سے لامحالہ آخر مین یہ شکل پیدا ہوتی ہے -

اب دیکھو کہ ایک ماترے سے سولہ ماترے یعنی کا کپد تک کتنی تالین علی اصُول سے پیدا ہو سکتی ہین جو ذیل مین درج ہین

(۱) ایک ماترے سے ایک تال

(۲) دو ماترون سے دو تالین

(۳) تین ماترون سے چار تالین

(۴) چار ماترون سے آٹھ تالین

(۵) پانچ ماترون سے سولہ تالین

(۶) چھ ماترون سے بتیس تالین

(۷) سات ماترون سے چونسٹھ تالین

(۸) آٹھ ماترون سے ایک سو اٹھائیس تالین

(۹) نو ماترون سے دوسو چھپن تالین

(۱۰) دس ماترون سے پانسو بارہ تالین

(۱۱) گیارہ ماترون سے ایک ہزار چوبیس تالین

(۱۲) بارہ ماترون سے دو ہزار اڑتالیس تالین

(۱۳) تیرہ ماترون سے چار ہزار چھیانوے تالین

(۱۴) چودہ ماترون سے آٹھ ہزار ایک سو بانوے تالین

(۱۵) پندرہ ماترون سے سولہ ہزار تین سو چراسی تالین

(۱۶) سولہ ماترون سے بتیس ہزار سات سو اڑسٹھ تالین

ان سب تالون مین ہر ایک تال دوسرے سے الگ ہو گی لہذا کُل تعداد تالون کی ایک ماترے سے لیکر سولہ ماترے تک پینسٹھ ہزار پانسو چھتیس (۶۵۵۳۶) ہوئی۔

پیشتر بیان کیا جاچکا ہے کہ ہر تال مین ماترون کے وزن پر چند الفاظ مقرر کر دیے جاتے ہین جسے اصطلاحاً ٹھیکہ کہتے ہین اِس سے یہ فائدہ مقصود ہے کہ تال بآسانی یاد رہتی ہے۔ ذیل مین ٹھیکہ بنانے کا قاعدہ اور اصُول بیان کیا جاتا ہے۔ایک پُرانی سنسکرت کتاب مین اِسکے متعلق نہایت دلچسپ طریقہ بیان کیا گیا ہے جو ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

(۱) بھانَس { ۲+۱+۱ } چتر سر جاتی یعنی چار ماترون کے لیے۔ اِسمین پہلا حرف "بھا" دو ماترون پر جاتا ہے اور باقی دو حروف یعنی "نَ" اور "س" ایک ایک ماترے پر

یہ پہلی شکل چار ماترون کے لفظ کی دکھائی گئی۔ ایسی حالت مین پکھاوجی اپنے ٹھیکے یا پرن کے لیے کہے گا "تِت کِٹ" یا "تکی کِٹ" اور ستار بجانے والا کہے گا "دادِر" اور شاعر یا کب کہے گا "کےشب" یا "شنکر" یا اور کوئی لفظ جو اسکے ہموزن ہو۔

(۲) جہان { ۱+۲+۱ } یہ دوسری صورت چار ماترے کی شکل کی ہو سکتی ہے یعنی اسمین درمیان کا حرف "ہا" دو ماترون پر تقسیم ہے اور اول و آخر کے حروف یعنی "ج" اور "نَ" ایک ایک ماترے پر۔ پس ایسی صورت مین پکھاوجی کہے گا "دِھن ناک" یا "دھین تاک" جسمین درمیان کا حرف "تا" یا "نا" دو ماترون پر جاتا ہو یا اور کوئی اِسکے ہموزن الفاظ۔ اور ستار بجانیوالا کہے گا "دردار" اور شاعر کہے گا "مہیش" یا اور کوئی اِسکے ہموزن الفاظ۔

(۳) سل گن { ۱+۱+۲ } یہ تیسری شکل چار ماترون کے لفظ کی ہے یعنی اسمین آخر کا حرف دو ماترون پر جاتا ہے اور پیشتر کے دو حرف ایک ایک ماترے پر۔ ایسی حالت مین پکھاوجی کہے گا "تک دھین" ستار بجانے والا کہے گا "دِردا" شاعر کہے گا "مُرجِت" "دِیرہت"

تیستر جاتی یعنی تین ماترون کیلیے

(۴) ماتارا { ۱+۱+۱ } ایسی صورت مین پکھاوجی کہے گا "تدھِت تُون" ستار بجانے والا کہے گا "دادارا" شاعر یا کب کہے گا "ہےشمبھو" یا اور کوئی اِسکے ہموزن الفاظ

(۵) نَسل { ۱+۲ } ایسی صورت کے لیے پکھاوجی کہے گا "تِکٹ" یا "کِٹت" ستار بجانے والا کہے گا "دِرَدَ" شاعر کہے گا "مدن" "گِرِش" یا اور اِسکے ہموزن الفاظ

کھنڈ جاتی یعنی پانچ ماترون کے لیے

(۶) تاراج { ۲+۲+۱ } یعنی "تا" دو ماترون پر جاتا ہے اور "را" دو ماترون پر جاتا ہے۔ اور "ج" ایک ماترے پر۔ ایسی صورت مین پکھاوجی اپنے پرن یا ٹھیکے مین کہے گا "دھین تاک" ستار بجانے والا کہے گا "دادار" شاعر کہے گا "گوبند" "گوپال" یا اِسی کے ہموزن الفاظ۔

(۷) راج بھا { ۲+۱+۲ } یعنی درمیان کا حرف "ج" صرف ایک ماترے کے برابر ہے۔ ایسی حالت مین پکھاوجی کہے گا "دھین ٹ نو" ستار بجانے والا کہے گا

دِ وار ۶ا ۶ا شاعر کہے گا "راد ھکا" یا کوئی ایسی کے ہموزن لفظ۔

(۸) | تیا تا { ۱+۲+۲ } یعنی پہلا حرف ایک ماترے کے برابر اور دو حرف دو دو ماتروں کے برابر۔ ایسی حالت میں پکھاوجی کہے گا "دھا دھین دھین" ... ستار

بجانے والا کہے گا "دِ وا وا" شاعر کہے گا "شنکرتی"

سنکیرن اور مشر جاتی کے لیے خاص الفاظ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ در اصل مشر جاتی برابر ہے چتر ستر جاتی اور تیستر جاتی کے (مشر جاتی = چتر ستر جاتی + تیستر جاتی) اور سنکیرن جاتی۔ کھنڈ اور چتر ستر جاتی سے مل کر بنتا ہے لیکن ذیل میں سہولت کے لیے مناسب الفاظ ٹھیکہ بنا کے لیے درج کیے جاتے ہیں

(۱) چتر ستر جاتی (چار ماترے) کے لیے "تک دِھن"

(۲) تیستر جاتی (تین ماترے) کے لیے "تکٹ"

(۳) کھنڈ جاتی (پانچ ماترے) کے لیے "تکٹ کِٹ"

(۴) مشر جاتی (سات ماترے) کے لیے "تک دِھن تکٹ"

(۵) سنکیرن جاتی (نو ماترے) کے لیے "تک دِھن تک تکٹ"

اب چند کرناٹکی تالوں کے ٹھیکے ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور یہ صرف بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں کسی تال میں ماترے اور ضربیں معلوم ہو جانے کے بعد ذہین طالب علم خود یا کسی پکھاوجی یا طبلیے کی مدد سے ٹھیکہ بنا سکتا ہے۔

جگپال تال (जगपा ताल) (گیارہ ماترے۔ چار ضربیں)

ماترے	۱ ۲ ۳ ۴ ۵	۶ ۷	۸ ۹	۱۰ ۱۱
ٹھیکہ	دھا دِھن تک تھُن نا	دُھم کٹ	تِٹ کِت	گِد گِن
ضرب	سم×	۲	۳	۴

بھانومتی تال (भानुमती ताल) (گیارہ ماترے۔ چار ضربیں)

ماترے	۱ ۲ ۳ ۴	۵ ۶	۷ ۸	۹ ۱۰ ۱۱
ٹھیکہ	دھا تِک دِھن تک	دِھٹ دِھٹ	دِھگے تِٹ	تِین گِد گِن
ضرب	سم×	۲	۳ .	۴

رُدر تال (रुद्रताल) سترہ ماترے گیارہ ضربیں

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ٹھیکہ	دھا	دِھڑ	نک	دِھڑ	نک	دُھم	کٹ	دِھڑ	نک	تک	دُھم	کٹ	تک	دُھم	کٹ	گد	گن
ضرب	سم×	۰	۲	۳	۰	۴	۵	۶	۰	۷	۸	۹	۱۰	۰	۱۱	۰	۰

خیال رکھنا چاہیے کہ "رُدر تال" بعض کے نزدیک ۱۶ ماترے کی ہے اور نادنبو دگر نتھ میں یہ تال ۱۳ ماترے کی لکھی ہوئی ہے لیکن یہ امر پسند پر موقوف ہے۔

کُنبھ تال (कुंभताल) (گیارہ ماترے سات ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ٹھیکہ	دھا	دِھڑ	نک	تٹ	دھا	دھڑ	نک	تٹ	کت	گِد	گن
ضرب	سم×	۰	۲	۳	۰	۴	۰	۵	۶	۷	۰

مَت تال (मत्तताल) (نو ماترے۔ چھ ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ٹھیکہ	دھا	دھن	نک	دھن	نک	تِرٹ	کت	گِد	گِن
ضرب	سم×	۰	۲	۳	۰	۴	۵	۶	۰

گج لیلا تال (गजलीलाताल) (سترہ ماترے چار ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ٹھیکہ	دھا	آ	کِ	ٹَ	دُھ	مَ	کِ	ٹَ	تِ	ٹَ	کِ	تَ	دُھ	مَ	تَ	کِ	ٹَ
ضرب	سم×				۲				۳				۴				

شکھر تال (शिखरताल) (سترہ ماترے چار ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۵	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ٹھیکہ	دھا	آ	تِ	رِ	کِ	ٹ	دُھ	مَ	تِ	رِ	کِ	ٹَ	تَ	کَ	تَ	کِ	تَ
ضرب	سم+						۲					۳			۴		

نکشتر تال (नक्षत्रताल) (ستائیس[۲۷] ماترے نو[۹] ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲			
ٹھیکہ	دھا	دِھن	تَک	تَک	دِھن	تَک	دھا	کِٹ	تَک	دُھم	کِٹ	تَک			
ضرب	سم+			۲			۳			۴					
ماترے	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
ٹھیکہ	تَک	دِھن	تَگ	تَک	تھُن	نا	کرڑدھا	تَگ	تَگ	تاکِ	ٹےدَھ	کِٹ	کڑان	کُڑان	دھا
ضرب	۵			۶			۷			۸			۹		

بِشنُو تال (बिष्णुताल) (سترہ ماترے پانچ ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ٹھیکہ	دھین	نا	دھین	دھین	نا	دھین	ترک	دھی	نا	دھین	دھین	نا	دھین	دھی	نا	دھی	نا
ضرب	سم+		۲			۳				۴				۵			

اشٹ منگل (अष्टमंगलताल) (بائیس[۲۲] ماترے آٹھ[۸] ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ٹھیکہ	دھا	آ	دُھ	مَ	کِ	ٹَ	تَ	کَ	دُھ	مَ	کِ	ٹَ
ضرب	سم+				۲		۳				۴	
ماترے	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲		
ٹھیکہ	دُھ	مَ	تِ	ٹَ	کَ	تَ	گَ	دِ	گِ	نَ		
ضرب	۵				۶		۷		۸			

پتِ تال (पत्ति ताल) (چھ ماترے دوضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶
ٹھیکہ	دھا	ٹی	دھا	گے	تو	نا
ضرب	×		۲			

منڑی تال (मणि ताल) (گیارہ ماترے چار ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ٹھیکہ	دھا	دِھی	ٹَ	کِ	ٹَ	دھا	کی	ٹَ	تَ	کی	ٹَ
ضرب	×			۲		۳			۴		

سار تال (सार ताल) (آٹھ ماترے تین ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ٹھیکہ	دھا	کِ	ٹَ	تَ	کَ	دھا	کِ	ٹَ
ضرب								

چکّر تال (चक्र ताल) (پانچ ماترے دوضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵
ٹھیکہ	دھین	این	دھ	کِ	ٹَ
ضرب	×		۲		

پورن تال (पूर्स ताल) (تیئیس ماترے چار ضربیں)

ماترے	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ٹھیکہ	دھا	کِ	ٹَ	کِ	ٹرَ	دِھ	ٹَ	تا	دھے	اے	دھے	اے	تا	آ
ضرب						۲		۳						

ماترے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۳
ٹھیکہ	تَ	کِ	ٹ	کِ	ٹِ	تا	آ
ضرب	۴						

اُدیرن تال (उदीरण ताल) (سولہ ماترے تین ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ٹھیکہ	دھا	آ	کِ	ٹِ	کِ	ٹِ	دِھن	تِ	ٹِ	تَ	آ	کِ	ٹِ	[illegible]	کِ	تن
ضرب	×							۲		۳						

کُل تال (कुल ताल) (نو ماترے دو ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ٹھیکہ	دھین	این	تا	گِ	نَ	تِ	ٹِ	کَ	تَ
ضرب	×		۲						

پَرمان تال (प्रमाण ताल) (سترہ ماترے چار ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ٹھیکہ	دھین	این	دھا	کِ	ٹ	کِ	ڑَ	تا	کِ	ٹَ	تَ	کَ	دِھی	نا	دِھی	نا
ضرب	×					۲		۳					۴			

اُودے تال (उदय ताल) (بارہ ماترے تین ضربیں)

ماترے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ٹھیکہ	دھا	کِ	ٹ	دھین	این	تَ	کَ	تا	کَ	ٹ	دھین	این
ضرب	×					۲		۳				